قرآن مجید

اور

مروجہ اسلام

مؤلف

کریم بخش سکھانی۔ جامپوری

ادارۂ فکرِ اسلامی

کراچی

Marfat.com

Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخَاشِعِينَ ۝ الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُمْ مُلَاقُو رَبِّهِمْ وَأَنَّهُمْ إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ۝ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِي أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَنِّي فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ ۝ وَاتَّقُوا يَوْمًا لَا تَجْزِي نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْئًا وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ ۝ وَإِذْ نَجَّيْنَاكُمْ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَسُومُونَكُمْ سُوءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُونَ أَبْنَاءَكُمْ وَيَسْتَحْيُونَ نِسَاءَكُمْ وَفِي ذَٰلِكُمْ بَلَاءٌ مِنْ رَبِّكُمْ عَظِيمٌ ۝ وَإِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَأَنْجَيْنَاكُمْ وَأَغْرَقْنَا آلَ فِرْعَوْنَ وَأَنْتُمْ تَنْظُرُونَ ۝ وَإِذْ وَاعَدْنَا مُوسَىٰ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِهِ وَأَنْتُمْ ظَالِمُونَ ۝ ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ وَإِذْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ۝ وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ إِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ أَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوبُوا إِلَىٰ بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ إِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۝ وَإِذْ قُلْتُمْ يَا مُوسَىٰ لَنْ نُؤْمِنَ لَكَ حَتَّىٰ نَرَى اللَّهَ جَهْرَةً فَأَخَذَتْكُمُ الصَّاعِقَةُ وَأَنْتُمْ تَنْظُرُونَ ۝ ثُمَّ بَعَثْنَاكُمْ مِنْ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَأَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوَىٰ كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَمَا ظَلَمُونَا وَلَٰكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ۝ وَإِذْ قُلْنَا ادْخُلُوا هَٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ نَغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ وَسَنَزِيدُ الْمُحْسِنِينَ ۝ فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ فَأَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا رِجْزًا مِنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ۝ (۲: ۴۵-۵۹)

خذ ما اٰتیناک بقوۃ واذکروا ما فیہ لعلکم تتقون ۝ (۲: ۶۳)

وہ کتاب جو ہم نے تمہیں دی ہے اس پر پورے عزم و حوصلہ کے ساتھ جم جاؤ۔ اور جو کچھ اس میں کہا گیا ہے، ہمیشہ پیش نظر رکھو تاکہ تمام خطرات سے محفوظ ہو جاؤ

قرآن مجید

اور

مروّجہ اسلام

کریم بخش سکھانی جامپوری

ادارۂ فکرِ اسلامی

Marfat.com

39391

طبع اوّل :- ..... جنوری سنہ ۱۹۸۰ء

تعدادِ اشاعت :- ..... ایک ہزار

مطبُوعہ :- ..... نویر پرنٹنگ پریس، کراچی

کتابت و سرورق :- ..... مولوی رئیس احمد صاحب،
خوشنویس، ۳۴ بی مکتبہ عثمانیہ،
محمود آباد نمبر ۱- کراچی نمبر ۴۴ -

قیمت :- (مجلّد) :- ..... ۲۵/- روپئے

مِلنے کا پتہ :- ۱۲۶ نانک جی اسٹریٹ، سولجر بازار
کراچی نمبر ۲

"اِدارہ فکرِ اسلامی" ۲۴۰- کاشانۂ حفیظ
سولجر بازار- ایسر داس روڈ
کراچی نمبر ۲

Marfat.com

اعتذار

میں اپنے آپ کو اس قابل نہیں سمجھتا کہ قرآنِ حکیم پر کچھ لکھوں مگر چونکہ عمر بھر بتوفیق و بفضلِ خدا اس کتابِ الٰہی کو پڑھا۔ اور اس کے سمجھنے کی کوشش کرتا رہا۔ اور اس کے مطالعہ سے جو تأثر میں نے لیا ہے، چاہتا ہوں کہ اس پیغامِ خداوندی کو (پ-۶:۲۰) کے مطابق دوسروں تک بھی پہنچا دوں۔

میرا یقین ہے کہ قرآنِ حکیم کے متعلق قیامت کے دن مجھ سے پوچھا جائے گا کہ میں نے اس کو پڑھا، اس پر کتنا عمل کیا۔ اور اس کی تعلیمات کو دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کی یا نہیں۔ اس لئے میں نے اس مسئولیت کے پیشِ نظر اس کو خود پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی سعی کی ہے۔ اور اب لوگوں تک اس پاکیزہ تعلیم کو اپنی استعداد کے مطابق پہنچانے کی کوشش کر رہا ہوں۔

آیاتِ قرانی کے ترجمے و مفہوم میں نے اپنی طرف سے پیش نہیں کئے ہیں۔ بلکہ اس معاملہ میں مختلف، مشہور و مستند علماء کرام کے تراجم و بیان کردہ مفہوم سے استفادہ کیا ہے۔ اِس طرح کتاب ہذا کی ترتیب و تدوین میں حتی الامکان پوری پوری احتیاط سے کام لیا ہے۔ تاہم خطا و نسیان چونکہ انسانی سرشت میں داخل ہے۔ اس لئے اگر آیاتِ قرآنی کی تسوید یا ترجمہ و مفہوم کے لکھنے میں ناظرین کو کسی طرح کی غلطی نظر آئے تو ازراہِ کرم مجھے مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں اس کی تصحیح کر دی جائے۔

Marfat.com

اجمالی
فہرست مضامین

۱:- اعتذار .. صفحہ ۳
۲:- فہرست مضامین .. ״ ۴
۳:- شکر نعمت .. ״ ۹
۴:- رائے گرامی: سیّد طاہر المکی صاحب .. ״ ۱۲
۵:- ״ سیّد جعفر شاہ صاحب .. ״ ۱۴
۶:- ضروری وضاحت بدولتی رئیس احمد صاحب (کاتب) .. ״ ۱۵
۷:- ״ علامہ محمد حسین صاحب عرشی .. ״ ۱۶
۸:- ״ پروفیسر سیّد محمد عبد الرشید- فاضل ״ ۲۰
۹:- حرف اوّل: مؤلف- .. ״ ۲۲

باب ۱ ۲۵

اللہ

۱- اس کائنات کو وجود میں لانے والا کون اور کیسا ہے ״ ۲۶
۲- اللہ ہی واحد ہے .. .. ״ ۳۲
۳- اللہ ہی عظیم ہے۔ تمام علوم کا سرچشمہ اللہ ہی ہے۔ ״ ۴۱
اس سے کوئی چیز مخفی نہیں۔ وہ ہر جگہ موجود ہے۔ ״
اور وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا ״
۴- تقدیر (اندازے اور پیمانے حکمت کے ساتھ مقرر کرنا) ״ ۴۸
۵- تخلیقِ کائنات .. .. ״ ۵۰

Marfat.com

۶- یہ کائنات بے مقصد نہیں بنائی گئی- اور نہ یہ کائنات کوئی کھیل تماشہ ہے- .. .. صفحہ ۵۸

۷- اللہ کا دستور (سنت اللہ) غیر متبدل ہے- ״ ۶۰

۸- انسان کی تخلیق- مقصد اور سامانِ زیست- ״ ۷۱

۹- اللہ کی عطا کردہ انسان کی اندرونی صلاحیتیں- ״ ۸۳

۱۰- انسان کی نفسیاتی اُلجھنیں .. .. ״ ۸۷

۱۱- انسان، جن اور شیاطین .. .. ״ ۹۶

۱۲- کائنات، تسخیر کائنات اور احسانِ رب العٰلمین- ״ ۱۰۰

-:(باب ۲):- ״ ۱۱۱

شاہراہِ زندگی ..... قرآن مجید کا نزول ״ ۱۱۲

۱- قرآن مجید کے نزول کا طریقہ .. .. ״ ۱۱۳

۲- قرآن مجید سے کفّار کی گھبراہٹ اور اعتراضات ״ ۱۱۷

۳- قرآن مجید کا کفّار کو چیلنج .. .. ״ ۱۲۰

۴- آسمانی کتابوں اور رسُولوں کو بھیجنے کا مقصد ״ ۱۲۳

۵- تمام پیغمبروں کی تعلیم اور مقصد ایک تھا- قرآن مجید کی تعلیم کو پہچاننے، اپنانے اور باہمی اختلافات کو مٹا دینے کی دعوت دینا .. .. ״ ۱۲۶

۶- اقوامِ عالم کے لئے ضابطۂ حیات .. ״ ۱۳۳

۷- اللہ نے قرآن فرض کیا ہے- حکم اور فیصلہ اللہ ہی کا ہوگا اور انصاف کے ساتھ ہوگا! .. ״ ۱۳۵

Marfat.com

۸۔ اللہ کی کتاب قرآن مجید حق ہے۔ .. صفحہ ۱۴۲

۹۔ جمہور یا اکثریت کی حالت۔۔ .. .. ״ ۱۴۷

۱۰۔ قرآن مجید روح ہے جس سے بدبخت اور مردہ قومیں زندگی
حاصل کرتی ہیں .. .. .. ״ ۱۴۹

۱۱۔ قرآن مجید نور ہے اور برہان ہے۔ .. ۱۵۰

۱۲۔ حکمت .. .. ״ ۱۵۳

۱۳۔ قرآن مجید خیر ہے .. .. .. ״ ۱۵۶

۱۴۔ قرآن مجید ہدایت، رحمت و بشارت ہے۔ ״ ۱۵۷

۱۵۔ قرآن مجید اپنی تفسیر آپ کرتا ہے۔ .. ״ ۱۶۳

۱۶۔ صحیح اور سچی حدیث صرف اللہ کی حدیث ہے،
جو کہ شک و شبہ سے بالاتر ہے .. ״ ۱۷۰

۱۷۔ عقل کی اہمیت اور علم کے حصول کی ضرورت
غور و فکر سے کام لینے کا حکم .. ״ ۱۷۵

۱۸۔ تلاوت کے آداب .. .. .. ״ ۱۸۴

۱۹۔ قرآن مجید کی تلاوت .. .. .. ״ ۱۸۶

-:(باب ۳):- ״ ۱۸۹

۱۔ دین اللہ کے نزدیک اسلام ہے۔ .. ״ ۱۹۰

۲۔ ایمان کی شرائط .. .. .. ״ ۱۹۲

۳۔ ایمان لانے والی جماعت کا نام۔ .. ״ ۱۹۵

۴۔ دین میں زبردستی نہیں۔ .. .. ״ ۱۹۶

۵۔ دین کو چھوڑنے والے (مرتدین) .. .. ״ ۲۰۰

Marfat.com

-:(باب ۴):- صفحہ ۲۰۳

۱- پیغمبروں کی صفات .. .. .. صفحہ ۲۰۴

۲- خاتم النبیین (صلے اللہ علیہ وسلم) کی خصوصیات اور ان کے فرائض- .. .. ״ ۲۱۱

۳- بشریتِ انبیاء علیہم السلام .. .. .. ״ ۲۲۳

۴- بشریت .. .. ״ ۲۲۵

۵- غیب کا علم .. .. ״ ۲۴۳

۶- معجزات .. .. ״ ۲۵۲

۷- شفاعت .. .. ״ ۲۶۵

۸- اعمال اور ان کے نتائج .. .. .. ״ ۲۸۱

۹- خیرخواہ، ولی، مرشد، نفع و نقصان کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے ״ ۲۹۸

۱۰- قیام صلوٰۃ و ادائے زکوٰۃ .. .. صفحہ ۳۳۱

۱۱- ایمان لانے والوں کے لئے ہدایات .. ״ ۳۴۹

۱۲- تم بہترین اُمّت ہو- مگر کیسے؟ .. ״ ۳۶۰

۱۳- فرشتوں کا نزول .. .. .. ״ ۳۶۲

۱۴- قرآنی معاشرہ کا انداز .. .. ״ ۳۶۴

۱۵- فی سبیل اللہ خرچ کرنا .. .. ״ ۴۰۳

-:(باب ۵):- ״ ۴۰۹

منکرینِ قرآن کا طرزِ عمل اور اس کے نتائج ״ ״

۱- جھوٹا پروپیگنڈہ .. .. .. ״ ۴۱۰

۲- قرآن مجید سے خود دُور رہنا اور دوسروں کو دُور رکھنا- ״ ۴۱۲

Marfat.com

۳۔ نفسانی خواہشات کا اتباع .. .. صفحہ ۴۱۷
۴۔ بدقماش لوگ .. .. .. ״ ۴۲۱
۵۔ معاشی حالت .. .. .. ״ ۴۲۴

باب ۶

(پیغمبروں کے گذر جانے کے کچھ عرصہ بعد...) صفحہ ۴۲۹

۱۔ ناخلف لوگ کتاب کے وارث بن جاتے ہیں۔ صفحہ ۴۳۰
۲۔ دین فروشی .. .. ״ ۴۳۶
۳۔ ظن کی پیروی .. .. ״ ۴۴۰
۴۔ اللہ کے راستہ کو چھوڑ کر باپ دادا کا راستہ اختیار کرنا ״ ۴۴۳
۵۔ اختلاف پیدا کرنا اور فرقے فرقے ہونا.. .. ״ ۴۴۶
۶۔ پھوٹ کی وجہ حماقت اور بے عقلی ہے .. ״ ۴۵۲
۷۔ سچے مسلمان .. .. ״ ۴۵۵
۸۔ تین ممتاز علماء کی رائے کفایتِ قرآن کے متعلق .. ״ ۴۵۶
۱۔ ابوالکلام آزاد (مرحوم) .. .. ״ ״
۲۔ شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن رح .. ״ ۴۵۷
۳۔ ابنِ کثیر .. .. .. ״ ۴۵۸
۴۔ ایک اہم وضاحت .. .. ״ ۴۵۹
۵۔ علامہ اقبالؒ اور قرآن مجید .. .. .. ״ ۴۶۳
۶۔ ترجمہ کلام علامہ اقبال رح .. .. .. ״ ۴۶۴

Marfat.com

شکرِ نعمت

— اللہ تعالیٰ کی پاک کتاب قرآن مجید و فرقانِ حمید سے میرا تعارف اور اس خزانۂ ایمان و عرفان تک میری رسائی اور جنگ ہفتاد و ملّت سے رہائی میرے نزدیک ایسی دولت ہے کہ ہفتِ اقلیم کے زر و جواہر کے خزانے اس کے مقابلہ میں ہیچ ہیں: "هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ (۱۰ : ۵۸) اس کا حصول میرے لئے ممکن ہوا۔ مفسرِ قرآن حضرت خواجہ احمد الدین رح امرتسری کی تصانیف اور علّامہ محمد حسین صاحب عرشی کے ساتھ قلبی رابطہ اور فیضانِ صحبت سے :۔

؎ نماز را بحقیقت قضا بود لیکن ؏ زمانِ صحبت ما را قضا نہ خواہد شد

نماز کی قضا تو ممکن ہے۔ مگر ہماری صحبت کا زمانہ گذر جائے تو اس کی قضا ممکن نہیں ہے۔

۲ — اللہ کریم کی بے شمار نعمتیں جو اِس عاجز بندے کو حاصل ہوئیں اور ہوتی رہتی ہیں، ان میں سے عظیم و جلیل نعمت جو مستقل طور پر دل و دماغ پر محیط ہے۔ عزیز گرامی محترم خالدؔ اسحاق صاحب ایڈووکیٹ کا وجودِ مسعود ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے میری زندگی کی شادابیوں اور دلچسپیوں کا مرکز بنایا۔

یہ پیشِ نظر کتاب فیضان ہے، ان کی تحریک و تشویق کا اور اُن کے مشوروں اور دامے درمے اعانت کا بالخصوص ان کے عظیم و وسیع کتب خانہ سے استفادے کا۔ اللہ کریم انہیں دنیا و آخرت میں خیر و برکت عطا کرے۔ اس سعی و کاوش کو قبول فرمائے۔ اور اسلام پر عمل پیرا ہونے والوں کے لئے مفید بنائے۔

؎ محترم جناب خالد اسحاق صاحب ملک کے نامور و ماہر قانون دان ہیں۔ آپ عربی فارسی اردو، پنجابی، سندھی اور انگریزی زبان پر پورا عبور رکھتے ہیں۔ آپ ایک وسیع اور

(بقیہ صفحہ پر)

Marfat.com

(بقیہ از حاشیہ صـــ) ذاتی لائبریری کے مالک ہیں۔ اس لائبریری میں مختلف نقطۂ نگاہ رکھنے والوں کی مختلف زبانوں میں تفاسیر، حدیث اور فقہ کی کتب اور مختلف موضوعات پر بحث و تمحیص پر کتب بھی کثیر تعداد میں موجود ہیں۔ علاوہ ازیں تاریخ سیاست، فلسفہ، علم الکلام، لغت اور مختلف ادیان اور اِزموں پر بھی کتب مطالعہ کے لئے موجود ہیں۔ مختلف ممالک کے دساتیر و قوانین سے بھی یہ لائبریری خالی نہیں۔ آپ کو محض کتب ہی جمع کرنے کا شوق نہیں، بلکہ اکثر و بیشتر کتب کا مطالعہ بھی کر چکے ہیں۔

محترم خالد اسحاق صاحب محض گوشہ نشین قاریٔ کتب نہیں۔ آپ نے بڑی بھرپور زندگی گذاری ہے۔ اور فعّال ہونے کی وجہ سے مختلف انجمنوں کے صدر بھی رہ چکے ہیں۔ ایوب خان کے زمانہ میں مغربی پاکستان کے ایڈووکیٹ جنرل کے عہدہ پر سرفراز رہے۔ اسلامی تحقیقاتی ادارہ کے پروجیکٹ ڈائریکٹر اور پھر اسلامی تحقیق اور اسلامی قانون کے مشیر بھی رہ چکے ہیں۔ اس وقت بھی اسلامی نظریاتی کونسل کے ممبر ہیں۔

اسلام اور اسلامی قانون پر بہت سے مقالے تحریر کئے جو علمی جرائد و رسائل کی زینت بنتے رہے۔ آپ دو کتابوں کے مصنّف بھی ہیں۔

(۱) - سیاسی اختیارات کے استعمال کی حدود۔

(۲) - قانون اور خاندانی منصوبہ بندی۔

مغرب سے مشرق تک کے ممالک کی سیر بھی کر چکے ہیں اور بعض اسلامی تنظیموں اور انجمنوں کی دعوت پر اسلام کے سلسلے میں مختلف موضوعات پر کئی مقالے ان ممالک میں پڑھ چکے ہیں اور ایسے ہی مختلف عالمی سطح کے اجتماعات کی صدارت [illegible] ہیں۔

[illegible] کے علاوہ دورِ حاضر کے مختلف علوم پر گہری نظر اور عبور رکھتے ہیں۔

Marfat.com

صوم وصلوٰۃ کے پابند۔ تین حج اور کئی عمرے کر چکے ہیں۔ نرم مزاج۔ مرنجان مرنج شخصیت کے مالک ہیں۔ کسی ملازم کو ڈانٹ ڈپٹ نہیں کرتے تاکہ اس کی... شخصیت مجروح نہ ہو اور اس میں کمتری کا احساس پیدا نہ ہونے پائے اور پھر کتنے ہی ضرورت مند لوگ ہیں جن کا سہارہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذات کو بنا رکھا ہے۔ آپ ٹینس کے بہترین کھلاڑی ہیں۔ ڈاڑھی نہ ہونے کی وجہ سے لوگ انہیں مولٰنا یا مولوی یا الحاج نہیں کہتے۔

دُعا ہے کہ اللہ کریم آپ کو صحت مند رکھے، عمر میں برکت عطا کرے کہ آپ زیادہ سے زیادہ دین اور قوم کی خدمت کر سکیں

(۳)۔ فرزند سعید سردار ابراہیم خان سلمہٗ اللہ تعالیٰ! جو میرے لئے عصائے پیری کا مرتبہ رکھتے ہیں، اس کتاب کی تیاری میں مجھے اُن کا بھرپور تعاون حاصل رہا۔

؎ چہ گونہ شکرِ ایں نعمت گذارم
کہ فرزندِ سعادت مند دارم

علامہ اقبالؒ نے اپنے فرزند کو جو آخری بات کہی، وہی میں اُن کے بھی گوش گذار کرتا ہوں :۔

؎ سرِّ دینِ مصطفےٰ گویم ترا
ہم بقبر اندر دُعا گویم ترا

Marfat.com

رائے گرامی علامہ حافظ قاری سید طاہر المکی
صدر المرکز القرآنی کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میرے بزرگ دوست محترم ماسٹر کریم بخش خان صاحب ان لوگوں میں سے ہیں جو ماحول کی تاریکیوں میں بھی تلاشِ حق میں محوِ جستجو رہے اور مختلف مذاہب کا مطالعہ کیا۔ مسلمانوں کے فرقوں کی کتب کو کھنگالا۔ اس طرح حق کی تلاش نے ان کو عُرْوَۃُ الْوُثْقٰی (قرآن) تک پہنچا دیا۔ جس کے متعلق ارشاد باری ہے:۔

لَا انْفِصَامَ لَهَا۔ (جس کے ٹوٹنے کا کوئی اندیشہ نہیں (پ ۳ - ۲/۲۵۶)

زمانۂ شعور سے پیری تک کے مطالعۂ قرآن نے ان پر یہ حقیقت، آشکار کر دی کہ موجودہ زمانے میں مسلمان عموماً قرآنِ حکیم کے احکامات اور تعلیمات کے خلاف زندگی بسر کر رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے انعامات سے محروم ہو گئے ہیں۔ اگر مسلمان اپنا مرکز قرآن مجید کو بنالیں تو ہو نہیں سکتا کہ مسلمان قرونِ اولیٰ کی طرح ساری دنیا پر اپنا دبدبہ قائم نہ کر سکیں۔ اسی مقصد کے پیشِ نظر انہوں نے لگاتار محنت و کاوش کے بعد مختلف عنوانات کے تحت ارشاداتِ ربانی جمع کئے تاکہ مسلمان قرآن مجید کو سمجھ سکیں۔ میں نے جب ان سے دریافت کیا کہ آپ نے اس مجموعہ کا نام "قرآن مجید اور مروجہ اسلام"

Marfat.com

کیوں رکھا؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ "اس وقت ہمارے سامنے بہت سے اسلام ہیں جو ایک دوسرے سے مختلف اور متضاد ہیں۔ ایک طرف سُنیوں کا اسلام ہے تو دوسری طرف شیعوں کا اور ایک اسلام احمدیوں کا بھی ہے۔ جنہیں گذشتہ دنوں غیر مسلم قرار دیا گیا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ قرآن مجید جس اسلام کی دعوت دیتا ہے وہ کیا ہے؟ اگر کسی کا اسلام قرآن مجید کے مطابق ہے! تو بلاشبہ اللہ کے نزدیک وہ قابل قبول ہے۔ ورنہ بصورت دیگر فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ (وہ ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا) ۳/۸۵ کی ربانی تہدید سب کے سامنے ہے۔

اسی طرح ہمارے رواجی معتقدات اور رواجی اسلام کو بھی قرآنی کسوٹی پر پرکھنے کی ضرورت ہے کہ وہ قرآن کے مطابق ہیں یا خلاف ہیں۔ اس کتاب کا مقصد بھی یہی ہے کہ ہر شخص حقیقی اور غیر حقیقی اسلام کے بارے میں خود فیصلہ کر سکے۔ کیونکہ اسلام نے پیشوائیت کے تمام حجابات کو ہٹا کر اللہ تعالیٰ اور اس کے کلام سے براہِ راست تعلق پیدا کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور فرمایا ہے: اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ (مجھے پکارو میں تمہیں جواب دوں گا) ۴۰/۶۰ اور یہ کہ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ (ہم نے قرآن کو آسان کر دیا نصیحت حاصل کرنے کے لئے۔ پس کوئی ہے جو نصیحت حاصل کرے اس سے) ۵۴/۱۷۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اس سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

طاہر المکی صدر المرکز القرآن
ناظم جامعہ مدینۃ العلوم کراچی

Marfat.com

رائے گرامی

اِمَامُ الصُّوفِیہ سَیِّدُ العُلَمَا حضرت مَولَانَا القَارِی محمد جعفر شاہ صاحب پھلواروی[1]

محترم جناب ماسٹر کریم بخش صاحب کی کتاب "قرآن مجید اور مروجہ اسلام" کا مسودہ میں نے دلچسپی کے ساتھ پڑھا۔ اس کتاب کی تالیف میں ان کو جیسی محنت و عرق ریزی کرنی پڑی ہوگی اس کا اندازہ وہی لوگ کر سکتے ہیں، جو تالیف و تصنیف کا کام کر چکے ہیں۔ قرآنِ کریم کے تمام مضامین کا احاطہ تو انسانی بس سے باہر ہے۔ جس نے بھی اس کی کوشش کی ہے وہ اس کی اپنی بشری استطاعت کے مطابق ہے۔ اب تو عام طور پر مترجمین و مفسرین بھی مضامینِ قرآن کی فہرست درج کر دیتے ہیں۔ لیکن کچھ کتابیں ایسی بھی ہیں جو اسی موضوع پر لکھی گئی ہیں مثلاً منتخب النفائس یا تفصیل البیان وغیرہ۔ ہمارے ماسٹر صاحب موصوف نے بھی یہی کام کیا ہے۔ لیکن یہ کئی لحاظ سے ممتاز ہے۔ ہمارے عقائد، عبادات، معاملات اخلاق کے مختلف عنوانوں اور ذیلی عنوانات کے تحت آیات قرآنی کو یکجا کر دیا ہے اور کوشش کی ہے کہ ایک مضمون کی جتنی آیات ہیں وہ سمیٹ لی جائیں پھر ہر آیت کا ترجمہ اور حوالہ نمبر بھی دے دیا ہے اور کہیں کہیں بعض آیات یا الفاظ کی تشریح بھی کر دی ہے۔

---

[1] ۔ آپ بھارت کی مشہور خانقاہ پھلواردی شریف کے سجادہ نشین ہیں اور شیخ الاسلام حضرت مولانا سید سلیمان صاحب پھلواردی کے (جن کا احترام سرسید[رح] اور علامہ اقبال بھی کیا کرتے تھے) چھوٹے صاحبزادے ہیں حضرت جعفر شاہ صاحب ملک کے مشہور محقق اردو کے صاحب طرز ادیب اور جامع السلاسل صوفی ہیں۔ سعودی عرب کے رابطہ عالم اسلامی کے ممبر بھی ہیں۔ آج کل شیخ عبدالقادر گیلانی مرحوم (سابق سفیر عراق) کی یادگار "المرکز قادریہ

(بقیہ حاشیہ ص۱۵)

Marfat.com

بعض تشریحات نئی اور مفید ہیں جو دل کو لگتی ہیں۔ کتاب کی فہرست مضامین دیکھنے سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ اگر کسی موضوع پر کوئی لکھنا چاہے تو اسے قرآنی مواد بڑی مقدار میں ایک جگہ مل جائے گا۔

ہماری آرزو ہے کہ یہ کتاب جلد از جلد شائع ہو کر لوگوں کے ہاتھوں میں پہنچے اور علماً و عملاً نفع بخش ثابت ہو۔ آمین!

والسلام

محمد جعفر پھلواروی

ضروری وضاحت

(از مولوی رئیس احمد صاحب کاتب)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور توفیق سے اس احقر نے پوری ذمہ داری اور احتیاط کے ساتھ آیات قرآنی کو قرآن پاک سے نقل کیا ہے اور اعراب کی صحت کا پورا خیال رکھا ہے۔ تاہم ماسٹر صاحب (مؤلف) کی بار بار نظر ثانی اور تصحیح کرانے کے کام سے اطمینان اور خوشی ہے۔ اس کے باوجود خطاء و نسیان کی بناء پر اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اللہ تعالیٰ معاف فرمائے۔ ناظرین کرام سے التماس ہے کہ وہ کسی بھی غلطی یا کمی کے بارے میں ادارہ ہذا کو مطلع فرما کر مشکور و ممنون فرمائیں تاکہ غلطی کا ازالہ کیا جا سکے۔

احقر العباد رئیس احمد (عفی عنہ)

(بقیہ از حاشیہ صـ۱۴) میں شیخ المرکز کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں اور آپ بہت سی کتابوں کے مصنف بھی ہیں۔

Marfat.com

بہ نستعین

(از علامہ محمد حسین صاحب عرشی)

"کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی"

یہ چٹھی غالب کا یہ مصرع دعا ہے یا بددعا۔ جو کچھ بھی ہے ہمارے حق میں پوری طرح مقبول و مستجاب ہوتا نظر آرہا ہے! وہ کیسے؟ اس کی مختصر شرح یہ ہو سکتی ہے کہ آپ کے پاس ایک چٹھی آتی ہے تو آپ سب کام چھوڑ کر اس کا ایک ایک لفظ کامل توجہ اور یکسوئی سے پڑھتے ہیں۔ اگر کوئی لفظ پڑھنے میں کچھ دقت پیش آجائے تو جب تک اس پر حاوی نہ ہو جائیں دل میں خلش باقی رہتی ہے اور چین نہیں پڑتی۔ اگر خود پڑھنا نہیں جانتے تو کسی پڑھنے والے کی تلاش میں نکلتے ہیں اور بڑے چاؤ اور بڑے اشتیاق و انہماک سے اُسے پڑھواتے ہیں اور دل ہی دل میں پڑھ کر سنانے والے کے شکر گزار بھی ہوتے ہیں۔ اور پھر اس چٹھی کے مندرجات کی تعمیل کرتے ہیں۔ لیکن یہ کیا غضب ہے کہ زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے اور تمام صغیر و کبیر مخلوقات کے انتظام کو پوری باقاعدگی سے چلانے والے اور خود ہماری تخلیق کرنے والے ربِ جلیل و عظیم کی چٹھی ہمارے پاس اس قاصدؐ کی معرفت پہنچتی ہے جس کے متعلق شیخ سعدیؒ نے ٹھیک ہی فرمایا ہے:۔

؎ لایمکن الثناء کما کان حقہٗ ⟸ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

اور پھر اس چٹھی کے اندر بیسیوں نہیں بلکہ شاید پچاسوں مرتبہ یہ بات لکھی ہوئی ہے کہ اس کو غور سے پڑھنا۔ اس کو خوب خوب سمجھنا۔ اس کو اپنی زندگی کی دستاویز

Marfat.com

بنالینا اپنے ہر معاملہ میں اس کو پیشِ نظر رکھنا۔ اس کا پورا احترام کرنا۔ اس میں جو کچھ کرنے کے لئے کہا گیا ہے اسے کرتے رہنا اور جس جس بات سے روکا گیا ہے، اس سے رُک جانا۔

لیکن ہم نے اس پاک، مُعزّز، مُتبرّک، مُبارک اور سراسر نور چیٹھی کی کیا قدر کی ہے؟ اس کو سمجھنے کی ضرورت ہی نہیں محسوس کی، بلکہ نہایت قیمتی ریشمی جزدان میں لپیٹ کر اونچی جگہ پر رکھدیا۔ صبح اُٹھ کر بے سمجھے بوجھے کچھ حصّہ پڑھ لیا اور پھر وہیں ٹکا دیا اور سمجھ لیا کہ بس اس کا حق ادا ہوگیا۔ زیادہ سے زیادہ اس سے یہ کام لے لیا کہ کسی مرنے والے کے سرہانے بیٹھ کر اس کے ایک حصّہ سورۃ یٰسٓ کی تلاوت کردی کہ اس کی جان آسانی سے نکل جائے۔

یہ بآیاتش ترا کارے جز ایں نیست ؎ کہ از یاسین او آسان بمیری

قوموں کی ہلاکت بعض گذشتہ قومیں صرف ایک ایک گناہ کی وجہ سے تباہ کی گئیں۔ مثلاً قوم نوح بت پرستی کی وجہ سے، قوم شعیب ماپ تول میں خیانت کی وجہ سے، قوم لوط لواطت کی وجہ سے، وغیرہ وغیرہ۔

لیکن ہم میں ان قوموں کے سب عیب یکجا ہوکر جمع ہوگئے ہیں جو آپ روزانہ اخبارات میں پڑھتے ہیں اور آنکھوں سے دیکھتے ہیں بلکہ خود بھی ان میں ملوث ہیں۔ جس کے نتیجہ میں ہم پر طرح طرح کے عذاب بھی آرہے ہیں۔ مگر اس کے باوجود بھی ہماری آنکھیں نہیں کھلتیں۔ ہمارا ہر طبقہ جاہل، عالم، امیر، غریب، تاجر، صناع، حاکم، ملازم، لیڈر وغیرہ سب کے سب جرائم کی کیچڑ میں لت پت ہیں الاماشاءَ اللہ خیر و فلاح کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔

اس کی وجہ صرف یہی ہے کہ ہم اللہ کی بھیجی ہوئی چیٹھی کے مندرجات سے

Marfat.com

دور جا پڑے۔

محترم ماسٹر کریم بخش صاحب ایک سیدھے سادے مخلص مسلمان ہیں۔ ان کی عمر قرآنِ کریم کو سمجھنے اور سمجھانے میں گزری۔ ان کے دل میں یہ بات ایک "تڑپ کی حد تک پہنچ گئی کہ مسلمان قرآنِ حکیم کو سمجھیں اور اس پر عمل کریں، تاکہ وہ نت نئے آنے والے عذابوں سے چھٹکارا حاصل کر کے شریفانہ اور خوشحال زندگی بسر کر سکیں اور آپس میں ایک دوسرے کے لئے سانپ اور بچھو نہ بنے رہیں۔ بلکہ رحمت و راحت بن جائیں۔ اپنے اپنے دائرہ حدود میں رہ کر اپنے فرائض خلوص و لگن سے انجام دیں۔ کسی کی حق تلفی نہ کریں۔

یہ کتاب ماسٹر صاحب نے اسی مقصد کے پیشِ نظر بڑی محنت اور عرق ریزی سے مرتب کی ہے اور اس کا متن اللہ کا کلام ہے جس کی عظمت و صداقت میں ہمارے کسی بھی فرقے کو شک نہیں (لاریب فیہ) اس میں مختلف عنوانات کے تحت آیات جمع کر دی گئی ہیں۔ مثلاً صلوٰۃ کے عنوان کے تحت آیاتِ صلوٰۃ، توحید کے عنوان کے تحت آیاتِ توحید اور انبیاءؑ و رسلؑ کے عنوانات کے نیچے، انبیاء اور رسولوں سے متعلق آیات اور اسی طرح اخلاقیات کے عنوان کے تحت اخلاقیات متعلق آیات یکجا کر کے لکھی گئی ہیں۔

ہمارے وہ عزیز جو براہ راست قرآن حکیم کو عربی نہ جاننے کی وجہ سے نہیں سمجھ سکتے اور ایک ایک مضمون پر مختلف مقامات میں پھیلے ہوئے ہونے کے باعث عبور حاصل کرنے سے قاصر ہیں۔ ان کی یہ مشکلیں اس کتاب میں حل کر دی گئی ہیں۔ اب ضرورت اس بات کی ہے کہ روزانہ صبح اٹھ کر اس کے دو چار ورق خوب توجہ اور غور کے ساتھ تلاوت کئے جائیں اور ہر گھر میں یہ عمل کیا جائے، جو ان پڑھ حضرات ہیں ان کو پڑھ کر سنایا جائے۔ ایسا کرنے سے حقیقی جواب بھی حاصل ہوگا، اور

Marfat.com

ثواب و برکت بھی ملے گی۔ اور دنیا و آخرت دونوں میں بھلا بھی ہوگا۔ صرف بے سمجھے پڑھنا ایسا ہے کہ جیسا کہ بادام کا مغز نکالے بغیر چھلکے کو چاٹتے رہنا۔ مغز نکالیے لذّت اور نفع دونوں حاصل کیجیے۔ قرآن کی محض تعریف کرتے رہنا کہ یہ کتاب دنیا کی سب کتابوں سے افضل ہے لاجواب ہے، بے مثل ہے کافی نہیں :-

داد قرآن کی نہ دو بھائی عمل اس پہ کرو
پیش درگاہِ خدا داد کی حاجت کیا ہے

عرشی[1]
برمکان خالد اسحٰق صاحب

---

[1] علامہ محمد حسین عرشی صاحب امرتسری، حضرت علامہ اقبالؒ کے رفیق (اقبال نامہ میں اُن کے نام مکاتیب موجود ہیں) مشہور شاعر حضرت طغرائی کے جانشین اور مفسّرِ قرآن حضرت خواجہ احمدؒ امرتسری (ممدوح اقبال) کے دست راست رہے ہیں۔
عرشی صاحب عمیق دینی بصیرت رکھنے والے مفکّر اور متعدد کتابوں کے مصنّف بھی ہیں۔ قرآن سے قرآن تک نامی تفسیر ان کی مشہور تصنیف ہے۔ اُردو اور فارسی کے صاحبِ دیوان شاعر ہیں۔
عرشی صاحب ماہنامہ بلاغ امرتسر والبیان امرتسر و لاہور کے مدیر رہ چکے ہیں اب فیض الاسلام راولپنڈی کے مدیر ہیں۔ جن کے ماہانہ اداریے (تاثرات کے عنوان سے) پورے ملک میں نہایت ذوق و شوق سے پڑھے جاتے ہیں۔

Marfat.com

رائے گرامی

محترم پروفیسر سید محمد عبدالرشید صاحب[1] فاضل

ماسٹر کریم بخش صاحب ایک مدت تک سرکاری اسکول میں درس و تدریس کی خدمات انجام دیتے رہے۔ اور جب ان خدمات سے سبکدوش ہوئے تو ایک بہت بڑے کتب خانے کے مہتمم ہو گئے۔ درس و تدریس کے زمانہ میں بھی ان کو مطالعہ کتب کا شغف رہا۔ لیکن جب آپ مہتمم کتب خانہ ہو گئے تو گویا علم کا گنج گرانمایہ مل گیا۔ لہذا اب آپ کو اپنی تشنگی علم کو سیراب کرنے کا بڑا نادر موقع ملا۔ چنانچہ زیادہ وقت مطالعہ کتب میں ہی صرف ہونے لگا۔

ماسٹر صاحب کا مطالعہ، ادب و شعر، تاریخ و سیاسیات، اخلاقیات و دینیات، غرضیکہ ہر شعبۂ علم پر محیط ہے۔ مگر ان کا فطری لگاؤ زیادہ تر دینیات کے ساتھ رہا ہے۔ پھر دینیات میں بھی سب سے زیادہ قرآن حکیم سے وابستگی ہے۔ قرآن پاک کے تراجم اور تفاسیر، معتبر اور بلند پایہ تراجم و تفاسیر کا جی بھر کر مطالعہ کیا اور پوری تحقیق و تلاش کے ساتھ کیا۔

ماسٹر صاحب اپنے درس و تدریس کے زمانہ میں اپنے شاگردوں میں دینی شعور اور عملی جذبہ پیدا کرنے کی کوشش کرتے رہے اور اب چاہتے ہیں کہ اپنے وسیع تر مطالعہ سے عام لوگوں کو استفادے کا موقع دیں۔ یعنی ان کی دلی تمنا ہے کہ مسلمان قرآن پاک کا مطالعہ کر کے دین کے اس سرچشمہ سے اپنے مزرع فکر و عمل کی آبیاری کریں تاکہ دنیا میں

---

[1] محترم پروفیسر عبدالرشید فاضل صاحب ریاست قرولی راجپوتانہ کے ایک نمایاں اور علمی گھرانے سے ذہین، بردبار، نجیب و اقبال کے جوچند ماہرین ہیں ان میں فاضل صاحب (بقیہ حاشیہ ۲۱)

Marfat.com

فلاح و کامرانی سے ہمکنار ہوں اور آخرت میں پروانۂ نجات حاصل کریں۔ اس تحریص و ترغیب کے لئے انہوں نے محنت و کاوش کر کے یہ رسالہ "قرآن مجید اور مروّجہ اسلام" ترتیب دیا ہے۔ بقول حضرت مولٰنا جعفر شاہ صاحب: "قرآن کریم کے تمام مضامین کا احاطہ تو انسان کے بس سے باہر ہے۔ جس نے بھی کوشش کی ہے اپنی بشری استطاعت کے مطابق کی ہے"۔ ماسٹر صاحب نے بھی اپنی امکانی کوشش سے یہ مفید کا انجام دیا ہے۔ مگر اس میں شک نہیں کہ انہوں نے یہ کام بعض امتیازی خصوصیات کے ساتھ کیا ہے۔ جو کتاب کے مضامین کی فہرست سامنے آنی ہے اس سے اس کی وضاحت ہوتی ہے اور پھر اس بات کی تصدیق کتاب کے مطالعہ سے بھی ہوتی چلی جاتی ہے۔

آج کل تو لوگ زیادہ تر افسانے، ناولیں اور ڈرامے پڑھتے ہیں۔ شعر و ادب میں دلچسپی لیتے ہیں۔ اور پھر اپنے اس مذاق کو دوسروں میں بھی پیدا کرنا چاہتے ہیں، مگر ماسٹر صاحب نے اس کے برعکس ہر شعبہ علم سے متعلق کتابوں کا مطالعہ کرنے کے بعد دینی کتابوں ہی کا اثر قبول کیا۔ اور اب ان کی دلی تمنا اور خواہش ہے کہ یہی بات دوسروں میں بھی پیدا ہو جائے۔ یہ کتنا اچھا جذبہ ہے اور کتنا مبارک کام ہے۔ یہ بات ہر شخص کو کہاں نصیب ہوتی ہے۔

ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء

میرے نزدیک تو ہر وہ کام مستحسن ہے جو لوگوں میں خیر کا جذبہ پیدا کرے

(بقیہ از حاشیہ صفحہ ۲۰) اہم مقام رکھتے ہیں۔ بابائے اردو مرحوم نے چند اساتذہ کے ذریعہ اردو کالج کراچی کی ابتداء کی تھی۔ فاضل صاحب بھی ان میں سے ایک ہیں۔ ابتداً بطور لیکچرار فرائض انجام دیتے رہے۔ پھر پروفیسر ہو گئے اور بالآخر صدر شعبہ قرار پائے۔ غالب و اقبال کے متعلق پروفیسر صاحب

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۲)

Marfat.com

اس اعتبار سے تصنیف و تالیف کی دنیا میں وہی کتاب قابلِ پذیرائی ہونی چاہیے جو اپنے پڑھنے والے کو عملِ خیر کی طرف مائل کر دے اور مائل ہی نہیں بلکہ اس کی ذات میں ایک انقلاب برپا کر کے اس کو صحیح معنٰی میں مسلمان بنا دے ظاہر ہے کہ یہ بات کسی تصنیف میں اسی وقت پیدا ہو سکتی ہے، جب اس کے مضامین بھی تعمیری و اصلاحی ہوں۔ اور ان کا انتخاب بھی پوری تحقیق و تلاش کے ساتھ کیا گیا ہو۔ پھر ترتیبِ مضامین بھی بڑی خوبصورتی سے کی گئی ہو اور ان مضامین کو جس زبان میں پیش کیا گیا ہو وہ عام فہم ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے اندر جاذبیت و کشش بھی رکھتی ہو تاکہ پڑھنے والا دورانِ مطالعہ کسی قسم کی دقت و دشواری محسوس نہ کرے بلکہ پوری دلچسپی کے ساتھ پڑھتا چلا جائے اور کتاب کو ختم کر کے ہی دم لے۔ مذکورہ صفات کے بغیر کوئی کتاب مقبول نہیں ہو سکتی۔ اور جب تک کتاب کو قبولیت عام حاصل نہ ہو اس میں افادیت کی شان کیسے پیدا ہو سکتی ہے۔ اس اعتبار سے ماسٹر صاحب کا یہ کام قابلِ ستائش و آفرین ہے کہ اس میں مذکورہ بالا صفات بدرجہ اتم موجود ہیں

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کتاب ہذا کو قبولِ عام کی دولتِ ارزانی عطا فرمائے تاکہ ماسٹر صاحب آئندہ بھی تصنیف و تالیف کے کام کو جاری رکھ سکیں کہ یہ کام جاری ہی رہنا چاہیے۔

سید محمد عبدالرشید فاضل

(بقیہ از حاشیہ صـ۲۱) کی کئی تصانیف بہت مشہور ہیں جن میں سے بعض کو اقبال اکیڈمی (کراچی و لاہور) نے شائع کیا۔ آج کل آپ دیوانِ غالب کی شرح لکھنے میں مصروف ہیں

39391

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفِ اوّل

اللہ تعالےٰ نے انسانی ذہن کی بلوغت اور ذرائع آمدورفت کی سہولت کے پیشِ نظر اپنے آخری پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اپنی آخری کتاب قرآن مجید کو تمام عالم کے لئے رہتی دنیا تک ضابطہ حیات بنا کر نازل فرمایا۔

اللہ کریم نے اس کتاب کی حفاظت (۱۵ : ۹) اور اس کی آیات کو سورتوں کی شکل میں جمع کرنا اور پڑھا دینا[1] بھی خود اپنے ذمّہ لیا (۷۵ : ۱۶) تاکہ ہمیشہ کے لئے مخالفینِ قرآن اور علماء سوٗ کی دست درازیوں سے محفوظ و مصئون ہو جائے۔ اور بنی نوع انسان اس کی رہنمائی میں اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لا سکیں۔ امن و سلامتی، کردار کی بلندی، اپنی شخصیت کے ارتقا کا حصول اور تمام مسائل و معاملاتِ زندگی کا حل اسی آخری کتاب کی تعمیل میں ملے گا۔

آج برقی روشنی سے جو دیار و امصار بقعۂ نور بنے ہوئے ہیں۔ چاند تاروں پر کمندیں ڈالی جا رہی ہیں۔ سمندروں کی تہوں کو ٹٹولا جا رہا ہے۔ جہانِ نو کی تلاش جاری ہے۔ یہ سب غیروں کے کارنامے ہیں، حالانکہ تسخیرِ کائنات ہم مسلمانوں کا دینی فریضہ تھا۔

دراصل ہوا یہ کہ بعض مفتوحہ سازشی قوموں نے مسلمانوں کو قرآن سے الگ کر کے افتراء و کذب سے بھرپور بے مقصد و فضول مسائل کو تقدّس کا جامہ پہنا کر

---

[1] مفتی محمد شفیع مرحوم اس آیت کے ضمن میں لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے صحیح صحیح پڑھوانے اور پھر یاد کرا دینے اور اس کو مسلمانوں کے سامنے اس طرح پیش کرا دینے کی ذمّہ داری خود لے لی (معارف القرآن جلد ہشتم ص ۶۲۶)

Marfat.com

مسلمانوں کو ان مسائل میں اُلجھا دیا۔ جو آج تک اس مصیبت و بیماری میں گرفتار ہیں اور یہ غیر مسلم آگے بڑھ گئے۔ اور ہماری گردنوں میں ذہنی غلامی کا جوا ڈال دیا۔

اس مصیبت کا خاتمہ صرف اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ مسلمان قرآن مجید کی تعلیم کو اپنے اعمال کا محور بنائیں۔ فتنہ فساد پھیلانے والے عقائد جن کی قرآن مجید نفی کرتا ہے، چھوڑ دیں۔ آپس میں اتحاد و یگانگت پیدا کریں۔ تسخیرِ کائنات کی طرف متوجہ ہوں۔ اس کے لئے سائنس اور ٹیکنالوجی میں کمال پیدا کریں۔ گویا اس طرح لادین قوموں کے ہاتھوں سے ان اسبابِ ہلاکت کو چھین کر ان کو فلاح و بہبود کے کاموں میں لگائیں۔ اور دنیا کو جنّت کا نمونہ بنانے کی کوشش کریں۔

زیرِ نظر کتاب میں مختلف عنوانات کے تحت میں نے قرآن مجید کی آیات یکجا کر دی ہیں۔ تاکہ اسلام کا صحیح تصوّر اور اس کی تعلیم جو قرآن مجید نے بیان کی ہے، قلب پر مرتسم ہو جائے۔ اور روایتی عقیدت اور تعظیم کی بناء پر جو بغیر سوچے سمجھے، تلاوت کی جاتی ہے، اسے کافی نہ سمجھا جائے۔ لہٰذا ہمیں چاہیئے کہ :-

(۱)- ہم روزانہ علی الصبح قرآن مجید پڑھیں۔

(۲)- جتنا پڑھیں اسے سمجھیں، اور

(۳)- جتنا سمجھیں اس پر عمل کریں۔ اور اس طرح دنیا و آخرت کی کامیابیاں، اور کامرانیاں حاصل کر کے "اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ" کا صحیح مصداق بنیں۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ (۱۲۷) (پ ۱ - ۲ : ۱۲۷)

کریم بخش سکھانی

Marfat.com

باب ۱

اللہ

(۱)۔ اس کائنات کو وجود میں لانے والا کون اور کیسا ہے ؟

(۲) اللہ ہی واحد ہے۔

(۳)۔ اللہ ہی عظیم ہے۔ تمام علوم کا سرچشمہ اللہ ہی ہے۔ اس سے کوئی چیز مخفی نہیں۔ وہ ہر جگہ موجود ہے اور وہ ہمیشہ سے ہے۔ اور ہمیشہ رہے گا۔

(۴)۔ تقدیر (اندازے اور پیمانے حکمت کے ساتھ مقرر کرنا)۔

(۵) ۔ تخلیقِ کائنات۔

(۶)۔ یہ کائنات بے مقصد نہیں بنائی گئی اور نہ یہ کائنات کوئی کھیل تماشہ ہے۔

(۷)۔ اللہ کا دستور (سُنّت اللہ) غیر متبدل ہے۔

(مختلف الفاظ کے معنی اور تشریح)

(۸)۔ انسان کی تخلیق کا مقصد اور سامانِ زیست۔

(۹)۔ اللہ کی عطا کردہ انسان کی اندرونی صلاحیتیں۔

(۱۰)۔ انسان کی نفسیاتی اُلجھنیں۔

(۱۱)۔ انسان۔ جن اور شیاطین۔

(۱۲)۔ کائنات۔ تسخیرِ کائنات اور احسان رب العلمین۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

① اس کائنات کو وجود میں لانے والا کون اور کیسا ہے؟

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ج اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ج لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا

① = نَوْمٌ ط لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ط (پ۔ ۲ : ۲۵۵)

ترجمہ = اللہ کے سوا کوئی معبود (جس کی عبدیت یا غلامی اختیار کی جائے) نہیں۔ وہ زندہ ہے اور اس کی زندگی کے لئے فنا و زوال نہیں اور وہ حیات کا سرچشمہ ہے۔ ہر چیز اس کے حکم سے قائم ہے۔ وہ اپنے قیام کے لئے کسی کا محتاج نہیں۔ اس کے لئے نہ تو اونگھ (غفلت) ہے اور نہ نیند (بیخبری)۔ وہ آسمانوں اور زمین (یعنی پستیوں اور بلندیوں) میں جو بھی کچھ ہے۔ سب اسی کا ہے۔ اور اُسی کے حکم سے سرگرم عمل ہے۔

② = ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ج عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ ج ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ (۲۲) ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ج اَلْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُھَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَکَبِّرُ ط سُبْحٰنَ اللّٰہِ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ (۲۳) ھُوَ اللّٰہُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ط یُسَبِّحُ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ (۲۴) (پ۲۸-۵۹ : ۲۲-۲۴)۔

ترجمہ = اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی اِلٰہ (جس کی پرستش کی جائے یا محکومیت اختیار کی جائے) نہیں ہے پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے والا۔ بڑا ہی مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

Marfat.com

اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی اِلٰہ (جس کے قانون کی اطاعت کی جائے) نہیں ہے۔ مالک (صاحب اقتدار مکمل اختیار رکھنے والا) تمام نقائص سے منزّہ و مبرّا۔ سلامتی والا۔ امن دینے والا۔ محافظ و نگراں۔ غالب۔ تسلّط والا۔ تمام عظمتوں کا مالک۔ اللہ تعالیٰ ان تمام تصوّرات سے دُور ہے کہ اس کے ساتھ کسی اور کو بھی اقتدار میں شریک سمجھا جائے۔ وہ اللہ ہی ہے جو پیدا کرنے سے پہلے صحیح اندازہ رکھنے والا ہے۔ خاص ترتیب دے کر متعین شکل عطا کرنے والا ہے۔ سب اچھے نام اسی کے لئے۔ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔ اسی اللہ کی تسبیح کرتا ہے۔ یعنی قانون خداوندی کے تابع مصروف عمل ہے اور وہی صاحب اقتدار و صاحب غلبہ ہے اور ہر شے کو صحیح اندازے اور تناسب سے وجود میں لانے والا ہے۔

(۳)۔ اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ (۱۳) وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ (۱۴) ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ (پ ۳۰ ۸۵ : ۱۳/۱۵)

بلاشبہ اللہ وہ ہے جو ہر چیز کو اس کے نقطۂ آغاز سے پیدا کرتا ہے پھر اسے یکے بعد دیگرے نئی تخلیق میں ڈھالتا ہوا، ارتقائی مراحل سے گزار کر نقطۂ تکمیل تک پہنچا دیتا ہے۔ اور وہی حفاظت کا سامان بہم پہنچاتا ہے۔ یہ کشش اور جاذبیت تمام اشیاء میں نشوونما کے لئے اسی نے رکھی ہے۔ اسی مقصد کے لئے مرکزی کنٹرول کو جو بڑی قوتوں اور عظمتوں کا حامل ہے، اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔

Marfat.com

(۴) بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ (۱) اَللّٰہُ الصَّمَدُ (۲) لَمْ یَلِدْ ۙ وَلَمْ یُوْلَدْ (۳) وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ (۴)

(ترجمہ) کہو! اللہ ایک ہے۔ اپنی ذات اور صفات میں یگانہ۔ بے مثل۔ بے نظیر ۔ وہ خود مستغنی اور مکتفی ہے اور باقی سب اپنی زندگی اور بقاء نشوونما اور تکمیل کے لئے اس کے محتاج ہیں ۔ نہ اس کا کوئی بیٹا ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ۔ اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے نہ مثیل نہ ہم پلہ ۔

(۵) = اَلَا لَہُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ط تَبٰرَکَ اللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ (۷: ۵۴/۵۵)
اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَۃً ط اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ (۵۵)

(پ ۸ ۷: ۵۴/۵۵) خبردار رہو! اسی کی خلق ہے اور اسی کا امر یعنی پیدا کرنا اور حکم دینا اسی کا کام۔ اللہ بڑا بابرکت ہے اور سارے جہانوں کا پرورش کرنے والا۔ اپنے رب کو پکارو ایسی عاجزی اور فروتنی کے ساتھ جو تمہارے تحت الشعور کی گہرائیوں سے ابھرے یقیناً اللہ حد سے گذرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔

(۶) = وَلِلّٰہِ یَسْجُدُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّۃٍ وَّالْمَلٰٓئِکَۃُ وَھُمْ لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ (پ ۱۴ - ۱۶: ۴۹)

(ترجمہ)۔ کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں جو کچھ بھی ہے، چاہے وہ جاندار ہوں یا ملائکہ (فطری قوتیں) سب اس کے قوانین کے سامنے سجدہ ریز ہیں۔ اور کبھی اس سے سرکشی نہیں کرتے۔

(۷) = لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا ۝ (پ ۱۵ - ۱۷: ۲۲)

Marfat.com

(ترجمہ) تو اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود، یعنی صاحب اختیار جس کے قانون کی اطاعت کی جائے، نہ بنا، ورنہ ملازمت زدہ بے یار و مددگار بیٹھا رہ جائے گا۔

⑧ = لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝ (پ ۲۵ ۴۲: ۱۱)

(ترجمہ)۔ اس (اللہ) کی مثل (کسی حیثیت سے بھی) کوئی چیز نہیں اور نہ ہو سکتی ہے اور وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے، ہر شے پر اس کی نظر ہے۔

⑨ = لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ (۱۰۳) لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ۝ (پ ۷: ۱۰۴)

(ترجمہ)۔ سوائے اس کے کوئی معبود (صاحب اقتدار و اختیار) نہیں۔ وہ ہر شے کا پیدا کرنے والا ہے اور وہ ہر چیز کا کارساز ہے۔ صرف اس کی عبدیت (اسی کے قوانین و احکام کی پابندی) اختیار کرو (یاد رکھو) نگاہیں اس کا احاطہ نہیں کر سکتیں اور وہ تمام نگاہوں کا احاطہ کئے ہوئے ہے اور وہی تمام اشیائے کائنات کے احوال و کوائف سے واقف و خبردار ہے۔

⑩ = اَلَآ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ (پ ۲۵ - ۴۱: ۵۴)۔

(ترجمہ) خبردار ہو جاؤ! بے شک اس نے ہر شے کو گھیرے میں لے رکھا ہے (اس لئے کہ تمہارے اعمال کی نگرانی ہو اور اعمال کے نتیجے تمہارے سامنے آجائیں)

⑪ = وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ۝ (پ ۷: ۱۴)

(ترجمہ)۔ اللہ ہر ایک کو سامانِ زیست مہیا کرتا ہے اور خود کسی کا

Marfat.com

پینے کا محتاج نہیں۔
جب رزق دینے والا اللہ ہے۔ وہی خالق اسباب بھی ہے۔ اس لئے فرمانبرداری کا حقیقی مستحق بھی اللہ ہی ہے۔ نہ کوئی اور۔

(۱۲) = اَلَّذِیْ خَلَقَنِیْ فَهُوَ یَهْدِیْنِ (۷۸) وَالَّذِیْ هُوَ یُطْعِمُنِیْ وَیَسْقِیْنِ (۷۹) وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ یَشْفِیْنِ (۸۰) وَالَّذِیْ یُمِیْتُنِیْ ثُمَّ یُحْیِیْنِ (۸۱) وَالَّذِیْٓ اَطْمَعُ اَنْ یَّغْفِرَ لِیْ خَطِیْٓـَٔتِیْ یَوْمَ الدِّیْنِ ۸۲

(ترجمہ) = (وہ اللہ) جس نے مجھے پیدا کیا۔ اور جو زندگی کے صحیح راستے کی طرف میری رہنمائی کرتا ہے اور جو مجھے کھلاتا پلاتا ہے اور جب میں بیمار ہو جاتا ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے (اور وہ اللہ ہی ہے) جو مجھے موت دے گا اور پھر دوبارہ مجھ کو زندگی بخشے گا۔ اور جس سے میں امید رکھتا ہوں کہ وہ روزِ جزا میری خطا معاف فرمائے گا۔ (پ ۱۹۔ ۲۶: ۷۸ تا ۸۲)۔

(۱۳) = لَا یَضِلُّ رَبِّیْ وَلَا یَنْسَی ۔ (پ ۱۶۔ ۲۰: ۵۲)۔

(ترجمہ)۔ میرا رب نہ غلطی کرتا ہے اور نہ بھولتا ہے۔

(۱۴) = اَللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِیْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ؕ وَكُلُّ شَیْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ (۸) عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِیْرُ الْمُتَعَالِ (۹) سَوَآءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهٖ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍۢ بِالَّیْلِ وَسَارِبٌۢ بِالنَّهَارِ (۱۰) لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ یَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ؕ پ ۱۳: ۸ تا ۱۱)

(ترجمہ) = اللہ ہر ایک حاملہ کے پیٹ سے واقف ہے۔ جو کچھ اس میں بنتا ہے۔ اسے بھی وہ جانتا ہے اور پیٹ میں درجہ بدرجہ جو تبدیلیاں بھی ہوتی ہیں انھیں

Marfat.com

بھی جانتا ہے (رحم مادر میں بچّے کے اعضاء اس کی قوتوں، قابلیتوں، صلاحیتوں اور استعداد کی کمی بیشی سب اس کے سامنے ہوتی ہے) اس کے یہاں ہر ایک چیز کا ایک اندازہ مقرر ہے۔ وہ غیب اور شہادہ (محسوس اور غیر محسوس) ہر چیز کا جاننے والا ہے۔ سب سے بڑا بلند مرتبہ ہے۔ تم میں سے کوئی شخص بلند آواز سے بات کرے یا آہستہ اور کوئی رات کی تاریکی میں چھپا ہوا ہو یا دن کی روشنی میں چل رہا ہو، تمام حالتیں اس کے لئے یکساں ہیں۔ ہر شخص کے آگے اور پیچھے (یکے بعد دیگرے) ایسی قوتیں لگی ہوئی ہیں جو اللہ کے قانون کے مطابق اس کی نگرانی پر مقرر ہیں۔ (اور اس کے ہر عمل کو آخری نتیجہ تک پہنچاتی ہیں۔

اللہ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ قوم خود اپنی حالت اور اوصاف کو نہیں بدلتی۔

(۱۵) = وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ (پ۲۶ ۵۰ : ۱۶)

(ترجمہ۔ اور ہم تو انسان کی رگِ جان سے زیادہ (اس کے) قریب ہیں

(۱۶) = وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ

(پ۲۷ ۵۷ : ۴) وہ اللہ تمہارے ساتھ ہے جہاں کہیں بھی تم ہو اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو وہ دیکھ رہا ہے۔ یعنی تمہارے اعمال و افعال سب کی نگرانی ہو رہی ہے۔

(۱۷) = اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ هُمُ الْخٰلِقُوْنَ (۳۵) اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ بَلْ لَّا يُوْقِنُوْنَ ط (پ۲۷ ۵۲ : ۳۵/۳۶)

(ترجمہ)۔ کیا تم یونہی از خود پیدا ہو گئے ہو یا تم اپنے خالق آپ ہو تم نے

Marfat.com

اس کائنات کی پستیوں اور بلندیوں کو پیدا کیا ہے؟ بلکہ اُن کو یقین ہی نہیں!

(۱۸) = لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ (پ ۱۷ ۲۱ : ۲۳)

(ترجمہ)۔ جو کچھ وہ کرتا ہے اس سے پوچھا نہ جا سکے گا۔ اور ان لوگوں سے باز پرس ہوگی (جن کو ہمارا پیغام ملا)۔

(۱۹) = يَسْئَلُهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ (پ ۲۷ ۵۵ : ۲۹)

(ترجمہ)۔ کائنات میں ہر شے اپنی ضروریات کے لئے اللہ کے سامنے جھولی پھیلائے ہوئے ہے (ہر شے اپنی نشو و نما کے لئے اس کے نظامِ ربوبیت کی محتاج ہے۔

اللہ ہی واحد ہے

ایک سے زیادہ خدا کیوں نہیں ہونے چاہئیں۔ شرک کے مضر اثرات اور اس کے نتائج :۔

(۱) = اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ (پ ۱۴ ۱۶ : ۲۲)

(ترجمہ)۔ تمہارا معبود (صاحب اختیار و اقتدار ہے)۔ جس کے قانون کی پابندی کی جائے۔ مالک حقیقی جس کی غلامی اختیار کی جائے۔ واحد ہے:

(۲) = وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝

(ترجمہ) (پ ۲ ۲ : ۱۶۳) لوگو! تمہارا معبود (جس کی حاکمیت و اقتدار تسلیم کیا جائے) خدائے واحد ہے اس بڑے مہربان نہایت رحم کرنے والے کے سوا کوئی بھی اس لائق نہیں کہ جس کو (صاحب اقتدار و اختیار تسلیم کیا جائے) اور اس کی عبادت کی جائے۔

(۳) = شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا ۢ

Marfat.com

بِالْقِسْطِ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ط (پ ۳ : ۱۸)۔
اللہ نے خود اس بات کی گواہی دی ہے کہ اس کے سوا کوئی اِلٰہ نہیں۔ صرف اسی کی ذات یکتا و یگانہ ہے اور ملائکہ (یعنی تمام کارخانۂ ہستی میں تدابیر و انتظام کرنے والی ارضی و سماوی قوتیں) بھی شاہد ہیں۔ اور وہ لوگ بھی جو علم رکھتے ہیں۔ اور انصاف پر قائم ہیں، اس بات کو جانتے ہیں کہ کوئی اِلٰہ نہیں مگر صرف ایک غلبہ والا (جس کی تدبیر سے تمام کارخانۂ ہستی قائم ہے۔ حکمت والا یعنی ہر شے کو صحیح اندازے اور تناسب کے مطابق بنانے والا ہے۔

④ = لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ج فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ (پ ۱۷ : ۲۱ : ۲۲)

(ترجمہ)۔ اگر کائنات میں ایک اللہ کے سوا اور اِلٰہ ہوتے تو پھر اس کائنات کا نظام بگڑ جاتا۔ لہٰذا اللہ جو کائنات کی سلطنت کا مالک ہے، ان تصوّرات اور خیالات سے بہت بلند اور پاک ہے جو انسانوں نے اپنے ذہنوں میں قائم کر رکھے ہیں۔

⑤ = مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ط سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ لا (پ ۱۸ : ۲۳ : ۹۱)

(ترجمہ)۔ اللہ نے نہ تو کسی کو بیٹا بنایا ہے۔ اور نہ اس کے ساتھ کوئی اور اِلٰہ یعنی صاحب اقتدار و اختیار ہے۔ اگر ایسا ہوتا ہر خدا اپنی مخلوق کو لے کر الگ ہو جاتا اور ایک دوسرے پر چڑھائی کر دیتا۔ مبرّا ہے اللہ اس بات سے جو یہ بیان کرتے ہیں

Marfat.com

(۶) = اَلَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَیْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِیْرًا ۝ (پ ۱۸ ۲۵ : ۲)

(ترجمہ)۔ وہ ذات (اللہ) جو زمین و آسمانوں کی بادشاہی کا مالک ہے جس نے کسی کو بیٹا نہیں بنایا ہے۔ اور نہ (اس کی) حکومت میں اس کا کوئی شریک ہے۔ اور اس نے ہر چیز کی تخلیق کی۔ پھر اس کے لئے ایک اندازہ ٹھہرایا یعنی اس کے قوانین اور خواص متعین فرمائے۔

(۷) = بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنّٰى یَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ وَخَلَقَ كُلَّ شَیْءٍ وَهُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۝ (پ ۷ : ۱۰۱)

(ترجمہ)۔ وہی تو ہے جو آسمانوں اور زمین کا موجد ہے۔ اس کا بیٹا کیسے ہو سکتا ہے۔ جبکہ اس کی بیوی (رفیقہ حیات) ہی نہیں ہے۔ اس نے ہر چیز کی تخلیق فرمائی اور وہی ہر شے کا علم رکھتا ہے۔

(۸) = وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ۝ (پ ۲۹ ۷۲ : ۳)

(ترجمہ)۔ بے شک ہمارا رب بڑی شان والا ہے۔ نہ اس نے کسی کو (اپنی) بیوی بنایا اور نہ کسی کو بیٹا۔

(۹) = فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِیْمِ ۝ (پ ۱۸ ۲۳ : ۱۱۶)

(ترجمہ)۔ سو اللہ تعالےٰ بہت بلند ہے۔ (نہ تو اس سے کبھی فعل عبث کا ارتکاب ہوتا ہے۔ نہ اس کی حاکمیت میں کوئی شریک ہے)

Marfat.com

وہی برحق بادشاہ ہے۔ اس کے سوا کسی کا اقتدار نہیں۔ وہی رَبُّ العرش الکریم ہے۔ تمام کائنات کا نشوونما کرنے والا مہربان ہے۔

(۱۰) = قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ ۖ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ (۸۱)
سُبْحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ (پ ۲۵ ۴۳: ۸۱/۸۲)

(ترجمہ)۔ اُن سے کہدو کہ اگر کوئی رحمٰن ایسا ہو سکتا ہے جس کے یہاں اولاد بھی ہو سکتی ہو تو میں سب سے پہلا شخص ہوں گا جو اس قسم کے رحمٰن سے بیزاری اور انکار کا اظہار کر دوں گا۔ میں جس ہستی کو خدا مانتا ہوں وہ ان تمام باطل تصورات سے پاک ہے۔ وہ تمام کائنات یعنی آسمانوں اور زمین کا رب اور مالک ہے۔ اور سب کا مرکزی کنٹرول اسی کے ہاتھ میں ہے۔ اوّل العابدین کا مطلب :-

عَبَدٌ۔ يَعْبُدُ۔ عِبَادَة۔ پوجنا۔ پرستش کرنا۔ حمد کرنا۔ بندگی کرنا۔ غلامی کرنا۔

عَبِدَ۔ يَعْبَدُ۔ عَبَداً۔ ناراض ہونا۔ نفرت کرنا۔ حقیر سمجھنا۔ بُرا بھلا کہنا۔ ملامت کرنا۔

لہٰذا مندرجہ بالا آیت کا ترجمہ ہوگا :-

"انہیں کہہ دو اگر واقعی رحمٰن کی کوئی اولاد ہوتی تو سب سے پہلے اس قسم کے رحمٰن سے میں انکار کرنے والا ہوتا۔"

معجم العربیہ یعنی عربی اردو ڈکشنری۔ پنجاب ایڈوائزری بورڈ۔
قاموس جلد ۳ صفحہ ۱۱۸۔ باب العین۔
تاج العروس۔ جلد ۲ صفحہ ۱۱۱۔ باب الدال فصل عین۔

Marfat.com

(۱۱) = فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ
رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (۳۶) وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِي السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (پ۲۵ ۴۵: ۳۶،۳۷)

(ترجمہ) پس سب تعریف اللہ کے لئے ہی ہے۔ جو آسمانوں اور زمین سب جہانوں کا پروردگار ہے اور اسی کے لئے آسمانوں اور زمین میں بڑائی ہے اور وہ غالب حکمت والا ہے۔

(۱۲) = وَهُوَ الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ اِلٰهٌ وَّفِي الْاَرْضِ اِلٰهٌ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ
الْعَلِيْمُ (۸۴) وَتَبٰرَكَ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَمَا بَيْنَهُمَا ج (پ۲۵ : ۴۳ : ۸۴/۸۵)

(ترجمہ)۔ کائنات کی فضاؤں میں بھی اسی کا حکم کارفرما ہے۔ اور زمین پر بھی اسی کا اقتدار ہے۔ سب کے سب اسی کے آگے سجدہ ریز ہیں اور وہ حکیم و علیم ہے۔ یعنی تمام کائنات کا نظم و نسق اس کے علم و حکمت کی بنا پر انجام پا رہا ہے۔ اور وہ بہت بابرکت ہے۔ جس کے لئے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے۔ سب کی بادشاہت ہے۔ ساری کائنات میں اسی کی حکومت اور اسی کا قانون جاری و ساری ہے

(۱۳) = وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ
بِاللّٰهِ ؕ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ (پ۲۱- ۳۱ : ۱۳) -

(ترجمہ)۔ اور جب لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا جبکہ وہ نصیحت کر رہا تھا بیٹا خدا کے ساتھ (اس کے اقتدار و اختیار میں) کسی اور کو شریک مت کرنا (اور نہ کسی کو خدائی کا درجہ دینا) حق تو یہ ہے کہ شرک بڑی بے انصافی اور ظلم عظیم ہے۔ (انسان، انسان ہونے کی حیثیت سے سب برابر ہیں۔

Marfat.com

(۱۴) = اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ط عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ج وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ (پ ۱۳ ۱۲: ۶۷)

(ترجمہ)۔ حکم اور قانون صرف اللہ ہی کا ہے۔ (اس کے سوا کوئی مختار مطلق نہیں) میرا بھروسہ صرف اسی پر ہے اور ہر بھروسہ کرنے والے کو اسی ذاتِ واحد پر بھروسہ کرنا چاہیئے۔

(۱۵) = اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ط وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ (پ ۶ ۵: ۷۳)

(ترجمہ)۔ جو کوئی بھی اللہ کے ساتھ یا اس کی حاکمیت میں کسی کو شریک ٹھہرائیگا اس پر اللہ نے جنت حرام کر دی۔ اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔ اور ایسے ظالموں کا کوئی یار و مددگار نہ ہوگا۔

(۱۶) = قُلْ اِنَّنِيْ هَدٰىنِيْ رَبِّيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۚ دِيْنًا قِيَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ج وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝۱۶۱ قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۱۶۲ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ج وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ۝۱۶۳ قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ط (پ ۸ ۶: ۱۶۱/۱۶۵)

(ترجمہ)۔ ان سے کہدو۔ کہ میرے رب نے بالیقین مجھے سیدھا راستہ دکھا دیا ہے۔ بالکل ٹھیک اور متوازن راہ جس میں ٹیڑھا پن نہیں۔ یعنی ایک ایسا نظامِ زندگی جو خود بھی قائم ہے اور انسانیت کے قیام کا باعث بھی ہے۔ یہ وہی نظامِ زندگی ہے، جسے ابراہیم نے ہر طرف سے منہ موڑ کر اختیار کیا تھا اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھا اور اس میں نہ کسی اور کے اختیار کو شریک سمجھتا تھا۔ اور کہدو:

Marfat.com

کہ میری صلوٰۃ (یعنی تمام فرائض زندگی اور اُن کے ادا کرنے کے طور طریقے) میرا مرنا جینا سب کچھ اللہ رب العٰلمین کے لئے ہے۔ یعنی اللہ تعالےٰ کے تجویز کردہ پروگرام کی تکمیل کے لئے وقف ہے۔ اس اللہ کا کوئی بھی شریک نہیں، اسی کا نام توحید ہے، اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے۔ سب سے پہلے میں نے خود اس حکم کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دیا ہے۔ کہہ دو! کیا میں اللہ کے سوا کوئی اور رب تلاش کروں؟ حالانکہ وہ کائنات کی ہر شے کو نشوونما دینے والا ہے۔

(۱۷) = حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ (پ ۱۷ ۲۲ : ۳۱)

(ترجمہ) - ہر طرف سے کٹ کر اپنی تمام تر توجہ کا مرکز قوانین خداوندی کی اطاعت قرار دے لو۔ اور اس کی اطاعت اور محکومیت میں کسی کو شریک نہ بناؤ۔ اور جو کوئی اللہ کے ساتھ کسی کو شریک بنائے گا۔ تو گویا وہ آسمان کی بلندیوں سے گر گیا۔ اب یا تو اسے پرندے اُچک کر لے جائیں گے یا ہوا اس کو ایسی جگہ لے جا کر پھینک دے گی جہاں اس کے چیتھڑے اڑ جائیں گے (مطلب یہ کہ یا تو بہت سے معبودوں میں پھنس جائے گا یا دہریہ ہو جائے گا۔ دوسرے انسان کے آگے جھکنا شرف انسانیت سے گر جانا ہے۔

(۱۸) = قُلْ اِنَّمَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ (۱۰۸) فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ اٰذَنْتُكُمْ عَلٰى سَوَآءٍ ؕ وَاِنْ اَدْرِيْٓ اَقَرِيْبٌ اَمْ بَعِيْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ (پ ۱۷ ۲۱ : ۱۰۹)

Marfat.com

ان سے کہدو کہ میری طرف یہی وحی آئی ہے کہ اقتدار و اختیار صرف اللہ کی ذات کو زیبا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی اس قابل نہیں کہ اس کی حاکمیت اختیار کی جائے۔ اُن سے پوچھو کہ کیا تم اس خدائے واحد کے فرمانبردار بنتے ہو (یا نہیں)۔ پھر بھی یہ لوگ اگر روگردانی کریں تو ان سے کہدو کہ میں نے تمہیں (صحیح و غلط روش زندگی کے نتائج و عواقب سے) اچھی طرح باخبر کردیا ہے (ماننا یا نہ ماننا تمہارا کام ہے) میں نہیں جانتا کہ وہ تباہی جس کا وعدہ تم سے کیا جارہا ہے، جلد آئے گی یا دیر سے۔

(۱۹) = قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ (۶۴) وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ (۶۵) بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ (۶۶) وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ

(پ ۲۴ - ۳۹ : ۶۴/۶۶)

(ترجمہ) - اُن سے کہہ دیں! کیا تم مجھے بھی غیر اللہ کی عبدیت (غلامی) اختیار کرنے کو کہتے ہو۔ تم بہت ہی جاہل ہو۔ اور تم سے پہلے جتنے پیغمبر گذرے ہیں ان پر بھی یہی وحی کی گئی کہ اگر تو نے شرک کیا یعنی خدا کے ساتھ کسی اور کی اطاعت کرے گا تو تیرے تمام اعمال اکارت ہو جائیں گے اور تو نقصان اٹھانے والوں میں ہو جائے گا۔ اس لئے تو صرف اللہ کی عبدیت اختیار کر اس طرح تیرے اعمال بھرپور نتائج کے حامل ہوں گے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان لوگوں نے اللہ کے متعلق صحیح صحیح اندازہ ہی نہیں لگایا۔ اور نہ یہ سمجھا ہے کہ اللہ کا مقام کیا ہے۔

Marfat.com

(۲۰) = وَهُوَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط لَهُ الْحَمْدُ فِی الْاُوْلٰی وَالْاٰخِرَةِ ز وَلَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ (پ ۲۰ ع ۲۸)

(ترجمہ)۔ اور یہ اللہ ہی ہے جس کے اقتدار و اختیار میں سب کچھ ہے۔ کائنات میں اس کے علاوہ کوئی صاحبِ اقتدار نہیں۔ اوّل اور آخر صرف وہی حمد کے لائق ہے اور کائنات میں صرف اسی کا حکم جاری و ساری ہے۔ اور اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

Marfat.com

(۳) اللہ ہی عظیم ہے۔ تمام علوم کا سرچشمہ اللہ ہی ہے۔ اس سے کوئی چیز مخفی نہیں۔ وہ ہر جگہ موجود ہے۔ اور وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔

(۱) = سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ" لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ ج وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (۲) هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ج وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ (پ ۲۷ ۵۷: ۱ تا ۳)

(ترجمہ) = آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہے، سب خدا کے متعین فرمودہ پروگرام کی تکمیل کے لئے سرگرم عمل ہیں۔ وہ زبردست غلبہ کا مالک ہے۔ اس کے تمام کام حکمت پر مبنی ہیں۔ آسمانوں اور زمین یعنی ساری کائنات میں صرف اسی کا قانون نافذ العمل ہے۔ زندگی اور موت اسی کے قوانین سے وابستہ ہے۔ اس نے ہر شے کے اندازے مقرر کر رکھے ہیں (جنہیں قوانینِ فطرت کہا جاتا ہے۔ اس کی ذات زمان و مکان کی نسبتوں سے ماورا ہے)۔ سب سے اوّل بھی وہی ہے اور سب سے آخر بھی وہی ہے۔ (اس کے لئے نہ ابتداء ہے نہ انتہا۔ وہ ہر شے پر غالب ہے۔ لیکن اس کا غلبہ غیر مرئی اور غیر محسوس طور پر کام کرتا ہے۔ مگر نتائج محسوس اور مرئی ہوتے ہیں۔ لیکن اس کی ذات انسانی نگاہوں سے پنہاں اور مستور ہے اور اس کا علم ہر شے کو محیط ہے۔

Marfat.com

(۲) = يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (۱) هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ (۲) خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ (۳) يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ (۴) (پ ۲۸ ۶۴ : ۱ تا ۴)

(ترجمہ)۔ آسمانوں اور زمین کی تمام مخلوقات اللہ ہی کی تسبیح کرتی ہے۔ یعنی اس کے فرمان کے مطابق سرگرم عمل ہے۔ یہ تمام کائنات صرف اسی کی سلطنت ہے اور حمد کا سرچشمہ اسی کی ذات ہے۔ اس نے ہر شے کے پیمانے (قوانین) مقرر کئے ہوئے ہیں۔ اُن پر مکمل کنٹرول اسی کا ہے۔ (۲)۔ وہی تو ہے جو تمہیں انسانی پیکر میں لایا۔ پھر تم میں بعض ہمارے شکر گذار بندے ہیں اور بعض ناشکرے اور اللہ وہ سب دیکھ رہا ہے جو تم عمل کرتے ہو۔

(۳)۔ اس نے زمین اور آسمانوں کو حق کے ساتھ پیدا کیا اور اسی نے تمہیں صورتیں عنایت فرمائیں۔ کتنی متوازن اور حسین صورتیں ہیں تمہاری (بالآخر) اسی کی طرف تمہیں واپس لوٹنا ہے۔ وہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے، اس سے بھی وہ آگاہ ہے۔ جو کچھ تم چھپاتے اور ظاہر کرتے ہو۔ اور اللہ تو تمہارے سینوں کے رازوں کو بھی جانتا ہے۔

(۳) = وَمِنْ اٰيٰتِهٖ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَا اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ (۱) اس کی آیات (معجزات) میں سے ہے۔ کہ (۳۰ : ۲۰)

Marfat.com

اس نے مٹی سے تمہاری تخلیق کی ابتداء کی (پھر مختلف مراحل طے کر کے) پیکر بشریت میں آکر تم ساری دنیا میں پھیلتے چلے گئے۔ (پ ۲۱ - ۳۰ : ۲۰)۔

(۲)۔ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ط اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ (پ ۲۱ ۳۰ : ۲۱)

(ترجمہ) اور اس کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس سے تمہاری بیویاں بنائیں تاکہ تم ایک دوسرے کی رفاقت سے سکون حاصل کر سکو اور تمہارے درمیان محبت ہمدردی اور رحمت پیدا کر دی۔ اس میں غور و فکر کرنے والوں کے لئے یقیناً بہت سی نشانیاں موجود ہیں۔

(۳)۔ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ ط اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْعٰلِمِيْنَ (۲۲) وَمِنْ اٰيٰتِهٖ مَنَامُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَآؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ط اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ (۲۳) (پ ۲۱ ۳۰ : ۲۲/۲۳)

(ترجمہ)۔ اور اس کی آیات (نشانیوں) میں سے آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور تمہاری بولیوں اور رنگوں کا اختلاف ہے۔ بے شک اس میں علم والوں کے لئے (حیرت انگیز) نشانیاں موجود ہیں۔

(۴)۔ اور یہ بھی اس کی آیات (نشانیوں) میں سے ہے کہ تمہارا رات کے وقت سونا اور آرام کرنا۔ اور دن کے وقت اس کا فضل (روزی) تلاش کرنا ہے۔ بے شک اس میں بھی کان کھول کر بات سننے والوں کے لئے آیات (ہماری نشانیاں) موجود ہیں۔

Marfat.com

(۵)- وَمِنْ اٰيٰتِهٖ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَيُحْيِيْ بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ (پ ۲۱ - ۳۰ : ۲۴)

(ترجمہ)- اور یہ بھی اس کی نشانیوں میں سے کہ تم کو بجلیاں وجہ خوف دکھائی دیتی ہیں اور بادل موجب مسرت- اس لئے کہ بادل سے وہ مینہ برساتا ہے جس سے مردہ زمین کو زندگی مل جاتی ہے۔ اس میں عقلمندوں کے لئے بڑی نشانیاں ہیں۔

(۶)- وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَاۗءُ وَالْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ ۭ ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً ۖ مِّنَ الْاَرْضِ ۖ اِذَآ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ (پ ۲۱ - ۳۰ : ۲۵)

(ترجمہ) اور اس کی آیات میں سے یہ بھی ہے کہ آسمان (عظیم الجثہ اجرام فلکی فضا کی پہنائیوں میں معلق) قائم ہیں اور اسی طرح کرۂ ارض بھی جس پر تم بستے ہو- پھر جب تمہیں وہ زمین سے یک بارگی پکارے گا تو سب ایک ساتھ زمین کے ہر گوشے سے نکل کھڑے ہوں گے

(۷)- وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ (پ ۲۱ - ۳۰ : ۲۶)

(ترجمہ)- اور سب کچھ اسی کا ہے جو بھی آسمانوں اور زمین میں ہے- سب کے سب اسی کے فرمانبردار ہیں۔

(۷)= وَهُوَ الَّذِيْ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِ ۭ وَلَهُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ع (پ ۲۱ : ۳۰ : ۲۷)

(ترجمہ)- اور وہی اللہ ہے جو تخلیق کی ابتدا کرتا ہے- پھر وہی اس کا اعادہ

Marfat.com

کرے گا۔ اور یہ کام اس کے لئے بہت آسان ہے۔ اور آسمانوں و زمین میں اسی کی شان (انسانی تصوّر۔ فہم۔ ادراک سے) بہت بلند و بالا ہے۔ اور وہ زبردست غلبہ والا اور حکمت والا ہے۔

(۴) = صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِیْٓ اَتْقَنَ كُلَّ شَیْءٍ ؕ اِنَّهٗ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَفْعَلُوْنَ (پ ۲۰ ۲۷ : ۸۸)

(ترجمہ)۔ یہ اللہ ہی کی کاریگری ہے۔ جس نے ہر چیز بڑی خوبی اور حکمت کے ساتھ بنائی۔ اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو۔ (اللہ) اس سے خبردار ہے +

(۵) = اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ مَا یَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰی ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَآ اَدْنٰی مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَیْنَ مَا كَانُوْا ۚ ثُمَّ یُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ (پ ۲۸ ۵۸ : ۷)۔ ترجمہ:۔ کیا تم غور نہیں کرتے کہ آسمانوں اور زمین کی ہر چیز کا اللہ کو علم ہے! کبھی ایسا نہیں ہوتا کہ تین آدمیوں میں کوئی سرگوشی ہو رہی ہو تو ان کے درمیان چوتھا اللہ نہ ہو۔ یا پانچ آدمیوں میں کوئی خفیہ بات ہو رہی ہو اور ان میں چھٹا اللہ نہ ہو۔ خفیہ بات کرنے والے خواہ اس سے کم ہوں یا زیادہ۔ جہاں کہیں بھی وہ ہوں، اللہ ان کے ساتھ ہوتا ہے۔ پھر قیامت کے روز وہ (اللہ) ان کو بتلا دے گا کہ انہوں نے کیا کچھ کیا ہے۔ اللہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔

(۶) = اِنَّ اللّٰهَ لَا یَخْفٰی عَلَیْهِ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ ؕ (پ ۳ - ۳ : ۵)

(ترجمہ)۔ بے شک اللہ سے کوئی شے مخفی نہیں نہ زمین میں نہ آسمان میں۔

Marfat.com

⑦ = وَمَا تَكُوْنُ فِيْ شَاْنٍ وَّمَا تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ وَّلَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُوْدًا اِذْ تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ط وَمَا يَعْزُبُ عَنْ رَّبِّكَ مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَلَآ اَصْغَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرَ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ۔

(پ ۱۱ : ۱۰ : ۶۱)

(ترجمہ)۔ اے نبی! تم جس حال میں بھی ہوتے ہو۔ اور قرآن میں سے جو کچھ بھی سُناتے ہوتے ہو۔ اور اے لوگو! تم جو کام بھی کرتے ہو۔ اس دوران ہماری نگاہ برابر تم پر لگی ہوتی ہے (علاوہ ازیں) زمین و آسمان میں ایک ذرّہ برابر بھی کوئی شے خواہ چھوٹی ہو یا بڑی ایسی نہیں جو تیرے نشو و نما دینے والے سے پوشیدہ ہو۔ سب خدا کے قانونِ مکافات اور لوحِ علم کے واضح نوشتوں میں محفوظ رہتا ہے۔

⑧ = اَلَآ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ ۝ (پ ۲۵ : ۴۱ : ۵۴)

(ترجمہ)۔ خبردار ہو جاؤ کہ ہر چیز اس کے دستِ قدرت میں ہے۔

⑨ = (۱) مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا (۳) (پ ۲۹ : ۷۱ : ۱۳)

۱ — تم کو کیا ہو گیا کہ تم اللہ سے عزّت کی اُمّید نہیں رکھتے۔

(۲)۔ وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا (پ ۲۹ : ۷۱ : ۱۴)

۲ — اور اس نے تمہیں مختلف حالات میں سے گذار کر پیدا کیا۔

(۳)۔ اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا (پ ۲۹ : ۷۱ : ۱۵)

۳ — کیا تم نہیں دیکھتے کہ کس طرح فضا کی پہنائیوں میں ان مختلف کروں کو پیدا کیا ہے اور وہ باہم و دیگر کامل موافقت اور ہم آہنگی سے چلتے رہتے ہیں اور اپنے مقام پر محکم اور قائم رہتے ہیں۔

Marfat.com

(۴)۔ وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِيهِنَّ نُورًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا (۱۶)
(پ ۲۹ ۷۱ : ۱۶) پھر غور کرو چاند کو ان میں نور بنایا اور سورج کو روشن چراغ بنایا۔

(۵)۔ وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا (۱۷) (پ ۲۹ ۷۱ : ۱۷) اور اللہ نے تمہاری تخلیق نباتات کی طرح کی یعنی تمہیں بھی زمین ہی سے پیدا کیا۔

(۶)۔ ثُمَّ يُعِيدُكُمْ فِيهَا وَيُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا (۱۸) (پ ۲۹ ۷۱ : ۱۸) پھر وہ تمہیں اسی میں (زمین) لوٹا دے گا اور اسی سے دوبارہ پیدا کر کے کھڑا کرے گا۔ (گویا کہ یہ دوسری زندگی کا ارتقائی پروگرام ہوگا)

(۷)۔ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا (۱۹) اور اللہ نے اس زمین کو تمہارے لئے فرش بنا دیا ہے۔ یعنی اس کرۂ ارض کو (گول ہونے کے باوجود) ایسا بسیط بنایا ہے کہ:

(۸)۔ لِتَسْلُكُوا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا (پ ۲۹ ۷۱ : ۲۰) تم اس کے کشادہ راستوں میں جہاں جی چاہے چل پھر سکتے ہو۔

(۱۰) = وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۚ

(۱)۔ (پ ۲۶ ۵۰ : ۱۶) اور یقیناً ہم نے انسان کو پیدا کیا اور

(۲)۔ ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ اس کے جی میں کیا کیا خیالات اور وساوس گذرتے رہتے ہیں۔

(۱۱) = اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ (۱۷)

(۱)۔ (انسان کے دائیں اور بائیں جانب اس کے اعمال کو محفوظ رکھنے والی قوتیں ہمیشہ اس کے ساتھ لگی ہوئی ہوتی ہیں (پ ۲۶ ع ۵۰ : ۱۷)

مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ (پ ۲۶ ۵۰ : ۱۸)

Marfat.com

ادھر اس کی زبان سے کوئی لفظ نکلا اور ادھر ایک محافظ اور نگہبان نے اسے ریکارڈ کر لیا۔

(۱۲) = هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ (پ ۲۷ ۵۳ : ۳۲)

(ترجمہ) وہ (اللہ) تمہیں خوب جانتا ہے۔ جب تمہیں زمین سے پیدا کرتا ہے۔ اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹوں میں ہوتے ہو۔

۴ تقدیر (اندازے اور پیمانے حکمت کے ساتھ مقرر کرنا)

(۱) = اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ (۲۰) فَجَعَلْنٰهُ فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ (۲۱) اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ (۲۲) فَقَدَرْنَا ۟ فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ (پ ۲۹ ۷۷ : ۲۰ تا ۲۳)۔

(ترجمہ)۔ کیا ہم نے ایک حقیر پانی سے تمہیں پیدا نہیں کیا؟ اور ایک مقررہ عرصہ تک اسے ایک محفوظ جگہ میں ٹھہرائے نہیں رکھا۔ اور وہاں ایک مقرّرہ پیمانہ کے مطابق نشوونما پاتا رہا۔ اس طرح تمام امور کے اندازے اور پیمانے ہم نے مقرّر کر رکھے ہیں۔ اور ہمارے مقرر کردہ پیمانے نہایت عمدگی سے اپنے نتائج مرتب کرتے رہتے ہیں۔

(۲) = وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ (۸) (پ ۱۳ : ۸)

(۱)۔ اس کے ہاں ہر شے کے اندازے اور پیمانے مقرّر ہیں۔

(۲)۔ اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ (پ ۲۷۔ ۵۴ : ۴۸)

بے شک ہم نے ہر شے ایک خاص انداز سے تخلیق کی ہے۔

Marfat.com

(۳)= قَالَ رَبُّنَا الَّذِیْ اَعْطٰی کُلَّ شَیْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰی ۝
(پ ۱۶ ۲۰ : ۵۰)۔

ترجمہ۔ ہمارا رب ایسا ہے کہ جس نے ہر چیز کو خاص انداز سے بناوٹ عطا کی پھر اسے رہنمائی عنایت فرمائی۔ یعنی اس کی فطرت میں رہنمائی رکھدی، جسے جبلت کہتے ہیں۔

(۴)= اَلَّذِیْ خَلَقَ فَسَوّٰی ۝ وَالَّذِیْ قَدَّرَ فَهَدٰی ۝ (پ ۳۰ ۸۷ : ۲)

ترجمہ۔ (اللہ وہ ہے) جس نے تخلیق کی ابتداء کی پھر ہر شے کے بے ضرورت زوائد الگ کر کے اس میں توازن اور اعتدال پیدا کیا۔ پھر اس کے لئے پیمانے (قوانین) مقرر کئے اور وہ نصب العین مقرر کیا جس تک اسے پہنچنا ہے اور اس تک پہنچنے کے لئے اُسے رہنمائی عطا کی۔

(۵)= قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِکُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا ۝ (پ ۲۸ ۶۵ : ۳)

(ترجمہ) اللہ نے ہر شے کے لئے پیمانے اور اندازے (قوانین وضوابط) مقرر کر رکھے ہیں۔ (جو کام بھی قاعدے اور ضابطے کے مطابق ہو، اس میں دشواری اور تیقن نہیں پایا جاتا۔

(۶)= وَاَمَّا مَا یَنْفَعُ النَّاسَ فَیَمْکُثُ فِی الْاَرْضِ ط (پ ۱۳ - ۱۳ : ۱۷)۔

(ترجمہ) اور جو لوگوں کے لئے نفع بخش ہے زمین میں اسے ہی بقا حاصل ہے

Marfat.com

۵ تخلیقِ کائنات

(۱) = اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ۵ - (پ ۶:۱)-

(ترجمہ)- تمام حمد وثنا اللہ ہی کے لئے ہے۔ جس (اللہ) نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور تاریکیاں اور اُجالا بنایا۔

(۲) = اَللّٰهُ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَیْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ط كُلٌّ يَّجْرِیْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّی ط یُدَبِّرُ الْاَمْرَ یُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ (۲) (پ ۱۳ : ۱۳ : ۲)-

(ترجمہ)- وہ اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں کو بلند کیا- اور تم دیکھ رہے ہو کہ کوئی ستون اُنہیں تھامے ہوئے نہیں ہے۔ پھر وہ اپنے تختِ حکومت پر جلوہ فرما ہوا (یعنی مخلوقات میں اس کے احکام جاری ہو گئے) اور اس نے آفتاب و ماہتاب کو ایک قانون کا پابند بنا دیا- اس سارے نظام کی ہر چیز ایک مقرّرہ وقت تک چل رہی ہے- اور اللہ ہی اس سارے کام کی تدبیر فرما رہا ہے- وہ اپنی آیات کھول کھول کر بیان فرماتا ہے۔ تاکہ تم اپنے رب کی مُلاقات (پیشی) کا یقین کرو-

(۳)- وَهُوَ الَّذِیْ مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِیْهَا رَوَاسِیَ وَاَنْهٰرًا ط وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِیْهَا زَوْجَیْنِ اثْنَیْنِ یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ ط اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ- (پ ۱۳- ۱۳ : ۳)-

Marfat.com

(۳)۔ وَفِي الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّزَرْعٌ وَّنَخِيْلٌ صِنْوَانٌ وَّغَيْرُ صِنْوَانٍ يُّسْقٰى بِمَآءٍ وَّاحِدٍ ۚ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ فِي الْاُكُلِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ (۴) (پ ۱۳ : ۴)۔

(ترجمہ)۔ (۲) اور وہی ہے جس نے زمین کی سطح پھیلا دی اور اس میں پہاڑ جمائے اور دریا بہا دیئے ہیں اور ہر طرح کے پھلوں کے جوڑے پیدا کئے ہیں اور اس نے رات اور دن بتدریج ظاہر ہونے کا ایسا قاعدہ بنا دیا کہ دن کی روشنی کو مقررہ نظام کے تحت رات کی تاریکی ڈھانپ لیا کرتی ہے۔ یقیناً اس بات میں ان لوگوں کے لئے کتنی نشانیاں ہیں جو غور و فکر سے کام لیتے ہیں۔

(۳)۔ اور دیکھو زمین میں الگ الگ خطے پائے جاتے ہیں اور آپس میں ملے ہوئے قطعاتِ زمین بھی۔ انگور کے باغ ہیں۔ اناج کی کھیتیاں ہیں۔ کھجور کے درخت ہیں۔ جن میں سے کچھ ایک جڑ سے کئی کئی نکلی ہوئی اور کچھ الگ الگ جڑوں سے نکلی ہوئیں (شاخیں) ہیں۔ اُن سب کو ایک ہی پانی سیراب کرتا ہے۔ مگر مختلف درختوں کے پھل۔ ذائقہ اور خوبیوں کے اعتبار سے مختلف ہوتے ہیں۔ ——— (ایک میں ایک خوبی ہے تو دوسرے میں دوسری) اسی طرح ایک کو دوسرے پر برتری حاصل ہوتی ہے۔ ان اُمور میں بہت سے نشانات ہیں۔ اُن لوگوں کے لئے جو عقل سے کام لیتے ہیں اور پھر اُن سے فوائد حاصل کرتے ہیں

(۳) = اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ۭ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاۗءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ۭ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ (پ ۱۷ : ۲۱ : ۳۰)

Marfat.com

(۲) - وَجَعَلْنَا فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِهِمْ وَ
جَعَلْنَا فِيْهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ (۳۱)
وَجَعَلْنَا السَّمَآءَ سَقْفًا مَّحْفُوْظًا ۚ وَهُمْ عَنْ اٰيٰتِهَا مُعْرِضُوْنَ
— (پ ۱۷ - ۲۱ : ۳۱ / ۳۲) —

(ترجمہ) = کیا منکرین نے غور نہیں کیا کہ آسمان و زمین ملے جُلے تھے۔ پھر ہم نے اُن کو جُدا جُدا کر دیا (دونوں کو الگ الگ خواص بخشے۔ ارض میں قبولیت کی صلاحیت رکھی اور آسمان سے بارش ہوئی) اس طرح ہم نے ہر جاندار شے کی تخلیق پانی سے کی۔ پھر یہ لوگ ایمان لانے سے کیوں رُکتے ہیں۔

(۲) - اور ہم نے زمین میں پہاڑ بنا دیئے تاکہ زمین جُھک نہ جائے (اور سامانِ زیست میں کام آسکیں) اور ان میں راستے درّوں کے ذریعہ بنا دیئے اور اس کرۂ ارض کے اوپر چھت یعنی ایسی فضا پیدا کر دی جو خود بھی محفوظ رہے اور زمین پر رہنے والوں کو تباہی و بربادی سے محفوظ رکھے۔ مگر ان حقائق کی طرف توجہ ہی نہیں دیتے۔

(۳) - وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ط
كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ (۳۳)

(ترجمہ) اور اللہ وہ ہے جس نے رات اور دن یکے بعد دیگرے آنے کا سلسلہ قائم کیا۔ سورج اور چاند بنائے۔ ان میں سے ہر ایک اپنے اپنے مدار میں تیزی سے تیر رہے ہیں۔

(۴) = اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ
مُبْصِرًا ط (پ ۲۴ - ۴۰ : ۶۱) -

سہ الرتق = جوڑنا۔ ملانا۔ یکجا کرنا سہ فتق = پھاڑنا۔ جُدا کرنا۔ سہ آسمان و زمین ایک ہیولیٰ تھے تو ہم نے ان کو توڑ کر زمین و آسمان الگ الگ کر دیئے (راغب)

Marfat.com

(ترجمہ)۔ اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لئے رات بنائی تاکہ تم اس میں سکون حاصل کرسکو اور (کاروبار کے لئے) دن کو روشن بنایا۔

(۵) = اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَ جَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ؕ (پ ۷ : ۱)

(ترجمہ)۔ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور تاریکیاں اور اُجالا بنایا۔

(۶) = اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِیْ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِمَا یَنْفَعُ النَّاسَ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْیَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِیْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ۖ وَّتَصْرِیْفِ الرِّیٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ (پ ۲ - ۲ : ۱۶۴)

(ترجمہ)= بلاشبہ ارض وسماء کی تخلیق اور رات دن جو نظم وضبط کے ساتھ ایک دوسرے کے بعد آتے ہیں اور لوگوں کے نفع کے سامان سے لدے ہوئے جہاز اور کشتیاں جو سینۂ سمندر پر تیرتی پھرتی ہیں اور صاف و شفاف پانی جو بادلوں سے برستا ہے اور مُردہ زمین کو زندگی بخشتا ہے اور اس زمین پر ہر قسم کے چلنے پھرنے والے ذی حیات پھیلا رکھے ہیں۔ اور ہوائیں جو موسم کے لحاظ سے اپنی سمت بدلتی رہتی ہیں۔ اور بادل جو زمین وآسمان کے درمیان فضا میں قانونِ فطرت کی پابندی میں ہیں۔ یہ سب آیات ان لوگوں کے لئے بیان کی گئی ہیں جو عقل سے کام لے کر (فوائد حاصل کرتے ہیں)۔

Marfat.com

(۷) ﴿اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّيْرُ صٰٓفّٰتٍ ؕ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ (۴۱)۔

(۲) وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ (۴۲)

(۳) اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُزْجِيْ سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهٗ ثُمَّ يَجْعَلُهٗ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ جِبَالٍ فِيْهَا مِنْۢ بَرَدٍ فَيُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَيَصْرِفُهٗ عَنْ مَّنْ يَّشَآءُ ؕ يَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ يَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ (۴۳) يُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ (۴۴)

(۴) وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى بَطْنِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى رِجْلَيْنِ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰٓى اَرْبَعٍ ؕ يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (۴۵)

(پ ۱۸ ۔ ۲۴ : ۴۱ تا ۴۵)

(ترجمہ) کیا تم نے غور نہیں کیا کہ اللہ وہ ہے جو کچھ کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں ہے سب کے سب اسی کی تسبیح یعنی فرائض کی انجام دہی میں سرگرم عمل ہیں اور پر پھیلائے ہوئے پرند بھی۔ ہر ایک اپنی صلوٰۃ (فریضۂ زندگی) اور اپنی تسبیح (سعی و عمل کے دائرے) کو بھی جانتا ہے۔ کہ اس کا فریضۂ حیات کیا ہے؟ اور اسے کس طرح انجام دینا ہے۔ اور اللہ یہ بھی جانتا ہے کہ کون کیا کر رہا ہے۔ اور ارض و سما میں حکمرانی صرف اللہ ہی کی ہے اور انجام کار اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

Marfat.com

(۳)۔ کیا تو نے غور نہیں کیا کہ اللہ بادلوں کو چلاتا ہے۔ پھر اُنہیں اکٹھا کرتا ہے۔ پھر تہہ بتہہ کرتا ہے۔ پھر تو بارش کو اس کے اندر سے نکلتی ہوئی دیکھتا ہے۔ اور وہ بادلوں سے جو پہاڑوں کی طرح نظر آتے ہیں، اولے برساتا ہے۔ پھر جو اس سے نفع حاصل کرنا چاہے اسے نفع حاصل ہوگا اور جو ایسا نہ چاہے گا نفع سے محروم رہے گا (اور اس کے علاوہ اُنہیں بادلوں سے) بجلی کی تیز چمک پیدا ہوتی ہے۔ جو نگاہوں کو خیرہ کر دیتی ہے۔ (۴۳)

اسی اللہ کا قانون دن اور رات کو گردش میں لاتا رہتا ہے (کہ ایک کے بعد دوسرا آجاتا ہے) اِن آفاقی قوانین میں ارباب نظر کے لئے سامان بصیرت موجود ہیں۔

(۴)۔ اور اللہ نے ہر جاندار کو پانی سے پیدا کیا۔ سو کوئی ان میں سے وہ، جو پیٹ کے بل چلتا ہے اور کوئی ان میں سے وہ ہے جو دو پاؤں سے چلتا ہے۔ اور کوئی ان میں سے وہ ہے جو چار پاؤں پر چلتا ہے۔ اللہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ اس نے ہر شے کے لئے اندازے اور پیمانے مقرر کر دیئے ہیں۔ ان سب پر اسی کا قبضہ ہے۔

(۸) = سُبْحٰنَ الَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا یَعْلَمُوْنَ پ ۲۳ (۳۶)

(ترجمہ)۔ پاک و بے عیب ہے وہ ذات جس نے جملہ اقسام کے جوڑے پیدا کئے۔ خواہ وہ زمین سے اُگنے والے (نباتات میں سے) ہوں یا خود ان کی اپنی جنس (نوع انسانی) میں سے یا ان اشیاء کے جن کو یہ جانتے نہیں ہیں۔

Marfat.com

(۹) = وَالسَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ (۴۷) وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ (۴۸) وَمِنْ كُلِّ شَیْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ (۴۹) (پ ۲۷ ع ۲/۱۷)

(ترجمہ)۔ اور اس سماوی کائنات کو جو فضا کی بلندیوں میں پھیلی ہوئی ہے اپنی قوت و اقتدار سے ہم نے بنایا ہے۔ اور ہماری قوت کی وسعت لامحدود ہے۔ اور زمین کو ہم نے (اس طرح) بچھا دیا کہ وہ مخلوق کے لئے آرام و آسائش کا باعث بنے اور (دیکھو) ہم کیسی نفیس آسائش پیدا کرنے والے ہیں۔ اور ہر چیز کے ہم نے جوڑے بنا دیئے ہیں۔ (ہر چیز اپنے جوڑے سے مل کر ہی نتیجہ خیز ہوتی ہے۔ اور ایک دوسرے کی تکمیل کا باعث بنتی ہے)۔ یہ اس لئے بیان کیا گیا ہے کہ تم خدا کے اقتدار کی ہمہ گیری پر غور کر کے اس سے سبق حاصل کرو اور راہ راست پر آ جاؤ اور غلط راستے چھوڑ دو۔

(۱۰) = وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِیَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ شَیْءٍ مَّوْزُوْنٍ (پ ۱۴ ۱۵ : ۱۹)

(۲) وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ وَمَنْ لَّسْتُمْ لَهٗ بِرٰزِقِيْنَ (۲۰) وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ وَمَا نُنَزِّلُهٗۤ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ (پ ۱۴ ۱۵ : ۲۰/۲۱)۔

(ترجمہ)۔ ہم نے زمین کو پھیلایا۔ اور اس پر پہاڑ جمائے۔ اس میں ہر قسم کی نباتات ٹھیک ٹھیک مقدار کے ساتھ اگائی۔ اور اس میں معیشت کے اسباب فراہم کئے۔ تمہارے لئے بھی اور بہت سی ان مخلوقات کے لئے بھی جن کے رازق تم نہیں ہو۔ ہمارے خزانے

Marfat.com

میں کسی چیز کی کمی نہیں مگر ہم مناسب وقت اور مناسب اندازے سے عطا کرتے رہتے ہیں۔

(۱۱) = اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ۭ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا (۴۱) (پ ۲۲ ۳۵ : ۴۱)۔

(ترجمہ) = یقیناً اللہ نے آسمانوں (اجرام فلکی اور فضا) اور زمین کو (اپنے قوانین کی زنجیروں میں) جکڑ رکھا ہے۔ کہ کوئی بھی اپنے مقام سے ہٹنے نہیں پاتے۔ اگر وہ اپنے مقام سے اِدھر اُدھر ہو جائیں تو اللہ کے سوا کون ہے جو اپنی جگہ پر لا سکے۔ بے شک اللہ بڑا حلیم اور غفور الرحیم ہے۔

Marfat.com

⑥ یہ کائنات بے مقصد نہیں بنائی گئی اور نہ یہ کائنات کوئی کھیل تماشہ ہے!

① = وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ (۳۸) مَا خَلَقْنٰهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ (۳۹)

(پ ۲۵ - ۴۴ : ۳۸/۳۹)

(ترجمہ)۔ ہمارا زمین اور آسمانوں کو بنانا اور جو کچھ اُن کے درمیان ہے، اُن سب کا پیدا کرنا، کھیل تماشہ نہیں۔ (اور نہ ہی فضول اور بے مقصد ہے) ان کو ہم نے حق کے ساتھ بنایا (کسی حکیم سے یہ توقع نہیں کی جاسکتی کہ وہ حکمت کے خلاف فعلِ عبث کرے) یہ تخلیق ایک خالق حکیم کی ہے۔ مگر اکثر لوگ علم نہیں رکھتے۔

② = وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ (۱۶)۔ لَوْ اَرَدْنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّآ ق صلے اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ (۱۷) (پ ۱۷ - ۲۱ : ۱۶/۱۷)

(ترجمہ)۔ اور ہم نے آسمان اور زمین کو اور جو کچھ ان میں ہے تفریحاً نہیں بنایا یہ ساری تخلیق بے مقصد نہیں ہے۔ اگر ہمارا یہ ارادہ ہوتا کہ سلسلۂ کائنات بے مقصد رہے تو اسے ہم اپنی طرف سے ایسا ہی بنا دیتے۔ لیکن ہم نے اس کو (بغیر حکمت کے) نہیں بنایا۔

③ = وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (۵۶) مَآ اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَآ اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ (۵۷)۔

Marfat.com

اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الرَّزَّاقُ ذُوالْقُوَّۃِ الْمَتِیْنُ (پ ۲۷ - ۵۱ : ۵۶/۵۸)

(ترجمہ)- میں نے جن وانس کو اس لئے پیدا کیا کہ وہ میری عبدیت اختیار کریں اور میرے ہی قانون کی پابندی اختیار کریں- میں (اپنے بندوں سے) کچھ نہیں چاہتا نہ اسبابِ زیست اور نہ سامانِ خورد و نوش (بلکہ) اللہ خود ساری مخلوق کے لئے سامانِ رزق مہیّا کرتا ہے اور اللہ بڑی محکم قوتوں کا مالک ہے-

(۴)= تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ ۖ وَھُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرُ ۙ الِ الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۚ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفُوْرُ ۙ (پ ۲۹ ۶۷ : ۱/۲)-

(ترجمہ)- وہ ذات جس کے قبضۂ قدرت میں تمام کائنات کا اقتدار ہے- بڑی برکت والی- ہے- (یعنی وہ فراوانیوں اور خوش گواریوں کا مالک ہے)- اور اسی نے ہر شے کے پیمانے (قوانین) مقرّر کئے ہوئے ہیں- اور ان پر اسی کا پورا پورا قبضہ ہے- موت وحیات کا قانون اور اس کا مقصد اسی کا مقرر کردہ ہے- تاکہ تمہاری آزمائش ہو کہ تم میں سے بلحاظ عمل کے کون بہتر ہے-
اور وہی ہے ہر شے پر غالب اور مغفرت فرمانے والا-

Marfat.com

⑦ اللہ کا دستور (سُنّت اللہ) غیر متبدّل ہے

(۱) ۱- فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۚ

(ترجمہ) سو تو اللہ کے طریق میں کوئی تبدیلی نہ پائے گا۔

(〃) ۲- وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا (پ۲۲ - ۳۵ : ۴۳)

اور تو اللہ کے طریقے کو ہرگز بدلتا ہوا نہ پائے گا۔

(۲) = وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ (پ ۷ : ۳۴)

(ترجمہ)۔ قوانین خداوندی کو تبدیل کرنے والا کوئی نہیں۔

(۳) = لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ؕ (پ۱۱ : ۱۰ : ۶۴)

(ترجمہ)۔ اللہ کے قوانین (کلمات) بدلا نہیں کرتے۔

(۴) = لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ (پ۱۵ : ۱۸ : ۲۷)۔

(ترجمہ)۔ اس کی باتوں کو بدلنے والا کوئی نہیں۔

(۵) = اَلَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ؕ مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ؕ فَارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ (۴) (پ۲۹ : ۶۷ : ۳/۴)

(ترجمہ)۔ اسی (اللہ) نے اوپر نیچے سات آسمان بنائے۔ تم رحمٰن کی تخلیق میں کسی قسم کی بے ربطی نہ پاؤ گے۔ پھر پلٹ کر دیکھو کہیں تمہیں کوئی خلل نظر آتا ہے؟ بار بار نظر دوڑاؤ۔ تمہاری نگاہ تھک کر ناکام پلٹ آئے گی

(۶) = سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا (پ۲۲ : ۳۳ : ۶۲)۔

(ترجمہ)۔ یہ اللہ کی سُنّت ہے جو پہلے سے چلی آرہی ہے اور تم اللہ کی سُنّت (قانون)

Marfat.com

میں کوئی تبدیلی نہ پاؤ گے۔

(۷) = مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَا أَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ ع پ ۲۶ (۲۹:۵۰)

(ترجمہ۔ ہمارے یہاں بات بدلا نہیں کرتی اور نہ میں بندوں پر ظلم کرنے والا ہوں۔

(۸) = لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ٥ (پ ۲۱ ۳۰ : ۳۰)

(ترجمہ۔ اللہ کی بنائی ہوئی (فطرت) میں تبدیلی نہیں ہو سکتی۔

(۹) = كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ إِلَى الْمَاءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهِ ط

(پ ۱۳ ۱۳ : ۱۴)

(ترجمہ۔ اگر کوئی شخص پانی کی طرف ہاتھ پھیلائے تاکہ اس کے منہ تک پہنچ جائے تو ایسا کبھی نہیں ہوگا۔

(نوٹ) ہر کام اپنے صحیح طریقے ہی سے ہو سکتا ہے۔ ایسے خوارق جن سے قوانین قدرت کا توڑنا لازم آئے یا سُنّت اللہ بدل جائے واقع نہیں ہو سکتے۔ اگر تمام طبعی اثرات۔ اوزان اور مقادیر خاص حالات معینہ طرز پر کام نہیں دیں گے تو تمام علوم اور تجربات ناقابلِ اعتماد ہو جائیں گے۔ کوئی بات ثابت نہ ہو سکے گی۔ اور نہ ہی کوئی سوال حل کیا جا سکے گا۔ (از قرآن سے قرآن تک ص ۲۲۶)

(نوٹ): خدا کی ذات ایک ایسی ماوراء الورا حقیقت ہے جو انسانی "قیاس وخیال وگمان ووہم" سے برتر اور انسانی تصوّرات کی حدود سے بلند و بالا ہے۔ اس کی ذات کا طبعی آنکھوں سے دیکھنا تو کجا، انسان تو مادہ تک کی ابتدائی شکل "توانائی (PURE ENERGY) پیور انرجی" کو بھی اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتا۔ اسے اس کے ظاہر سے ہی پہچانا جا سکتا ہے اس کی مثال "ریڈیو" کی نشر شدہ لہریں ہیں جو ہمارے اردگرد فضا میں

Marfat.com

محوِ حرکت ہوتی رہتی ہیں۔ لیکن ہم انہیں اپنی آنکھوں سے کبھی بھی نہیں دیکھ سکتے اور نہ ہی ہم اپنے حواسِ خمسہ میں سے کسی حس کے ذریعہ محسوس کر سکتے ہیں، ان کے وجود کا علم ہمیں اس وقت ہوتا ہے جب وہ اپنے آپکو ہمارے ریڈیو سیٹ کی وساطت سے محسوس کرائی جاتی ہیں۔ اس طرح اللہ ہر جگہ موجود ہوتا ہے۔ اور ہر آنکھ کا احاطہ کئے ہوئے ہے اور دل میں گذرنے والے خیالات سے باخبر ہوتا ہے۔ (مطالب الفرقان)۔

؎ اُڑا غبار تو ہم نے ہوا کو جان لیا
تغیرات سے ہم نے خدا کو مان لیا

Marfat.com

الفاظ کی تشریح لغت کے لحاظ سے :-

اللہ — یہ لفظ خدا کی ذات کے لئے استعمال ہوا ہے۔ وہ بلند بالا ہستی جو انسانی نگاہوں سے پوشیدہ ہے۔ جس کی عظمتوں کے سامنے انسانی عقل و ادراک متحیر رہ جاتے ہیں۔ جس کا اقتدار تمام کائنات پر چھایا ہوا ہے۔ جس کی اطاعت لابدی و لازمی ہے۔ اور عالمِ امر میں صرف اسی کا قانون جاری و ساری ہے۔ اور وہ لامحدود ہستی ہے۔ یہی اسم ذات ہے اور یہی اسم اعظم ہے۔

اِلٰہ — معبود۔ جس کی بندگی کی جائے۔ جس کی غلامی اختیار کی جائے۔ ایسی ہستی جس سے خطرات میں پناہ حاصل کی جائے۔ اور جس سے مشکلات دور کرنے کی استدعا کی جائے۔ جس کا غلبہ اور اقتدار تسلیم کیا جائے۔ جس کے قوانین کی اطاعت اور پابندی کی جائے اور جس کی محکومیت اختیار کی جائے۔

اَلْحَیّ — ایسی ہستی جو ہمیشہ سے زندہ ہے۔ جس کے لئے فنا و زوال نہیں اور وہ حیات کا سرچشمہ ہے۔

اَلْقَیُّوْم — ہر شے کو قائم رکھنے والا۔ خود موجود۔ اپنے قیام کے لئے کسی کا محتاج نہیں۔

سِنَۃٌ — اونگھ۔ غفلت۔

نَوْم — نیند۔ بے خبری۔

اَرْض — زمین۔ مٹی۔ خشکی۔ نچلی زمین۔ علاقہ۔ ہر وہ شے جو نیچے، اور پست ہو۔ برعکس سماء کے۔

سَمَاء — آسمان۔ ابر۔ بارش۔ ہر وہ شے جو بالا ہے۔ وہ سماء ہے۔

Marfat.com

ہر سَمَاء اپنے نیچے کی نسبت سے سَمَاء اور اپنے اوپر کی چیز کی نسبت سے ارض کہلاتی ہے۔ یعنی ہر بلندی کو پستی کی نسبت سے سَمَآءٌ اور ہر پستی کو (اس کی بلندی کی نسبت سے) ارض کہتے ہیں۔ اس لئے ارض و سَمَاء کے معنی کائنات کی پستیاں اور بلندیاں ہوں گے (۶۵ : ۱۲)۔

سُبْحٰنَ اللّٰہ۔ اللہ پاک ہے۔ اور ان تمام تصورات سے جو انسان نے اپنے دل میں گھڑ لئے ہیں۔ بہت بلند و بالا ہے۔ علاوہ ازیں اللہ کے قانون کے مطابق سرگرمِ عمل رہنا بھی اس کے معنیٰ ہیں۔

تَسْبِیْح۔ سبح سے ہے۔ جس کے معنیٰ ہیں: ہوا یا پانی میں تیزی سے گذرنا۔ تیرنا۔ وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ (پ ۲۳ ۳۶ : ۴۰)۔ اور یہ سب ایک دائرے میں گردش کر رہے ہیں۔ لہٰذا کسی کام کی تکمیل کے لئے امکان بھر جدوجہد کرنا۔ ہر وقت سرگرم عمل رہنا۔

اَسْمَآء۔ جمع ہے اسم کی۔ اسم کے معنیٰ کسی چیز کی علامت جس سے اسے پہچانا جائے۔ نام جس سے کسی شے کی ذات یا بلندی یا عزت معلوم ہو سکے۔

اَلْخَالِقُ: پیدا کرنا کسی چیز کو بغیر مادہ کے اور بغیر کسی کی تقلید کے۔ اندازہ کرنا۔ خاص انداز اور تناسب سے بنانا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام ہے۔

اَلْبَارِئُ: مختلف عناصر کو ایک نئی ترتیب دے کر باقی عناصر سے

Marfat.com

الگ کر دینے والا ہے۔ اس کے بعد انہیں متعین شکل دینے والا اَلْمُصَوِّرُ کہلاتا ہے۔

اَلْمُصَوِّرُ۔ صورت بنانے والا۔ غیر مرئی و محسوس قوتوں کو ایک خاص انداز سے ترتیب دے کر محسوس و مرئی بنا دینے والا۔

(نوٹ)۔ ہر شے کے تین مراحل ہیں:۔

(۱) اَلْخَالِقُ۔ (۲) اَلْبَارِئُ۔ (۳) اَلْمُصَوِّرُ۔

اَلْحَکِیْمُ۔ اللہ کا صفاتی نام ہے۔ ہر شے کو صحیح اندازے اور صحیح تناسب کے مطابق پیدا کرتا ہے۔ ہر شے کا صحیح مقام متعین کر کے کسی کو ان حدود سے آگے نہیں بڑھنے دیتا اور اختلافی امور میں فیصلے کرتا ہے۔ اور وہی کائنات کو ٹھیک ٹھیک راستہ پر چلاتا ہے۔

اَلْمُتَکَبِّرُ:۔ صفاتی نام ہے۔ عظمت کی آخری حد کو پہنچا ہوا۔ تمام عظمتوں اور بڑائیوں کا مالک۔ اقتدارِ اعلیٰ صرف اللہ ہی کے لئے ہے۔

شِرْک:۔ قرآن کریم کی خاص اصطلاح ہے۔ اس کے معنیٰ ہیں: غیر خدائی قوتوں کو خدا کا ہمسر سمجھنا۔ اللہ کے علاوہ کسی اور کی محکومیت اختیار کرنا۔ کسی اور کا فرمانبردار اور مطیع ہو جانا۔

اَلْبَارِئُ:۔ اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔ کائنات میں تمام عناصر ملے جُلے رہتے ہیں۔ مختلف عناصر کو ایک نئی ترتیب دے کر باقی عناصر سے الگ کر لینا۔ کسی چیز کا ان چیزوں سے الگ ہو جانا جو اس کی غیر ہوں۔

اَلْحُسْنیٰ:۔ اللہ کے ناموں کو اَلْاَسْمَآءُ الْحُسْنیٰ فرمایا گیا ہے اس لئے

Marfat.com

کہ اللہ کی ذات وہ ہے جس میں مختلف صفات اپنے پورے پورے تناسب و توازن کو لئے ہوئے انتہائی حسین انداز سے یک جا جمع ہیں۔ الحسن کے معنیٰ ہیں اچھا جو نگاہ کو اچھا لگے۔ اس سے مراد ہے اعضاء کا صحیح صحیح متناسب و متوازن ہونا۔

اَحَدٌ:۔ جس کی ذات میں کوئی شریک نہ ہو۔ یکتا۔ اکیلا۔ بے مثل۔ بے نظیر۔ یگانہ۔

صَمَدٌ:۔ بے نیاز۔ وہ ذات جو دوسروں کی ضروریات کو تو پورا کرے۔ لیکن خود ان سب سے مستغنی ہو۔ اور اس کی نوازشات غیر منقطع ہوں۔ لامتناہی ہوں۔

کُفُوًا:۔ ہم پلّہ۔ ہمسر۔ کسی کی نظیر۔ مرتبہ اور قدر میں ہم پلّہ

رَبُّ الْعَرْشِ:۔ جس کے قبضہ میں کائنات کا کنٹرول ہے۔

اَلْمَلِکُ:۔ مالک۔ قوت اور اختیار رکھنا۔ صاحب اقتدار و اختیار۔ حاکم۔ بادشاہ۔ وہ سہارا جس پر کوئی چیز قائم ہو۔

اَلْقُدُّوْسُ:۔ نقائص اور اسقام سے دور۔ پاک۔ منزّہ۔

اَلسَّلَامُ:۔ اللہ کا صفاتی نام ہے۔ جس سے تمام اشیاء سلامتی حاصل کرتی ہیں۔

اَلْمُؤْمِنُ:۔ امن کی ضمانت دینے والا۔ جس پر بھروسہ کر کے انسان بے فکر اور مطمئن ہو جائے۔

اَلْمُهَيْمِنُ:۔ محافظ۔ نگران۔

اَلْعَزِيْزُ:۔ غالب جو کبھی مغلوب نہ ہو۔ صاحبِ اقتدار۔ ایسا زبردست جس پر کوئی شے غلبہ نہ پا سکے۔

Marfat.com

الجَبَّارُ:۔ جبر۔ قوّت اور شدّت کے مفہوم کو ظاہر کرتا ہے۔ اللہ کی صفت ہے۔ زبردستی اور دباؤ سے کسی چیز کی اصلاح کرنے کے ہیں۔ لوگوں کی حالتیں درست کرنا۔ انسان کو اس کی ضرورتوں سے بے نیاز کر دینا بھی ہے۔

غَیْبٌ:۔ ہر وہ چیز جو انسان کے علم اور حواس سے پوشیدہ ہو۔ کسی چیز کو غیب یا غائب لوگوں کے لحاظ سے کہا جاتا ہے۔ شہادہ کی ضد۔ پوشیدہ جو آنکھوں سے اوجھل ہو۔ غیب کے لئے ضروری ہے کہ وہ کہیں نہ کہیں موجود ہونا چاہئے۔ جب آنکھ کے سامنے آجائے تو وہ مشہود کہا جائے گا۔ اللہ سے کوئی چیز غائب نہیں۔ (پ ۲۲: ۳)

اَلشَّھَادَۃُ:۔ محسوس اشیاء۔ غیب کی ضِد۔ حاضر و موجود جو کچھ کسی کو معلوم ہو۔ (بصیرت یا بصارت کی بناء پر) کسی چیز کا حواس سے معلوم ہو جانا۔

عَرْشٌ:۔ چھت۔ وہ سہارے جس پر چھت کھڑی ہو۔ العرش ہر چھت والی چیز۔ بادشاہ کے بیٹھنے کی جگہ۔ حکومت سلطنت قوّت و اقتدار۔ غلبہ۔ خدا کا عرش تمام کائنات پر ہے۔ ھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ط (۲۷: ۲۶) اقتدار اعلیٰ۔ مرکزی کنٹرول یعنی ساری کائنات کا خالق بھی وہی ہے اور تمام اقتدار اور کنٹرول بھی اسی کے دستِ قدرت میں ہے۔

ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ۔ (پ ۷: ۵۴) استوا کسی چیز پر جم کر بیٹھنا۔ یعنی پوری طرح غالب آجانا۔ ہر قوّت کا صحیح تناسب کے ساتھ

Marfat.com

موجود ہونا۔ اور اس طرح اس چیز کا انتہائی نشوونما تک پہنچنا۔
مرکزی کنٹرول خود اپنے دستِ قدرت میں اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے

مشیّت لغت میں ارادہ فقط کسی بات کے چاہنے کو کہتے ہیں اور جب ارادہ :۔ وہ بات وجود میں آجاتی ہے: اسے مشیت کہتے ہیں۔ اسی طرح قوانین فطرت کو بھی مشیت کہا جاتا ہے۔ اور سب کچھ اللہ کے قانونِ مشیت کے مطابق ہوتا ہے

شَآءَ۔ کا مفہوم اللہ کا قانونِ مشیت سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى ۙ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ (پ ۳۰ ۸۷ : ۶) یعنی قرآن آپ کو اس انداز سے دیا ہے کہ آپ اسے ہرگز ہرگز نہیں بھلا سکیں گے۔
وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً (پ ۶ ۵ : ۴۸)۔
اور اگر اللہ چاہتا تو تم کو ایک ہی قوم بنا دیتا۔ لہٰذا قانونِ مشیت کے مطابق جبراً اُمتِ واحدہ نہیں بنے گی

"لَوْ":۔ قرآن مجید میں جس جگہ بھی آیا ہے۔ اس کے معنیٰ ہیں کہ "یہ بات کبھی نہیں ہوگی" (اتقان حصہ اوّل چالیس ویں نوع)۔

مَا یَشَآءُ (قانونِ مشیت کے مطابق) یَفْعَلُ اللّٰهُ مَا یَشَآءُ۔
تقدیر اور۔ اللہ تعالیٰ کا اشیاء کو مقدار مخصوص اور طرز مخصوص پر بنانا۔
قدر۔ جیسا کہ اس کی حکمت کا تقاضا ہے۔ اندازہ اور پیمانہ یا کسی چیز کو اندازے اور پیمانے کے مطابق بنا دینا۔ کسی چیز کے تناسب اور توازن کا ٹھیک ٹھیک قائم رکھنا۔ کسی چیز کو خاص پیمانے اور اندازے کے مطابق بنانے کے لئے ضروری ہے کہ اس چیز پر اقتدار و اختیار بھی حاصل ہو۔ اس لئے قدر کے معنیٰ اقتدار و اختیار و قوت و طاقت کے بھی ہیں۔

Marfat.com

اَلْوَكِيْلُ :۔ ایسی شخصیت جس پر بھروسہ کیا جا سکے اور ایسا بھروسہ جو کبھی دغا نہ دے ۔ جس پر مکمل اعتماد کیا جا سکے ۔ اگر کوئی بھی خدا کے مقرر کردہ قانون کے مطابق عمل کرے گا ۔ جس کے نتیجے کا اس نے وعدہ کیا ہوا ہے ۔ وہ نتیجہ یقیناً برآمد ہو کر رہے گا ۔ انہی معنوں میں خدا وکیل ہے ۔ جو لوگ اپنے عزم و ارادہ کے ساتھ قانونِ الٰہی کی محکمیت پر پورا پورا بھروسہ کرتے ہیں انہیں متوکلین کہا جاتا ہے ۔ "وَکَّلَ" کے معنی کوئی معاملہ کسی کے سپرد کر دینا ۔

اَلْوَصْفُ :۔ کسی چیز کا حلیہ اور کیفیت بیان کرنے کے ہیں ۔ اس لئے اللہ تعالےٰ انسانی عقل کی حد سے ماورا ہے ۔ کوئی انسان اپنی عقل کی رُو سے یہ نہیں جان سکتا کہ خدا کیا ہے ! ۔ لہٰذا خدا کے متعلق صرف وہی بات یقینی طور پر ہو سکتی ہے جسے خود خدا ہی بتائے ۔ لہٰذا خدا کا صحیح تصور وہی ہے جو قرآن مجید بیان کرتا ہے ۔

اَلْبَدِیْعُ :۔ کسی کی تقلید کے بغیر از خود کسی شے کو ایجاد کرنا بغیر کسی آلہ اور مادہ کے جس کی پہلے کوئی مثال موجود نہ ہو ۔

اَلْوَلَدُ :۔ جو جنا گیا ہو ۔ یہ لفظ واحد جمع (مذکر و مؤنث) چھوٹے بڑے دونوں کے لئے بولا جاتا ہے ۔ باپ کو والد اور ماں کو والدہ کہتے ہیں ۔

اَلصَّاحِبُ :۔ ہمیشہ ساتھ رہنے والا رفیق دوست ۔ صاحبہ رفیقۂ حیات کو کہا گیا ہے ۔

اَلْبَصَرُ :۔ کے معنی ہیں آنکھ ۔ کَلَمْحِ الْبَصَرِ (۵۴ : ۵۰) آنکھ کے جھپکنے

Marfat.com

کی طرح۔ قوّتِ بینائی کو بصر کہتے ہیں۔ اور دل کی بینائی پر بصر اور بصیرت دونوں لفظ بولے جاتے ہیں۔ بَصَرٌ کی جمع ابصار اور بصیرۃ کی جمع بصائر آنکھ سے دیکھنے کے لئے بصیرت کا لفظ استعمال نہیں ہوتا۔ مبصرۃ روشن واضح۔ تبصرۃ کے معنی دکھانے اور سمجھانے کے ہیں۔

اِذْنٌ:۔ اس کا استعمال ایسے موقع پر ہوتا ہے جہاں علم کے ساتھ مشیت (قانونِ خداوندی) بھی شامل ہو۔ عام اس سے کہ وہ فعل پسندیدہ ہو یا ناپسندیدہ ہو۔ لیکن علم میں مشیت کا ہونا ضروری ہے۔ دیکھئے آیت کریمہ:

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ (پ ۱۱ : ۱۰۰) (ترجمہ)

کوئی شخص ایمان نہیں لاسکتا جب تک وہ ہمارے قانون کے مطابق عقل و فکر سے کام لے کر صحیح نتیجہ پر نہ پہنچے (ہمارا قانون) طریقہ یہ ہے کہ جو لوگ عقل سے کام نہیں لیتے ان پر گندگی ڈال دیجاتی ہے۔

اِذْنٌ کے معنیٰ قانونِ الٰہی: وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۚ (پ ۸ : ۵۸) اور اچھی زمین کا سبزہ اس کے رب کے قانون کے مطابق خوب نکلتا ہے۔ اس کے علاوہ فرمایا:

(۱)۔ وَلَيْسُوْا بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ (پ ۲۸ : ۵۸ : ۱۰) ترجمہ اور اللہ کی مرضی کے بغیر کوئی ان کا (ایمان والوں کا) بال بھی بیکا نہیں کرسکتا

(۲)۔ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ (پ ۵ : ۴ : ۶۵) ترجمہ اور ہم نے جو رسول بھیجا اللہ کے حکم سے اطاعت کئے جانے ہی کے لئے بھیجا ہے

اذن کے معنی حکم اور اجازت کے بھی ہیں۔

Marfat.com

⑧ انسان کی تخلیق، مقصد اور سامانِ زیست

① = نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ (۵۷) اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ (۵۸) ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ (۵۹) نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ (۶۰)۔ عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ (۶۱) وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى فَلَوْلَا تَذَكَّرُوْنَ (۶۲) اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ (۶۳) ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ (۶۴) لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ (۶۵) اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ (۶۶) بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ (۶۷) اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِيْ تَشْرَبُوْنَ (۶۸) ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ (۶۹) لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ (۷۰) اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِيْ تُوْرُوْنَ (۷۱) ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَآ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِـُٔوْنَ (۷۲)۔ (پ ۲۷ - ۵۶ : ۵۷ تا ۷۲)

(ترجمہ)۔ غور کرو۔ ہم ہی نے تمہاری تخلیق کی۔ پھر تم کیوں تصدیق نہیں کرتے؟ کیا دوبارہ پیدا کرنا پہلی دفعہ کے پیدا کرنے سے زیادہ مشکل ہے؟ (اپنی پیدائش پر نظر ڈالو) جس نطفہ کو تم ٹپکاتے ہو۔ کیا اسے تم بناتے ہو یا اس کے بنانے والے ہم ہیں۔

(پھر) ہم ہی نے تمہارے درمیان موت کو مقرر کیا۔ اور ہم عاجز نہیں اس بات پر کہ تمہاری طرح کے اور لوگ تمہاری جگہ لے آئیں۔ اور تم کو

Marfat.com

کسی اور حالت میں پیدا کریں جس کو تم جانتے نہیں۔
اور تم کو تو پہلی پیدائش کا علم ہی ہے۔ پھر تم غور و فکر کیوں نہیں کرتے (کہ ہم تمہیں دوبارہ بھی پیدا کر سکتے ہیں۔
بھلا دیکھو تو! جو تم بوتے ہو! کیا اسے تم اُگاتے ہو یا اس کے اُگانے والے ہم ہیں۔ اگر ہم چاہیں تو اس کو چورا چورا کر ڈالیں۔ پھر باتیں بناتے رہ جاؤ۔
(اور کہنے لگو) کہ ہم بالکل تباہ ہو گئے۔ اور یکسر محروم اور بے نصیب رہ گئے۔ اس کھیتی سے غلّہ ملنا تو ایک طرف ہماری محنت، اور بیج بھی بیکار میں گئے۔
پھر تم اس پانی پر غور کرو جو تمہاری کھیتیوں ہی کو نہیں سیراب کرتا۔ بلکہ تمہاری زندگی کا بھی اسی پر دارومدار ہے۔
کیا اس (پانی) کو جو ہم نے بادلوں سے برسایا یا اس کے برسانے والے ہم ہیں (یا تم)۔
ہم چاہیں تو اسے سخت کھاری کر دیں (پھر جو کھلاتا بھی ہے اور پلاتا بھی ہے) اس اللہ کی ناشکری کیوں کرتے ہو۔ تم قدر شناسی کیوں نہیں کرتے۔ اسی طرح تم اس آگ پر غور کرو!
جسے تم روشن کرتے ہو اور اس سے بہت سے کام لیتے ہو!
اِن درختوں کی شاخوں میں حرارت کو یوں سمٹا کر رکھ دینا یہ تمہاری ہنرمندی ہے یا یہ سب کچھ ہمارا کیا ہوا ہے۔
(یہ تمام ذرائع پیداوار نہ تمہارے بنائے ہوئے ہیں نہ خریدے ہوئے) یہ تمہیں اس حقیقت کی یاد دہانی کراتے ہیں کہ انہیں اللہ

Marfat.com

نے بھوکوں اور محتاجوں کے لئے سامان زندگی بنایا ہے۔ لہٰذا اسی اللہ عظمت والے کا نام لے کر اسی کے احکام کی پابندی کے لئے سرگرم عمل ہو جاؤ۔

(۲) = اَلَّذِیْٓ اَحْسَنَ کُلَّ شَیْءٍ خَلَقَہٗ وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِیْنٍ ۚ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَہٗ مِنْ سُلٰلَۃٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّہِیْنٍ ۚ ثُمَّ سَوّٰىہُ وَنَفَخَ فِیْہِ مِنْ رُّوْحِہٖ وَجَعَلَ لَکُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَۃَ ۭ قَلِیْلًا مَّا تَشْکُرُوْنَ (پ ۲۱ : ۳۲ : ۷/۹)

(ترجمہ)۔ اس (اللہ) نے ہر چیز کو خوبصورت (یعنی بے ڈھنگی اور بے تکی وغیر موزوں نہیں بنایا۔ بلکہ متناسب موزوں اور اقتضائے حکمت کے مطابق بنایا ہے۔ اور انسان کی پیدائش کو مٹی سے شروع کیا۔ پھر اس کی نسل ایک کمزور اور حقیر پانی سے نکالے ہوئے جوہر کے ذریعہ ٹھہرائی۔ پھر اسے مکمل کیا اور اس کے اندر اپنی رُوح پھونک دی۔ اور تم کو کان دیئے اور آنکھیں دیں۔ دل دیا۔ (تاکہ تمہاری کوششیں نتیجہ خیز ثابت ہوں۔ اور اس طرح اللہ کی نعمتوں کو بے نقاب کر سکو۔ مگر) تم لوگ کم ہی (اس کے) شکرگزار ہوتے ہو

(۳) = وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَۃٍ مِّنْ طِیْنٍ (۱۲) ثُمَّ جَعَلْنٰہُ نُطْفَۃً فِیْ قَرَارٍ مَّکِیْنٍ (۱۳) ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَۃَ عَلَقَۃً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَۃَ مُضْغَۃً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَۃَ عِظٰمًا فَکَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ۤ ثُمَّ اَنْشَاْنٰہُ خَلْقًا اٰخَرَ ۭ فَتَبٰرَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِیْنَ (۱۴) ثُمَّ اِنَّکُمْ بَعْدَ ذٰلِکَ لَمَیِّتُوْنَ (۱۵) ثُمَّ اِنَّکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ تُبْعَثُوْنَ (۱۶)

(پ ۱۸ - ۲۳ : ۱۲ تا ۱۶)

Marfat.com

(ترجمہ)۔ ہم انسان کو مٹی کے خلاصے (جوہر) سے پیدا کرتے ہیں۔ پھر ہم اسے ایک مضبوط ٹھہرنے کی جگہ (رحم مادر) میں نطفہ بناتے ہیں۔ پھر ہم نطفہ کو علقہ (جونک کی شکل) میں تبدیل کرتے ہیں۔ پھر اس علقہ کو گوشت کا لوتھڑا سا بنا دیتے ہیں۔ پھر اس میں ہڈیوں کا ڈھانچہ ابھارتے ہیں۔ پھر اس ڈھانچے پر گوشت کی تہ چڑھاتے ہیں۔ پھر ہم اسے ایک پیدائش دے کر اٹھا کھڑا کر دیتے ہیں۔

پس اللہ برکت والا ہے۔ اور احسن الخالقین (صحیح توازن اور تناسب سے بنانے والا) ہے۔ پھر اس کے بعد تم سب کو مرنا ہے۔ اور پھر قیامت کے دن اٹھا کھڑے کر دیئے جاؤ گے۔

④ = هُوَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَ یُمِیْتُ ۚ فَاِذَا قَضٰۤی اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ۧ (پ ۲۴ ۔ ۴۰ : ۶۸)

(ترجمہ)۔ وہی (اللہ) تو ہے جس نے تم کو مٹی (بے جان مادہ) سے پیدا کیا۔ (پھر مختلف مراحل سے گذار کر) نطفہ سے پھر اس نطفہ کو (رحم مادر میں، ایک جونک کی قسم کا لوتھڑا بنایا۔ پھر اس لوتھڑے سے تمہیں بچہ کی شکل میں لے آیا۔ پھر تم اپنی جوانی کی عمر تک پہنچتے ہو۔ پھر بوڑھے ہو جاتے ہو (یہاں تک کہ اپنی عمر طبعی کو پہنچ گئے) تم میں سے بعض (بوڑھاپے تک پہنچنے سے) پہلے ہی (جوانی یا بچپن میں) وفات پا جاتے ہیں اور کوئی اپنی عمر طبعی کو پہنچ جاتا ہے۔ (یہ اس لئے ہے) تاکہ تم عقل و فکر سے کام لو۔ (پ ۲۴ ۔ ۴۰ : ۶۷)۔

اللہ وہی تو ہے جو زندگی بخشتا ہے اور موت کا وقوع بھی اسی کے قانون کے مطابق ہوتا ہے۔ جب وہ کسی بات کا فیصلہ کر لیتا ہے

Marfat.com

تو اس کے حکم کے ساتھ ہی وہ ہونے لگ جاتی ہے (یعنی ابتدائی صورت میں وجود اختیار کر لیتی ہے۔ پھر وہ نشو و نما پاتی ہوئی اپنی آخری شکل تک پہنچ جاتی ہے)۔

(۵) ۔ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِیَسْكُنَ اِلَیْهَا ۚ فَاَمَّا تَغَشّٰىهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِیْفًا فَمَرَّتْ ۚ بِهٖ فَلَمَّاۤ اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَىِٕنْ اٰتَیْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِیْنَ (۱۸۹) فَلَمَّاۤ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِیْمَاۤ اٰتٰىهُمَا ۚ فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ (پ ۹ ع ۷ / ۱۹۰)

(ترجمہ)۔ وہ اللہ ہی ہے جس نے تمہیں نفسِ واحد سے پیدا کیا اور اسی کی جنس سے اُس کا "جوڑا" بنایا۔ (اس طرح رفتہ رفتہ عورت اور مرد کا وجود عمل میں آیا) تاکہ (وہ) آپس میں مل کر ایک دوسرے سے سکون حاصل کریں۔ پھر مرد جب عورت سے ملتفت ہوا تو اسے خفیف سا حمل رہ گیا۔ جسے ہلکا ہونے کے باعث چلتی پھرتی ہے۔ پھر جب وہ بوجھل ہو جاتی ہے (وضع حمل کا وقت قریب آجاتا ہے) تو مرد عورت دونوں اللہ کے حضور دُعا مانگتے ہیں جو ان کا رب ہے۔ کہ خدایا ہم دونوں تیرے شکر گذار ہوں گے اگر ہمیں ایک تندرست بچہ عطا فرما دے۔ پھر جب اللہ نے انھیں ایک تندرست فرزند دے دیا تو وہ اس کی اس بخشش و عنایت میں دوسروں کو اس کا شریک ٹھہرانے لگتے ہیں۔ اللہ اُن مشرکانہ حرکات اور باتوں سے جو یہ لوگ بناتے ہیں، بلند و بالاتر ہے۔

Marfat.com

(۶) = وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفّٰكُمْ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ
اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْـًٔا ۭ اِنَّ اللّٰهَ
عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ۝ (پ ۱۴ - ۱۶ : ۷۰) -

(ترجمہ)- اللہ ہی تمہیں وجود میں لایا (اور ہر طرح کی قوتیں بخشیں) اور وہی، تمہیں موت دیتا ہے۔ (موت اور حیات اسی کے قانون کے مطابق ملتی ہے) بعض جوانی سے بڑھاپے کی عمر تک پہنچتے ہیں جس میں قویٰ مضمحل ہو جاتے ہیں۔ سمجھ بوجھ رکھنے کے بعد پھر نادان ہو جاتا ہے۔ یہ سب اللہ علیم کے اندازے ٹھہرائے ہوئے ہیں

(۷) = يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا
خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ
ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ ۭ وَنُقِرُّ
فِي الْاَرْحَامِ مَا نَشَاۗءُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ
طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى وَ
مِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنْۢ
بَعْدِ عِلْمٍ شَيْـًٔا ۭ وَتَرَى الْاَرْضَ هَامِدَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا
عَلَيْهَا الْمَاۗءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَاَنْۢبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ
بَهِيْجٍ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّهٗ يُحْيِ الْمَوْتٰى وَ
اَنَّهٗ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ (۶) (پ ۱۷ - ۲۲ : ۵/۶) -

(ترجمہ)- اے لوگو! اگر تم مرنے کے بعد کی زندگی کے متعلق شک میں مبتلا ہو (تو ذرا اس حقیقت پر غور کرو کہ) ہم نے تمہاری پیدائش کی ابتداء مٹی یعنی بے جان مادہ سے کی۔ پھر نطفے یعنی مادہ تولید سے کی۔ پھر

Marfat.com

علقہ سے یعنی وہ خاص حالت جس سے بچہ بنتا ہے۔ پھر ایسے گوشت کے ٹکڑے سے جو کبھی متشکل اور کبھی غیر متشکل صورت اختیار کر لیتا ہے۔ (یہ اس لئے ہم بیان کر رہے ہیں) تاکہ حقیقت تم پر واضح ہو جائے۔ پھر ہم جو چاہتے ہیں (اپنے قانونِ مشیت کے مطابق رحموں میں ٹھہرائے رکھتے ہیں۔ پھر جیتے جاگتے بچے کی صورت میں نکالتے ہیں (پھر تمہاری نشوونما کرتے ہیں) تاکہ تم اپنی پوری جوانی کو پہنچو۔ اور تم میں سے کوئی جوانی کے عالم میں ہی انتقال کر جاتے ہیں اور بعض کو بوڑھے ہو کر نکمّی حالت کی طرف پھیر دیا جاتا ہے تاکہ سب کچھ جاننے کے بعد پھر کچھ نہ جانے۔ یعنی بے سمجھی کی طرف چلا جاتا ہے۔ (انسان کو اس کے بعد موت آجاتی ہے اور وہ مٹی میں مل جاتا ہے۔ منکر حیران ہیں کہ اب وہ کیونکر زندہ کیا جائے گا) زمین کی حالت پر غور کرو کہ وہ خشک اور ویران پڑی ہوتی ہے۔ زندگی اور نمو کا نشان تک دکھائی نہیں دیتا۔ پھر جب ہم اس پر بارش برساتے ہیں (تو وہ دبے ہوئے دانے) اچانک لہلہانے لگتے ہیں اور روئیدگی روز بروز اُبھرتی چلی جاتی ہے۔ اس زمین مردہ سے خوشنما مناظر کی ایک دنیا ظہور میں آجاتی ہے۔ یہ سب اس لئے ہے کہ خدا کی ہستی ایک حقیقتِ ثابتہ ہے۔ وہی بے جان کو زندگی بخشتا ہے۔ (اس لئے مردوں کو زندہ کر دینا اللہ کے لئے کچھ مشکل نہیں) اس نے ہر شے کے پیمانے (قوانین) مقرر کر دیئے ہیں۔ جن پر اس کا پُورا پُورا قبضہ ہے۔ (جس طرح ایک مالک اپنی چیز پر پُورا پُورا قبضہ رکھتا ہے)۔

Marfat.com

(۸) = وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۶ (پ ۸ : ۷ : ۱۰)۔

(ترجمہ)۔ تمہیں زمین میں اختیارات کے ساتھ بسایا اور تمہارے لئے اس میں سامانِ زیست (زندگی) فراہم کیا۔ مگر تم لوگ کم ہی شکر گذار ہوتے ہو (یعنی اس سامان کو ناہمواریاں پیدا کرنے کا ذریعہ بنا لیتے ہو) اور اللہ کے احکام کی پابندی نہیں کرتے۔ حالانکہ اس میں سراسر تمہارا ہی فائدہ ہے۔

(۹) = اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا (۶) وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا (۷) وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا (۸) وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا (۹) وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا (۱۰) وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا (۱۱) وَّبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا (۱۲) وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا (۱۳) وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا (۱۴) لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا (۱۵) وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا (۱۶) ؕ۔ (پ ۳۰۔ ۷۸ : ۶ تا ۱۶)

(ترجمہ)۔ کیا ہم نے زمین کو گہوارہ اور پہاڑوں کو میخیں (مستحکم) نہیں بنایا؟ اور ہم نے تمہارے جوڑے (نر و مادہ) بنائے (اس سے تمہاری نسل کا سلسلہ آگے کو بڑھتا ہے اور ایک دوسرے کی تکمیل ہوتی ہوتی ہے) اور نیند کو آرام و راحت کا موجب بنایا۔ اور رات کو پردہ پوش اور دن کو روزی حاصل کرنے کا وقت بنایا اور تمہارے اوپر کتنے محکم اور مضبوط کرّے قائم کئے اور چراغ (سورج) جیسے بیک وقت روشنی اور حرارت کا سرچشمہ بنا دیا۔ اور بادلوں سے موسلا دھار بارش برسائی۔ تاکہ اس سے مختلف قسم کی فصلیں پیدا ہوں اور

Marfat.com

(اناج۔سبزیاں) اور گھنے باغات اُگائے۔

(۱۰) = هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّذْكُوْرًا (۱) اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا (۲) (پ ۲۹ ۷۶ : ۲/۱)۔

(ترجمہ)۔ یہ حقیقت ہے کہ انسان پر ایک ایسا وقت بھی گذرا ہے کہ وہ کوئی قابل ذکر شے نہ تھا۔ ہم نے انسان کو اس نطفہ (مادہ) سے پیدا کیا جس میں مختلف جوہر امکانی شکل میں مخلوط ہوتے ہیں۔ اس سے رحم مادر میں جنین وجود میں آجاتا ہے)۔

جنین کے ان مضر جوہروں کی نمو کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ صاحبِ سماعت و صاحبِ بصیرت بن جاتا ہے۔

(۱۱) = فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ (۵) خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ (۶) يَّخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ (۷) اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ (۸) (پ ۳۰ - ۸۶ : ۵ تا ۸)

(ترجمہ)۔ پس انسان غور کرے کہ اس کی تخلیق (پیدائش) کس چیز سے ہوئی ہے اسے پیدا کیا گیا ہے تیزی سے اُچھل کر گرنے والے پانی (مادہ تولید) سے جو باپ کی پیٹھ کی ہڈیوں سے اور ماں کی چھاتیوں سے نکلتا ہے بے شک وہ (اللہ) اس کو دوبارہ پیدا کرنے پر قادر ہے۔

(۱۲) = اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ط ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ج فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ (۶۴) هُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ط اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

(پ ۲۴ - ۴۰ : ۶۴ تا ۶۵)

Marfat.com

(ترجمہ)۔ وہ اللہ ہی تو ہے، جس نے اس کرۂ ارض کو (جو کسی زمانے میں ایک آتشین گولہ تھا) تمہارے رہنے کے قابل بنادیا اور اوپر آسمان (یعنی ایسی فضا محیط کردی جو تمہیں اوپر سے گرنے والے اجرام سے محفوظ رکھے)۔ پھر تمہیں زندگی کا پیکر اس نے ایسا عطا کیا جو بہترین حُسن تناسب کا مظہر ہے اور تمہاری نشوونما کے لئے نہایت خوشگوار سامانِ زیست مہیا کیا۔ یہ ہے تمہارا وہ اللہ جو تمہاری نشوونما کرنے والا ہے۔ وہ ہمیشہ زندہ رہنے والی ذات ہے (ہر ایک کو اسی سے زندگی ملتی ہے) اس کے سوا کائنات میں کوئی معبود (صاحبِ اقتدار و اختیار) نہیں۔ تم خالصتاً اسی کے قوانین کی اطاعت کرو۔ اور اسی کو پکارو۔ تمام تر تعریفیں اللہ ربّ العٰلمین ہی کے لئے ہیں۔

(۱۳) = وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ (۲۴) قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَفِيْهَا تَمُوْتُوْنَ وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ (پ ۸ ع ۷ ۲۴/۲۵)

(ترجمہ)۔ اور تمہارے لئے ایک خاص وقت تک زمین میں جائے قرار اور سامانِ زیست ہے۔ اور فرمایا وہیں تم کو جینا اور مرنا ہے۔ اور اسی میں سے آخرکار تم کو نکالا جائے گا۔

(۱۴) = اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا (پ ۱۵ - ۱۸ : ۷)۔

(ترجمہ)۔ روئے زمین پر جو کچھ بھی ہے، اسے ہم نے زمین اور اس پر رہنے والوں کے لئے وجہ زینت بنایا ہے۔ تاکہ یہ ظاہر ہو جائے کہ کون اعتدال اور توازن کی راہ اختیار کرتا ہے۔ جو فی الحقیقت بہترین عمل ہے۔

Marfat.com

(۱۵) = هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِیْ مَنَاکِبِهَا وَکُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ ؕ وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ (پ۲۹ ۶۷:۱۵)

(ترجمہ)۔ وہی تو ہے جس نے زمین کو تمہارے ماتحت (کر کے رزق کا سرچشمہ) بنادیا۔ اور (رزق) کے حصول کے لئے مختلف راستوں کی تلاش میں چلو پھرو اور اس طرح اس کے عطا کردہ رزق کو اپنے استعمال میں لاؤ اور یہ خیال رہے کہ تمہیں خدا کو حساب دینا ہے. اور ایک دن اللہ کے حضور حاضر ہونا ہے۔

(۱۶) = وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَکُمْ خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَکُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّیَبْلُوَکُمْ فِیْ مَآ اٰتٰىکُمْ ؕ اِنَّ رَبَّکَ سَرِیْعُ الْعِقَابِ ۖ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۧ (پ۸ ۶:۱۶۵)

(ترجمہ)۔ اور اللہ وہ ہے۔ جس نے تمہیں زمین کا حاکم بنایا۔ یعنی زمین کی تمام مخلوق پر حاکم بنادیا۔ اور تم میں سے بعض کو بعض کے مقابلے میں زیادہ درجے عطا فرمائے۔ تاکہ جو کچھ تم کو دیا جائے اس میں تمہاری آزمائش کرے۔ بے شک تمہارا رب (نافرمان ظالموں کو) جلد سزا دے دیتا ہے۔ اور بہت درگذر کرنے اور رحم فرمانے والا بھی ہے۔

(۱۷) = هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَکُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ۚ (پ۱ ۲:۲۹)

(ترجمہ)۔ وہی تو ہے جس نے تمہارے لئے زمین کی ساری چیزیں پیدا کیں۔

(۱۸) = فَلْیَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰی طَعَامِهٖٓ (۲۴) اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا (۲۵) ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا (۲۶) فَاَنْۢبَتْنَا فِیْهَا حَبًّا (۲۷) وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا (۲۸) وَّزَیْتُوْنًا وَّنَخْلًا (۲۹) وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا (۳۰) وَّفَاکِهَةً وَّاَبًّا (۳۱) مَّتَاعًا لَّکُمْ وَلِاَنْعَامِکُمْ (۳۲) (پ۳۰ ۸۰:۲۴/۳۲)

Marfat.com

انسان کو چاہیئے کہ اپنی غذا پر غور کرے (کہ ہم کیسے حکیمانہ اور رحیمانہ طریقے سے اس کی پرورش کرتے ہیں)۔ ہم نے پہلے موسلادھار بارش برسائی۔ پھر ہم نے زمین کا پیٹ چیرا اور اس سے غلے اگائے اور ترکاریاں۔ انگور۔ زیتون اور کھجوریں اور گھنے باغ اور طرح طرح کے پھل اور چارہ پیدا کیا۔ اور یہ سب تمہارے لئے اور تمہارے چوپاؤں کے لئے متاع حیات ہیں۔

(۱۹) = وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ وَّكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ

(ترجمہ) (پ ۱۲ - ۱۱ : ۷) اللہ نے آسمانوں اور زمین کو چھ ادوار میں بنایا۔ اور اس نے زندگی کی بنیاد پانی پر رکھی (یہ سب کچھ اس لئے کہ) تم کو وہ آزمائے کہ کون (تم میں) بہتر عملی کرتا ہے (تاکہ حیاتِ اخروی حاصل کر سکے)۔

Marfat.com

۹ اللہ کی عطا کردہ انسان کی اندرونی صلاحیتیں

(۱) = وَمَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا يَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوْا خٰلِدِيْنَ (پ ۱۷ - ۲۱ : ۸)

(ترجمہ)۔ اور نہ تو ان کے جسم ایسے بنائے گئے تھے کہ انہیں کھانے پینے کی ضرورت نہ ہو اور نہ ہی وہ ہمیشہ زندہ رہنے والے تھے۔

(۲) = وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا ۶ (پ ۱۵ - ۱۷ : ۷۰)

(ترجمہ)۔ اور یقیناً ہم نے بنی آدم کو مکرم و محترم بنایا اور انہیں خشکی اور تری میں نقل و حمل کی قوت عطا کی۔ اور ان کو پاکیزہ چیزوں سے رزق دیا اور انہیں اپنی بہت سی مخلوق پر نمایاں فوقیت بخشی۔

(۳) = وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا (پ ۱ : ۳۱)

(ترجمہ)۔ اور اللہ نے آدمؑ کو تمام اشیاء کے نام سکھا دیئے۔ یعنی آدمی میں تمام اشیاء کائنات کی حقیقت اور خواص معلوم کرنے کی صلاحیت رکھدی ہے۔

(۴) = خَلَقَ الْاِنْسَانَ (۳) عَلَّمَهُ الْبَيَانَ (۴) (پ ۲۷ ۵۵ : ۳/۴)

(ترجمہ)۔ (اللہ نے) انسان کو وجود بخشا۔ اور اسے (اشارات۔ نطق اور تحریر کے ذریعہ) قوتِ گویائی و بیانیہ عطا فرمائی۔

(۵) = اَلَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ (۴) عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ (پ ۳۰ ۹۶ : ۴/۵)

Marfat.com

اُسی (اللہ) نے انسان کے اندر تحریر کی استعداد بھی رکھی۔ اُسی (اللہ) نے (انسان کو) اُن حقائق کا علم دیا جو وہ نہیں جانتا تھا۔

⑥ = يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝ (پ ۲۶ - ۴۹ : ۱۲)

(ترجمہ) - اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا۔ اور پھر تمہارے خاندان اور قبیلے بنا دیئے۔ تاکہ تمہیں ایک دوسرے کو پہچاننے میں آسانی ہو۔ (ورنہ کوئی قبیلہ دوسرے قبیلے سے نسلی اعتبار سے افضل نہیں) درحقیقت اللہ کے نزدیک عزت و تکریم کا معیار صرف تقویٰ و پرہیزگاری ہے۔ (اور قوانینِ خداوندی کی اطاعت، ذاتی جوہر، سیرت و کردار کی بلندی ہے)۔ یقیناً اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا حکیم ہے۔

⑦ = لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ ؕ (پ ۳۰ - ۹۰ : ۴)

(ترجمہ) - یقیناً انسان ایسی حالت میں پیدا کیا گیا ہے کہ وہ مشقت و محنت سے الگ نہیں ہو سکتا۔ (یہ دنیا محنت اور مشقت کی جگہ ہے۔ تاکہ انسان ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف ترقی کرتا چلا جائے)۔

⑧ = وَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (۴) (پ ۲ ۲ : ۲۱۶)

(ترجمہ) - بسا اوقات تم ایسی چیزوں کو ناپسند کرتے جو تمہارے لئے منفعت بخش

Marfat.com

ہوتی ہیں۔ اور تم جن چیزوں کو پسند کرتے ہو، اور عزیز رکھتے ہو، ہوسکتا ہے کہ وہ تمہارے لئے مضر اور نقصان رساں ہوں۔ کیا چیز تمہارے لئے فی الحقیقت نفع بخش ہے اور کیا چیز نقصان دہ ہے یہ تم از خود نہیں جان سکتے۔ اسے صرف اللہ ہی (بہتر) جانتا ہے۔

(۹) = اَوَمَنْ يُّنَشَّؤُا فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِيْنٍ (پ ۲۵ - ۴۳ : ۱۸)

(ترجمہ)۔ کیا زیورات میں پلی ہوئی اور معاملات میں تکرار بحث کرکے اپنا مدعا پوری طرح واضح نہیں کرسکتی (کیا ان کو خدا کی اولاد بتاتے ہو)

(۱۰) = فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى ط (پ ۳ - ۲ : ۲۸۲)۔

(ترجمہ)۔ اگر گواہی کے لئے دو مرد نہ ملیں تو ایک مرد دو عورتیں ہوں تاکہ ایک بھول جائے تو دوسری اسے یاد دلادے

(۱۱) = اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ط (پ ۵ - ۴ : ۳۴)

(ترجمہ)۔ مرد عورتوں کے سرپرست و ذمہ دار ہیں۔ اس لئے کہ اللہ تعالےٰ نے ان میں سے (ان کے کاموں کی وجہ سے) بعض کو بعض پر فضیلت (اور برتری) بخشی ہے۔ وہ اس لئے کہ مرد اپنا مال عورتوں پر خرچ کرتے ہیں۔

(نوٹ) : انسان کو سوچنے سمجھنے اور فیصلہ کرنے کی بھی قوت دی۔

Marfat.com

اَلعِلمُ = پہچاننا۔ یقین کرنا۔ حقیقتِ شے کا ادراک کرنا۔ فرق کرنا۔ تمیز کرنا۔ معرفت حاصل کرنا۔ محکم طور پر معلوم کرنا۔ اور حواس کے ذریعہ سے جاننا وغیرہ

عَالِمٌ = اِدراک حقیقت کرنے والے کو عالم کہتے ہیں۔ جمع اس کی عالمون ہے۔ اور علیم کی جمع عُلَمَاءُ گہرا اور پختہ علم رکھنے والا۔

معرفت = کسی چیز کے قرائن و آثار میں غور و فکر کر کے اس کا ادراک حاصل کرنا۔

حصولِ علم کے ذرائع: سمع، بصر، قلب یا فواد ہیں۔ علم اسی وقت علم کہلاتا ہے جب وہ یقین کے درجے تک پہنچ جائے۔

وَفَوقَ كُلِّ ذِي عِلمٍ عَلِيمٌ (پ ۱۳ - ۱۲ : ۷۶)

ہر علم والے سے دوسرا علم والا بڑھ کر ہے۔ علم و فضل کے اعتبار سے ایک انسان دوسرے سے بڑھ کر ہے۔ علیم صیغہ مبالغہ لا کر اس علمی فضیلت کے بیان کرنے سے مقصد یہ ہے کہ ہر شخص اپنے سے کم درجہ کے اعتبار سے علیم ہے۔ گو اپنے بلند درجہ عالم کے اعتبار سے ایسا نہیں ہے۔

Marfat.com

⑩ انسان کی نفسیاتی اُلجھنیں!

① = وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا (پ۵ - ۴ : ۲۸)-

(ترجمہ) - اور انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے - (جذبات میں بہہ جانے والا اور جلد بھڑک اٹھنے والا ہے)-

② = خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ ط (پ۱۷ ۲۱ : ۳۷)-

(ترجمہ) - اور انسان بڑا ہی جلد باز واقع ہوا ہے -

③ = وَيَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ بِالْخَيْرِ ط وَكَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا (پ۱۵ - ۱۷ : ۱۱)-

(ترجمہ) - انسان بھلائی کی دعا کی طرح بُرائی کی دعا مانگنے لگتا ہے اور انسان بڑا ہی جلد باز ہے - (مفاد عاجلہ کی خاطر بھلائی کی بجائے مصیبت مول لے لیتا ہے -

④ = اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا (۱۹) اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا (۲۰) وَاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا (۲۱) (پ۲۹ : ۷۰ : ۱۹/۲۱)-

۱- بیشک انسان بے صبرا پیدا ہوا -
۲- جب اسے تکلیف پہنچتی ہے تو مضطرب اور بے قرار ہو جاتا ہے -
۳- جب اسے بھلائی پہنچتی ہے تو بخیل بن جاتا ہے (نہ خود دیتا ہے - نہ دوسروں کے دینے کو روا رکھتا ہے)-

⑤ = اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ (پ۳۳ ۳۶ : ۷۷)

Marfat.com

کیا انسان غور نہیں کرتا کہ ہم نے اسے نطفہ سے پیدا کیا۔ پھر دیکھو!
وہ (کیسا) کھلا جھگڑا کرنے والا ہوگیا ہے۔

(۶) = خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ (پ۱۴: ۱۶/۴)

(ترجمہ) (اللہ نے) انسان کو نطفہ سے (جو کہ ایک ذلیل وگندے پانی کا قطرہ ہے) پیدا کیا ہے۔ پھر وہ کھلا جھگڑالو بن گیا یعنی جھگڑا کرنے لگا۔

(۷) = وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا (پ۱۵۔ ۱۸: ۵۴)

(ترجمہ)۔ (انسان کی حالت یہ ہے کہ بجائے اس کے واضح اور صحیح بات کو تسلیم کرے مگر) یہ اکثر جھگڑا کرنے پر تلا رہتا ہے۔

(۸) = وَكَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا ۝ (پ۱۵۔ ۱۷: ۱۰۰)

(ترجمہ)۔ اور انسان بخل کرتا ہے۔ (اپنی دولت کو نوع انسانی کی منفعت کے لئے کھلا نہیں رکھتا)

(۹) = وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُوْ دُعَآءٍ عَرِيْضٍ ۝ (پ۲۵۔ ۴۱: ۵۱)

(ترجمہ)۔ اور جب ہم انسان پر انعام کرتے ہیں (اور اس کو زندگی کی آسائشیں نصیب ہوتی ہیں) تو وہ راہ راست سے منہ پھیر لیتا ہے۔ اور جب اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو لمبی چوڑی دعائیں مانگنے لگ جاتا ہے۔

(۱۰) = وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَـُٔوْسًا (پ۱۵ ۱۷: ۸۳)

(ترجمہ)۔ اور جب ہم انسان کو انعامات سے نوازتے ہیں تو وہ شکر سے گریز کرتا ہے اور اپنا پہلو پھیر لیتا ہے۔ اور جب اسے تکلیف پہنچتی ہے

Marfat.com

تو وہ نا اُمید ہو جاتا ہے۔

(۱۱) = لَا يَسْـَٔمُ الْاِنْسَانُ مِنْ دُعَآءِ الْخَيْرِ ۫ وَاِنْ مَّسَّهُ الشَّرُّ فَيَـُٔوْسٌ قَنُوْطٌ (پ۲۵۔ ۴۱: ۴۹)۔

(ترجمہ)۔ انسان بھلائی مانگنے سے نہیں تھکتا اور اگر اسے تکلیف پہنچے تو مایوس اور نا اُمید ہو جاتا ہے۔

(۱۲) = وَاِنَّآ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ ۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَاِنَّ الْاِنْسَانَ كَفُوْرٌ (پ۲۵۔ ۴۲: ۴۸)۔

(ترجمہ)۔ اور بیشک انسان کا حال یہ ہے کہ جب ہم اسے اپنی رحمت (سے زندگی کی خوشگواریاں) عنایت فرماتے ہیں تو وہ اس پر پھول جاتا ہے۔ اور پھر جب اس پر کوئی مصیبت آ پڑتی ہے جو کہ اس کے اپنے ہاتھوں کی لائی ہوئی ہوتی ہے۔ اس کا سارا الزام اللہ پر دھرتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ انسان بڑا ہی ناشکرا ہے۔

(۱۳) = وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖٓ اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَآئِمًا ۚ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهٗ مَرَّ كَاَنْ لَّمْ يَدْعُنَآ اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ ۭ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (پ۱۱ ع۱۲)

(ترجمہ)۔ اور جب کبھی انسان کو کوئی رنج پہنچتا ہے (خواہ کسی حال میں بھی ہو)، کروٹ پر لیٹا ہو، بیٹھا ہو، کھڑا ہو، ہمیں پکارنے لگے گا۔ لیکن جب ہم اس کی مصیبت دور کر دیتے ہیں۔ پھر اس (مذموڑے ہوئے) چل دیتا ہے گویا رنج مصیبت میں کبھی اس نے ہمیں پکارا ہی نہیں تھا۔ اس طرح سے بڑھ جانے والوں کو (جنہوں نے غلط روش اختیار کی)

Marfat.com

اُن کے اعمال حسین اور خوشنما دکھائی دینے لگتے ہیں۔

(۱۴) = وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِيْبًا اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُوْٓا اِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ط (پ ۲۳ - ۳۹ : ۸)

(ترجمہ)۔ اور جب انسان کو تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اپنے رب کو اسی کی طرف رجوع کرتا ہوا، پکارتا ہے۔ پھر جب اللہ اسے اپنی طرف سے نعمتیں عطا کر دیتا ہے (تو پھر) انسان اللہ کو بھول جاتا ہے۔ جس کے لئے پہلے پکارا تھا۔ اور پھر اللہ کے لئے ہمسر بناتا ہے۔ تاکہ اللہ کے راستے سے (لوگوں کو) گمراہ کرے۔

(۱۵) = اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ (پ ۱۳ - ۱۴ : ۳۴)۔

(ترجمہ) بے شک انسان بڑا ہی ظالم اور ستمگار و ناسپاس و ناشکر گذار ہے۔

(۱۶) = اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۚ وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ۚ وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ (پ ۳۰ : ۱۰۰ : ۸)

(ترجمہ)۔ بیشک انسان اپنے رب کا (بڑا ہی) ناشکر گذار ہے (مال و دولت کی ہوس میں دیوانہ) اور خود (اس کے (اعمال) اس پر گواہ ہیں (اور اپنے طرز عمل سے خود اپنی ناشکری پر شہادت دے رہا ہے) اور ہوسِ زر میں بُری طرح مبتلا ہے (اور ایسی ہوس کہ جس کی نہ کوئی حد ہے اور نہ کنارہ)۔

(۱۷) = فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ ۙ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَكْرَمَنِ ۭ وَاَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ ۙ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَهَانَنِ ۚ (۱۶)

Marfat.com

كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ (۱۷) وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ
الْمِسْكِيْنِ (۱۸) وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا (۱۹) وَّتُحِبُّوْنَ
الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ط (پ ۳۰ - ۸۹ : ۱۵ تا ۲۰)

(ترجمہ)۔ پس انسان (کی حالت یہ ہے کہ) جب اس کا رب اس کو آزماتا ہے
پھر اسے عزت دیتا ہے اور اسے نعمت عطا فرماتا ہے تو وہ کہتا ہے
کہ میرے رب نے مجھے عزت بخشی ہے اور جب (اس کے برخلاف)
اسے آزمائش میں ڈالتا ہے۔ اور اس کا رزق اس پر (بوجہ غلط کاری)
کے) تنگ کر دیتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میرے رب نے مجھے ذلیل کر دیا۔
ہرگز نہیں۔ (یہ تمہاری غلط روش کا نتیجہ ہے) دراصل تم نے
یتیم (جو معاشرے میں تنہا رہ گیا تھا) کی عزت و توقیر نہیں کی۔ اور
نہ تم مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب دیتے ہو (اس کے برعکس)
میراث یعنی باپ دادا سے آیا ہوا مال بھی سمیٹ کر کھا جاتے ہو۔
اور مال کی محبت میں بری طرح گرفتار رہو۔

(۱۸) = وَاِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِي الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ اِلَّآ اِيَّاهُ ج
فَلَمَّا نَجّٰىكُمْ اِلَى الْبَرِّ اَعْرَضْتُمْ ط وَكَانَ الْاِنْسَانُ كَفُوْرًا ه
(پ ۱۵ - ۱۷ : ۶۷)

(ترجمہ)۔ جب کبھی سمندر میں تم پر کوئی مصیبت آتی ہے تو اللہ کے سوا جن (غائبانہ
قوتوں) کو تم پکارتے تھے۔ وہ سب گم ہو جاتے ہیں (اور کوئی کام
نہیں آتا) اور جب تم کو خشکی کی طرف (اللہ) بچا کر لے آتا ہے۔ تو
تم اس حقیقت سے منہ پھیر لیتے ہو۔ انسان واقعی احسان فراموش
ناشکر گذار ہے۔

Marfat.com

(۱۹) = اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ۝ (پ ۲۲ - ۳۳ : ۷۲)۔

(ترجمہ)۔ ہم نے امانت کو آسمانوں زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا تو انہوں نے اس میں خیانت کرنے سے انکار کر دیا اور اس (خیانت کرنے) سے ڈر گئے۔ لیکن انسان خیانت کرتا ہے (یعنی جو فرائض اُس کے ذمّہ عائد کئے جاتے ہیں یہ ان کی بجا آوری میں خیانت کرتا ہے) بے شک یہ بڑا ہی ظالم اور جاہل ہے۔

الفاظ کی تشریح

حَمَلَ الْاَمَانَةَ = امانت میں خیانت کرنا۔ (لغت تاج و محیط)

قاموس جلد اوّل صفحہ ۶۱۹ باب الجا۔

تاج۔ جلد ۷ صفحہ ۲۸۸ باب الام فصل الحا۔

حَمَلَ الْاَمَانَتُ = آسمان۔ زمین۔ پہاڑ عدول حکمی سے ڈر گئے یعنی یعنی حکم اٹھا دینے۔ رفع کرنے۔ یا نہ ماننے سے انکار کر دیا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ حکم ہو اللہ کا اور ہم اس کو اٹھا دیں یا ہٹا دیں۔ ایسا ہرگز نہ ہوگا لیکن حمل الانسان یعنی عدول حکمی کی اور ظالم و جاہل بنا۔

وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۙ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝ پختہ ارادوں میں (تزلزل پیدا کرنے کے لئے) پھونکیں مارنے والیوں کے شر سے اور حاسد کے شر سے جبکہ وہ حسد کرے۔ میں اپنے اللہ کی حفاظت میں آنا چاہتا ہوں۔ مردوں کے پختہ ارادوں اور ان کے عزائم میں عورتیں اپنی

Marfat.com

چکنی چپڑی اور جادو بھری باتوں سے رخنہ ڈالنے اور ہلچل پیدا کر کے کر کے ناانصافیوں پر مجبور کرتی رہتی ہیں۔ ایسی عورتوں کے شر اور تخریب کاری سے اللہ کی حفاظت مانگنی چاہیئے۔

شر = خیر کی ضد ہے۔ خیر کے مقابل شر آتا ہے۔ اس کے بنیادی معنی ہیں۔ بکھر جانا۔ یہ ہر قسم کی بُرائی نقصان، ظلم اور فساد کے لئے یہ لفظ شر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ خیر کا سرچشمہ ہے اور انسانوں کے لئے اس کی تعلیم یہ ہے کہ تم خدا کی پیدا کردہ قوتوں اور صلاحیتوں کو اس طرح استعمال نہ کرو کہ اس کا نتیجہ شر ہو۔

نَفّٰثٰتِ = دم کرنا۔ پھونکیں مارنا۔ پوشیدہ گفتگو۔ نَفّثٌ۔ نَفْثَۃٌ سانس پھونک۔ دم۔ تھوک۔ پھونکیں مارنے والیاں۔ کانا پھوسی کرنا۔ سرگوشی کرنا۔

عُقَدِ = اطراف کو جمع کر دینا۔ گرہ باندھنا۔ اصل معنیٰ عزیمہ کے ہیں عزم بالجزم۔ معاہدہ

حَسَدٌ = کسی کو اچھے حال میں دیکھ کر یونہی جلتے بھنتے رہنا جو احساسِ کمتری سے پیدا ہوتی ہے (پ ۲۷ - ۵۴ : ۴) ایسے لوگ بڑے نقصان رساں ہوتے ہیں۔ ان سے اپنے آپکو محفوظ رکھنا چاہیئے کسی مستحق نعمت سے اس نعمت کے زائل ہونے کی تمنا کرنے کا نام حسد ہے۔ بسا اوقات اس میں اسی مقصد کے لئے کوشش کرنا بھی شامل ہوتا ہے۔ یہ ایک نفسیاتی بیماری بھی ہے۔

حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ (پ ۱ : ۲ : ۱۰۹) اپنے دل کی جلن سے مومن رشک کرتا ہے۔ منافق حسد کرتا ہے۔

Marfat.com

نفسیاتی بیماریاں

(۱) ۔ انسان کمزور پیدا کیا گیا۔ جذبات میں بہہ جانے والا۔ بھڑک اٹھنے والا ۔

(۲)۔ انسان جلد باز ہے ۔

(۳)۔ 〃 نادانی سے مصیبت مول لے لیتا ہے۔

(۴)۔ 〃 بے صبرا ہے۔

(۵)۔ 〃 جھگڑالو ہے۔

(۶)۔ 〃 بخیل ہے ۔

(۷)۔ 〃 آسائش کے وقت اللہ سے غافل۔ تکلیف اور مصیبت کے وقت لمبی چوڑی دعائیں

(۸)۔ انسان آسائش کے وقت شکر سے گریزاں اور تکلیف (کے وقت ناامید)

(۹)۔ 〃 اللہ کی دی ہوئی نعمت پر پھول جانا اور مصیبت کے وقت اللہ پر الزام ۔

(۱۰)۔ 〃 دُکھ اور تنگی کے وقت اللہ کو پکارتا ہے۔ دکھ دُور ہونے پر سب کچھ بھُول جاتا ہے۔ اس کے اعمال اسے حسین نظر آنے لگتے ہیں۔

(۱۱)۔ انسان کے دکھ جب اللہ دُور کر دیتا ہے تو پھر وہ اللہ کے شریک بناتا ہے۔

(۱۲)۔ 〃 ظالم اور ناشکر گذار ہے۔ اور احسان فراموش ہے

Marfat.com

(۱۳)۔ انسان ذمّہ داریوں کو پورا کرنے میں خیانت کرتا ہے ۔ یہ ظالم اور جاہل ہے

(۱۴)۔ انسان سرگوشیوں کے ذریعہ ایک دوسرے کو ظلم پر اُکساتا رہتا ہے

(۱۵)۔ انسان حسد جیسی قبیح بیماری کا بھی شکار ہے ۔

(۱۶)۔ انسان وسوسے پیدا کر کے ہٹ جاتا ہے (پ۳۰ ۔ ۱۱۴:۶/۵)

(۱۷)۔ انسان مال کی محبت میں گرفتار اور حریص ہے ۔

(۱۸)۔ 〃 خودغرض و خودسر ہے ۔ اپنی حقیقت پر غور نہیں کرتا ۔

(۱۹)۔ 〃 متکبّر اور متفخر ہے ۔

(۲۰)۔ 〃 اپنی قابلیت پر نازاں اور تعریف پر پھُول جاتا ہے ۔

(۲۱)۔ 〃 خواہشات کا غلام ہے

(۲۲)۔ 〃 چغلخور ہے ۔ دوسروں کے عیب نکالتا اور اُن کی تحقیر کرتا ہے

مگر جو لوگ ایمان لائے اور اللہ کے احکام کی پابندی کرتے رہے تو ان کے لئے کوئی اُلجھن نہیں ہے (دیکھئے پ۲۹/۶ ۷۰ : ۲۲ تا آخر)

Marfat.com

(۱۱)۔ انسان، جن، اور شیاطین

(۱) = وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (۵۶) مَآ اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَآ اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ (۵۷) اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُوْ الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ۔ (پ ۲۷ - ۵۱ : ۵۶/۵۸)

(ترجمہ)۔ میں نے جن اور انس (انسان) کو اس لئے پیدا کیا کہ وہ میری عبادت یعنی میرے احکام کی پابندی کریں اور میری غلامی اختیار کریں۔ میں (اپنے بندوں سے کچھ نہیں چاہتا۔ نہ اسبابِ زیست) اور نہ سامانِ خورد و نوش۔ بلکہ اللہ (تو) خود ساری مخلوق کے لئے سامانِ رزق مہیا کرتا ہے۔ بے شک اللہ بڑی محکم قوتوں کا مالک ہے۔

(۲) = يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰٓى اَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ (۱۳۰) ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ (۱۳۱) (پ ۸ - ۶ : ۱۳۰/۱۳۱)

(ترجمہ)۔ اے جماعت جنوں اور آدمیوں کی، کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے ہمارے رسول نہ آئے تھے۔ جو میری آیات (جن میں میرے احکام تھے) بیان کرتے تھے۔ اور اس دن کے آنے سے خبردار کرتے تھے (جس دن کہ میرے احکام کی خلاف ورزی کا نتیجہ تباہی و بربادی ہوگا) وہ جواب دیں گے کہ ہاں ہمیں اعتراف ہے۔ ہم خود اپنے خلاف

Marfat.com

شہادت دیتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان کو دنیا کی زندگی کے مفادات نے دھوکے میں ڈال رکھا تھا۔ اور وہ گواہی دیں گے اپنے آپ پر کہ واقعی وہ انکار کیا کرتے تھے۔ تیرا رب یہ نہیں کیا کرتا کہ اپنے احکام کا علم دیئے بغیر بستیوں کے رہنے والوں کو ہلاک کردے۔ ایسا کرنا ظلم ہے۔ اللہ کسی پر ظلم نہیں کرتا۔

(۳) = وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ۚ يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْإِنسِ ۖ وَقَالَ أَوْلِيَاؤُهُم مِّنَ الْإِنسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَبَلَغْنَا أَجَلَنَا الَّذِي أَجَّلْتَ لَنَا ۚ قَالَ النَّارُ مَثْوَاكُمْ خَالِدِينَ فِيهَا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۗ إِنَّ رَبَّكَ حَكِيمٌ عَلِيمٌ (پ ۸ - ۶ : ۱۲۸) -

(ترجمہ)- اور جس دن وہ (اللہ) تمام جن و انس کو اکٹھا کرے گا اور فرمائے گا: اے جنوں کی جماعت تم نے عوام الناس میں سے بہت سے لوگوں کو اپنا محکوم و مقلد بنا کر استحصال کیا کرتے تھے۔ انسانوں میں سے ان کے دوست اور رفیق کہیں گے اے ہمارے رب ہم نے ایک دوسرے سے استفادہ حاصل کیا ہے۔ لیکن اب ہم اس مہلت کی آخری حد کو پہنچ چکے ہیں جو تو نے ہمارے لئے مقرر فرمائی تھی۔ (تو پھر) اللہ تعالیٰ فرمائے گا تمہارا ٹھکانا جہنم ہے۔ سوائے اس کے کہ اللہ کی مرضی کچھ اور ہو۔ تم ہمیشہ اس میں رہو گے۔ اے رسولؐ تیرے رب کی ہر بات حکمت پر مبنی ہے۔ اور وہ (ہر شے کے بارے میں) پورا پورا علم رکھتا ہے۔

اس آیت میں جنوں سے مراد تیز طرار آدمی اُن کو جن کہا جاتا ہے۔

Marfat.com

جنوں سے مراد سرمایہ دار رئیس اور اُمراء لوگ ہیں جو اپنے بنگلوں اور کوٹھیوں میں بند رہتے ہیں اور اپنی تیزی، طراری اور عیّاری کے سبب عوام کا استحصال کیا کرتے ہیں۔

(قرآن مجید ترجمہ مع تفسیر پیر صلاح الدین)

(۴) = فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْئَلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖٓ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ (۳۹) فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ (۴۰) يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمٰهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ وَالْاَقْدَامِ (۴۱) (پ۲۷ - ۵۵ : ۳۹/۴۱)

(ترجمہ)۔ اس روز کسی انسان اور کسی جن سے اس کا گناہ پُوچھنے کی ضرورت نہ ہوگی۔ پھر (دیکھ لیا جائے گا کہ) تم دونوں گروہ اپنے رب کے کن کن احسانات کا انکار کرتے تھے۔ مجرم وہاں اپنے چہروں سے پہچان لئے جائیں گے۔ اور انھیں پیشانی کے بال اور پاؤں پکڑ پکڑ گھسیٹا جائے گا۔

(۵) = وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ز لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ذ وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا ذ وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ط اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ط اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ (پ۹ ، ۷ : ۱۷۹)

(ترجمہ) = ہم نے بہت سے جن وانس کو دوزخ کے لئے پیدا کیا ہے۔ اُن کے دل تو ہیں لیکن اس سے سوچنے سمجھنے کا کام نہیں لیتے۔ ان کی آنکھیں بھی ہیں، مگر اُن سے دیکھتے نہیں۔ اُن کے کان ہیں مگر وہ ان سے سُننے کا کام نہیں لیتے۔ اُن کی مثال چوپایوں جیسی ہے۔ بلکہ اُن سے بھی گئے گذرے۔ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔ معلوم ہوا کہ

Marfat.com

جِنّ:۔ اللہ کی وہ مخلوق ہے جو آگ سے پیدا کی گئی ہے۔ کوئی مستقل جسم نہیں رکھتی اور عوام النّاس کی نظروں سے اوجھل رہتی ہے اور نہ ہی ان سے کوئی تعلق و میل و ملاپ رکھتی ہے۔ (بڑھکنے والے جذبات)

(۲) قوم کے بعض بڑے آدمیوں کو بھی جن کہتے ہیں۔ کیونکہ لوگوں نے ان کے گرد حلقہ باندھ کر انہیں چھپا رکھا ہے۔

(۳) وحشی آدمی کو بھی جنّ کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ لوگوں کی نظروں میں نہیں آتا (لسان العرب ۔ راغب)۔

(۴) کسی تیز طرار آدمی کو بھی جن کہا جاتا ہے (لین)

ہر شے جو نگاہوں سے پوشیدہ ہو۔

سرکش جذبات — وحشی قبائل کے لوگ۔ جو لوگ صحراؤں اور بیابانوں میں رہا کرتے ہیں یا جو خانہ بدوش ہیں

اِنس۔ اُن کے برخلاف جو شہروں کی متمدن زندگی بسر کرتے ہیں اُنہیں "اِنس" کہتے ہیں۔

شیطان۔ جس سے مراد ہے صحیح راستے سے ہٹ جانا۔ دُور ہو جانا زندگی کی سعادتوں اور خوشگواریوں سے محروم ہو جانا۔ غصّہ ور جس میں قوتِ غضبیہ اور حمیت مذمومہ افراط کے ساتھ پائی جائے۔ ہر سرکش کو بھی شیطان کہتے ہیں۔ ہر بُری خصلت کو کو بھی شیطان کہا جاتا ہے۔ حسد بھی شیطانی خصلت ہے۔

ابلیس۔ جس کو کچل کر بار ڈالا جائے۔ انسان کا نفس امارہ جو اُسے سرکشی کی طرف کھینچتا ہے۔ رحمتِ خداوندی سے ابدی طور پر مایوس محروم و ناامید و مایوس یہ سب ابلیس کے شاہکار ہیں۔

Marfat.com

(۱۲) کائنات ۔ تسخیرِ کائنات اور احسانِ ربّ العٰلمین

(۱) = وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ وَّالْمَلٰٓئِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ (۴۹) يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۚ (پ ۱۴ ۔ ۱۶ : ۴۹/۵۰)

(ترجمہ)۔ کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں جو بھی کچھ ہے۔ سب اس کے سامنے سجدہ ریز ہے۔ آسمانوں اور زمین میں رہنے والی مادی مخلوق ہو یا ملائکہ (کائناتی قوتیں) ان میں سے کسی کو بھی مجال سرتابی نہیں۔ وہ قانونِ خداوندی کی محکمیت سے جو اُن پر محیط ہے۔ اور اس کی خلاف ورزی کے نتائج سے خائف رہتی ہیں۔ اس لئے جس راستے پر انہیں لگایا گیا ہے۔ وہ بے چون وچرا سر جھکائے اس پر چلتی رہتی ہیں۔ وہ خدا کے حکم سے سرتابی نہیں کرتیں۔

(۲) = قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ ثُمَّ اللّٰهُ يُنْشِئُ النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (پ ۲۰ ۔ ۲۹)

(ترجمہ)۔ انہیں بتلاؤ کہ دنیا میں چل پھر کر دیکھو اور خوب چھان بین کرو کہ پیدائش کی ابتداء کیسے ہوئی اور پھر کس طرح بتدریج تمہاری نشوونما ہوتی گئی پھر آخر ایک اور زندگی (اللہ تعالیٰ) عطا کرے گا۔ یہ سب کچھ خدا کے مقرر کردہ پیمانوں کے مطابق ہوتا ہے۔

(۳) = وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيْهِمَا مِنْ دَاۗبَّةٍ ۭ وَهُوَ عَلٰي جَمْعِهِمْ اِذَا يَشَاۗءُ قَدِيْرٌ ۘ (پ ۲۵ ۔ ۴۲/۲۹)

(ترجمہ)۔ مِنْ دَابَّةٍ ۭ وَهُوَ عَلٰي جَمْعِهِمْ اِذَا يَشَاۗءُ قَدِيْرٌ ۘ (پ ۲۵ ۔ ۴۲/۲۹)

Marfat.com

(ترجمہ)= زمین اور آسمان (اجرام فلکی) کی پیدائش میں اللہ کے موجود ہونے کے دلائل اور وہ ذی حیات (چلنے پھرنے والی آبادیاں) جو اس نے زمین اور آسمانی کرّوں میں پھیلا رکھی ہیں۔ اس وقت تو وہ آبادیاں الگ الگ ہیں۔ لیکن پروردگار اس پر بھی قادر ہے۔ کہ انھیں جب چاہے اکٹھا کر دے۔

(نوٹ)= اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ زمین اور اُن کرّوں میں بسنے والی آبادیاں باہمی ربط پیدا کر کے ایک دوسرے کے ساتھ مل جائیں گی۔

(۴)=وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ (۷) (پ ۲۶ - ۵۱:۷)

آسمان کی قسم جس میں راستے یعنی اس فضائے سماوی پر بھی غور کرو کہ یہ اجرام فلکی (ستارے اور کہکشاں) کس طرح اپنے اپنے مخصوص راستوں میں نہایت محکم طور پر مصروف گردش ہیں۔

(۵)= اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا (۱۵) وَّجَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا (۱۶) وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا (۱۷) - (پ ۲۹ - ۷۱:۱۵/۱۷)

(ترجمہ)۔ کیا تم نے غور نہیں کیا کہ اللہ نے کس طرح آسمان (فضائیں اور کرّے) اوپر نیچے تخلیق کئے اور ان میں چاند کو نورانی قندیل اور سورج کو روشنی کا منبع بنایا۔ اور اللہ نے تمہاری تخلیق زمین سے نباتات کی طرح کی ہے (اس لئے تمہاری غذا بھی مٹی سے مہیا کی گئی ہے۔ اب تحقیق کرنا تمہارا کام ہے) اس نے تم کو تحقیق و تفکر کی صلاحیت عطا کر دی ہے (تاکہ تم تحقیق کر کے زندگی کے لئے قدرتی نشانیوں سے افادہ حاصل کرو)

Marfat.com

⑥ = سَنُرِيهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَفِيْ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ؕ اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ (پ ۲۵ - ۴۱ : ۵۳) -

(ترجمہ)۔ عنقریب ہم اُن کو اپنی نشانیاں آفاق یعنی اطرافِ عالم میں دکھائیں گے اور خود ان کے اندر بھی وہ ہمارے کرشمہ ہائے قدرت دیکھ لیں گے یہاں تک کہ ان کو واضح طور سے معلوم ہو جائے گا۔ کہ وہ (قرآن) حق ہے۔ کیا تیرے رب کے لئے اتنا کافی نہیں کہ ہر شے اس کے سامنے ہے۔

⑦ = اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ؕ يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا (پ ۲۸ ۱۲:۶۵)

(ترجمہ)۔ اللہ تو وہ ہے جس نے سات یعنی متعدد آسمان پیدا کئے اور انہیں کی طرح زمین بنائی (کائنات کی فضاؤں میں متعدد بلندیوں کو پیدا کیا اور ہر بلندی کے مقابلے میں اس جیسی پستی کو۔ پھر اُن میں اَمر (پروگرام) کا نزول ہوتا رہتا ہے (اس نے ان تمام اُمور کو اس لئے بیان کیا ہے) تاکہ تم سمجھو (اور اس سے فائدہ حاصل کر سکو) کہ کائنات میں ہر شے اس کے مقرّرہ اندازے اور پیمانے (قانون) کے مطابق چل رہی ہے۔ اور یہ کہ کائنات کی کوئی شے علم خداوندی کے احاطہ سے باہر نہیں ہے۔

(نوٹ): یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ حال ہی میں امریکہ کے رانڈ کارپوریشن (RAND CORPORATION) نے فلکی مشاہدات سے اندازہ لگایا ہے کہ زمین جس کہکشاں (GALAXY) میں واقع ہے۔ صرف اس کے اندر تقریباً ساٹھ کروڑ ایسے سیارے

Marfat.com

پائے جاتے ہیں۔ جن کے طبعی حالات ہماری زمین سے بہت کچھ ملتے جلتے ہیں اور امکان ہے کہ اُن کے اندر بھی جاندار مخلوق آباد ہو۔ اکانومسٹ لنڈن ۲۶ جولائی سنہ ۱۹۶۹ء

(۸) = اَللّٰهُ الَّذِیْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِیَ الْفُلْكُ فِیْهِ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مِّنْهُ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ (۱۳) (پ ۲۵ - ۴۵: ۱۲/۱۳)

(ترجمہ)۔ وہ اللہ ہی تو ہے۔ جس نے بے پایاں سمندر کو کس طرح تمہارے لئے مُسخّر کر رکھا ہے۔ اور تمہاری کشتیاں اس کے حکم یعنی قانون کے مطابق چلتی رہتی ہیں تاکہ تم (اپنی) روزی کی تلاش میں اِدھر اُدھر نکل سکو۔ اور (اس کے) شکر گذار رہو۔ اس نے زمین اور آسمانوں کی تمام چیزوں کو تمہارے لئے کام میں لگا رکھا ہے (تاکہ تم اُن سے پورا پورا فائدہ اُٹھا سکو) یہ سب کچھ اس نے اپنی مہربانی سے کیا۔ اس میں غور و فکر کرنے والوں کے لئے نشانات ہیں۔ (اس بات کے کہ قوانینِ فطرت کا علم حاصل کر کے، انہیں اپنے کام میں لا سکو)

(۹) = اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِیَ فِی الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَیْنِ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ (۳۳) وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ ؕ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ (۳۴) ع (پ ۱۳ - ۱۴: ۳۲/۳۴)۔

Marfat.com

(ترجمہ)۔ اللہ وہی تو ہے جس نے زمین اور آسمانوں کو پیدا کیا۔ اور آسمان سے پانی برسایا۔ پھر اس سے طرح طرح کے پھل پیدا کئے تاکہ وہ تمہارے لئے سامانِ زیست بنیں۔ اس نے کشتیوں (جہازوں) کو تمہارے لئے مسخّر کر دیا۔ تاکہ اس کے امر کے مطابق دریاؤں میں چلتی رہیں۔ اور تمہارے لئے دریا بھی مطیع کر دیئے (تاکہ تم ان سے آبپاشی کا کام بھی لے سکو) اور سورج و چاند کو تمہارے لئے کام میں لگا دیا کہ وہ دونوں ایک دستور پر چل رہے ہیں۔ اور اسی طرح روز و شب کو ایک ضابطے کا پابند بنا دیا۔ اور جو کچھ تم نے مانگا۔ اس (اللہ) نے وہ سب کچھ تمہیں دے دیا۔ (تمہاری بقاء اور ارتقار کے لئے جن جن وسائل کی ضرورت تھی، ہم نے سب فراہم کر دیئے) اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کا شمار کرنا چاہو تو ان کا احاطہ نہیں کر سکتے۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان بڑا ہی بے انصاف و ناشکر گذار ہے۔ (سامانِ زیست پر قبضہ کر کے دوسرے انسانوں کے حقوق غصب کر لیتا ہے)۔

(۱۰) = وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا ۚ لَكُمْ فِيْهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا
تَاْكُلُوْنَ ۝ وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ وَحِيْنَ
تَسْرَحُوْنَ ۝ وَتَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا
بٰلِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ ۭ اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝
وَّالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً ۭ وَ
يَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ (۸) وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ
وَمِنْهَا جَاۗىِٕرٌ ۭ وَلَوْ شَاۗءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ (۹)

Marfat.com

هُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّكُمْ مِّنْهُ شَرَابٌ وَّمِنْهُ
شَجَرٌ فِیْهِ تُسِیْمُوْنَ (۱۰) یُنْۢبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّیْتُوْنَ
وَالنَّخِیْلَ وَالْاَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ
لَاٰیَةً لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ (۱۱)
وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ ۙ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ وَالنُّجُوْمُ
مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمْرِهٖ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ (۱۲)
وَمَا ذَرَاَ لَكُمْ فِی الْاَرْضِ مُخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ
لَاٰیَةً لِّقَوْمٍ یَّذَّكَّرُوْنَ (۱۳)
وَهُوَ الَّذِیْ سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَاْكُلُوْا مِنْهُ لَحْمًا طَرِیًّا وَّ
تَسْتَخْرِجُوْا مِنْهُ حِلْیَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَی الْفُلْكَ
مَوَاخِرَ فِیْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ (۱۴)
وَاَلْقٰی فِی الْاَرْضِ رَوَاسِیَ اَنْ تَمِیْدَ بِكُمْ وَاَنْهٰرًا وَّ
سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ (۱۵)
وَعَلٰمٰتٍ ؕ وَبِالنَّجْمِ هُمْ یَهْتَدُوْنَ (۱۶) اَفَمَنْ یَّخْلُقُ
كَمَنْ لَّا یَخْلُقُ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ (۱۷) وَاِنْ تَعُدُّوْا
نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (پ ۱۴ ع ۱۶/۱۸)

(ترجمہ)۔ اور دیکھو تمہارے فائدے کے لئے مویشی پیدا کئے۔ ان میں گرم لباس (کے لئے اُون اور کھال) ہے۔ اور ایسے جانور بھی ہیں جن میں تمہاری خوراک ہے۔ علاوہ اس کے کئی منفعت بخش چیزیں بھی ہیں ان میں تمہارے لئے تحسین وجمال ہے۔ جبکہ تم صبح کے سہانے وقت باہر جنگل میں چرانے کے لئے جاتے ہو یا شام کو انہیں واپس

Marfat.com

لے آتے ہو۔ (یہ مناظر کس قدر دلآویز ہوتے ہیں۔ پھر غور کرو)۔ وہ تمہارے لئے بار برداری کا کام دیتے ہیں۔ تمہارے بوجھ اٹھا کر ایسے ایسے مقامات تک لے جاتے ہیں جہاں تم سخت جانفشانی کے بغیر نہیں پہنچ سکتے۔ حقیقت یہ ہے کہ تمہارا رب بڑا شفیق اور مہربان ہے۔ اس نے گھوڑے، خچر اور گدھے پیدا کئے تاکہ تم ان پر سوار ہو۔ اور وہ تمہاری زندگی کی رونق بنیں۔ وہ اور بہت سی اشیاء (تمہارے فائدے کے لئے) پیدا کرتا ہے۔ جن کا تمہیں کچھ علم نہیں ہے۔ سیدھے راستے پر پہنچانا تو اللہ ہی کا کام ہے۔ بعض راستے ٹیڑھے بھی ہوتے ہیں۔ اور اگر اللہ کی مشیت یہ ہوتی تو سب کو ایک ہی راستے کی ھدایت کرتا۔ (مگر اس نے صاحب اختیار بنایا اور ہدایت کے راستے کھول دیئے۔ سیدھے راستے پر چلنا یا نہ چلنا انسان کا اپنا کام ہے)۔ اللہ وہ ہے جو بادلوں سے مینہ برساتا ہے جس میں سے کچھ تو تمہارے پینے کے کام آتا ہے۔ اور کچھ زمین کو سیراب کرتا ہے۔ جس سے جنگلات پیدا ہوتے ہیں۔ جن میں تم اپنے مویشی چراتے ہو۔ اسی پانی سے وہ تمہارے لئے کھیتیاں پیدا کرتا ہے۔ زیتوں اور کھجور۔ انگور اور دیگر طرح طرح کے پھلوں کے باغات یقیناً اس سلسلہ تخلیق میں غور و فکر کرنے والوں کے لئے (کائنات کے بالحق پیدا کئے جانے کی بڑی بڑی.... نشانیاں ہیں۔ اس نے تمہاری بھلائی کے لئے رات اور دن سورج اور چاند کو مسخر کر رکھا ہے۔ اور ستارے بھی اسی کے حکم سے مسخر ہیں۔ ان تمام امور میں عقلمندوں کے لئے بڑی بڑی نشانیاں ہیں

Marfat.com

اور یہ جو رنگ برنگی اشیاء زمین کے بطن سے (تمہارے فائدے کے لئے) نکالی ہیں۔ ان میں بھی سبق حاصل کرنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔

وہ اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لئے سمندر کو مُسخّر کر رکھا ہے۔ تاکہ تم اس سے تر و تازہ گوشت نکالو اور کھاؤ اور اس سے زینت کی وہ چیزیں نکالو جنہیں تم پہنا کرتے ہو۔ تم دیکھتے ہو کہ کشتی سمندر کا سینہ چیرتی ہوئی چلی جاتی ہے۔ یہ اس لئے ہے کہ تم اپنے ربّ کا فضل تلاش کرو (اس کی نعمتوں کی قدر کرو)۔ اس کے شکر گزار بنو اور (دیکھو) اسی نے زمین میں پہاڑ قائم کر دیئے کہ وہ تمہیں لے کر (کسی طرف کو) جُھک نہ جائے اور اس نے (تمہارے لئے) نہریں رواں کر دیں اور راستے نکال دیئے تاکہ تم (تری اور خشکی کی راہیں قطع کر کے اپنی منزلِ مقصود تک پہنچ سکو۔ پھر اس نے (قطع مسافت کے لئے طرح طرح کی) علامات پیدا کر دیں (دن کے وقت اپنی منزل کا تعین کر لیں اور رات کی تاریکی میں) ستاروں سے ہدایت پا سکیں۔ پھر کیا جو ہر چیز پیدا کرتا ہے اور سب کا خالق ہے۔ اُن جیسا (کوئی اور) ہو سکتا ہے جو کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے (بلکہ وہ خود پیدا کئے گئے ہیں) کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھ سکتے؟

اگر تم اللہ کی نعمتوں کا شمار کرنا چاہو تو انہیں شمار نہیں کر سکتے۔ اس لئے کہ اس کی نعمتیں بے حد و بے حساب ہیں۔ بے شک اللہ کریم تمہاری بے جا حرکتوں سے درگذر کرنے والا رحیم ہے (اور وہ برابر اپنے احسانات کئے جا رہا ہے)۔

Marfat.com

(۱۱) = وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ ط اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ (۱۳) (پ ۲۵ ع ۱۳)

(ترجمہ) = اللہ نے کائنات کی بلندیوں اور پستیوں کی ہر چیزوں کو قانون کے مطابق چلنے کے لئے پیدا کیا ہے۔ انسان اس قانون کا علم حاصل کر کے (جسے قانونِ فطرت کہتے ہیں) ان اشیاء کائنات سے اپنے لئے مفید کام لے سکے۔

(۱۲) = اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَ النَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ (۱۹۰) الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ج سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ (پ ۴۔ ۳ : ۱۹۰/۱۹۱)۔

(ترجمہ)۔ یہ حقیقت ہے کہ جو لوگ عقل و بصیرت سے کام لیتے ہیں۔ ان کے لئے کائنات کی پیدائش اور دن رات کی گردش میں قوانینِ خداوندی کی محکمیت اور ہمہ گیری کی بڑی بڑی نشانیاں ہیں۔ صاحبانِ عقل و بصیرت اور اربابِ فکر و نظر کے لئے جو زندگی کے ہر گوشے میں کھڑے بیٹھے، لیٹے، قانونِ خداوندی کو اپنی نگاہوں کے سامنے رکھتے ہیں۔ اور کائنات کی تخلیقی ترکیب (اندازِ پیدائش) پر غور و فکر کرتے رہتے ہیں۔ اور اپنی تحقیقات کے بعد علیٰ وجہ البصیرت پکار اٹھتے ہیں کہ " اے ہمارے نشو و نما دینے والے تو نے اس کارگہ ہستی کو بیکار نہیں بنایا۔ تیری ذات اس سے بہت بلند ہے کہ کسی شے کو بے مقصد پیدا کر دے۔ تو ہمیں توفیق عطا فرما کہ ہم (علمی

Marfat.com

تحقیقات اور عملی تجربات کر کے اشیائے کائنات سے صحیح صحیح فائدہ حاصل کریں اور اس طرح) تباہی اور عذاب کی زندگی سے محفوظ رہیں۔

(۱۳) = قُلِ انْظُرُوْا مَاذَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط (پ ۱۱ : ۱۰ : ۱۰۱)

(ترجمہ)۔ اُن سے کہو کہ غور کریں (آنکھیں کھول کر دیکھیں) کہ آسمانوں، اور زمین میں کیا کچھ ہے۔

(۱۴) = وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ ز وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غٰفِلِيْنَ ۝ (پ ۱۸ ۲۳ : ۱۷)۔

(ترجمہ)۔ اور تمہارے اوپر ہم نے سات (متعدد) راستے بنائے۔ اور ہم مخلوق کی حفاظت سے غافل اور بے خبر نہیں ہیں۔

(۱۵) = اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ط وَاللّٰهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ ط وَهُوَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝

(پ ۱۳۔ ۱۳ : ۴۱)۔

(ترجمہ)۔ اور کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہم زمین کو اس کے کناروں سے گھٹاتے چلے آتے ہیں۔ اور اللہ جو فیصلہ کرتا ہے۔ اس کے فیصلے کو کوئی بھی رد کرنے والا نہیں اور وہ جلد حساب لینے والا ہے۔

(۱۶) = اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ط وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ (۶۲) لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ (۶۳) ع (پ ۲۴ - ۳۹ : ۶۲)

(ترجمہ)۔ اللہ ہی نے ہر چیز کی تخلیق فرمائی اور ہر چیز اسی کی نگرانی میں ہے۔ آسمانوں اور زمین کی کنجیاں اسی کے پاس ہیں۔ جن لوگوں نے اللہ کی آیات کا انکار

Marfat.com

کیا (اور قانونِ خداوندی پر نہ چلے) ایسے لوگ خسارہ پانے اور نقصان اٹھانے والے ہیں)۔

التسخیر (تفعیل کے وزن پر) کسی کو کسی خاص مقصد کی طرف زبردستی لے جانا۔ وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ ط (پ۲۵۔ ۴۵: ۱۳)

(ترجمہ)۔ اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین ہے۔ اس نے ان سب کو تمہارے کام میں لگا رکھا ہے۔

وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۙ وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ ط وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ط اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ ع (پ۱۳۔ ۱۴: ۳۴)

(ترجمہ)۔ اور اس طرح ایک اعتبار سے سورج اور چاند کو تمہارے اختیار میں کر دیا کہ دونوں بڑے چکر کھا رہے ہیں۔ (اور ایسے ہی) رات اور دن کو بھی تمہارے اختیار میں کر دیا۔

وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۚ (پ۱۳ ۱۴: ۳۲)

(ترجمہ)۔ اور کشتیوں کو تمہارے اختیار میں کر دیا۔ (مفردات القرآن امام راغب)۔

Marfat.com

باب ۳

شاہ راہ زندگی

قرآن مجید کا نزول!

۱۔ قرآنِ مجید کے نزول کا طریقہ۔
۲۔ قرآنِ مجید سے کفّار کی گھبراہٹ اور اعتراضات۔
۳۔ قرآنِ مجید کا کفار کو چیلنج۔
۴۔ آسمانی کتابوں اور رسُولوں کو بھیجنے کا مقصد۔
۵۔ تمام پیغمبروں کی تعلیم اور مقصد ایک تھا۔ قرآن مجید کی تعلیم کو پہچاننے، اپنانے اور باہمی اختلافات کو مٹانے کی دعوت دینا تھا۔
۶۔ اقوام عالم کے لئے ضابطۂ حیات۔
۷۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک فرض کیا ہے۔ حکم اور فیصلہ اللہ کا ہوگا۔ اور انصاف کے ساتھ ہوگا۔
۸۔ اللہ کی کتاب قرآن مجید حق ہے۔
۹۔ جمہور یا اکثریت کی حالت۔
۱۰۔ قرآن مجید روح ہے، جس سے بدبخت اور مردہ قومیں زندگی حاصل کرتی ہیں۔

Marfat.com

(۲) شاہراہِ زندگی

قرآنِ مجید کا نزول

(۱۱)۔ قرآن مجید نور ہے اور برہان ہے۔

(۱۲)۔ حکمت ۔

(۱۳)۔ قرآن مجید خیر ہے ۔

(۱۴)۔ قرآن مجید ہدایت ، رحمت و بشارت ہے۔ اس میں کل شئی کا بیان ہے۔

(۱۵)۔ قرآن مجید اپنی تفسیر آپ کرتا ہے۔ اس کی آیات مفصل اور واضح ہیں۔

(۱۶)۔ صحیح اور سچی حدیث صرف اللہ کی حدیث ہے جو شک و شبہ سے بالاتر ہے ۔

(۱۷)۔ عقل کی اہمیت اور علم کے حصول کی ضرورت۔ غور و فکر سے کام لینے کا حکم۔

(۱۸)۔ تلاوت کے آداب ۔

(۱۹)۔ قرآن مجید کی تلاوت ۔

Marfat.com

قرآن مجید کے نزول کا طریقہ

(۱) = وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ (۵۱) وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ؕ مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ؕ وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (۵۲) صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ اَلَآ اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ (۵۳) (پ ۲۵ - ۴۲:۵۳)

(ترجمہ) = کوئی بشر اس لائق نہیں کہ اللہ اس سے بات کرے مگر وحی کے ذریعہ اور پسِ پردہ ، اور رسول بھیج کر۔ پس اپنے حکم سے جو چاہے وحی کرے وہ علم کی انتہائی بلندیوں کا مالک ہے۔ اور جس کا ہر فیصلہ اور انتظام حکمت پر مبنی ہے اور اسی طرح ہم نے تیری طرف اپنے حکم سے رُوح یعنی قرآن بھیجا۔ تو نہیں جانتا تھا کہ کتاب کیا ہے اور نہ یہ جانتا تھا کہ ایمان کیا ہے۔ لیکن ہم نے اُسے نور بنایا اور ہم اس نور کے ساتھ اپنے بندوں میں سے قانونِ مشیت کے مطابق ہدایت دیتے ہیں۔ اور تو یقیناً سیدھے راستے کی طرف ہدایت کرتا ہے۔ اس اللہ کا راستہ کہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہے۔ سب کے سب اسی کے پروگرام میں سرگرم عمل ہیں۔

Marfat.com

اور تمام امور اسی کے قانون کے مطابق انجام پا رہے ہیں۔

(۲) = قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ (۹۷) (پ ۱ ۲: ۹۷)

(ترجمہ)۔ اے نبی کہہ دیجئے کہ جو کوئی جبرائیل کا دشمن ہے (ہوا کرے) اس نے تو اس (قرآن) کو اللہ کے حکم سے تیرے قلب پر اتارا ہے۔ جو پہلے آئی ہوئی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے اور ایمان لانے والوں کے لئے ہدایت اور کامیابی کی بشارت بن کر آیا ہے۔

(۳) = وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (۱۹۲) نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ (۱۹۳) عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ (۱۹۴) بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ (۱۹۵) وَاِنَّهٗ لَفِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ (۱۹۶) اَوَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ اٰيَةً اَنْ يَّعْلَمَهٗ عُلَمٰٓؤُا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ (۱۹۷) (پ ۱۹ - ۲۶: ۱۹۲ تا ۱۹۷)

(ترجمہ)۔ (۱) اور بے شک یہ (قرآن) بتدریج تمام عالم کی نشوونما دینے والے کی طرف سے نازل کیا جا رہا ہے۔

(۲) اسے امانت دار فرشتے کے ذریعہ تیرے قلب کی گہرائیوں میں اُتارا ہے۔

(۳) تاکہ تم (انبیائے سابقہ کی طرح) لوگوں کو غلط روش کے تباہ کن نتائج سے آگاہ کرو۔

(۴)۔ (یہ قرآن فصیح اور) شگفتہ عربی زبان میں نازل ہوا ہے۔

(۵)۔ اور اس کی تعلیم انبیائے سابقہ کے صحیفوں میں تھی (جو محفوظ نہ رہ سکی)

Marfat.com

(۶) کیا یہ بات اُن کے لئے نشانِ راہ نہیں بن سکتی کہ اس حقیقت کو علمائے بنی اسرائیل خوب جانتے ہیں۔

(۴) = قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ

(پ۱۴ - ۱۶ : ۱۰۲)

(ترجمہ)۔ اے نبی کہہ دیجئے کہ اس (قرآن) کو روح القدس (جبرائیل) نے آپ کے رب کی طرف سے حق کے ساتھ اُتارا ہے۔ تاکہ انہیں جو ایمان لائے ہیں۔ ثابت قدم رکھے اور مسلمانوں (فرمانبرداروں) کے لئے ہدایت اور خوشخبری ہے۔

(۵) = وَاِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ عَلِيْمٍ (پ۱۹ ۲۷:۶)

(ترجمہ)۔ اور (اے نبی) بے شک آپ پر قرآن حکمت والے زبردست علم والے کی طرف سے القار کیا گیا۔ (یعنی عطا کیا گیا)۔

(۶) = شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ (پ۲ ۲:۱۸۵)

(ترجمہ)۔ رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآنِ مجید نازل کیا گیا جو تمام نوع انسانی کے لئے سراسر ہدایت ہے اور ایسی واضح تعلیم پر مشتمل ہے جو راہِ راست دکھانے والی اور حق و باطل کا فرق کھول کر رکھ دینے والی ہے۔

(۷) = اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ تَنْزِيْلًا ۚ (پ۲۹ : ۷۶ : ۲۳)

(ترجمہ) (اے نبیؐ) ہم نے آپ پر قرآن کو تھوڑا تھوڑا کر کے اتارا ہے۔

Marfat.com

روح کی صحت و بقاء کے لئے قرآن پاک کا تھوڑا تھوڑا پڑھنا اور سیکھنا لازم آیا۔

(۸) = وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ وَّ نَزَّلْنٰهُ تَنْزِيْلًا (پ ۱۵ - ۱۷ : ۱۰۶)۔

(ترجمہ)۔ اور قرآن کو ہم نے تھوڑا تھوڑا کر کے نازل کیا ہے اور اس کے حقائق کو نکھار کر بیان کیا ہے۔ تاکہ تم لوگوں کو بتدریج بیان کرو۔ اس لئے ٹھہر ٹھہر کر اتارا گیا ہے۔

قرآن مجید کے نزول کا طریقہ نمبر ۱ ۴۲ : ۵۳ میں لفظ "اَوْ" کی تشریح :۔

اَوْ کا استعمال الاتقان۔ جلد اول ص ۲۹۴ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی نمبر ۵۔ یہ حرف اجمال کے بعد تفصیل کے لئے بھی آتا ہے۔

مثلاً (۱) وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا (۲ : ۱۳۵)

اور (۲) قَالُوْا سٰحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ (۵۱ : ۳۸)

Marfat.com

۲۔ قرآن مجید سے، کفّار کی گھبراہٹ اور اعتراضات کے جوابات:

(۱) = وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً ۚ كَذٰلِكَ ۚ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا (۳۲) وَلَا يَاْتُوْنَكَ بِمَثَلٍ اِلَّا جِئْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاَحْسَنَ تَفْسِيْرًا (۳۳) (پ ۱۹۔ ۲۵ : ۳۳)۔

(ترجمہ)۔ اور منکرین قرآن کہتے ہیں کہ اس رسول پر سارے کا سارا قرآن ایک ہی مرتبہ کیوں نہ نازل ہو گیا۔ ایسا اس لئے کیا گیا کہ ساتھ ساتھ ہی اس پر عمل ہوتا جائے۔ اس طرح اس کے خوشگوار نتائج تمہارے لئے تقویت و اطمینان قلب کا موجب بنتے جائیں۔ اور تمہارے ذہن نشین بھی ہوتا رہے۔ اور (اسی مقصد کے لئے) ہم نے اس کو ایک خاص ترتیب کے ساتھ الگ الگ اجزاء کی شکل دی ہے۔ یہ لوگ جو اعتراض بھی کریں گے اس کا جواب صداقت کے ساتھ واضح اور مدلّل تمہارے سامنے آتا جائے گا۔

(۲) = وَلَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِيًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ ؕ ءَاَعْجَمِيٌّ وَّعَرَبِيٌّ ؕ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ ؕ وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ؕ اُولٰٓئِكَ يُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ۚ (پ ۲۴۔ ۴۱ : ۴۴)

(ترجمہ)۔ اور اگر ہم اس قرآن کو عجمی زبان میں اتارتے تو یہ لوگ اعتراض کرتے کہ اس کی آیات (ہماری عربی زبان میں) واضح طور سے کیوں نہ بیان کی گئیں؟ اور کیا (قرآن تو) عجمی ہو اور (رسول و مخاطب) عربی!

Marfat.com

اُنہیں کہدو کہ یہ قرآن تو ایمان والوں کے لئے ہدایت اور شفا ہے۔
اور جو لوگ ایمان نہیں لاتے ان کے کانوں میں گرانی ہے (یعنی
اُن کے کان سُننے کے لئے تیار نہیں ہوتے اور وہ (قرآن) اُن
کے حق میں محرومی ہے (جو سمجھ کر نہ پڑھے اسے روشنی کیسے ملے
گی۔) گویا یہ لوگ کسی (نامعلوم) دُور کی جگہ سے پکارے جاتے ہیں۔

(۳) = وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيَاتُنَا بَيِّنٰتٍ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ لَا
يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَيْرِ هٰذَآ اَوْ بَدِّلْهُ ؕ
قُلْ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِيْ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ
اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ۚ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ
يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ (پ ۱۱ - ۱۰ : ۱۵)

(ترجمہ) - جب ان کے سامنے واضح آیات تلاوت کی جاتی ہیں تو وہ
لوگ جن کو ہم سے ملنے کی اُمید نہیں (یعنی وہ قیامت کو نہیں مانتے)
اور کہتے ہیں کہ اس قرآن کے سوا اور کوئی کتاب لاؤ یا اسی کو بدل
دو۔ انہیں کہدو کہ یہ میرے لئے ممکن ہی نہیں کہ میں اس میں ترمیم
یا تنسیخ کروں۔ بس میں تو اُسی کا اتباع کروں گا جو میرے پاس
وحی کے ذریعہ حکم پہنچا ہے۔ اگر میں اپنے ربّ کی نافرمانی کروں
تو مجھے بڑے بھاری دن کے عذاب کا خوف ہے (قیامت کے
دن باز پرس ہوگی)۔

(۳) = وَاِذَا لَمْ تَاْتِهِمْ بِاٰيَةٍ قَالُوْا لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا ؕ قُلْ اِنَّمَآ
اَتَّبِعُ مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ مِنْ رَّبِّيْ ۚ هٰذَا بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ
وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ (۲۰۳) (پ ۹ - ۷ : ۲۰۳)

Marfat.com

(ترجمہ)۔ اور جب تو اُن کے پاس (اُن کی مرضی کے مطابق) کوئی آیت نہیں لاتا تو کہتے ہیں خود اسے کیوں نہیں بنا لاتا۔ اُن سے کہدو کہ میں تو صرف اس کی پیروی کرتا ہوں جو میرے رب سے میری طرف وحی کیا جاتا ہے۔ لہٰذا یہ تمہارے رب کی طرف سے روشن دلیلیں ہیں۔ اور ہدایت و رحمت اُن لوگوں کے لئے ہے، جو ایمان لاتے ہیں۔

الفاظ کی وضاحت :-

اَلْاٰیَۃُ ۔ ظاہر یعنی واضح علامت ۔ کسی مصنوع کے علم سے صانع کا علم

(۱)۔ آیۃٌ کا لفظ بلند عمارت کے لئے بھی بولا جاتا ہے (۲۶ : ۱۲۸)

(۲)۔ قرآن ہر اس حصّہ کو جو کسی حکم پر دال ہو آیۃ کہا جاتا ہے۔ عام اس سے کہ وہ سورہ ہو یا اس کی ایک فصل یا کئی فصلیں ہوں۔

(۳)۔ اور کبھی ہر اس کلام کو جو لفظی اعتبار سے دوسرے سے الگ ہو۔ اس اعتبار سے سورہ کی آیات کو آیات کہا جاتا ہے جن کے ذریعہ سورہ شمار کی جاتی ہے۔ آیات سے فکری دلائل بھی مراد ہوتے ہیں (۲۹ : ۴۴) (۲۹ : ۴۹) (۱۲ : ۱۰۵) (مفردات القرآن امام راغب رح)

اَلسُّوْرَۃُ کے معنی بلند مرتبہ کے ہیں۔ اور حکم و احکام کے بھی ہیں۔

سُوْرُ المدینۃ کے معنی شہر پناہ کے ہیں۔ سُوْرَۃُ القرآن (قرآن کی سورۃ) جس طرح شہر پناہ سے شہر کی حفاظت ہوتی ہے۔ اسی طرح سورۃ میں قرآن کریم کے احکام محفوظ ہوتے ہیں۔

سورۃ۔ دیوار کے معنوں میں (۵۷ : ۱۳) دیکھیں۔

Marfat.com

③ = قرآنِ مجید کا کفار کو چیلنج !

① = قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا۔ (پ۱۵ - ۱۷ : ۸۸)۔

(ترجمہ)۔ ان سے کہدیں (کہ قرآن کی سچائی کا ثبوت یہ ہے) کہ اگر تمام دنیا کے انسان اور جن (بدوی) سب کے سب مل کر بھی کوشش کریں کہ اس قرآن جیسا (دوسرا) قرآن بنالیں تو وہ ایسا نہیں کر سکیں گے۔ خواہ وہ ایک دوسرے کے کتنے ہی مددگار کیوں نہ بن جائیں۔

② = قُلْ فَاْتُوْا بِكِتٰبٍ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ هُوَ اَهْدٰى مِنْهُمَآ اَتَّبِعْهُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ (پ۲۰ - ۲۸ : ۴۹)۔

(ترجمہ)۔ ان سے کہدو کہ کوئی اور کتاب اللہ کی طرف سے لے آؤ جو ان دونوں (توریت و قرآن مجید) سے زیادہ ہدایت بخشنے والی ہو۔ اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو (مجھے تو ہدایت کی پیروی کرنی ہے۔ میں تو اسی کی پیروی کروں گا جو من گھڑت نہ ہو۔ اللہ کی طرف سے حقیقی ہدایت ہو۔

③ = اَمْ يَقُوْلُوْنَ تَقَوَّلَهٗ ۚ بَلْ لَّا يُؤْمِنُوْنَ (۳۳) فَلْيَاْتُوْا بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖٓ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ (۳۴) (پ۲۷ - ۵۲ : ۳۳/۳۴)

(ترجمہ)۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ (اس پر وحی کچھ نہیں آتی بلکہ) یہ سب کچھ اپنے جی سے گھڑ لیتا ہے۔ (پھر اسے خدا کی طرف منسوب کر دیتا ہے)۔ لیکن دراصل یہ لوگ ایمان لانا نہیں چاہتے۔ (ان سے کہو کہ اگر تم

Marfat.com

اپنے اس قول میں سچے ہو تو اس جیسا ضابطہ حیات اور اس پائے کا کلام بنا کر دکھاؤ (حالانکہ تمہارے پاس بڑے بڑے شاعر بھی ہیں اور کاہن بھی)۔

④ = اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَیٰتٍ وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ (پ ۱۲ - ۱۱ : ۱۳)۔

(ترجمہ)۔ یہ لوگ کیا کہتے ہیں کہ قرآن پیغمبر کی تصنیف ہے۔ یعنی تم نے خود اسے افترار کر لیا ہے۔ انہیں کہہ دو کہ تم ایسی ہی دس سورتیں بنا لاؤ اور خدا کو چھوڑ کر اپنی مدد کے لئے جس جس کو چاہو بلا لو۔ اگر تم سچے ہو!

⑤ = وَاِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ص وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ (۲۳) فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ج صلے اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِیْنَ ط

(پ ۱ - ۲ : ۲۳/۲۴)۔

(ترجمہ)۔ اور اگر تمہیں اس امر میں شک ہے کہ یہ کتاب جو ہم نے اپنے بندے پر نازل فرمائی ہے یہ اگر ہماری نہیں ہے تو اس کی مانند ایک سورت ہی بنا لاؤ یا جس جس کی مدد تم چاہو لے لو۔ اگر تم سچے ہو تو یہ کام کر کے دکھاؤ۔ اگر تم نے ایسا نہ کیا اور ہرگز تم ایسا نہیں کر سکتے تو تم اس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں جو منکرین کے لئے تیار کی گئی ہے۔

⑥ = اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا

Marfat.com

مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ (۳۸) بَلْ كَذَّبُوْا بِمَا لَمْ يُحِيْطُوْا بِعِلْمِهٖ وَلَمَّا يَاْتِهِمْ تَاْوِيْلُهٗ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ (پ ۱۱ - ۱۰ : ۳۸/۳۹) -

(ترجمہ)- کیا کہتے ہیں کہ پیغمبر نے قرآن کو خود گھڑ لیا ہے۔ تو اے پیغمبر تم اُن سے کہدو کہ قرآن جیسی ایک سورت ہی تم بنا لاؤ۔ اور خدا کو چھوڑ کر جس قدر ممکن ہو سکے تم دوسروں کو بھی اپنی مدد کے لئے بلا لاؤ۔ اگر تم سچے ہو۔ بلکہ اسے جُھٹلاتے ہیں۔ جس کے علم کا (بغیر تدبیر کے) وہ احاطہ بھی نہیں کر سکتے اور نہ اس کی حقیقت اُن کے سامنے آئی ہے اسی طرح اُن لوگوں نے جُھٹلایا جو ان سے پہلے تھے۔ لہٰذا تم دیکھ لو (ان جُھٹلانے والے) ظالموں کا انجام کیا ہوا تھا؟

⑦ = وَقَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ اكْتَتَبَهَا فَهِيَ تُمْلٰى عَلَيْهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا (۵) قُلْ اَنْزَلَهُ الَّذِيْ يَعْلَمُ السِّرَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط اِنَّهٗ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا (پ ۱۸ ۲۵:۶)

(ترجمہ)= یہ کہتے ہیں (کہ یہ قرآن پچھلے لوگوں کے قصے کہانیاں ہیں) لوگ آ کر اس سے بیان کرتے ہیں اور یہ اُنھیں) لکھا لیتا ہے۔ پھر صبح و شام اس کے یہاں کاتبوں کو لکھوائی جاتی ہے۔ (اس کا نام وحی رکھ لیا) ان سے کہو کہ اس قرآن کو اس خدا نے نازل فرمایا ہے۔ جو کائنات کے اسرار اور پوشیدہ رموز سے کما حقہٗ واقف ہے بے شک وہ غفور بھی ہے اور رحیم بھی ہے۔

Marfat.com

⑷ = آسمانی کتابوں اور رسولوں کو بھیجنے کا مقصد :

① = رُسُلاً مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا (۱۶۵) لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَآ اَنْزَلَ اِلَيْكَ اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَشْهَدُوْنَ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا (۱۶۶) اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوْا ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا (۱۶۷) - اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَظَلَمُوْا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيْقًا ۙ (پ ۶ - ۴ : ۱۶۵ تا ۱۶۸) -

(ترجمہ)- ہم نے رسولوں کو بشارت و خوشخبری سنانے اور بُرے کاموں کے بُرے نتائج پر خوف دلانے (ڈرانے) کے لئے بھیجا تھا۔ تاکہ رسولوں کے بعد لوگوں کے لئے کوئی بھی حجت اور عذر اللہ پر باقی نہ رہے۔ اور وہ تو ہر چیز پر غالب ہے۔ اس کا ہر کام حکمت پر مبنی ہے (اگر مخالفین اور حق ناشناش شہادت نہیں دیتے تو نہ دیں) لیکن اللہ تو اپنے علم کے ساتھ جو آپ پر نازل کیا گیا ہے - اس کی گواہی دیتا ہے اور فرشتے بھی اس کی شہادت دیتے ہیں۔ شاہد ہونے کے لحاظ سے تو اللہ کی شہادت ہی کافی ہے۔ بیشک جن لوگوں نے انکار کیا اور اللہ کے راستے سے روگردانی کی، اور خود رُکے اور دوسروں کو بھی رُوکا وہ حق سے ہٹ کر دور بڑی ہی ضلالت اور گمراہی میں جا پڑے۔ بے شک وہ لوگ جنہوں نے

Marfat.com

انکار کیا اور ظلم و ستم سے باز نہ آئے۔ اللہ ایسا نہیں کہ انہیں معاف کر دے۔ اور نہ یہ کہ ان کو راہ دکھائے۔

(۲) = وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ج فَمَنْ اٰمَنَ وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ (پ ۷/۹)

(ترجمہ) = ہم رسولوں کو اس لئے بھیجتے ہیں کہ (اللہ کے ضابطہ قوانین کے مطابق عمل کرنے والوں کو) خوشخبری سنائیں اور (غلط روش اختیار کرنے والوں کو تباہی و بربادی سے) بچائیں۔ پھر جو ایمان لایا اور اس نے اپنی اصلاح کر لی تو ایسے لوگوں کو نہ تو کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے (برخلاف اس کے) جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تو وہ عذاب میں مبتلا ہو جائیں گے۔ اس لئے کہ فسق و فجور (اور بے راہ روی کا یہی نتیجہ ہوتا ہے)۔

(۳) = وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (۱۵۶) اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰى طَآئِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا ص وَاِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ (۱۵۷) اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ لَكُنَّآ اَهْدٰى مِنْهُمْ ج فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ ج فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَصَدَفَ عَنْهَا ط سَنَجْزِي الَّذِيْنَ يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ

(پ ۸ - ۶ : ۱۵۶ تا ۱۵۸)۔

(ترجمہ) = اور یہ ایسی کتاب ہے جس کو ہم نے اتارا بڑی بابرکت کتاب بنا کر۔

Marfat.com

(اس سے انسانی ذات کو نشوونما ملتی ہے۔ جس سے مختلف قسم کی صلاحیتیں بروئے کار آجاتی ہیں) لہٰذا اس کا اتباع کرو اور تقویٰ و پرہیزگاری اختیار کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے (یعنی تمہاری صلاحیتوں کو بروئے کار لایا جائے) ایسا نہ ہو کہ تم کہو کہ کتاب ہم سے پہلے دو گروہوں (یہود و نصاریٰ) پر اتاری گئی اور ہم اُن کے پڑھنے سے یقیناً بے خبر تھے یا کہنے لگو کہ اگر ہم پر کتاب اتاری جاتی تو ہم ان سے بھی زیادہ ہدایت یافتہ بن جاتے۔ لہٰذا تمہاری طرف تمہارے رب کی طرف سے واضح دلائل اور ہدایت (صحیح رہنمائی) اور رحمت آگئی اب اس سے زیادہ ظالم اور بدبخت کون ہو سکتا ہے جو اللہ کی آیات کو جھٹلائے اور اُن سے مُنہ موڑے۔ جو لوگ ہماری آیتوں سے منہ موڑتے ہیں۔ اُنہیں اس رُوگردانی کی پاداش میں ہم بدترین سزا دے کر رہیں گے۔

④ = ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ (پ ۸۔ ۶: ۱۳۲)

(ترجمہ)۔ اللہ پیغمبروں کو اس لئے بھیجتا ہے کہ لوگوں کو صحیح راستے (یعنی صراطِ مستقیم) کی تعلیم دیں۔ جب تک پیغمبر بھیج کر اس قوم کو مطلع نہیں کر دیتا تب تک جرائم کی پاداش میں انہیں سزا نہیں دیتا۔

⑤ = يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اَنْ اَنْذِرُوْٓا اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاتَّقُوْنِ (پ ۱۴۔ ۱۶: ۲)۔

(ترجمہ)۔ وہ (اللہ) فرشتوں کو اپنے حکم سے وحی کے ساتھ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے (اپنے قانون کے مطابق) بھیجتا ہے) کہ میرے بندوں کو بتا دو کہ میرے سوا اس کائنات میں کوئی الٰہ (معبود صاحبِ اختیار و اقتدار جس کے آگے سرِ تسلیم خم کیا جائے) کوئی نہیں اس لئے میرا تقویٰ اختیار کرو

Marfat.com

⑤ = تمام پیغمبروں کی تعلیم اور مقصد ایک تھا: قرآن مجید کی تعلیم کو پہچاننے، اپنانے اور باہمی اختلافات کو مٹانے کی دعوت دینا تھا!

① = اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا ۙ شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ؕ (پ ۲۹ - ۷۳ : ۱۵) -

(ترجمہ)- بلاشبہ ہم نے تم لوگوں کی طرف ایک رسول بھیجا- یہ رسول تم پر نگراں ہے (اور تمہارے حالات سے واقف ہے)۔ اور یہ اسی طرح کا رسُول ہے۔ جس طرح ہم نے فرعون کی طرف رسول بھیجا تھا۔

② = كَذٰلِكَ يُوْحِيْٓ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۙ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ؕ (پ ۲۵ - ۴۲ : ۳) -

(ترجمہ)- اسی طرح تمہاری طرف (اللہ) وحی کرتا ہے (جس طرح) ان لوگوں کی طرف وحی کی جو تم سے پہلے تھے۔ زبردست غلبہ اور حکمت والا صرف اللہ تعالےٰ ہے۔

③ = اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۚ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَعِيْسٰى وَاَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ وَهٰرُوْنَ وَسُلَيْمٰنَ ۚ وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ۚ (پ ۶ - ۴ : ۱۶۳) -

(ترجمہ)= (یہ کوئی نیا دین نہیں ہے۔ بلکہ یہ وہی سابقہ دین ہے) ہم نے تمہاری طرف بھی اسی طرح وحی بھیجی ہے جس طرح ہم نے نوح اور اس کے بعد کے پیغمبروں کی طرف وحی بھیجی تھی۔ ہم نے ابراہیمؑ اسمٰعیلؑ۔ اسحٰقؑ یعقوبؑ

Marfat.com

اور اولاد یعقوب عیسیٰ۔ ایوب۔ یونس۔ ہارون اور سلیمان کو ایسا
ہی ضابطۂ حیات اور دستور العمل دیا تھا۔ اور ہم نے داؤد کو زبور دی تھی۔

④ = اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ؕ
اَلَّذِیْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۘ (پ ۷ : ۶ : ۲۰)۔

(ترجمہ)۔ جنہیں ہم نے کتاب دی تھی۔ وہ اس کتاب (قرآن) کو پہچانتے ہیں۔
جس طرح اپنی اولاد کو جانتے ہیں۔ مگر جو اپنے آپکو نقصان میں ڈالتے ہیں
وہ ایمان نہیں لائیں گے۔

⑤ = اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ یَقُصُّ عَلٰی بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اَكْثَرَ الَّذِیْ
هُمْ فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ۝ وَاِنَّهٗ لَهُدًی وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ۝
اِنَّ رَبَّكَ یَقْضِیْ بَیْنَهُمْ بِحُكْمِهٖ ۚ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْعَلِیْمُ (پ ۲۰ ۲۷)

(ترجمہ)۔ یہ قرآن بنی اسرائیل کے سامنے ایسی اکثر چیزیں بیان کرتا ہے جن کے متعلق
ان کو اختلاف تھا۔ اور بے شک تمہارا رب اپنے حکم سے ان کے درمیان
فیصلہ کرے گا اور وہی عزت والا اور علم والا (ہر چیز پر غلبہ اسی کا ہے
اور باخبر بھی وہی ہے)۔

⑥ = وَمَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَیِّنَ لَهُمُ الَّذِی اخْتَلَفُوْا
فِیْهِ ۙ وَهُدًی وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ (پ ۱۴ - ۱۶ : ۶۴)۔

(ترجمہ)۔ ہم نے یہ قرآن اس لئے بھی اتارا ہے کہ جن باتوں میں یہ اختلاف کرتے
ہیں انہیں واضح کر دو۔ اور یہ قرآن سراپا ہدایت و رحمت ہے ایمان
دار قوم کے لئے۔

⑦ = وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ
وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰی وَمَنْ حَوْلَهَا ؕ وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ

Marfat.com

يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ (پ-۶:۹۲)

(ترجمہ) = اور یہ کتاب جسے ہم نے نازل کیا ہے، بڑی بابرکت کتاب ہے۔ اور تعلیم کو سچ کر دکھانے والی ہے جو اس سے پہلے دی گئی تھی۔ اور اس کتاب کے ذریعہ اہل مکہ اور اس کے گرد و پیش کے باشندوں کو ان کی غلط روش کے تباہ کن نتائج سے آگاہ کرو۔ جو لوگ آخرت کو مانتے ہیں۔ وہ لوگ اس کتاب کو مانتے ہیں اور اس کتاب پر ایمان لانے کے بعد اپنی صلوٰۃ (نماز) کی حفاظت کرتے ہیں۔

⑧ = وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنْذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۭ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ (پ۲۵ : ۴۲ : ۷)۔

(ترجمہ) = اور اسی طرح ہم نے تم پر عربی زبان میں قرآن کو وحی کیا۔ تاکہ تم مکہ والوں اور اس کے گرد و نواح والوں کو ڈراؤ (اور نصیحت کرو) قیامت کے دن سے جس کے آنے میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں (اور اس دن ایک گروہ تو جنت میں ہوگا اور ایک گروہ (فرقہ) جہنم میں۔

⑨ = وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ۭ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ۭ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ (۸۴) وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى وَاِلْيَاسَ ۭ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ (۸۵) وَاِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَيُوْنُسَ وَلُوْطًا ۭ وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ (۸۶) وَمِنْ اٰبَآئِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَاِخْوَانِهِمْ ۚ وَاجْتَبَيْنٰهُمْ وَهَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (۸۷) ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ

Marfat.com

مِنْ عِبَادِهٖ وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (۸۸)
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ فَاِنْ
يَّكْفُرْ بِهَا هٰٓؤُلَآءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ (۸۹)
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰهُمُ اقْتَدِهْ (پ - ۷: ۸۴/۹۰)

(ترجمہ) = ہم نے ابراہیم کو اسحٰق اور یعقوب جیسی اولاد دی - اور ہر ایک کو ہم نے زندگی کی سیدھی راہ دکھائی تھی - اور اس کی نسل سے ہم نے داؤد سلیمان - ایوب - یوسف - موسیٰ اور ہارون کو ہدایت بخشی تھی - اس طرح ہم نیک کام کرنے والوں کی محنت کو بار آور کیا کرتے ہیں - اسی کی اولاد سے زکریا - یحییٰ - عیسیٰ اور الیاس کا شمار ہے - یہ سب صالحین میں سے تھے - نیز اسمٰعیل - الیسع - یونس اور لوط بھی اسی جماعت میں شامل تھے - ان سب کو اقوام عالم پر فضیلت عطا کی اور ان کے آباؤ اجداد اور ان کی نسل اور اُن کے بھائی بندوں میں سے بھی ہم بہتوں کو برگزیدہ کیا - اور انہیں منتخب کر لیا - اور سیدھے راستے کی طرف اُن کی رہنمائی کی - یہ اللہ کی ہدایت ہے - جس کے ساتھ وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اپنے قانون کے مطابق رہنمائی کرتا ہے - لیکن اگر کہیں ان لوگوں نے شرک کیا ہوتا تو ان کا سب کیا کرایا غارت ہو جاتا - یہ وہ لوگ تھے جن کو ہم نے کتاب اور حکم (یعنی لوگوں میں کتابِ خداوندی کے مطابق فیصلے کرنے کے اختیارات) اور نبوت (خدا کی طرف سے وحی پانے کا امتیازِ خصوصی) عطا کئے تھے - پھر اگر یہ لوگ اس ضابطۂ خداوندی پر چلنے سے انکار کرتے ہیں جو اب قرآن میں دیا گیا ہے (تو ان کے انکار

Marfat.com

سے کچھ بگڑنے والا نہیں۔ ہم نے اس کی (پیروی اور حفاظت) ایسے لوگوں کے سپرد کی ہے۔ جو ان لوگوں کی طرح اس کی صداقت سے انکار نہیں کرتے (اے پیغمبرؐ) یہ وہ لوگ ہیں جن کو خدا نے راہِ حق دکھائی۔ لہٰذا تم بھی اُن کے راہ حق کی پیروی کرو۔

(۱۰) = شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ۭ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ ۭ اَللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ (پ ۲۵ - ۴۲ : ۱۳)۔

(ترجمہ) = اس (اللہ) نے تمہارے لئے دین کا وہی راستہ مقرر کیا ہے۔ جس کا نوح کو حکم دیا تھا۔ اور اب تمہاری طرف وحی کے ذریعہ بھیجا ہے۔ اور جس کی ہدایت ہم ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ کو دے چکے ہیں اس تاکید کے ساتھ کہ اس دین کو قائم کرو اور اس میں متفرق نہ ہو جانا۔ مشرکین کو یہ بات سخت ناگوار گزرتی ہے۔ جس کی طرف تم انہیں دعوت دے رہے ہو۔ اللہ جسے چاہتا ہے اپنے لئے منتخب کر لیتا ہے۔ اور اسے اپنی طرف ہدایت دیتا ہے جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے۔

(۱۱) = وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ اِذْ قَالُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰي بَشَرٍ مِّنْ شَيْءٍ ۭ قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِيْ جَاۗءَ بِهٖ مُوْسٰي نُوْرًا وَّهُدًى لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِيْسَ تُبْدُوْنَهَا وَتُخْفُوْنَ كَثِيْرًا ۚ وَعُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنْتُمْ وَلَآ اٰبَاۗؤُكُمْ ۭ قُلِ اللّٰهُ ۙ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ (پ - ۶ : ۹۲)

Marfat.com

(ترجمہ) (یہ لوگ اللہ کے متعلق صحیح اندازہ ہی نہیں لگا سکے) - اللہ کی جیسی قدر جاننی چاہیئے تھی، ان لوگوں نے نہیں جانی۔ جب وہ کہتے ہیں کہ خدا نے کسی بشر پر کچھ نازل نہیں کیا (اور نہ کیا کرتا ہے) (اور نہ کوئی کتاب من جانب اللہ ہو سکتی ہے) تو اُن سے کہدو کہ وہ کتاب کس نے اتاری جو موسیٰ کو دی گئی تھی (اور موسیٰ بھی انسان تھا) - وہ کتاب لوگوں کے لئے سراپا نور و ہدایت تھی۔ تم نے اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ اب تم اس میں سے (اپنی مصلحت کے پیشِ نظر) کچھ حصے ظاہر کرتے ہو اور بہت سے حصے کو چھپا رکھتے ہو۔ حالانکہ تمہیں اس کتاب کے ذریعہ سے ان کتابوں کا علم دیا گیا تھا۔ جن کو نہ تم جانتے تھے اور نہ تمہارے باپ دادا کو علم تھا۔ اُن سے کہدو کہ اللہ نے وہ کتاب بھی اُتاری تھی اور یہ کتاب بھی اللہ ہی نے اُتاری ہے اگر وہ (اب بھی) نہ مانیں تو انہیں اُن کی لغویات میں کھیلتے ہوئے چھوڑ دو۔

(۱۳) = اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُدْعَوْنَ اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ (۲۳) ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ۖ وَغَرَّهُمْ فِيْ دِيْنِهِمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝

(پ ۳ - ۳ : ۲۳/۲۴) -

(ترجمہ) - تم نے نہیں دیکھا کہ جن لوگوں کو کتاب یعنی ضابطۂ خداوندی کا کچھ حصہ دیا گیا تھا، ان کی حالت یہ ہے کہ جب اُنہیں کتاب الٰہی کی طرف بلایا جاتا ہے۔ تاکہ وہ (کتاب) اُن کے درمیان باہمی معاملات کا فیصلہ

Marfat.com

کردے تو ان میں کا ایک گروہ (خصوصًا اُن کے مذہبی پیشوا) اس کتاب سے رُوگردانی کرتے ہیں۔ ایسا طرزِ عمل اس لئے ہے کہ قانونِ مکافات پر ان کا صحیح ایمان نہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں جہنم کی آگ چھُو نہیں سکتی۔ اگر ہمیں دوزخ میں جانا بھی پڑا تو محض چند دنوں کے لئے۔ یہ ان کا خود ساختہ عقیدہ ہے۔ اور اس عقیدے نے تو انہیں دین کے معاملے میں بڑے فریب میں مبتلا کر رکھا ہے۔

Marfat.com

⑥ = اَقوامِ عالَم کے لئے ضابطۂ حیات!

① = اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ (پ ۲۳ - ۳۸ : ۸۷)۔

(ترجمہ)۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ (کتاب) تمام عالمین کے لئے نصیحت یعنی ضابطۂ حیات ہے۔

② = وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ع (پ ۲۹ - ۶۸ : ۵۲)

(ترجمہ)۔ یہ (قرآن) تمام دنیا کے لئے نصیحت (ضابطۂ حیات) ہے۔

③ = تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرَا ن (پ ۱۸ - ۲۵ : ۱)

(ترجمہ)۔ وہ ذات جس نے اپنے بندے پر وہ کتاب نازل فرمائی جو حق و باطل اور غلط و صحیح میں امتیاز کرنے والی ہے۔ تاکہ اس کے ذریعہ اقوامِ عالم کو آگاہ کر دیا جائے کہ غلط راہ پر چلنے کا نتیجہ کیا ہے۔

④ = وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ (پ ۲۲ - ۳۴ : ۲۸)

(ترجمہ) (اے رسول) ہم نے تمہیں تمام نوعِ انسانی کی طرف خوشخبری سنانے والا اور (آخرت کے عذاب سے) ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ یعنی قوانینِ خداوندی پر عمل پیرا ہونے کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے خوشگوار نتائج کی خوشخبری دینے والا اور اُن (قوانینِ خداوندی) کی خلاف ورزی کے عواقب پر الم انگیزی۔ لیکن اکثر لوگ اس حقیقت کا علم نہیں رکھتے (اور فضول اعتراض کرتے رہتے ہیں)۔

Marfat.com

⑤ = وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (پ - ۲۱ : ۱۰۷)

(ترجمہ) (اے نبی) اور ہم نے تمہیں تمام عالمین (قوموں) کے لئے رحمت بناکر بھیجا ہے۔

⑥ = وَمَآ اَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِيْنَ (۱۰۳) وَمَا تَسْـَٔلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ع (پ ۱۳ - ۱۲ : ۱۰۳/۱۰۴)

(ترجمہ) - اکثر لوگ ایمان نہیں لائیں گے خواہ آپ کتنا ہی چاہیں (حالانکہ) تم اس تبلیغ پر کچھ بھی معاوضہ نہیں مانگتے - یہ قرآن تو تمام عالم (قوموں) کے لئے ضابطۂ حیات ہے۔

⑦ = اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ ۝ (پ ۳۰ - ۶ : ۹۰)

(ترجمہ) - یہ (قرآن) تو تمام عالم انسانیت کے لئے ضابطۂ حیات ہے۔

Marfat.com

⑦ = اللہ نے قرآن فرض کیا ہے۔ حکم اور فیصلہ اللہ کا ہوگا اور انصاف کے ساتھ ہوگا۔

① = اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ (پ ۲۰ - ۲۸ : ۸۵)

(ترجمہ)۔ بے شک اللہ نے تم پر قرآن فرض کیا ہے (یعنی اس پر عمل کرنا، اور اس کی تبلیغ کرنا فرض کر دیا)

② = فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ یَّخَافُ وَعِیْدِ (پ ۲۶ - ۵۰ : ۴۵)

(ترجمہ)۔ جو میرے وعدہ (باز پرس) سے خوف رکھتا ہے، اسے قرآن پیش کرتا جا۔ (تاکہ انہیں معلوم ہو جائے کہ غلط راہ پر چلنے کا نتیجہ تباہی ہے)۔

③ = وَمَنْ لَّمْ یَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ

(پ ۶ - ۵ : ۴۴) اور جو شخص اللہ کے نازل کردہ حکم کے مطابق فیصلہ نہ کرے تو وہ شخص کافر ہے۔

④ = وَمَنْ لَّمْ یَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ

(ترجمہ)۔ جو اللہ کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلہ نہ کریں تو وہ ظالم ہیں۔

⑤ = وَمَنْ لَّمْ یَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ

(پ ۶ - ۵ : ۴۷)

(ترجمہ)۔ اور جو اللہ کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلہ نہ کرے تو وہ فاسق (بدکار) ہے۔

⑥ = وَاَنْزَلْنَآ اِلَیْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَیْمِنًا عَلَیْهِ فَاحْكُمْ بَیْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ (پ ۶ - ۵ : ۴۸)۔

Marfat.com

(ترجمہ)۔ اور ہم نے تمہاری طرف حق کے ساتھ کتاب نازل کی ہے۔ جو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے۔ اور اس (کے مضامین اور احکام) پر نگہبان بھی ہے۔ لہٰذا تم اللہ کے نازل کردہ قانون کے مطابق لوگوں کے معاملات کا فیصلہ کیا کرو — اور جو حق تمہارے پاس آچکا ہے اس سے منہ موڑ کر ان کی خواہشات کی پیروی نہ کرو۔

(۷) = وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ عَنْۢ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ ۭ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ (۴۹) اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ ۭ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ (پ ۶ - ۵: ۴۹/۵۰)

(ترجمہ)۔ اور اے رسول ان لوگوں کے معاملات کے فیصلے اللہ کے نازل کردہ احکام کے مطابق کیا کرو۔ اور اس میں لوگوں کے ذاتی مفاد اور خواہشات کی رعایت قطعاً نہ کرو۔ اور ان سے بچتے رہو کہ کسی حکم سے جو خدا نے تم پر نازل کیا ہے۔ آپ کو بہکا نہ دیں (وہ ان احکام سے منحرف کرنے کی کوشش کریں گے) پھر اگر یہ اس سے منہ موڑ کر غلط راستہ اختیار کرلیں تو جان لو کہ اللہ ان کے جرائم کی پاداش میں تباہیاں لانے والا ہے۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ ان میں سے اکثر لوگ فاسق ہیں۔ (اگر یہ لوگ اللہ کی کتاب سے منہ موڑتے ہیں) تو کیا پھر جاہلیت کے قوانین اور احکام چلانا چاہتے ہیں۔ حالانکہ جو لوگ اللہ پر یقین رکھتے ہیں ان کے نزدیک اللہ سے بہتر فیصلہ کرنے والا کوئی نہیں۔

(پ ۶ - ۵ : ۴۹ - ۵۰)۔

Marfat.com

⑧ = وَاُوْحِیَ اِلَیَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَکُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ...

(پ ۷: ۱۹)

(ترجمہ)۔ اور یہ قرآن ہی میری طرف وحی کیا گیا ہے۔ تاکہ میں تمہیں اس (قرآن) کے ذریعہ اعمال کے نتائج سے ڈراؤں۔ اور اسے بھی جس کو یہ (قرآن) پہنچے۔

⑨ = وَکَذٰلِکَ نُصَرِّفُ الْاٰیٰتِ وَلِیَقُوْلُوْا دَرَسْتَ وَلِنُبَیِّنَهٗ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ (۱۰۵) اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِکِیْنَ (پ ۷ - ۶: ۱۰۵/۱۰۶)

(ترجمہ)۔ اور اس طرح ہم اپنی آیات کو بار بار مختلف انداز سے بیان کرتے ہیں (تاکہ حجت تمام ہو جائے) اور بول اٹھیں کہ تم نے (بیان حق میں کوئی کمی نہیں کی اور سب کچھ) پڑھ کر سنا دیا۔ نیز اس لئے کہ جو لوگ جاننے والے ہیں۔ اُن کے لئے (دلائل حق) روشن کر دیں۔ (اے پیغمبر) تمہارے رب کی طرف سے جو کچھ تم پر وحی کی گئی ہے۔ تم اس کی پیروی کرو۔ کیونکہ کوئی معبود نہیں مگر اس کی ذات کے سوا۔ اور ان مشرکین کو ان کے حال پر چھوڑ دو۔

⑩ = قُلْ اِنَّمَآ اُنْذِرُکُمْ بِالْوَحْیِ ۚ (پ ۱۷ - ۲۱: ۴۵)

(ترجمہ)۔ (اے رسول) کہدو کہ بے شک میں تمہیں وحی کے ذریعہ خوف دلاتا ہوں

⑪ = قُلْ اِنِّیْ نُهِیْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا جَآءَنِیَ الْبَیِّنٰتُ مِنْ رَّبِّیْ ۫ وَاُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (پ ۲۴ - ۴۰: ۶۶)

(ترجمہ)۔ اے نبی ان لوگوں سے کہدو۔ کہ مجھے ان ہستیوں کی عبدیت و اطاعت

Marfat.com

سے روکدیا گیا ہے جن کے اقتدار واختیار کو تم تسلیم کرتے ہو۔
میرے پاس تو میرے ربّ کی طرف سے واضح ضابطۂ حیات آچکا
ہے۔ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں رب العالمین کے آگے سرِ تسلیم خم کردوں۔

(۱۲) = قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ (۶۴) وَلَقَدْ
اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ
عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ (۶۵) بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ
مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ (۶۶) وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ
جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ۚ
سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ (پ ۲۴ - ۳۹: ۶۵ تا ۶۷)۔

(ترجمہ)۔ (اے محمدؐ) آپ کہدیں: کیا تم مجھے بھی غیر اللہ کی عبدیت (غلامی) اختیار کرنے کو کہتے ہو؟ تم بہت ہی نادان ہو۔ اور تمہاری طرف اور تم سے پہلے جتنے پیغمبر گذرے ہیں ان پر بھی یہی وحی کی گئی تھی کہ اگر تو نے شرک کیا یعنی خدا کے ساتھ کسی اور کی اطاعت کرے گا تو تیرے تمام اعمال اکارت ہوجائیں گے۔ اور تو نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہوجائے گا۔ اس لئے تو صرف اللہ ہی کی غلامی اختیار کر۔ اس طرح تیرے اعمال بھرپور نتائج کے حامل ہوں گے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان لوگوں نے اللہ کے متعلق صحیح اندازہ ہی نہیں لگایا اور نہ یہ سمجھا کہ اللہ کا مقام کیا ہے؟۔ یعنی لوگوں نے اللہ کی قدر پہچاننے کا حق ادا نہیں کیا اور قیامت کے دن ساری زمین اس کی مٹھی میں ہوگی اور آسمان اس کے سیدھے ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے۔ وہ مشرکوں کے شرک سے پاک اور بلند ہے

(۱۳) = كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِيْ صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ ...

Marfat.com

لِتُنْذِرَ بِهٖ وَذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ (۲) اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ط قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ (پ۸- ۷: ۳/۲)

(ترجمہ)۔ یہ کتاب ہے جو تم پر نازل کی گئی ہے۔ لہٰذا تم اس سے تنگ دل نہ ہونا۔ یہ کتاب اس لئے اتاری گئی ہے کہ تم اس سے لوگوں کو خبردار کرو۔ اور یہ مومنین کے لئے عمل کرنے کی نصیحت ہے اور جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ لہٰذا اسی کا اتباع کرو۔ اور اسے چھوڑ کر کسی دوست یا ولی کا اتباع نہ کرو۔ مگر تم بہت کم نصیحت قبول کرتے ہو۔

(۱۴) = وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ (۱۷)

(پ۲۷- ۵۴: ۱۷- ۲۲- ۳۲- ۴۰)

(ترجمہ)۔ اور درحقیقت ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لئے آسان کر دیا ہے۔ سو ہے کوئی جو (اس پر) غور کر کے عمل پیرا ہو جائے۔

(۱۵) = مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى (۲) اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ۙ تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ط (پ۱۶- ۲۰: ۱- ۲)

(ترجمہ)۔ ہم نے یہ قرآن تم پر اس لئے نہیں اتارا کہ تم سختیاں جھیلو یا کسی مصیبت میں پڑ جاؤ۔ یہ تو ایک نصیحت ہے خدا ترسوں (یعنی اللہ سے ڈرنیوالوں) کے لئے۔ یہ اس خدا کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ جس نے کائنات کی (تمام) پستیوں اور بلند ترین پہنائیوں کو پیدا کیا ہے۔

(۱۶) = لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَآ اَنْزَلَ اِلَيْكَ اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ ج وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَشْهَدُوْنَ ط وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ط (پ۶- ۴: ۱۶۶)

Marfat.com

(ترجمہ)۔(یہ لوگ ان تمام حقائق کے باوجود قرآن کی صداقت پر گواہی نہیں دیتے تو نہ دیں) مگر اللہ (جو کتاب علم و بصیرت کی بنیاد پر تمہاری طرف نازل کی گئی ہے۔ اس کی صداقت پر) خود گواہی دیتا ہے۔ اور یہ کلام اس علم پر مشتمل نازل کیا گیا ہے جو اس کی ذات سے خاص ہے۔ اور ملائیکہ بھی اس کی صداقت پر گواہی دیتے ہیں۔ اور سچ تو یہ ہے کہ اللہ کے بعد کسی اور کی گواہی کی ضرورت ہی نہیں۔ صرف اللہ کی گواہی ہی کافی ہے۔

(۱۷) = ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِىْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (پ - ۶ : ۸۹)

(ترجمہ)۔ یہ اللہ کا ہدایت نامہ اور اس کی دی ہوئی رہنمائی ہے۔ اللہ اس سے ہدایت کرتا ہے، اپنے بندوں میں سے جو رہنمائی کے قابل ہوں۔ اگر یہ لوگ (جن کو ہدایت نامہ ملتا ہے) شرک کرتے (یعنی اس رہنمائی کو چھوڑ کر دوسرے راستے اختیار کرتے) تو ان کی محنت جو انہوں نے کی تھی سب کی سب اکارت جاتی۔

(۱۸) = وَّاتَّبِعْ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا (۲) وَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا۔

(پ ۲۱ - ۳۳ : ۲-۳)

(ترجمہ)۔ اے رسول جو کچھ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے بذریعہ وحی بھیجا جاتا ہے۔ اسی کا اتباع کرو۔ اور بیشک اللہ اُن کاموں سے جو تم کرتے ہو خبردار ہے۔ اللہ پر بھروسہ کرو اور صرف اللہ ہی کارساز ہے۔

Marfat.com

(۱۹) = اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ط وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۝
(پ ۸ - ۶ : ۱۱۴)۔

(ترجمہ)۔ تو کیا میں اللہ کے سوا فیصلہ کرنے والا کوئی اور تلاش کروں ؟ اور وہی تو ہے۔ جس نے تمہاری طرف مفصّل کتاب نازل فرمائی۔ اور وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی تھی جانتے ہیں کہ تمہارے رب کی طرف سے حق کے ساتھ اتاری ہوئی ہے۔ لہٰذا تم شک کرنے والوں اور جھگڑا کرنے والوں میں سے نہ ہو جانا۔

(۲۰) = سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَفَرَضْنٰهَا وَاَنْزَلْنَا فِيْهَآ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ (پ ۱۸ - ۲۴ : ۱)۔

(ترجمہ)۔ یہ ایک سورۃ ہے جسے (دیگر سورتوں کی طرح) ہم نے نازل کیا ہے اور اس کے احکام کو (بھی قرآن کے دیگر احکام کی طرح) ضروری قرار دیا ہے۔ اور اس میں نہایت واضح اور کھلے کھلے احکام اتارے گئے ہیں۔ تاکہ تم انہیں ہمیشہ سامنے رکھ سکو۔

(۲۱) = اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ط يَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ خَيْرُ الْفٰصِلِيْنَ (۵۷)
(پ ۷ - ۶ : ۵۷)

(ترجمہ)۔ حکم صرف اللہ ہی کا ہے۔ وہ حق بیان فرماتا ہے اور وہی سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

Marfat.com

⑧ :- "اللہ کی کتاب قرآن مجید حق ہے"!

(۱) = اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰكَ اللّٰهُ ۭ وَلَا تَكُنْ لِّلْخَاۗىِٕنِيْنَ خَصِيْمًا (۱۰۵) وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا (۱۰۶) وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِيْمًا (پ۵ ع۱۰: ۱۰۷)

(ترجمہ)۔ (اے نبی) ہم نے یہ کتاب حق کے ساتھ تمہاری طرف نازل فرمائی ہے۔ تاکہ جو راہِ راست اللہ نے تمہیں دکھائی ہے۔ اس کے مطابق لوگوں کے درمیان فیصلہ کر سکو۔ اور دغا باز اور خائن لوگوں کی طرف سے وکیل بن کر کھڑے نہ ہو جانا۔ اور اللہ کی حفاظت اور مدد کا طلبگار رہنا (کیونکہ) اللہ ہی حفاظت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ جو لوگ اپنے نفس سے خیانت کرتے ہیں۔ تم ان کی حمایت نہ کرنا۔ اللہ کو ایسا شخص پسند نہیں جو خیانت کار اور معصیت پیشہ ہو۔

(۲) = قُلِ اللّٰهُ يَهْدِيْ لِلْحَقِّ ۭ (پ۱۱ - ۱۰ : ۳۵)۔

(ترجمہ)۔ کہدو کہ اللہ ہی حق کی ہدایت فرماتا ہے۔

(۳) = قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ۭ (پ۱ - ۲ : ۱۲۰)

(ترجمہ)۔ انہیں بتلادو کہ حقیقی رہنمائی وہی ہے جو اللہ کی طرف سے ملتی ہے

(۴) = اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۭ (پ۱ - ۲ : ۱۴۷)

(ترجمہ)۔ حق وہی ہے جو تیرے رب سے ملا ہے۔ پس جھگڑا کرنے یا شک اور تردد کرنے والوں میں سے نہ ہو جانا

Marfat.com

⑤ = وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ؕ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا (پ ۱۵ - ۱۷ : ۱۰۵)-

(ترجمہ)- اور ہم نے سچائی اور حق کے ساتھ اس قرآن کو اتارا ہے - اور وہ حق کے ساتھ ہی اترا ہے - اور اے نبی ہم نے تمہیں خوشخبری سنانے والا اور برے کاموں کے برے نتائج سے ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے -

⑥ = اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۚ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ؕ

(پ ۲۱ - ۳۲ : ۳)

(ترجمہ)- کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس شخص نے اسے خود گھڑ لیا ہے ؟ نہیں! بلکہ تیرے رب کی طرف سے یہ حق ہے - تاکہ تو ایک ایسی قوم کو متنبہ کرے جس کے پاس تجھ سے پہلے کوئی متنبہ کرنے والا نہیں آیا - تاکہ وہ ہدایت پا جائیں -

⑦ = وَالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ هُوَ الْحَقُّ ... الخ

(پ ۲۲ - ۳۵ : ۳۱)-

(ترجمہ)- اور جو کتاب (قرآن) ہم نے تمہاری طرف بذریعہ وحی بھیجی ہے - یہ سراسر حق و صداقت پر مبنی ہے -

⑧ = اِنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ (پ ۲۴ - ۳۹ : ۴۱)

(ترجمہ)- ہم نے جو ضابطہ حیات کتاب کی صورت میں تیری طرف نازل کیا ہے - اس کا ہر دعویٰ حق ہے - اور (اس سے) مقصود نوع انسانی کی بھلائی ہے -

⑨ = وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ

Marfat.com

وَهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ (۲) ذٰلِكَ بِاَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَاَنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ (پ ۲۶ - ۴۷ : ۲-۳)

(ترجمہ) - جو لوگ ایمان لائے اور ہدایت نامۂ خداوندی کے مطابق صلاحیت بخش عمل کئے۔ اور جو کچھ محمدؐ (ص) پر نازل ہوا اسے دل وجان سے مان لیا اور یہ کہ وہ ان کے رب کی طرف سے سراسر حق ہے۔ اللہ نے ایسے لوگوں کی برائیوں کو دُور کر دیا اور اللہ ان کے حالات اور معاملات کو سنوار دیگا۔ یہ اس لئے کہ انکار کرنے والے باطل کی پیروی میں تخریبی کام کرتے ہیں اور ایمان لانے والے اس حق کی پیروی کرتے ہیں جو اُن کے رب کی طرف سے اُنھیں ملا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں سے اُن کی صحیح حالتیں بیان فرماتا ہے۔

(۱۰) = اَللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ وَالْمِيْزَانَ ۭ (پ ۲۵ - ۴۲ : ۱۶)

(ترجمہ) - اللہ ہی تو ہے جس نے حق کے ساتھ کتاب نازل فرمائی اور توازن قائم رکھنے کا عملی نظام بھی۔

(۱۱) = سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَفِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ۭ (پ ۲۵ - ۴۱ : ۵۳)۔

(ترجمہ) - عنقریب ہم لوگوں کو اپنی نشانیاں آفاق (خارجی کائنات) میں بھی دکھائیں گے اور اُن کے اپنے نفس میں بھی دکھائیں گے۔ یہاں تک کہ ہمارا یہ دعویٰ واضح طور پر ان کے سامنے آجائے کہ یہ قرآن اور جو کچھ اس میں کہا گیا ہے وہ بالکل حق ہے (نہ ظن ہے اور نہ قیاس)۔

Marfat.com

(۱۲) = وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ ۚ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ (پ ۷ : ۵ : ۸۳) -

(ترجمہ)- (عیسائی راہب) جب اس قرآن کو سنتے ہیں جو رسول پر اتارا گیا تو تم دیکھتے ہو کہ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔ اس لئے کہ ان آیات میں انہیں حقیقت بے نقاب نظر آجاتی ہے۔ اور وہ اسے پہچان لیتے ہیں۔ (یہ اس لئے کہ ان میں تکبر نہیں وہ گوشِ دل سے سنتے ہیں) اور پھر پکار اٹھتے ہیں کہ اے ہمارے نشوونما دینے والے ہم اس پر ایمان لائے۔ سو تو ہمارا شمار اس جماعت میں کر لے جو حق کی نگہبان ہے اور نوعِ انسانی کے اعمال کی نگران ہے۔

(۱۳) = هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۭ (پ ۲۶ - ۴۸ : ۲۸)-

(ترجمہ) - وہی اللہ ہے جس نے اپنے رسول کو یہ ضابطہ ہدایت دے کر بھیجا ہے کہ جو حق پر مبنی ہے تاکہ یہ دنیا کے تمام خود ساختہ نظام ہائے زندگی پر غالب آکر رہے اور اللہ کی شہادت کافی ہے (کہ ایسا ہو کر رہے گا)

(۱۴) = يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ (۸) هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۚ

(پ ۱۸ - ۶۱ : ۸-۹)

(ترجمہ)- یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اس قندیلِ آسمانی (قرآن) کی روشنی کو اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھا دیں اور اللہ کا فیصلہ یہ ہے کہ وہ اپنے نور کو ہر طرف

Marfat.com

پھیلا کر رہے گا۔ خواہ کفار کو یہ کتنا ہی ناگوار کیوں نہ گذرے (اللہ) وہ ہے جس نے اپنے رسولؐ کو ضابطۂ ھدایت دے کر بھیجا جو یکسر حقیقت پر مبنی ہے تاکہ اسے تمام خود ساختہ نظاموں پر غالب کر دے خواہ ان لوگوں کو کتنا ہی برا کیوں نہ لگے۔

(۱۵) = فَإِنْ كُنْتَ فِي شَكٍّ مِّمَّآ أَنْزَلْنَآ إِلَيْكَ فَسْئَلِ الَّذِيْنَ يَقْرَءُوْنَ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَقَدْ جَآءَكَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ (۹۴) وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَتَكُوْنَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ (۹۵)

(پ ۱۱ - ۱۰ : ۹۴-۹۵)۔

(ترجمہ)۔ اے مخاطب اگر تمہیں اس (کتاب یا اس کی کسی بات) میں جو ہم نے تمہاری طرف نازل کی ہے، کسی قسم کا شک و شبہ ہو تو جو لوگ اس سے پہلے کتاب اللہ کے حامل رہے ہیں اُن سے پوچھ لو کہ جو کچھ تمہارے پروردگار کی طرف سے نازل ہوا ہے وہ حقیقت ثابتہ ہے۔ لہٰذا شک اور تردّد کرنے والوں میں سے نہ ہو جانا یا ان لوگوں میں سے جو قوانینِ خداوندی کو جھٹلاتے ہیں۔ اگر تم بھی ویسے ہی ہو گئے تو انہی کی طرح تم بھی نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔

Marfat.com

⑨ جمہور یا اکثریت کی حالت

(۱) = تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ ط وَالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ (پ۱۳ - ۱۳ : ۱) -

(ترجمہ) - یہ اللہ کی کتاب کی آیات ہیں - اور تمہارے پالنے والے کی جانب سے تم پر جو کچھ نازل ہوا ہے (تمام کا تمام) حق ہے - لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے -

(۲) = اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ (پ۱۲ - ۱۱ : ۱۷) ۵ لوگ ایمان نہیں لاتے -

(ترجمہ) - بلاشبہ وہ (بابرکت کتاب قرآن مجید) حق ہے تیرے رب کی طرف سے لیکن اکثر ۵

(۳) = وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ اٰيٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ (پ۱۱ : ۱۰ : ۹۲)

(ترجمہ) - اور بہت سے لوگ ہماری آیات سے غفلت برتتے ہیں -

(۴) = اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ۝ ع (پ۱۱ - ۱۰ : ۶۰)

(ترجمہ) - بلاشبہ اللہ لوگوں پر بہت ہی مہربان ہے - مگر اکثر لوگ ناشکرگذار ہیں

(۵) = بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ (پ۲۳ - ۳۹ : ۲۹)

(ترجمہ) - بلکہ ان میں اکثر لوگ نہیں جانتے -

(۶) = وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ (پ۱۲ - ۱۲ : ۴۰) -

(ترجمہ) - لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے -

(۷) = وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ (پ۱۳ - ۱۲ : ۱۰۶)

Marfat.com

(ترجمہ)۔ان میں سے اکثر اللہ کو مانتے ہیں۔ مگر اس کے ساتھ دوسروں کو بھی (خدا کی صفات۔ اختیارات اور اقتدار میں) شریک ٹھہراتے ہیں۔ گویا مسلمان کہلانے باوجود مشرک کے مشرک ہی رہتے ہیں۔

(۸) = اَلَآ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ (پ ۱۱ - ۱۰:۵۵)۔

(ترجمہ)۔ خبردار ہو جاؤ! اللہ کا وعدہ برحق ہے (جس بات کے متعلق خدا نے کہہ دیا کہ وہ ایسے ہوگی وہ ویسے ہی ہو کر رہے گی۔ لیکن جمہور اس سے بے خبر ہیں۔ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ انھیں کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ موت و حیات کا قانون بھی اسی کے ہاتھ میں ہے اور اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

الحق کے اصلی معنی ہیں مطابقت اور موافقت۔ یا کسی چیز کا اس طرح موجود، واقع اور ثابت ہو جانا کہ اس کے واقع ہونے یا ثابت ہونے سے انکار نہ کیا جا سکے۔ کسی چیز کا حقیقت بن کر سامنے آجانا۔ علم و عقل۔ عدل و انصاف اور واقعات و مصالح کے عین مطابق ہونا۔ ظن حق کے مقابل کچھ کام نہیں دیتا اس لئے اتباع حق کا کرنا چاہیئے۔ اللہ حق ہے (۱۰ : ۳۰) اس کا رسول حق ہے (۳ : ۸۶) قرآن مجید حق ہے (۳۴ : ۶) اللہ کے وعدے یعنی قوانین حق ہیں (۱۰ : ۵۵) اس کا دین حق ہے (۹:۳۳) یہ کائنات بالحق پیدا کی گئی ہے (۳۹ : ۵) ظہور نتائج حق ہے (۶۹ : ۱) حق کی ضد باطل ہے۔

Marfat.com

⑩= قرآن مجید روح ہے جس سے بدبخت اور مردہ قومیں زندگی حاصل کرتی ہیں۔

① = وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ط (پ۲۵-۴۲:۵۲)

(ترجمہ)۔ اور اسی طرح ہم نے تیری طرف اپنے حکم سے روح (قرآن) وحی کیا (تاکہ اس سے توانائیاں حاصل کی جاسکیں۔

② = يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اَنْ اَنْذِرُوْٓا اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاتَّقُوْنِ (پ۱۴-۲:۱۶)

(ترجمہ)۔ وہ فرشتوں کو اپنے حکم سے وحی کے ساتھ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے (اپنے قانون کے مطابق) بھیجتا ہے۔ کہ میرے بندوں کو بتادو کہ میرے سوا اس کائنات میں کوئی اِلٰہ (معبود صاحب اقتدار و اختیار (جس کے آگے سر تسلیم خم کیا جائے) نہیں۔ اس لئے میرا تقویٰ اختیار کرو (میرے قوانین کے پابند ہو جاؤ)

③ = يُلْقِي الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ۙ (پ۲۴ - ۴۰ : ۱۵)۔

(ترجمہ)۔ اپنے بندوں میں سے جس کو اس منصب کے لائق سمجھتا ہے اپنے حکم سے روح (کتاب) نازل کر دیتا ہے تاکہ ملاقات کے دن کے متعلق وہ (رسول) خبردار کر دے۔

④ = اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ط

(ترجمہ) (پ۲۸-۲۲:۵۸) یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان ثبت کر دیا ہے اور اپنی طرف سے روح (الکتاب) عطا کر کے ان کو قوت بخشی ہے۔

Marfat.com

(۱۱) = قرآن مجید نور ہے اور برہان ہے۔

(۱) = فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِیْٓ اَنْزَلْنَا ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ (پ ۲۸ - ۶۴ : ۸) -

(ترجمہ) - پس (اے لوگو) تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس نور پر جو ہم نے نازل کیا ہے۔ اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ اس سے خبردار ہے۔

(۲) = فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (پ ۹ - ۷ : ۱۵۷)

(ترجمہ) - پس جو لوگ اس کی نبوت پر ایمان لے آئیں اور (اس کے پیغام کی حفاظت کریں) اس کی تعظیم کریں اور ان کی مدد کریں اور اس کے ساتھ جو نور نازل کیا گیا ہے۔ اس روشنی کو اپنے لئے چراغِ راہ بنائیں (پھر) یہی لوگ ہیں جو کامیاب و کامران ہیں۔

(۳) = یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَآ اِلَیْكُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا (۱۷۵) فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ فَسَیُدْخِلُهُمْ فِیْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ ۙ وَّیَهْدِیْهِمْ اِلَیْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا ؕ (پ ۶ - ۴ : ۱۷۵ - ۱۷۶) -

(ترجمہ) = اے لوگو! تمہارے پاس تمہاری نشوونما دینے والے کی طرف سے برھان (دلیل وحجت) آگئی اور ہم نے تمہاری طرف ایسا ضابطۂ حیات جو روشن ہے۔ اور ہر چیز کو روشن کرتا ہے۔ نازل کیا۔ لہٰذا جو

Marfat.com

لوگ اللہ پر ایمان لائے اور اس سے محکم طور پر وابستہ رہے
اور اس کو اپنی زندگی کا نصب العین بنایا تو اُن کو وہ (اللہ) اپنی
طرف سے رحمت اور فضل میں داخل کرے گا۔ اور انہیں اپنے
تک پہنچنے کی راہ دکھائے گا۔ ایسی راہ جو بالکل سیدھی راہ ہے۔

(۴) = اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قف قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَیْكُمْ ذِكْرًا (۱۰)
رَّسُوْلًا یَّتْلُوْا عَلَیْكُمْ اٰیٰتِ اللّٰهِ مُبَیِّنٰتٍ لِّیُخْرِجَ
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ط
وَمَنْ یُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَیَعْمَلْ صَالِحًا یُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ
تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا ط قَدْ اَحْسَنَ
اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا (پ ۲۸ - ۶۵ : ۱۰ - ۱۱)

(ترجمہ) - اے اہلِ ایمان اللہ نے تمہاری طرف ایک نصیحت نامہ (قرآن)
نازل فرمایا ہے (اور رسول بھیجا جو تم کو اللہ کی واضح ہدایت
دینے والی آیات سناتا ہے۔ تاکہ جو ایمان رکھتے ہیں اور عمل صالح
کرتے ہیں۔ ان کو تاریکیوں سے نکال کر نور کی طرف لے جائے۔
اور جو اللہ پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور صلاحیت والے عمل کرتے
ہیں۔ اللہ انھیں ایسی جنتوں میں داخل کرے گا۔ جن کے نیچے نہریں
جاری رہتی ہیں۔ لوگ اُن میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ نے
اُنھیں کتنا بہتر رزق عطا فرمایا ہے۔

(۵) = كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَیْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ
اِلَى النُّوْرِ ۙ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِیْزِ الْحَمِیْدِ (پ ۱۳ - ۱۴ : ۱)

(ترجمہ) - یہ ضابطۂ حیات ہم نے آپ کی طرف اس لئے نازل کیا ہے:

Marfat.com

کہ آپؐ اس کے ذریعہ نوعِ انسانی کو تاریکیوں سے نکال کر روشنی کی طرف لے آئیں۔ (یعنی خدا کے تجویز کردہ راستہ پر ڈال دیں) اپنے رب کے قانون کے مطابق غالب و صاحبِ اقتدار اور تمام تعریفوں کے مالک کے راستے کی طرف۔

(۶) = هُوَ الَّذِیْ یُنَزِّلُ عَلٰی عَبْدِهٖۤ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ لِّیُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ

(پ ۲۷ - ۵۷ : ۹)۔

(ترجمہ)۔ وہی تو ہے جو اپنے بندے پر واضح آیات نازل فرماتا ہے۔ تاکہ وہ تمہیں اندھیرے سے روشنی کی طرف لے آئے اور اللہ تم پر مہربان ہے اور رحم کرنے والا ہے۔

Marfat.com

⑫ = حکمت

① = يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا ط وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝

(پ۳ - ۲ : ۲۶۹)۔

(ترجمہ)۔ اللہ تعالیٰ اپنے قانونِ مشیت کے مطابق وحی پر مبنی حکمت اپنے انبیاءؑ کو عطا فرماتا ہے۔ پھر اُن کی وساطت سے جس کسی کو یہ حکمتِ ربانی مل جائے تو حقیقت میں اسے بھی خیرِ کثیر عطا ہوئی۔ اس سے فائدہ وہ لوگ حاصل کر سکتے ہیں جو جذبات سے الگ ہو کر عقل و بصیرت سے کام لیتے ہیں۔

② = ذٰلِكَ مِمَّآ اَوْحٰٓى اِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ ط (پ۱۵ : ۱۷/۳۹)

(ترجمہ)۔ یہ حکمت و دانائی کی باتیں ہیں۔ جو تم پر تمہارے رب کی طرف سے وحی کی جاتی ہیں۔

③ = وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ط وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ط (پ۵ ع ۱۱۳)

(ترجمہ)۔ اللہ نے تم پر الکتاب (احکام) اور حکمت (معاشرتی حکیمانہ باتیں) نازل فرمائیں اور تمہیں وہ باتیں سکھائیں جو تم نہیں جانتے تھے اور تم پر خدا کا بڑا فضل ہے۔

④ = وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ز وَّاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَآ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ

Marfat.com

بِهٖ ط وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ع
(ترجمہ)۔ اور اللہ کے احکام کو کھیل اور مذاق مت بناؤ اور اللہ تعالیٰ (پ ۲ - ۲ : ۲۳۱)
کی نعمت کو یاد کرو (جو اس نے تمہیں عنایت فرمائی ہے) اس نے
کتاب و حکمت یعنی قوانین اور معاشرتی حکیمانہ باتیں) نازل
فرمائی ہیں۔ اور اللہ اس کتاب کے ذریعہ تمہیں نصیحت
فرماتا ہے۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اچھی طرح سمجھ لو کہ اللہ
ہر شے کا پورا پورا علم رکھتا ہے۔ اس سے کوئی شے پوشیدہ نہیں۔

(۵) = كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ
حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ ۙ (پ ۱۱ - ۱۱ : ۱)

(ترجمہ)۔ یہ ایک ایسی کتاب ہے جس کی آیات مستحکم اور حکمت سے
بھرپور ہیں۔ اور کھول کھول کر بیان کی گئی ہیں۔ حکمت والے
دانا خبردار کی طرف سے ہے۔ جو کائنات کے تمام حالات جاننے والا
اور انسانی ضروریات سے واقف ہے۔ اس کا ہر کام حکمت
پر مبنی ہے۔

(۶) = تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ (۲) هُدًى وَّرَحْمَةً
لِّلْمُحْسِنِيْنَ (پ ۲۱ - ۳۱ : ۳)۔

(ترجمہ) = یہ حکمت والی کتاب کی آیات ہیں۔ احسان کرنے والوں کے
لئے ہدایت و رحمت ہے۔

(۷) = ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ عَلَيْكَ مِنَ الْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ (پ ۳ / ۵۸)

(ترجمہ)۔ (اے پیغمبر) یہ ہیں اللہ کی آیتیں اور حکمت والے تذکرے جو ہم تمہیں
سنا رہے ہیں۔

Marfat.com

⑧ = تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ (پ ۲۵ - ۴۵/۲
(پ ۲۵ - ۴۶ : ۲) - (پ ۲۳ - ۳۹ : ۱)

(ترجمہ) - یہ کتاب اللہ غالب، دانا و حکمت والے کی طرف سے نازل کی گئی ہے۔

⑨ = اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَآءَهُمْ ۚ وَاِنَّهٗ
لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ ۙ لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ
وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ؕ تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ (۴۲) مَا يُقَالُ
لَكَ اِلَّا مَا قَدْ قِيْلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ
مَغْفِرَةٍ وَّذُوْ عِقَابٍ اَلِيْمٍ (پ ۲۴ - ۴۱ : ۴۱-۴۲) -

(ترجمہ) - یقیناً جن لوگوں نے ذکر (قرآن) کا انکار کیا جب کہ ان کے پاس یہ (کتاب) پہنچ چکی ہے۔ حالانکہ بلاشک و شبہ وہ تو بڑی ہی باعزت کتاب ہے۔ باطل اس کے قریب نہیں آسکتا۔ نہ تو آگے سے اور نہ پیچھے سے خدائے حمید و حکیم کی طرف سے اتاری گئی ہے۔ (اے نبیؐ) تم سے جو کچھ کہا جارہا ہے۔ اس میں کوئی چیز بھی ایسی نہیں ہے جو تم سے پہلے گذرے ہوئے رسولوں سے نہ کہی جاچکی ہو بے شک تمہارا رب بڑا درگذر کرنے والا ہے اور بڑا ہی الم انگیز سزا دینے والا بھی ہے۔

⑩ = وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ
كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ (پ ۳ - ۳ : ۸۱) -

(ترجمہ) جب اللہ نے نبیوں سے عہد لیا تھا کہ میں نے تمہیں کتاب (قانون) اور حکمت (یعنی اس کی غرض و غایت) دی تھی۔

Marfat.com

(۱۳) = قرآن مجید خیر ہے

(۱) = وَقِيلَ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا مَاذَا أَنْزَلَ رَبُّكُمْ ۚ قَالُوا خَيْرًا ۗ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۚ وَلَدَارُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ ۚ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِينَ (پ۱۴ - ۱۶ : ۳۰)

(ترجمہ) = اور متقیوں سے جب پوچھا جاتا ہے کہ تمہارے رب نے تمہاری طرف کیا نازل فرمایا ہے تو وہ جواب دیتے ہیں کہ "خیر" (یعنی انسان کی بھلائی کا سامان) جو لوگ اس کے مطابق زندگی بسر کریں گے۔ اُن کے لئے اس دنیا میں بھی بھلائی ہے اور آخرت کا گھر تو یقیناً بہتر ہے۔ متقیوں کے لئے یہ ٹھکانا کس قدر خوش گوار (پُر نعمت) ہوگا !!!

(۲) = وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ (پ۴ - ۳ : ۱۰۴)

(ترجمہ) = اور تمہارے اندر ایک ایسی جماعت موجود رہے جو تمام نوع انسانی کو قرآن کی طرف دعوت دے (جو کہ خیر ہی خیر ہے)۔

(۳) = مَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَلَا الْمُشْرِكِينَ أَنْ يُنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِنْ خَيْرٍ مِنْ رَبِّكُمْ ۚ وَاللَّهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ (پ۱ - ۲/۱۰۵)

(ترجمہ) - اہلِ کتاب میں سے جو کافر ہیں، پسند نہیں کرتے اور نہ ہی مشرک کہ تمہارے رب کی طرف سے تم پر بھلائی اتاری جائے اور اللہ اپنی رحمت کے ساتھ خصوص کر لیتا ہے اور جسے چاہے پسند کرتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

Marfat.com

(۱۴) قرآن مجید ہدایت، رحمت و بشارت ہے

(اس میں کل اشیاء کا بیان ہے)

① = وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ (۸۹) (پ ۱۴ - ۱۶ : ۸۹)۔

(ترجمہ)۔ اور ہم نے تم پر (ایسی) کتاب نازل فرمائی ہے جو کل شے نہایت وضاحت سے اور کھول کر بیان کرتی ہے۔ اور یہ سراپا ہدایت اور رحمت ہے۔ اور خوشخبری ہے ان لوگوں کے لئے جنہوں نے سرِ تسلیم خم کر دیا۔

② = قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ۭ وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ (پ ۷ - ۶ : ۷۱)۔

(ترجمہ)۔ کہہ دیجئے کہ اللہ کی ہدایت (قرآن) ہی حقیقی ہدایت ہے۔ اور ہم کو حکم دیا گیا ہے کہ ہم جہانوں کے رب کے فرمانبردار بن جائیں۔

③ = تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَكِتَابٍ مُّبِيْنٍ ۙ هُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ (پ ۱۹ - ۲۷ : ۱-۲)۔

(ترجمہ)۔ یہ آیات ہیں قرآن کی جو کہ نہایت واضح کتاب ہے۔ اور مومنین کے لئے ہدایت اور خوشخبری ہے۔

④ = اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِيْرًا (۹) (پ ۱۵ - ۱۷ : ۹)۔

Marfat.com

(ترجمہ)۔ بے شک یہ قرآن اس راستے کی طرف ہدایت کرتا ہے، جو بہت مضبوط اور سیدھا راستہ ہے۔ اور جو کوئی صلاحیت بخش عمل کریں گے۔ اُن کے لئے خوشخبری ہے۔ اور بہت بڑا اجر بھی ہے

(۵) = يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ (۵۷) قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ۭ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ (۵۸) (پ ۱۱ - ۱۰ : ۵۷-۵۸)۔

(ترجمہ)۔ اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے موعظہ (دل نشین اسلوب مؤثر دلائل کے ساتھ نصیحت۔ ضابطۂ حیات کی صورت میں) آگیا ہے۔ جو سینہ کی تمام بیماریوں (فکری و اخلاقی حالات وغیرہ) کے لئے نسخۂ شفا ہے۔ اور جو لوگ اس پر یقین، رکھتے ہیں۔ اُن کے لئے ہدایت و رہنمائی اور پیامِ رحمت ہے۔ یعنی ظلم و قساوت، تنفر اور بغض سے دنیا کو نجات دلاتا ہے۔ اور مہر و محبت، امن و سلامتی کی روح سے معمور کرتا ہے"۔ ان سے کہدو کہ اس ضابطۂ حیات کامل جاننا اللہ کا بہت بڑا فضل اور اس کی رحمت ہے۔ لہٰذا تم اس کے ملنے پر جشنِ مسرت (عید) مناؤ۔ یہ زندگی ہر متاع سے، جس کے حصول میں تم لگے رہتے ہو، اس سے زیادہ گراں بہا اور عزیز ہے۔

(۶) = هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ (۳۸) وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (پ ۴ - ۳ : ۱۳۸-۱۳۹)۔

Marfat.com

(ترجمہ)= یہ (قرآن) لوگوں کے لئے واضح کردیا گیا ہے۔ اور ہدایت و رہنمائی ہے ان لوگوں کے لئے جو غلط روش سے بچنا چاہتے ہیں پھر (اگر تم غلبہ و تسلّط چاہتے ہو تو) نہ تو ہمّت ہارو اور غمگین ہو۔ جب تم مومن ہو تو غمگینی اور افسردگی کے کیا معنی۔ جب تک تم قوانینِ خداوندی کی صداقت پر یقین رکھتے ہو، ان پر عمل پیرا رہو گے تو تم ہی غالب رہو گے۔

⑦ = هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ

(پ ۲۵ - ۴۵ : ۲۰)

(ترجمہ)= یہ قرآن اُن لوگوں کے لئے دانائی کی باتیں ہیں اور ہدایت اور رحمت ہے جو (اس پر) یقین رکھتے ہیں

⑧ = قُلْ اِنَّمَآ اَتَّبِعُ مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ مِنْ رَّبِّيْ ۚ هٰذَا بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ (۲۰۳)

(پ ۹ - ۷ : ۲۰۳)۔

(ترجمہ)= کہدو کہ میں تو اسی کے حکم کی پیروی کرتا ہوں۔ جو میرے رب کی طرف سے میرے پاس آتا ہے۔ یہ قرآن تمہارے رب کی طرف سے دانش و بصیرت ہے۔ اور مؤمنین کے لئے ہدایت و رحمت ہے۔

⑨ = اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ۜ قَيِّمًا لِّيُنْذِرَ بَاْسًا شَدِيْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا ۙ مَّاكِثِيْنَ فِيْهِ اَبَدًا ۙ (پ ۱۵ - ۱۸ : ۱ تا ۳)۔

(ترجمہ)= تمام حمد و ستائش اس ذاتِ خداوندی کی ہے جس نے اپنے بندے پر ضابطۂ حیات

Marfat.com

(قوانین) نازل فرمایا ہے۔جس میں کسی قسم کا پیچ وخم نہیں۔جو نہایت سیدھی واضح اور متوازن و پختہ بات ہے۔مقصد اس کا یہ ہے کہ ان لوگوں کو جو اس کی صداقت سے انکار کریں، (تو) ان کی غلط روش کے ہلاکت انگیز نتائج سے آگاہ کردے اور جو اس کے مطابق زندگی بسر کریں گے۔اُنہیں خوشگوار نتائج کی بشارت اور خوش خبری دیدے۔جن سے وہ ہمیشہ متمتع ہوتے رہیں گے۔

(۱۰) = قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِيْ عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝ (پ۲۳-۳۹:۲۸)

(ترجمہ)۔ قرآن جو عربی یعنی واضح زبان میں ہے۔اس میں کسی قسم کی بے راہ روی یا ٹیڑھا پن نہیں (یہ اس لئے) تاکہ وہ تقویٰ اختیار کریں۔

Marfat.com

خاص الفاظ کی تشریح و توضیح بلحاظ لغت ملاخظہ فرمائیں

(۱)۔ فسر ۔واضح کرنا۔ ظاہر کرنا۔

(۲)۔ اُلفسرُ۔ کسی چیز کی معنوی صفت کو ظاہر کرنا۔

(۳)۔ تفسیر۔ تشریح و توضیح ۔ بیان۔ شرح ۔ وضاحت۔ کسی چیز کی معنوی صفت کو ظاہر کرنا ۔

-.-.-.-.-.-.-.-

(۴)۔ صرف ۔ پھیرنا ۔ طرح طرح سے بیان کرنا۔

وَلَقَدْ صَرَّفْنٰهُ بَيْنَهُمْ (پ۱۹ - ۲۵ : ۵۰)

(ترجمہ) اور ہم نے اس (قرآن) کو اُن کے درمیان طرح طرح کے پیرایوں میں بیان کیا ہے۔

وَصَرَّفْنَا الْاٰيٰتِ (پ۲۶ - ۴۶ : ۲۷)

آیات کو لوٹا لوٹا کر بیان کرنا۔

-.-.-.-.-.-.-

(۵)۔ فَصَلَ ۔ الگ الگ کرنا۔ حق کو باطل سے الگ کرنا۔

(۶)۔ فَصَّلَ ۔ واضح کر کے بیان کرنا۔ تفصیل کے ساتھ بیان کرنا۔

(۷)۔ تفصیلُ۔ توضیح و تشریح ۔ واضح کر دینا۔ کھول کھول کر بیان کرنا

وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنٰهُ تَفْصِيْلًا ۝ (پ۱۵-۱۷:۱۲)

(ترجمہ)۔ اور ہم نے ہر چیز کی بخوبی تفصیل کر دی۔

تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ (پ۱۴ - ۱۶ : ۸۹)

(ترجمہ)۔ اس میں ہر چیز کا بیان مفصل ہے۔

Marfat.com

(۸)۔ العَرَبی ۔ واضح ۔ فصیح ۔ عربی زبان ۔ کسی بات کو صاف اور واضح کر دینا ۔

قرآن کریم میں جہاں حکماً عربیاً (۱۳ : ۳۷) اور قرآناً عربیاً (۱۲ : ۱) لِساناً عربیاً (۴۶ : ۱۲) تو اس کے معنی صرف عربی زبان کا قرآن نہیں ۔ بلکہ اس کے معنی ہیں واضح کتاب ۔ ایسی کتاب جو ہر بات کو صاف صاف بیان کرتی ہے ۔

(۹)۔ بَیِّنَہ ۔ کھلا اور واضح ثبوت ۔ واضح دلیل اور احکام ۔

(۱۰)۔ تِبْیَان ۔ تشریح ۔ تفسیر ۔

(۱۱)۔ مُبِیْن ۔ واضح اور کھلا ۔ صاف صاف ۔

(۱) ۔ لُغات القرآن ابو الفضل بن فیاض

(۲) ۔ مفرّدات القرآن ۔ امام راغب اصفہانی ۔

(۳) ۔ مصباح اللغات ۔

(۴)۔ لغات القرآن ۔

Marfat.com

⑮ قرآن مجید اپنی تفسیر آپ کرتا ہے۔
اس کی آیات مفصّل اور واضح ہیں۔

(۱) = وَلَا يَأْتُونَكَ بِمَثَلٍ إِلَّا جِئْنَاكَ بِالْحَقِّ وَأَحْسَنَ تَفْسِيرًا (پ ۱۹ - ۲۵ : ۳۳)۔

(ترجمہ)۔ اور منکرین جب کبھی تمہارے سامنے کوئی نرالی بات (یا عجیب سوال) لے کر آتے ہیں۔ تو ہم اس کا جواب وضاحت کے ساتھ دے دیتے ہیں۔

(۲) = انْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْآيَاتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُونَ ۝ (پ ۷/۶ ۶۵)

(ترجمہ)۔ تم دیکھ لو کہ ہم کس طرح اپنے احکام کو مختلف انداز سے بیان کرتے ہیں تاکہ لوگ اچھی طرح سمجھ سکیں۔

(۳) = وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ لِيَذَّكَّرُوا وَمَا يَزِيدُهُمْ إِلَّا نُفُورًا ۝ (پ ۱۵ - ۱۷ : ۴۱)۔

(ترجمہ)۔ ہم نے اس قرآن کریم میں (حقائق و قوانین کے مختلف پہلوؤں کو) لوٹا لوٹا کر بیان کیا ہے تاکہ لوگ انہیں اچھی طرح سمجھ سکیں (اور تمام پہلو نگاہ کے سامنے آجائیں)۔ مگر اس سے منکرین کی نفرت (خواہ مخواہ) زیادہ بڑھتی ہے۔

(۴) = وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ مِن كُلِّ مَثَلٍ فَأَبَىٰ أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا كُفُورًا ۝ (پ ۱۵ - ۱۷ : ۸۹)

(ترجمہ)۔ اور درحقیقت ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے لئے ہر طرح کی

Marfat.com

مثل بار بار بیان کی ہے۔ مگر اکثر لوگوں نے حق سے انکار ہی کو اپنا شیوہ بنالیا۔

⑤= وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِي هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؕ (پ۱۵ - ۱۸ : ۵۴)

(ترجمہ)۔ اور بلاشبہ ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے لئے ہر قسم کی مثالیں بار بار بیان کی ہیں۔

⑥= وَلَقَدْ صَرَّفْنٰهُ بَيْنَهُمْ لِيَذَّكَّرُوْا ۖ فَاَبٰۤى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ۝ (پ۱۹ - ۲۵ : ۵۰)۔

(ترجمہ)۔ اور ہم نے اس (قرآن) کو اُن کے درمیان طرح طرح کے پیرایوں میں بیان کیا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔ مگر بہت سے لوگوں کو سوائے انکار کے کچھ منظور نہیں ہوتا۔

⑦= وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا وَّصَرَّفْنَا فِيْهِ مِنَ الْوَعِيْدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ اَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا (۱۱۳) فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰۤى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ ۚ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا (۱۱۴) (پ۱۶ - ۲۰ : ۱۱۳-۱۱۴)

(ترجمہ)۔ اور اے محمدؐ! اسی طرح ہم نے اس قرآن کو عربی (واضح) بنا کر نازل کیا ہے۔ اور اس میں طرح طرح سے متنبہ کیا گیا ہے۔ تاکہ یہ لوگ کجروی سے بچیں یا اُن میں اس قرآن کی بدولت کچھ ہوش مندی کے آثار پیدا ہوں۔ سو اللہ کی شان بہت بلند ہے جو بادشاہ حقیقی ہے۔ اور دیکھو قرآن پڑھنے میں جلدی نہ کیا کرو۔ جب تک تمہاری طرف اس کی وحی تکمیل کو پہنچ جائے اور دعا کرتے رہا کرو کہ اے

Marfat.com

پروردگار مجھے مزید علم عطا فرما"۔

⑧ = وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا ۭ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ۝ (پ ۷ - ۶ : ۱۲۶)

(ترجمہ)۔ اور یہ ہے آپ کی پرورش یعنی نشو و نما دینے والے کا راستہ جو کہ سیدھا راستہ ہے۔ اور واقعی ہم نے اس قوم کے لئے اپنی آیات تفصیل سے بیان کر دی ہیں جو نصیحت قبول کرتی ہے۔

⑨ = تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (۲) كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ (پ ۲۴ - ۴۱ : ۲-۳)

بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۚ فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ

(پ ۲۴ - ۴۱ : ۴)

(ترجمہ)۔ یہ قرآن رحمٰن و رحیم کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔ یہ ایک ایسی کتاب ہے کہ جس کے احکام الگ الگ کھول کر بیان کئے گئے ہیں۔ تاکہ اس میں ابہام نہ رہے۔ اس کی زبان واضح اور صاف ہے تاکہ جو لوگ علم و بصیرت سے سمجھنا چاہیں تو ان کے سامنے اس کے مطالب واضح طور پر آجائیں۔ جو اس پر عمل پیرا ہوں گے، ان کے لئے خوشخبری اور جو خلاف عمل کرے گا۔ اس کے لئے تباہی و بربادی ہے۔ ان میں سے اکثر کی حالت یہ ہے کہ وہ اسے سُننے تک نہیں اور یونہی منہ پھیر کر چل دیتے ہیں۔

⑩ = وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ عَلٰى عِلْمٍ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ (پ ۸ - ۷ : ۵۲)۔

Marfat.com

(ترجمہ) ۔(اے رسُول ان سے کہدو کہ) ہم نے اُنہیں ایک ایسا ضابطۂ حیات دیا ہے جو ہر بات علم و حقیقت کی بنیادوں پر کھول کھول کر بیان کرتا ہے ۔ اور ان لوگوں کے لئے جو اس کی صداقت پر یقین رکھیں ، سامانِ ہدایت و رحمت اپنے اندر رکھتا ہے ۔

(۱۱) = كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ (۲:۱۸۷) (پ ۲)

(ترجمہ) ۔ اسی طرح اللہ اپنی آیات واضح طور پر بیان فرماتا ہے ۔ لوگوں کے لئے تاکہ وہ مُتقی بن جائیں ۔

(۱۲) = وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ۭ وَلَىِٕنْ جِئْتَهُمْ بِاٰيَةٍ لَّيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُبْطِلُوْنَ (۵۸) كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰي قُلُوْبِ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ (۵۹) (پ ۲۱ - ۳۰ : ۵۸/۵۹)

(ترجمہ) ۔ اور ہم نے لوگوں کے لئے بلاشبہ اس قرآن میں ہر قسم کی مثالیں بیان کی ہیں ۔ اور اگر تو ان کے پاس کوئی نشان لے آئے تو جو کافر ہیں وہ کہدیں گے کہ تم صرف دھوکا اور فریب دینے والے ہو ۔ اسی طرح اللہ اُن کے دلوں پر مہر لگا دیتا ہے جو علم و بصیرت سے آنکھیں بند کر لیتے ہیں ۔

(۱۳) = وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ج (پ ۲۳ - ۳۹ : ۲۷) ۔

(ترجمہ) ۔ اور ہم نے بلاشبہ اس قرآن میں لوگوں کے لئے ہر طرح کی مثالیں بیان کر دی ہیں ۔ تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں ۔

(۱۴) = وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۚ وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ

Marfat.com

اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ (۹۹)۔ (پ ۱ - ۲ : ۹۹)۔

(ترجمہ)۔ اور بے شک ہم نے تمہاری طرف واضح آیات نازل فرمائی ہیں، جن سے سوائے فاسقوں کے اور کوئی انکار کر نہیں سکتا۔

(۱۵) = هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ (۱۳۸)

(پ ۴ - ۳ : ۱۳۸)۔

(ترجمہ)۔ یہ (قرآن) لوگوں کے لئے واضح کردیا گیا ہے اور ہدایت و رہنمائی ہے ان لوگوں کے لئے جو غلط روش سے بچنے کے آرزومند ہیں۔

(۱۶) = وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ (۲۲۱) ع

(پ ۲ - ۲ : ۲۲۱)۔

(ترجمہ)۔ اور اللہ اپنے احکام لوگوں کے لئے واضح اور کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔

(۱۷) = كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝

(پ ۱۸ - ۲۴ : ۵۸)۔

(ترجمہ)۔ اس طرح اللہ تمہارے لئے اپنے احکام وضاحت کے ساتھ بیان فرماتا ہے۔ اور اللہ حکمت والا ہے اور تمہارے معاملات کا علم رکھنے والا ہے۔ (اس لئے اس کے احکام سراپا علم و حکمت پر مبنی ہیں۔

(۱۸) = تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَقُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝ پ ۱۳ - ۱۵ : ۱۔

(ترجمہ)۔ یہ ایک عظیم الشان کتاب یعنی قرآنِ کریم کی آیات ہیں جو اپنے مطالب کو بڑے واضح انداز میں بیان کرتا ہے۔

(۱۹) = وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝ اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ

Marfat.com

تَعْقِلُوْنَ (۳) (پ۲۵-۴۳ : ۲-۳)۔

(ترجمہ)۔ یہ کھلی ہوئی کتاب خود شاہد ہے کہ بے شک ہم نے اسے واضح بنایا۔ تاکہ تم عقل سے کام لو۔

(۲۰) = قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ (پ۲۷-۵۷ : ۱۷)

(ترجمہ)۔ بے شک ہم نے تمہارے لئے کھول کر آیات بیان کر دی ہیں تاکہ تم عقل سے کام لو۔

(۲۱) = وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ ط

(پ۲۰ - ۲۸ : ۵۰)۔

(ترجمہ)۔ اور اس شخص سے زیادہ گمراہ کون ہو سکتا ہے جو اپنے جذبات کو ضابطۂ حیات کے طابع نہیں رکھتا۔ جو اللہ کی طرف سے ملا ہے۔ بلکہ اپنی خواہشات کی پیروی کرتا ہے۔

(۲۲) = كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ۝۱۱ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ۝۱۲ فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ۝۱۳ مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ۝۱۴ بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ ۝۱۵ كِرَامٍۢ بَرَرَةٍ ۝۱۶ (پ۳۰ - ۸۰ : ۱۱ تا ۱۶)۔

(ترجمہ) - یہ (قرآن مجید) ایک واضح صحیفہ اور کھلی نصیحت کی کتاب ہے سو جو چاہے اسے سامنے رکھے (اور عمل پیرا ہو)۔ نہایت باعزت اوراق میں (لکھا ہوا ہے) اعلیٰ اور ارفع (و شک و شبہ) سے پاک (قرآن) ہے۔ (جس میں بلندیٔ فکر اور پاکیزہ اخلاق کی تعلیم دی گئی ہے) اس کے لکھنے والے (اور آگے پھیلانے والے) نہایت بلند اخلاق کے حامل صداقت و شرافت کے بلند ترین معیار پر پورے اترنے والے۔ کریم النفس اور کشادہ ظرف لوگ ہیں۔

Marfat.com

(۴۳) = تَنْزِيلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝ غَافِرِ الذَّنْبِ
وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ۝ ذِي الطَّوْلِ لَآ اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ ۝ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝ (پ ۲۴ - ۴۰ : ۲/۳)۔

(ترجمہ)۔ یہ کتاب اللہ غالب وعلیم کی طرف سے نازل ہوئی ہے۔ گناہ معاف کرنے والا۔ توبہ قبول کرنے والا۔ (اور نافرمانیوں پر) سخت سزا دینے والا۔ بڑے فضل والا۔ اُس کے سوا کوئی بھی صاحبِ اقتدار واختیار نہیں۔ ہر عمل کا نتیجہ اسی کے قانون کے مطابق مرتب ہوتا ہے

Marfat.com

⑯ = صحیح اور سچّی حدیث صرف اللہ کی حدیث ہے جو کہ شک و شُبہ سے بالاتر ہے

① = وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ حَدِیْثًا ۝ (پ۵-۴ : ۸۷)

(ترجمہ)- اور اللہ سے بڑھ کر بات کا سچّا کون ہو سکتا ہے؟

② = اَللّٰہُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ کِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِیَ ۖ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ج ثُمَّ تَلِیْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ ط (پ۲۳-۳۹ : ۲۳)

(ترجمہ)- اللہ نے بہترین حدیث نازل فرمائی۔ یہ ایسی کتاب ہے جس کی تمام آیات ملتی جلتی دہرائی گئی ہیں۔ یعنی اپنی تفسیر آپ کر دیتی ہیں۔ اِن آیات کو سُن کر اُن لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔ پھر اُن کے جسم اور اُن کے دل نرم ہو کر اللہ کے ذکر اور اس کی کاری گری کی طرف ہمہ تن مشغول ہو جاتے ہیں۔

(نوٹ) مُتَشَابِهًا - ملتی جلتی آیات یعنی ان میں کوئی تضاد اور اختلاف نہیں ہے۔ پوری کتاب اوّل سے آخر تک ایک ہی مُدّعا ایک ہی عقیدہ اور ایک ہی نظامِ فکر و عمل پیش کرتی ہے۔ اس کا ہر جزء دوسرے جزء کی اور ہر مضمون دوسرے مضمون کی تصدیق و تائید اور توضیح و تشریح کرتا ہے۔ اور معنی و بیان دونوں کے لحاظ سے اس میں کامل یکسانیت پائی جاتی ہے (تفہیم القرآن - مودودی صاحب مرحوم)

Marfat.com

③ = مَا كَانَ حَدِيْثًا يُّفْتَرٰى وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِىْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ كُلِّ شَىْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝

(پ ۱۳ - ۱۲ : ۱۱۱)

(ترجمہ)- یہ (قرآن) کوئی من گھڑت حدیث نہیں - یہ اُن دعوؤں کو سچ کر کے دکھادے گا جو اس سے پہلے انبیائے سابقہ کی وساطت سے کئے گئے تھے - اس میں وہ تمام اصول و قوانین دے دیئے گئے ہیں جن کی نوع انسانی کو صحیح زندگی بسر کرنے کے لئے ضرورت تھی - ان اصول و قوانین کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے - یہ وہ ضابطۂ حیات ہے - جو ہر اس قوم کو جو اس کی صداقت پر یقین رکھے، زندگی کے سفر میں رہنمائی کا کام دے گا -

④ = فَبِاَىِّ حَدِيْثٍۢ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ۝ (پ ۲۹ - ۷۷ : ۵۰)

(ترجمہ)- پس وہ اس حدیث (قرآن) کے بعد کونسی حدیث پر ایمان لائیں گے ؟

⑤ = تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۚ فَبِاَىِّ حَدِيْثٍۢ بَعْدَ اللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ۝ (پ ۲۵ - ۴۵ : ۶)

وَيْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ۝ يَّسْمَعُ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُتْلٰى عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ وَاِذَا عَلِمَ مِنْ اٰيٰتِنَا شَيْـًٔا اتَّخَذَهَا هُزُوًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ (پ ۲۵ - ۴۵ : ۶/۹) -

(ترجمہ)- یہ اللہ کی آیات ہیں جنہیں ہم تمہیں حق کے ساتھ پڑھ کر سناتے ہیں لہٰذا اللہ اور اس کی آیت کے بعد کونسی حدیث پر یہ لوگ ایمان لائیں گے

Marfat.com

تباہی ہے ہر اس جھوٹے بداعمال شخص کے لئے جس کے سامنے اللہ کی آیات تلاوت کی جاتی ہیں اور وہ ان کو سُنتا ہے پھر استکبار اور غرور کے ساتھ انکار پر اصرار کرتا ہے۔ گویا اس نے سُنا ہی نہیں۔ ایسے شخص کو دردناک عذاب کی بشارت دے دو۔

ہماری آیات میں سے کوئی بات جب اس کے علم میں آتی ہے، تو وہ اس کا مذاق اڑاتا ہے۔ تو پھر اس کے ساتھ بھی ذِلّت آمیز عذاب کا سلوک کیا جائے گا۔

(۶) = وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَن سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ (۶) وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ آيَاتُنَا وَلَّىٰ مُسْتَكْبِرًا كَأَن لَّمْ يَسْمَعْهَا كَأَنَّ فِي أُذُنَيْهِ وَقْرًا ج فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ (۷) (پ ۲۱ - ۳۱ : ۶-۷)۔

(ترجمہ)۔ اور بعض لوگ قرآنِ حکیم کی حقیقت اور حقانیت سے غافل کرنے والی باتوں اور حدیثوں کے خریدار ہیں۔ اور بے علمی کی وجہ سے دوسروں کو بھی خدا کی راہ سے گمراہ کرتے ہیں۔ اور اس صحیح اور سچے راستے کی طرف دعوت کا مذاق اڑاتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو آخرالامر ذِلّت آمیز عذاب میں مبتلا ہوں گے۔ اور جب ہماری آیات اس کو سُنائی جاتی ہیں۔ تو وہ نہایت متکبرانہ انداز سے اس طرح منہ پھیر لیتا ہے۔ گویا اس نے سُنا ہی نہیں۔ اور اس کے کانوں میں ڈاٹ لگ گئی ہے۔ اُن کو مطلع کر دو کہ اس کا نتیجہ عذابِ الیم ہے۔

(۷) = وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلَىٰ يَدَيْهِ يَقُولُ يَا لَيْتَنِي اتَّخَذْتُ

Marfat.com

مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا (۲۷) يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا
خَلِيْلًا (۲۸) لَقَدْ اَضَلَّنِيْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِيْ ط
وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا (۲۹) وَقَالَ الرَّسُوْلُ
يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ٥
(پ ۱۹ - ۲۵ : ۳۰)

(ترجمہ)- اور اس دن ظالم اپنے دونوں ہاتھوں کو نہایت حسرت سے کاٹ لے گا اور کہے گا ہائے افسوس میں بھی پیغمبر کے ساتھ (قرآن) کی بتائی ہوئی راہ اختیار کی ہوتی! ہائے میری تباہی! کاش میں فلاں (فلاں) کو دوست نہ بناتا! بے شک (میں) بہکا دیا گیا الذکر (قرآن) سے- جب کہ وہ (کتاب اللہ) میرے پاس پہنچ چکی تھی اور شیطان تو انسان کو وقت پر دغا دینے والا ہے- اور اور پیغمبرؐ کہیں گے کہ اے میرے پروردگار (بے شک) میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ دیا تھا-

⑧ = ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ (پ ۱ - ۲ : ۲)-
(ترجمہ)- یہ وہ کتاب (ضابطۂ حیات) ہے جس میں کوئی بات ایسی نہیں جو شک و شبہ والی ہو اور اس کی وجہ سے انسان کے دل میں کسی قسم کا اضطراب اور کشمکش باقی رہے اور اس میں نہ بے یقینی ہے اور نہ تذبذب اور نہ کوئی نفسیاتی اُلجھن-

⑨ = تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ٥
(ترجمہ)- یہ ضابطۂ حیات و قوانین شک و شبہ سے بالاتر ہے اس کو اللہ رب العلمین نے نازل فرمایا ہے- (پ ۲۱ - ۳۲ : ۲)-

Marfat.com

تشریحات

کتاب ۔ تحریر کے ذریعہ حروف کو باہم ملا دینے کے ہیں۔ نیز ثابت کر دینے۔ اندازہ کرنے۔ فرض یا واجب کر دینے کے بھی ہیں۔

الکتٰب۔ اس صحیفہ کو کہتے ہیں۔ جس میں کچھ لکھا ہوا ہو۔ کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ ط (پ۲۸۔ ۵۸: ۲۱) اللہ کا حکم ناطق ہے۔ اللہ نے واجب کر دیا ہے کہ میں اور میرے پیغمبر ضرور غالب رہیں گے۔ "کتاب اللہ" سے مراد قانونِ خداوندی۔ جیسے وَکَتَبْنَا عَلَیْھِمْ (پ۶۔ ۵: ۴۵)۔ ہم نے اُن کے لئے لکھ دیا تھا کہ جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے عوض ناک وغیرہ میں کَتَبْنَا بمعنی اَوْحَیْنَا و فَرَضْنَا ہے۔ یعنی ہم نے وحی بھیجی یا فرض کر دیا۔ اور کُتِبَ عَلَیْکُمْ (پ۲۔ ۲: ۱۸۰)

کتاب کے معنی فیصلہ اور حُجّت کے بھی ہیں۔

Marfat.com

⑰ = عقل کی اہمیت اور علم کے حصول کی ضرورت۔ غور و فکر سے کام لینے کا حکم

① - اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا (۴۷)
اِنَّ الَّذِیْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰٓی اَدْبَارِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُمُ
الْهُدَی ۙ الشَّیْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ وَاَمْلٰی لَهُمْ (۲۵) (پ ۲۶ / ۴۷/۲۵)

(ترجمہ) = (حیرت ہے کہ) یہ لوگ قرآن میں غور و تدبّر کیوں نہیں کرتے؟ کیا ان کے دلوں پر تالے پڑ گئے ہیں (کہ عقل و بصیرت کی کوئی بات ان کے اندر جاتی ہی نہیں) بے شک جو لوگ قرآن کی واضح رہنمائی کے سامنے آجانے کے بعد اس سے یوں پھر جائیں۔ ان کے لئے شیطان اس روش کو خوشنما بنا کر دکھاتے ہیں۔ اور فریب انگیزیوں کی جھوٹی توقعات کی اُمیدیں دلاتے ہیں (اس لئے قرآن کا بتایا ہوا راستہ چھوڑ دیتے ہیں)۔

② - اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ؕ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَیْرِ اللّٰهِ
لَوَجَدُوْا فِیْهِ اخْتِلَافًا كَثِیْرًا ۝ (پ ۵ - ۴ : ۸۲)۔

(ترجمہ) = کیا وہ لوگ قرآن میں غور و فکر نہیں کرتے اور اگر یہ قرآن اللہ کے سوا کسی اور کے پاس سے ہوتا تو اس میں بہت کچھ اختلاف پاتے۔

③ - لِّیَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْۢ بَیِّنَةٍ وَّیَحْیٰی مَنْ حَیَّ عَنْۢ
بَیِّنَةٍ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَسَمِیْعٌ عَلِیْمٌ (پ ۱۰ - ۸ : ۴۲)۔

(ترجمہ) = جو ہلاک ہو تو دلیل اور حجّت کے ساتھ اور جو زندہ رہے تو واضح

Marfat.com

واضح دلیل کے ساتھ بے شک اللہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔

(۴) = قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۣ عَلٰي بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ۭ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ (پ ۱۳ - ۱۲:۱۰۸)

(ترجمہ)۔ ان سے کہدو کہ میری راہ تو بالکل سیدھی اور صاف راہ ہے۔ وہ یہ کہ میں تمہیں خدا کی طرف دلائل و براہین کی رُو سے علیٰ وجہ البصیرت دعوت دیتا ہوں۔ میں بھی اسی پر قائم ہوں اور جو متبع ہیں وہ بھی اور اللہ اس سے بہت بلند ہے۔ (کہ اس کا کوئی شریک بنایا جائے) اور میں مشرکین کا ساتھی نہیں ہوں۔

(۵) = فَمَالِ هٰٓؤُلَاۗءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا ۝ (پ ۵ - ۴:۷۸)

پس ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ بات کو سمجھنا ہی نہیں چاہتے۔

(۶) = قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ (پ ۲۷ - ۵۷:۱۷)

بے شک و شبہ ہم نے اپنی آیات تم سے کھول کھول کر بیان کر دی ہیں۔ تاکہ تم عقل سے کام لو۔

(۷) = وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۚ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ۡ وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا ۡ وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ۭ اُولٰۗىِٕكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ۝ (پ ۹ - ۷:۱۷۹)۔

(ترجمہ)۔ ہم نے بہت سے جنوں اور انسانوں میں سے جہنم کے لئے پیدا کئے ہیں۔ ان کے دل ہیں لیکن (وہ) اس سے سوچنے و سمجھنے کا کام نہیں لیتے۔ اُن کی آنکھیں ہیں، مگر (وہ) اُن سے دیکھتے نہیں۔ ان کے کان ہیں۔ مگر (حق کی اس آواز پر) وہ کان نہیں دھرتے۔ ان کی مثال چوپایوں جیسی ہے

Marfat.com

بلکہ ان سے بھی زیادہ گئے گزرے۔ غفلت میں پڑے ہوئے۔

⑧ = اَمْ تَحْسَبُ اَنَّ اَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُوْنَ اَوْ يَعْقِلُوْنَ ط اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ع ۵ (پ ۱۹ - ۲۵/۴۴)

(ترجمہ)۔ (جو اپنے جذبات کے پیچھے چلتے ہیں) کیا تم گمان کرتے ہو کہ یہ لوگ دل کے کانوں سے سُنتے اور عقل و خرد سے کام لیتے ہیں (بالکل نہیں) یہ لوگ تو حیوانی سطح پر زندگی بسر کر رہے ہیں۔ بلکہ ان سے بھی زیادہ گئے گذرے ہیں۔ (اس لئے کہ یہ اپنی خواہشات کے بندے ہیں)

⑨ = لَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ (پ ۱۱ - ۱۰ : ۸۹)

(ترجمہ)۔ ان لوگوں کی راہ پر قدم نہ رکھنا جو علم سے بے بہرہ ہیں۔

⑩ = قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ط اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ ع (پ ۲۳ - ۳۹ : ۹)۔

(ترجمہ)۔ کہدو ان لوگوں سے کہ کیا جو لوگ علم رکھتے ہیں اور جو لوگ علم نہیں رکھتے وہ برابر ہو سکتے ہیں۔ ان نصیحت کی باتوں سے عقل و خرد والے فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔

⑪ = وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ۝ اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝ (پ ۹ - ۸ : ۲۱ - ۲۲)۔

(ترجمہ)۔ دیکھنا تم کہیں ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو کہتے تو یہ ہیں کہ ہم نے احکام سُن لئے ہیں۔ (لیکن درحقیقت وہ قلبِ سلیم اور دل کے کانوں سے نہیں سُن پاتے۔ اللہ کے نزدیک ایسے لوگ بدترین خلائق ہیں جو بہرے اور گونگے بنے رہتے ہیں۔ مگر عقل اور غور و فکر سے کام نہیں لیتے۔

Marfat.com

(۱۲) = وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝ (پ ۱۱ - ۱۰ : ۱۰۰)-

(ترجمہ) - کوئی شخص ایمان نہیں لا سکتا جب تک وہ اللہ کے قانون کے مطابق عقل و فکر سے کام لے کر صحیح نتیجہ پر نہ پہنچے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا قانون یہ ہے کہ جو لوگ عقل سے کام نہیں لیتے (ان کی ذہنی نشوونما رُک جاتی ہے اور پھر) وہ اُلجھن میں پڑ جاتے ہیں۔

(۱۳) = وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ ؕ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ وَلَوْ كَانُوْا لَا يَعْقِلُوْنَ (۴۲) - وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْظُرُ اِلَيْكَ ؕ اَفَاَنْتَ تَهْدِى الْعُمْىَ وَلَوْ كَانُوْا لَا يُبْصِرُوْنَ (۴۳) (پ ۱۱ - ۱۰ : ۴۲-۴۳)-

(ترجمہ) - ان میں سے ایسے لوگ بھی ہیں جو تیری باتیں سُننے کے لئے آ بیٹھتے ہیں (مگر وہ محض سُن رہے ہوتے ہیں اور دھیان (توجہ) ان کا کہیں اور ہوتا ہے) تو پھر ایسے بہروں کو تم کیا سُنا سکتے ہو جو عقل و فکر سے کام ہی نہ لیں۔ اور کچھ ایسے بھی ہیں جو دیکھتے تو تمہاری طرف ہیں گویا وہ ہمہ تن متوجہ ہیں۔ لیکن ان کا دھیان کہیں اور ہوتا ہے تو پھر کیا ایسے اندھوں کو راستہ دکھلا سکتے ہو جو عقل و بصیرت سے کام نہ لیں۔

(۱۴) = كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝ (پ ۲۱ - ۳۰ : ۲۸)

(ترجمہ) - ہم اس طرح اپنے قوانین و حقائق کو کھول کر بیان کرتے ہیں۔ اور جو عقل و فکر سے کام لیتے ہیں وہی فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔

(۱۵) = كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ (پ ۱۸ - ۲۴ : ۶۱)

اسی طرح اللہ اپنی آیات کو تمہارے لئے واضح فرما رہا ہے تاکہ تم عقل سے کام لو۔

Marfat.com

(۱۶) = قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ۚ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ (۶۳) (پ ۲۱ - ۲۹ : ۶۳)

(ترجمہ) - ان سے کہدو کہ تمام تعریف و ستائش اللہ کے لئے ہے مگر ان میں سے اکثر عقل نہیں رکھتے۔

(۱۷) = وَالدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ ۱۶۹ (پ ۹ - ۷ : ۱۶۹) -

(ترجمہ) - اور آخرت کا گھر اُن لوگوں کے لئے بہتر ہے جو برائی سے بچنا چاہتے ہیں - اور پرہیزگار ہیں - کیا تم اتنی سی بات سمجھنے کے لئے بھی عقل نہیں رکھتے ؟

(۱۸) = وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ (۴۴) (پ ۱۴ - ۱۶ : ۴۴) -

(ترجمہ) - اے رسول تیری طرف یہ ضابطۂ قانون بھیجا ہے تاکہ تو لوگوں پر اچھی طرح ظاہر کردے کہ ان کے خدا نے ان کی طرف کیا نازل کیا ہے - اور اس طرح لوگ اس پر غور و فکر کریں -

(۱۹) = اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي النُّهٰى ۝ ع (پ ۱۶ - ۲۰ : ۵۴ و ۱۲۸)

(ترجمہ) - بے شک ان میں عقل و بصیرت سے کام لینے والوں کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں (امام راغبؒ)

(۲۰) = وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۚ وَمَا يَعْقِلُهَآ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ۝ (پ ۲۰ - ۲۹ : ۴۳)

(ترجمہ) - اور یہ مثالیں ہم لوگوں کی ہدایت اور غور و فکر کے لئے بیان کرتے ہیں - سوائے عالموں کے جو عقل و فکر سے کام لیتے ہیں - اور کوئی نہیں سمجھ پاتا (کیونکہ عام لوگ (ان ہدایات پر) غور و خوض نہیں کرتے) -

Marfat.com

(۲۱) = اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ ثَمَرٰتٍ مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا ؕ وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌۢ بِيْضٌ وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا وَغَرَابِيْبُ سُوْدٌ (۲۷) وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ ؕ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ (۲۸)

(پ۲۲ - ۳۵ : ۲۷-۲۸)

(ترجمہ) - کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ اللہ آسمان سے پانی برساتا ہے - اور پھر اس کے ذریعہ سے ہم طرح طرح کے پھل نکال لاتے ہیں - جن کے رنگ اور ذائقے مختلف ہوتے ہیں - پہاڑوں میں بھی سفید سرخ اور گہری سیاہ دھاریاں پائی جاتی ہیں - جن کے رنگ مختلف ہوتے ہیں - اور اسی طرح انسانوں اور جانوروں اور مویشیوں کے رنگ بھی مختلف ہیں - حقیقت یہ ہے کہ اللہ کی عظمت کے سامنے وہی لوگ جھکتے ہیں جو علم و بصیرت کی بناء پر تحقیق کرتے ہیں - یہی لوگ علماء کہلانے کے مستحق ہیں - اور یہی لوگ جان سکتے ہیں کہ اللہ کس قدر غلبہ کا مالک ہے اور مغفرت بھی کرتا ہے -

(۲۲) = لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ كِتٰبًا فِيْهِ ذِكْرُكُمْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ (۱۰) ع

(پ۱۷ - ۲۱ : ۱۰) -

(ترجمہ) - لوگو! ہم نے تمہاری طرف ایک ایسی کتاب نازل فرمائی ہے کہ جس میں تمہارا ہی ذکر ہے - (تمہارے ہی معاملاتِ زندگی پر بحث ہے) پھر تم اس پر غور فکر کیوں نہیں کرتے -

(۲۳) = كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ (پ۲ - ۲ : ۲۶۶)

Marfat.com

(ترجمہ)۔ اِس طرح اللہ تمہارے لئے آیات واضح کرکے بیان فرماتا ہے تاکہ تم غور و فکر کرسکو۔

(۲۴) = اَفَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَتَکُوْنَ لَهُمْ قُلُوْبٌ یَّعْقِلُوْنَ بِهَآ اَوْ اٰذَانٌ یَّسْمَعُوْنَ بِهَا ج فَاِنَّهَا لَا تَعْمَی الْاَبْصَارُ وَلٰکِنْ تَعْمَی الْقُلُوْبُ الَّتِیْ فِی الصُّدُوْرِ ۝ (پ ۱۷ - ۲۲:۴۶)

(ترجمہ)۔ کیا یہ لوگ ان علاقوں میں چلے پھرے نہیں کہ (سابقہ اقوام کے عبرت انگیز انجام کو دیکھکر) ان کے دلوں میں عقل و فکر سے کام لینے کی صلاحیت اور ان کے کانوں میں بات سُننے کی استطاعت پیدا ہوجاتی (دراصل جب کوئی شخص حقائق کی طرف سے آنکھیں بند کرلیتا ہے) تو آنکھیں اندھی نہیں۔ مگر اُن کے دل اندھے ہوجاتے ہیں جو سینوں کے اندر ہیں (اس طرح ان میں سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیت باقی نہیں رہتی)

(۲۵) = وَالَّذِیْنَ اِذَا ذُکِّرُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ یَخِرُّوْا عَلَیْهَا صُمًّا وَّعُمْیَانًا (۷۳) (پ ۱۹ - ۲۵ : ۷۳)

(ترجمہ) - اور جب ان (عبادالرحمٰن) کے سامنے ان کے رب کی آیات ذکر کی جاتی ہیں تو وہ ایسا نہیں کرتے کہ علم و بصیرت کے بغیر اندھے اور بہرے بن کر اُن پر گر پڑیں (بلکہ وہ غور و خوض سے کام لیتے ہیں)

(۲۶) = اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ یُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ط قَدْ بَیَّنَّا لَکُمُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ (پ ۲۷ - ۵۷ : ۱۷)۔

(ترجمہ) - خوب جان لو کہ اللہ زمین کو اس کی موت کے بعد زندگی بخشتا ہے۔ ہم نے اپنی آیات واضح طور پر بیان کردیں تاکہ تم عقل و فکر سے کام لے کر

Marfat.com

صحیح نتیجہ تک پہنچ سکو۔

(۲۷) = وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝ (پ ۲۹ - ۶۷ : ۱۰)۔

(ترجمہ) (جہنّم میں جانے کی وجہ جب دریافت کی جائے گی تو جواب ملے گا) وہ (جواب میں) کہیں گے کہ ہم نے عقل و فکر سے کام نہیں لیا تھا۔ بلکہ تعصّب اور اندھی تقلید پر جمے رہے اگر ہوش و گوش سے کام لیا ہوتا تو آج ہم اس جہنّم میں کیوں ہوتے۔

(۲۸) = كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ (پ ۲۳ - ۳۸ : ۲۹)۔

(ترجمہ)۔ (قرآن) ایک مُبارک کتاب ہے۔ جس کو ہم نے تمہاری طرف نازل کیا ہے تاکہ لوگ اس کی آیتوں میں غور و فکر کریں۔ اور صاحبِ عقل و ہوش و فہم و فراست رکھنے والے اس کتاب کو سامنے رکھیں۔

(۲۹) = وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا ۝ (پ ۱۵ - ۱۷ : ۳۶)

(ترجمہ)۔ جس بات کا تمہیں علم نہ ہو، اس کے پیچھے مت لگ جایا کرو۔ یاد رکھو تمہاری سماعت، بصارت اور عقل و فکر ہر ایک کے متعلق باز پرس ہوگی۔

(۳۰) = اَلَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ۭ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ (۱۸) (پ ۲۳ - ۳۹ : ۱۸)۔

Marfat.com

(ترجمہ)۔جولوگ بات کو سنتے ہیں پھر اس میں اچھی اور بھلی بات کی اتباع اور پیروی کرتے ہیں۔یہی وہ لوگ ہیں، جن کو اللہ نے ھدایت کی ہے اور یہی لوگ عقلِ سلیم رکھتے ہیں اور سمجھدار بھی یہی لوگ ہیں۔

عقل کے معنی ہیں روکنا۔ منع کرنا۔عقل اس قوّت کو کہتے ہیں جو قبول علم کے لئے تیار رہتی ہے۔اور وہ علم جو اس قوّت کے ذریعہ حاصل کیا جاتا ہے۔کسی شخص نے عقل سے بڑھ کر کوئی چیز حاصل نہیں کی جو انسان کی رہنمائی کر سکے یا اسے ہلاکت سے بچا سکے۔

(۳۱) = اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ (۸۰) وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِى الْعُمْيِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ؕ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ (پ ۲۰ ع ۲۷ / ۸۱/۸۰)

(پ ۲۱ - ۳۰ : ۵۲ / ۵۳) - (نوٹ) پارہ ۲۱ میں فَاِنَّكَ ہے۔

(ترجمہ)۔حقیقت یہ ہے کہ تم مردوں کو (جو عقل و بصیرت سے کام نہیں لیتے) سنا نہیں سکتے اور نہ بہروں کو (جو یکسر حق و صداقت کی آواز پر کان نہیں دھرتے) پکار کر سنا سکتے ہو۔خصوصاً جبکہ وہ پیٹھ پھیر کر چل دیں۔ نہ تو ان اندھوں کو سیدھا راستہ دکھا سکتا ہے (جو آنکھیں کھول کر چلنا ہی نہ چاہیں) تو صرف انہیں کو سنا سکتے ہو (جو سننے کے لئے آمادہ ہوں اور غور و فکر سے، ہماری آیتوں پر ایمان لائیں اور اُن کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دیں۔

Marfat.com

۱۸ تلاوت کے آداب

(۱) - اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ (۷۷) فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ (۷۸) لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ (۷۹) تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ (۸۰) اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ (۸۱) وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ (۸۲)

(پ ۲۷ - ۵۶ : ۷۷ تا ۸۲) -

(ترجمہ) - بے شک یہ ایک بلند پایہ اور نفع بخش قرآن ہے - یہ ضابطۂ حیات ایک محفوظ کتاب کے اندر رکھدیا گیا ہے - لیکن اس کے حقائق سے وہی لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو طہارت و پاکیزگی کا خیال رکھتے ہوں - جن کے قلب و دماغ پاکیزہ ہوں - جس کے لئے ضروری ہے کہ ان کو خالی الذہن ہوکر اور جذبات سے الگ ہٹ کر قرآن کو سمجھنے کی کوشش کرے - تمام نوع انسانی کے نشوونما دینے والے اللہ کی طرف سے نازل کیا گیا ہے - کیا تم اس کتاب میں خیانت کرتے ہو - اور اپنی چرب زبانی سے ایسی صحیح تعلیم میں کمی بیشی کرتے ہو اور اپنی تکذیب کو ذریعہ معاش بناتے ہو -

(۲) = فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

(پ ۱۴ - ۱۶ : ۹۸) -

(ترجمہ) - لہٰذا جب تم قرآن پڑھنے لگو تو تم شیطان مردود کے (وسوسوں سے) اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو -

(۳) = وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا (پ ۲۹ - ۷۳ : ۴) -

Marfat.com

اور تم قرآن کو خوب حسن ترتیب سے ٹھیر ٹھیر کر اس طرح پڑھو کہ دل
میں اُترتا چلا جائے۔

(۴)= وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ
تُرْحَمُوْنَ (۲۰۴) (پ ۹ - ۷: ۲۰۴)

(ترجمہ)۔ اور جب قرآن پڑھا جائے تو اِسے ہوش گوش سے سنو اور چپکے
رہو تاکہ (اس پر عمل کر کے تم) رحم کئے جانے کے قابل بن جاؤ

Marfat.com

⑲ = قرآن مجید کی تلاوت

① = اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰھُمُ الْکِتٰبَ یَتْلُوْنَہٗ حَقَّ تِلَاوَتِہٖ ط اُولٰٓئِکَ یُؤْمِنُوْنَ بِہٖ ط وَمَنْ یَّکْفُرْ بِہٖ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ (۱۲۱) ع (پ ۱ - ۲ : ۱۲۱) -

(ترجمہ) - جن لوگوں کو ہم نے الکتٰب (ضابطہ قوانین) دیا وہ اس کی اس طرح پیروی کرتے ہیں جس طرح پیروی کرنے کا حق ہے - یہی وہ لوگ ہیں، جو اس پر پورا پورا ایمان رکھتے ہیں - ان کے برعکس جو لوگ اس کی صداقتوں کا انکار کرتے ہیں - وہ سراسر خسارے میں ہیں -

(نوٹ) = الذین یتلونہ حق تلاوتہٖ - وہ اس کو ایسا پڑھتے ہیں جیسے کہ اس کے پڑھنے کا حق ہے، کا مطلب یہ ہے کہ وہ اسے پڑھکر سمجھتے ہیں اور اس پر عمل کرتے ہیں - تلاوت کے معنی سمجھ کر پڑھنا پیچھے پیچھے چلنا اور اس پر عمل کرنا ہے (مفردات امام راغب اصفہانی)

② = اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنَ الْکِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ ط اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ ط وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ ط وَاللّٰہُ یَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ۝ (پ ۲۱ - ۲۹ : ۴۵)

(ترجمہ) - تم پر جس کتاب کی وحی کی گئی ہے - اس کا اتباع کرو - صلوٰۃ کو قائم رکھو بیشک صلوٰۃ کا قیام بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں سے باز رکھے گا اور اللہ کا ذکر (یعنی اللہ کی عظمت اور اس کے احکام تمام وقت مدِنظر رکھنا) سب سے بڑھ کر بات ہے اور (جس قسم کی) تم مصنوعی صلوٰۃ

Marfat.com

پڑھتے ہو اور اللہ کا ذکر کرتے ہو۔ اس سے ہم (اللہ) خوب واقف ہیں۔

③ = اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ اَنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّذِكْرٰى لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ (۵۱) ع

(پ۲۱ - ۲۹ : ۵۱)۔

(ترجمہ)۔ کیا ان کے لئے یہ کافی نہیں کہ ہم نے تیری طرف کتاب اتاری ہے، جو ان کے سامنے پڑھی جاتی ہے۔ یقیناً اس میں ان لوگوں کے لئے رحمت اور نصیحت ہے جو ایمان لاتے ہیں۔

④ = اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝ (پ۹ - ۸ : ۲)۔

(ترجمہ)۔ مومن وہی لوگ ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل خوف سے لرز جاتے ہیں۔ اور جب انھیں اللہ کی آیات پڑھ پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کا ایمان بڑھتا ہے۔ اور وہ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔

⑤ = رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۙ فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ؕ (۳) (پ۳۰ - ۹۸ : ۲-۳)۔

(ترجمہ)۔ اللہ کی طرف سے رسول ہیں جو (نقائص و عیوب سے) پاک صحائف (یعنی قرآن مجید جس میں پہلے صحیفوں کی وہ تعلیم موجود ہے جس کا قائم رکھنا ضروری تھا) پڑھ کر سناتے ہیں۔ جن میں محکم قوانین ہیں۔ جو انسانی معاشرے کو قائم کرنے کے لئے ضروری اور ناگزیر ہیں (یعنی معاشرے کا قیام جب ناگزیر ہے تو محکم قوانین کی ضرورت بھی ناگزیر ہے)۔

Marfat.com

⑥ = وَاتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنْ كِتٰبِ رَبِّكَ ۚ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ فق وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ۝ (پ۱۵-۱۸ : ۲۷)

(ترجمہ)۔ اے نبی! تمہارے رب کی کتاب میں سے جو کچھ تم پر وحی کیا گیا ہے اسے (جوں کا توں) پڑھ کر سنا دو۔ کوئی اس کے فرمودات کو بدلنے والا نہیں (اگر تم کسی کی خاطر اس میں ردّو بدل کرو گے تو) اس سے بچ کر کوئی (دوسری) جائے پناہ نہ پاؤ گے۔

⑦ = وَكَیْفَ تَكْفُرُوْنَ وَاَنْتُمْ تُتْلٰی عَلَیْكُمْ اٰیٰتُ اللّٰهِ وَفِیْكُمْ رَسُوْلُهٗ ؕ وَمَنْ یَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِیَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝۱۰۲ (پ۴-۳ : ۱۰۱-۱۰۲)۔

(ترجمہ)۔ اور تم کس طرح انکار کر سکتے ہو۔ حالانکہ تم کو خدا کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں۔ اور تم میں رسولِ خدا بھی (رہنمائی کے لئے) موجود ہے۔ (اور یاد رکھو) جو کوئی مضبوطی کے ساتھ اللہ کا ہو رہا تو بلاشبہ اس پر سیدھی راہ کھل گئی (نہ تو اس کے لئے لغزش کا ڈر ہے، نہ کسی قسم کا اندیشہ)۔ مسلمانو! اللہ سے ڈرو، جیسا کہ ڈرنے کا حق ہے اور جب دنیا چھوڑو (یعنی موت آنے پر) تو اس حالت میں اسلام پر ثابت قدم ہو

تِلَاوَت = کتاب کا اتباع۔ اس کے معنی سمجھنے اور غور و فکر کرنے کے ہیں۔ اور التلاوۃ خدا تعالےٰ کی طرف سے نازل شدہ کتابوں کے اتباع کو کہتے ہیں اور قرآن پاک سے کچھ پڑھنے پر بھی بولا جاتا ہے کیونکہ اس کے پڑھنے سے اس پر عمل کرنا واجب ہو جاتا ہے (مفردات امام راغب اصفہانی)

ذِکْر = کسی چیز کو محفوظ کر لینا۔ کسی بات کو یاد کر لینا۔

الذِّکْر = نصیحت کی کتاب۔ قرآن مجید۔ نصیحت بیّنہ (۲۱ : ۵۰ - ۱۶ : ۴۴-۶۵ : ۱۱۱)

Marfat.com

باب ۳

دین!

① دین اللہ کے نزدیک اسلام ہے۔

② ایمان کی شرائط۔

③ ایمان لانے والی جماعت کا نام۔

④ دین میں زبردستی نہیں۔

⑤ دین کو چھوڑ دینے والے (مرتدین)۔

Marfat.com

① = دِیْنُ اللّٰہِ کے نزدیک اِسلام ہے۔

① = اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ (پ۳ - ۳ : ۱۹)۔

(ترجمہ)۔ اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے۔ (یعنی یہ وہ نظامِ حیات ہے جو تمام کائنات اور نوعِ انسانی کے لئے قانونِ خداوندی کے مطابق تجویز ہوا ہے۔

② = اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا (پ۶ - ۵ : ۳)

(ترجمہ)۔ آج تمہارے دین کو تمہارے لئے میں نے مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی ہے اور تمہارے اسلام کو (بطور نظام زندگی) پسند کیا ہے۔

③ = قُلْ اِنَّنِیْ ھَدٰىنِیْ رَبِّیْٓ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۚ دِیْنًا قِیَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰھِیْمَ حَنِیْفًا ۚ وَمَا کَانَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ۝ (پ۸-۶:۱۶۱)

(ترجمہ)۔ کہدو کہ بے شک میرے رب نے مجھے سیدھے راستہ کی طرف ہدایت کر دی ہے کہ وہ مستحکم دین ملّتِ ابراہیم جو ہر طرف سے ہٹ کر ایک خدا کا ہو گیا۔ وہ شرک کرنے والوں میں سے نہ تھا

④ = وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَھُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ۝ (پ۳ - ۳ : ۸۵)

(ترجمہ)۔ اور دیکھو جو کوئی اسلام کے سوا (جو تمام رہنمایانِ حق کی تصدیق و پیروی کی راہ ہے) کسی دوسرے دین کا خواہشمند ہو گا اور آخرت کے دن

Marfat.com

اس کی جگہ ان لوگوں میں ہوگی جو تباہ و نامراد ہوئے (آزاد)

دِین کے معنی (۱ : ۳) حساب (۱۲ : ۷۶) آئین قانون۔ فیصلہ (۳ : ۱۹) اِطاعت۔ فرماں برداری۔

⑤ = وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ۝ (پ۵ - ۴ : ۱۲۵)۔

(ترجمہ) = اور پھر بتاؤ اس آدمی سے بہتر دین رکھنے والا کون ہو سکتا ہے، جس نے اللہ کے آگے سرِ اطاعت جھکا دیا اور وہ نیک عمل کرنے والا بھی ہے۔ اور اس نے ابراہیم کے طریقہ کی پیروی کی ہے۔ جو (" تمام انسانی گروہ بندیوں سے الگ ہو کر") خدا ہی کے لئے ہو رہا تھا اور (یہ واقعہ ہے کہ) اللہ نے ابراہیمؑ کو اپنا مخلص دوست بنا لیا تھا۔ (آزاد)

" الفاظ کے معنی "

اِسلام - اطاعت - فرماں برداری

سلام - سلامتی۔ امن۔ عافیت۔ تحیّہ۔ حفاظت

اَلسَّلام - سلامتی اور عافیت کا سرچشمہ

تسلیم - ماننا۔ فرمانبرداری اطاعت کرنا۔

اَسْلَمَ - اطاعت قبول کرنا۔ طابع ہونا۔

بقلبٍ سلیم۔ پورے دل کے ساتھ۔ خلوص کے ساتھ وہ دل جو کھوٹ اور دغا سے پاک ہو۔

Marfat.com

② = ایمان کی شرائط

① - یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِیْ نَزَّلَ عَلٰی رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ یَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا م بَعِیْدًا ۱ ۝ (پ۵ - ۴ : ۱۳۶)۔

(ترجمہ) - اے ایمان والو (جو مسلمانوں کے گھر پیدا ہوئے ہوں یا سطحی طور پر ایمان والے ہوں) ایمان لاؤ (اس نظام کے بنیادی اصولوں کی صداقت پر وہ یہ ہیں) اللہ پر ایمان اور اُس کے رسول پر ایمان اور اس کتاب پر جو اس نے اپنے رسُولؐ پر نازل فرمائی (یعنی قرآن مجید) اور ان تمام کتابوں پر جو اس سے پہلے وہ نازل فرما چکا ہے۔ جو شخص اللہ اور اس کے ملائکہ، اس کی کتابوں اور اس کے رسُولوں، اور حیاتِ اخروی (قیامت کے دن) پر ایمان نہیں رکھتا، اور اُن سے اِنکار کرتا ہے تو وہ زندگی کے صحیح راستہ سے بہت دور جا پڑا۔

شرائطِ ایمان حسبِ ذیل ہیں:۔

(۱)۔ اللہ تعالےٰ (۲) اور اس کے رسُولوں پر ایمان لانا۔

(۳) - اللہ تعالےٰ کی کتابوں پر ایمان (۴) اور اس کے ملائکہ پر ایمان۔

(۵) - یَوْمُ الْاٰخِرَ (قیامت کے دِن) پر ایمان۔

ان پانچ چیزوں کو ماننے اور یقین کرنے کا نام ایمان لانا ہے۔

Marfat.com

(۲) = مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ج (پ ۲ - ۲ : ۱۷۷)

(ترجمہ) = نیکی کی راہ ان لوگوں کی راہ ہے) جو اللہ پر، آخرت کے دن پر، فرشتوں پر۔ آسمانی کتابوں پر اور خدا کے تمام نبیوں پر ایمان لائے ہیں

(۳) = اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ط كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ق لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ق وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝ (پ ۳ - ۲ : ۲۸۵) -

(ترجمہ) رسول اس ہدایت پر ایمان لایا جو اس کے رب کی طرف سے اس پر نازل ہوئی ہے۔ اور جو لوگ اس رسول کے ماننے والے ہیں، انہوں نے بھی اس ہدایت کو دل سے تسلیم کر لیا ہے۔ یہ سب اللہ اور اس کے ملائکہ اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کو مانتے ہیں اور ان کا قول یہ ہے کہ ہم اللہ کے رسولوں میں تفریق نہیں کرتے

(۴) = اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِـُٔوْنَ وَالنَّصٰرٰى مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ (پ ۶ - ۵ : ۶۹)

(ترجمہ) = جو لوگ (قرآن پر) ایمان لائے ہوں یا جو یہودی ہوئے۔ اور صابی اور نصاریٰ ہوں (کوئی بھی ہو)۔ لیکن اصل دین یہ ہے کہ) جو کوئی بھی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھے گا اور اچھے کام کرے گا تو اس کے لئے نہ تو کسی طرح کا اندیشہ ہوگا اور نہ کسی طرح کی غمگینی (ترجمہ آزاد)

(۵) = اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰى وَالصّٰبِـُٔيْنَ

* صابئین حضرت یحییٰ کے ماننے والے عراق عرب کے یہودی۔ (بقیہ حاشیہ ۔۔۔

Marfat.com

مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ
اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ
يَحْزَنُوْنَ ۝ (پ ۱ - ۲ : ۶۲)

(ترجمہ)= جو لوگ ایمان لاکر مسلمان ہو چکے ہیں وہ ہوں یا وہ لوگ ہوں جو یہودی ہیں یا نصاریٰ اور صابی ہوں (کوئی ہو اور کسی گروہ بندی میں سے ہو) لیکن جو کوئی بھی خدا پر اور آخرت کے دن پر ایمان لایا۔ اور اس کے اعمال بھی اچھے ہوئے تو وہ اپنے ایمان و عمل کا اجر اپنے پروردگار سے ضرور پائے گا۔ اس کے لئے نہ تو کسی طرح کا کھٹکا ہوگا اور نہ کسی طرح کی غمگینی۔

⑥ = يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰٓى اَنْ
لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْـًٔا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ
اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ
وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ
وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (پ ۲۸ - ۶۰ : ۱۲)

(ترجمہ)۔ اے نبی جب تیرے پاس مومن عورتیں آئیں تجھ سے بیعت کریں اس بات پر کہ (۱) اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گی (۲) اور نہ چوری کریں گی (۳) اور نہ زنا کریں گی (۴) اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی (۵) اور نہ اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے سامنے) دیدہ دلیری سے بہتان باندھ لائیں گی (۶) اور نہ کسی معروف بات میں تیری نافرمانی کریں گی، تو تو ان سے بیعت لے لے۔ اور اُن کے لئے اللہ سے بخشش مانگ۔ اللہ بخشش کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔

Marfat.com

③ ایمان لانے والی جماعت کا نام

① = هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ۙ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا (پ ۱۷ - ۲۲ : ۷۸)

(ترجمہ) - اللہ نے تمہارا نام مسلم رکھا ہے (اگرچہ قرآن مجید اترنے سے) پہلے بھی یہی نام تھا - اور اس قرآن میں بھی تمہارا یہی نام ہے -

② = وَاُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ (پ ۸ - ۶ : ۱۶۳)

(ترجمہ) - اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ سب سے پہلے میں مسلم ہوں -

③ = وَّاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۙ۝ (پ ۲۰ - ۲۷ : ۹۱)

وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ ۚ (پ ۲۰ - ۲۷ : ۹۱)

(ترجمہ) - مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں مسلم (فرمانبردار) بن کر رہوں اور یہ قرآن پڑھ کر سناؤں اور اس کی پیروی کروں -

④ = رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ص (پ ۱ ۲ : ۱۲۸)

(ترجمہ) - اے ہمارے رب ہم دونوں (جناب ابراہیم وجناب اسمٰعیل) کو اپنا مسلم (مطیعِ فرمان) بنا اور ہماری نسل سے ایک قوم اٹھا - جو تیری مسلم (فرمانبردار) ہو -

⑤ = وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ (پ ۲۴ - ۴۱ : ۳۳)

(ترجمہ) - اس شخص کی بات سے زیادہ حسین اور جاذب بات اور کس کی ہو سکتی ہے جو لوگوں کو قانون خداوندی کی طرف دعوت دیتا ہے اور خدا کے متعین کردہ صلاحیت بخش پروگرام پر عمل پیرا ہوتا ہے - اور (اس طرح اپنی عملی زندگی سے ثابت کر دیتا ہے کہ) وہ ان میں سے ہے جو مسلمین یعنی قوانین خداوندی کے اطاعت گذار ہیں -

Marfat.com

۴ = دین میں زبردستی نہیں

(۱) = لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۣ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا ۗ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ (پ ۳ - ۲/۲۵۶)

(ترجمہ)۔ دین کے اختیار کرنے میں کسی قسم کی زبردستی نہیں۔ اس نظامِ خدا وندی کو دل کی رضامندی سے قائم کرنا و اختیار کرنا چاہیئے۔ ہم نے (بذریعہ وحی) صحیح اور غلط راستے واضح کر دیئے ہیں۔ اس لئے انسان جو راستہ چاہے اختیار کرے۔ سو جو غیر خداوندی نظام سے منہ موڑ کر اس نظام خداوندی (قرآن مجید) پر ایمان لے آئے اور اس کی صداقت کو اپنا نصب العین بنالے تو اس نے ایسے محکم و پائیدار سہارے کو تھام لیا جو کبھی ٹوٹ نہیں سکتا۔ اللہ ہر بات کو سننے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔

(۲) = وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۟ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ ۚ (پ ۱۵ - ۱۸ : ۲۹)۔

(ترجمہ)۔ تم ان لوگوں سے کہدو کہ تمہارے پروردگار کی طرف سے یہ ضابطۂ حق و صداقت یعنی قرآن مجید آگیا۔ اب جس کا جی چاہے اس پر ایمان لے آئے اور جس کا جی چاہے اس کا انکار کرے۔

(۳) = هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ (۲ (پ ۲۸ - ۲:۶۴)۔

Marfat.com

(ترجمہ)۔ اس نے تمہیں انسانی پیکر عطا فرمایا ہے جس کی بڑی خصوصیت یہ ہے کہ تمہیں اختیار و ارادہ کی استعداد عنایت فرمائی۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ تم میں بعض نے کفر اختیار کیا اور بعض نے (قوانین خداوندی کو اختیار کیا یعنی مؤمن ہو گئے۔ یہ اپنے اعمال کے ذمہ دار ہیں۔ چاہیں تو صحیح راستہ اختیار کریں یا چاہیں تو غلط راستہ اختیار کریں۔ ان اعمال کے نتائج اللہ کے قانون کے مطابق مرتب ہوتے ہیں۔ اس لئے جو بھی عمل کرتے ہو اللہ ان اعمال پر نظر رکھے ہوئے ہے۔

④ = اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ (۸) وَ لِسَانًا وَّ شَفَتَيْنِ (۹) وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ (۱۰) (پ ۳۰ - ۹۰ : ۸/۱۰)۔

(ترجمہ)۔ کیا ہم نے انسان کو دو آنکھیں ایک زبان، دو ہونٹ نہیں دیئے (تاکہ وہ دنیا جہاں کو آنکھوں سے دیکھ سکے اور بات چیت سے اپنے شکوک و شبہات رفع کر کے صحیح نتیجہ پر پہنچے اور ساتھ ہی ساتھ) ہم نے اسے دونوں راستے (صحیح اور غلط) واضح کر کے بتلا دیئے ہیں۔

⑤ = اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّ اِمَّا كَفُوْرًا (۳)
اِنَّا اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَلٰسِلَا۠ وَ اَغْلٰلًا وَّ سَعِيْرًا (پ ۲۹ - ۷۶ : ۳/۴)

(ترجمہ) = بلاشبہ ہم نے اسے (انسان کو) صحیح راستہ بتلا دیا ہے۔ اب اس کے لئے آزادی ہے جو راستہ (وہ چاہے) اختیار کرے (خواہ وہ صحیح راستہ اختیار کر کے) شکر کرنے والا بنے یا صحیح راستہ پر چلنے سے انکار کر دے۔ غلط راہ پر چلنے والوں کے لئے ہم نے زنجیریں اور طوق اور بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔

Marfat.com

⑥=قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ (پ ۱۱ - ۱۰ : ۱۰۸)-

(ترجمہ)- (اے پیغمبر) تمام نوع انسانی سے کہدو کہ تمہارے رب کی طرف سے وہ ضابطۂ حیات آگیا ہے جو حقیقت پر مبنی ہے- اگر تم اس کی رہنمائی پسند کرو گے تو اس سے تمہاری ذات کو فائدہ پہنچے گا- اور اگر غلط راہ اختیار کرو گے تو اس کا نقصان بھی تمہیں کو ہوگا- (اب یہ تمہارے اپنے فیصلہ پر منحصر ہے) میں تم پر داروغہ بنا کر نہیں بھیجا گیا (کہ میں تم کو جبراً سیدھی راہ پر چلاؤں)

⑦= اِنْ تَحْرِصْ عَلٰى هُدٰىهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ يُّضِلُّ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ (۳۷) (پ ۱۴ - ۱۶ : ۳۷)

(ترجمہ)=(اے رسول ہم جانتے ہیں کہ) تیری دلی آرزو ہے کہ یہ لوگ ایمان لے آئیں اور صحیح راستہ اختیار کرلیں- لیکن جو غلط روش اختیار کرچکا ہو (اللہ انہیں زبردستی) سیدھی راہ کی ہدایت نہیں کرتا- اور ایسے لوگوں کا کوئی بھی یار و مددگار نہیں بن سکتا-

⑧= وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ (پ ۱۸ - ۲۳ : ۱۱۷)

(ترجمہ)- اور جو کوئی اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو پکارے جس کے لئے اس کے پاس کوئی دلیل نہیں اور نہ کوئی سند تو اس کا حساب اس کے رب کے پاس ہے- (یعنی وہ محاسبے سے بچ نہیں سکتا- ایسے کافر کبھی فلاح نہیں پا سکتے-

Marfat.com

⑨ = وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنْ فِي الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا ط
اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ (پ ۱۱-۱۰:۹۹)

(ترجمہ)۔ اگر تیرے رب کی مشیت یہ ہوتی (کہ زمین میں سب مومن ہو جائیں) تو سب کے سب اہلِ زمین ایمان لے آئے ہوتے (مگر کفر و ایمان کی راہ اختیار کرنا انسان کے اپنے فیصلہ پر چھوڑ دیا گیا ہے) پھر کیا تو لوگوں کو مجبور کرے گا کہ وہ مومن ہو جائیں۔

(بقیہ از حاشیہ)

صابئین۔

:- ص :-

عراق میں حرّان کے باشندے جن کے متعلق بعض لوگوں کا خیال ہے کہ کافر تھے، قرآنِ پاک میں ان کو اہل کتاب کے زمرہ میں رکھا گیا ہے۔ یہ لوگ ایک خالق کے معتقد تھے۔ مگر ستاروں کی پرستش بھی کیا کرتے تھے۔ تین نمازیں پڑھتے اور ایک وقت کئی شادیوں کی ممانعت تھی۔ اور طلاق کا دستور بھی تھا۔ خنزیر اور کتّا حرام سمجھتے تھے۔ روزے بھی رکھتے تھے۔ ان میں ہیئت دان اور طب میں ممتاز حیثیت کے مالک گزرے ہیں (اُردو انسائیکلو پیڈیا صفحہ ۹۹۳) (اُردو دائرہ معارف اسلامیہ جلد ۱۲۔ اس میں آپ کو ان کے مفصل حالات ملیں گے)۔

Marfat.com

⑤ = مرتدین (اسلام سے پھر جانے والے)

① = كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْٓا
اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ
الظّٰلِمِيْنَ (۸۶) اُولٰۗىِٕكَ جَزَاۗؤُهُمْ اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَ
الْمَلٰۗىِٕكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ (۸۷) خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ
عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ (۸۸) اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْ
مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۣ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (۸۹)
اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ
تَوْبَتُهُمْ ۚ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الضَّاۗلُّوْنَ (۹۰) (پ ۳ - ۳: ۸۶ تا ۹۰)

(ترجمہ)۔ خدا ایسی قوم کو کب ہدایت دے گا جنہوں نے ایمان لاکر کفر اختیار کیا اور انہوں نے اس بات کی گواہی دی تھی کہ رسول حق ہے اور اُن کے پاس واضح دلائل پہنچ چکے اور اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں فرماتا۔ اُن لوگوں کی جزا یہی ہے کہ ان پر اللہ ملائکہ اور آدمیوں کی لعنت ہے۔ یہ لوگ ہمیشہ اس مصیبت میں گرفتار رہیں گے۔ نہ ان سے عذاب میں تخفیف ہوگی۔ نہ اُنہیں کچھ مہلت دی جائے گی۔ مگر جنہوں نے توبہ کرکے اپنی اصلاح کرلی تو بے شک اللہ غفور الرحیم ہے۔ البتہ جو لوگ ایمان لاکر پھر کافر ہو گئے اور کفر میں بڑھتے ہی رہے تو ان کی توبہ ہرگز قبول ہونے والی نہیں۔ اور یہی لوگ ہیں جو صحیح راہ سے بھٹک گئے (سیدھے راستہ کی سیدھ منزل پر پہنچاتی ہے مگر ٹیڑھے راستہ میں آدمی گم ہو کر منزل سے رہ جاتا ہے)

Marfat.com

(۲) = اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ کَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ کَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا کُفْرًا لَّمْ یَکُنِ اللّٰہُ لِیَغْفِرَ لَھُمْ وَلَا لِیَھْدِیَھُمْ سَبِیْلًا ۝

(پ۵ - ۴ : ۱۳۷)

(ترجمہ)۔ (جن لوگوں کا حال یہ ہے) کہ وہ ایمان لائے پھر کفر میں پڑ گئے۔ پھر ایمان لائے اور پھر کفر میں برابر بڑھتے گئے۔ اللہ انہیں معاف نہیں کرے گا۔ اور ایسا ہرگز نہ ہوگا کہ (کامیابی کی) اُنہیں کوئی راہ دکھائے۔

(۳) = یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْکُمْ عَنْ دِیْنِہٖ فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰہُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ (پ۶ - ۵ : ۵۴)۔

(ترجمہ)۔ مسلمانو! تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے پھر جائے گا تو (وہ یہ نہ سمجھے کہ اس کے پھر جانے سے دینِ حق کو کچھ نقصان پہنچے گا تو (قریب ہے کہ اللہ ایک ایسا گروہ پیدا کر دے جنہیں خدا دوست رکھتا ہے اور وہ بھی خدا کو دوست رکھتے ہیں۔

(۴) = مَنْ کَفَرَ بِاللّٰہِ مِنْ بَعْدِ اِیْمَانِہٖٓ اِلَّا مَنْ اُکْرِہَ وَقَلْبُہٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِیْمَانِ وَلٰکِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْکُفْرِ صَدْرًا فَعَلَیْھِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰہِ وَلَھُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۝ (پ۱۴ - ۱۶ : ۱۰۶)۔

(ترجمہ)۔ جو کوئی ایمان لانے کے بعد اللہ سے منکر ہوا اور اس کا دل اس انکار پر رضامند ہو گیا۔ تو ایسے لوگوں پر اللہ کا غضب ہے۔ اور ان کے لئے بہت بڑا عذاب ہے۔ مگر ہاں جو کفر پر مجبور کیا جائے اور اس کا دل اندر سے ایمان پر مطمئن ہو (تو ایسے لوگوں سے مواخذہ نہیں)۔ یہ اس وجہ سے کہ انہوں نے آخرت چھوڑ کر دنیا کی زندگی سے محبت کی (اللہ کا قانون ہے کہ وہ) منکروں پر (فلاح و سعادت) کی راہ نہیں کھولتا (ابوالکلام آزاد)

Marfat.com

⑤ = اِنَّ الَّذِیْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰٓی اَدْبَارِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُمُ
الْهُدَی ۙ الشَّیْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ وَاَمْلٰی لَهُمْ (۲۵) ذٰلِكَ
بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لِلَّذِیْنَ كَرِهُوْا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ سَنُطِیْعُكُمْ فِیْ
بَعْضِ الْاَمْرِ ۚ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ اِسْرَارَهُمْ (۲۶) فَكَیْفَ اِذَا تَوَفَّتْهُمُ
الْمَلٰٓئِكَةُ یَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ (۲۷) ذٰلِكَ
بِاَنَّهُمُ اتَّبَعُوْا مَآ اَسْخَطَ اللّٰهَ وَكَرِهُوْا رِضْوَانَهٗ فَاَحْبَطَ
اَعْمَالَهُمْ (۲۸) ع (پ ۲۶ - ۴۷: ۲۵ تا ۲۸)۔

(ترجمہ) - حقیقت یہ ہے کہ جو قرآنی رہنمائی کے واضح طور پر سامنے آجانے کے بعد اس سے پھر گئے (تو اس کی وجہ یہ ہے کہ) ان کے لئے شیطان نے مفاد پرستیوں کو خوشنما کر کے دکھایا ہے۔ اور جھوٹی توقعات کا سلسلہ ان کے لئے دراز کر رکھا ہے۔ اور پھر یہ ان لوگوں سے مل جاتے ہیں جو احکام خداوندی کو ناپسند کرتے ہیں۔ اُن سے کہتے ہیں کہ بعض امور میں ہم تمہاری مدد کریں گے۔ اللہ اُن کی خفیہ باتوں کو خوب جانتا ہے۔ اُن کا اس وقت کیا حال ہوگا جب فرشتے اُن کی روحیں قبض کریں گے اور ان کے منہ اور پیٹھوں پر مارتے ہوئے لے جائیں گے۔ یہ اس لئے ہوگا کہ یہ لوگ ان طریقوں کی پیروی کرتے تھے جو اللہ کو ناپسند اور ناراض کرنے والا ہوتا تھا۔ بنا بریں ان کے اعمال اس نے اکارت کر دیئے۔

Marfat.com

باب ۴

صفحہ

(۱) پیغمبروں کی صفات ۲۰۴
(۲) خاتم النّبیین صلّی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات اور اُن کے فرائض۔ ۲۱۱
(۳) بشریت انبیاء علیہم السّلام۔ ۲۲۳
(۴) بشریت۔ ۲۲۵
(۵) غیب کا علم۔ ۲۴۳
(۶) معجزات۔ ۲۵۲
(۷) شفاعت۔ ۲۶۵
(۸) اعمال اور اُن کے نتائج۔ ۲۸۱
(۹) خیرخواہ، ولی، مرشد، نفع و نقصان کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے ۲۹۸
(۱۰) قیام صلوٰۃ و ادائے زکوٰۃ۔ ۳۳۱
(۱۱) ایمان لانے والوں کے لئے ہدایات ۳۴۹
(۱۲) تم بہترین اُمّت ہو۔ مگر کیسے؟ ۳۶۰
(۱۳) فرشتوں کا نُزول۔.. .. .. .. ۳۶۲
(۱۴) قرآنی معاشرہ کا انداز۔ ۳۶۴
(۱۵) فی سبیل اللہ خرچ کرنا۔ ۴۰۳

Marfat.com

① = پیغمبروں کی صفات

① = اَللّٰہُ یَصْطَفِیْ مِنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ سَمِیْعٌ ۢ بَصِیْرٌ ۝ (پ ۱۷ - ۲۲ : ۷۵)

(ترجمہ) = اللہ اپنی وحی بھیجنے کے لئے ملائکہ اور انسانوں میں سے منتخب فرماتا ہے - حقیقت یہ ہے کہ اللہ ہی سمیع اور بصیر ہے - (وہی فرشتوں اور پیغمبروں کے حال سے واقف ہے اور سب کی سُنتا اور دیکھتا ہے -

② = اَللّٰہُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسٰلَتَہٗ ؕ (پ ۸ - ۶ : ۱۲۴) -

(ترجمہ) = اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ (اس بلند مقام یعنی) منصبِ رسالت کے لئے کس کو منتخب کرنا ہے -

③ = وَمَا کَانَ لِنَبِیٍّ اَنْ یَّغُلَّ ؕ وَمَنْ یَّغْلُلْ یَاْتِ بِمَا غَلَّ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ۚ ثُمَّ تُوَفّٰی کُلُّ نَفْسٍ مَّا کَسَبَتْ وَھُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ۝ (پ ۳/۲۶۱)

(ترجمہ) = اور کسی نبی سے یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ (وحی پہنچانے میں) خیانت کرے اور جو کوئی خیانت کرے گا تو وہ اپنی خیانت کے ساتھ روزِ جزا حاضر ہو جائے گا - پھر ہر شخص کو پورا پورا بدلہ دیا جائے گا جو اس نے کمایا اور اس روز کسی کے ساتھ ناانصافی نہ ہوگی -

④ = قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا ؕ اِنْ ھُوَ اِلَّا ذِکْرٰی لِلْعٰلَمِیْنَ ؕ

(پ ۷ - ۷ : ۹۰) -

(ترجمہ) = ان سے کہدو کہ میں اس رہنمائی (قرآنی دعوت) کے لئے تم سے کوئی اجر

Marfat.com

(معاوضہ) طلب نہیں کرتا۔ یہ (قرآن مجید) تو تمام نوع انسانی کے لئے ضابطۂ حیات ہے۔

(۵) = قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى (پ ۲۵ ع ۲۳)

(ترجمہ) = (میں جو تمہیں تباہیوں سے بچا کر بھلائیوں کی طرف لانے کی کوشش کرتا ہوں تو اس میں میرا ذاتی فائدہ کچھ نہیں)۔ اس کے بدلے میں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا۔ میں چاہتا ہوں کہ تم کم از کم آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ رشتہ داری کے تعلقات اور صلہ رحمی کے تقاضوں کو تو نظر انداز نہ کرو (اس وقت تمہاری حالت یہ ہے کہ تم انفرادی مفاد کی خاطر رشتہ داری کے تعلقات تک کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔ ایسا تو نہ کرو۔ (یہ بھی معنی ہیں۔ لیکن تم اپنی مخالفت میں اس حد تک تو نہ بڑھ جاؤ کہ عام رشتوں ناطوں کے تعلقات کی بنا پر جو باہمی مودت ہوتی ہے۔ اسے بھی نظر انداز کر کے اس قدر ظلم و زیادتی پر اتر آؤ۔ (تحریفات سید جعفر شاہ صاحب۔ مفہوم القرآن)

(۶) = قُلْ مَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِلَّا مَنْ شَآءَ اَنْ يَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا (۵۷) وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ ۭ وَكَفٰى بِهٖ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرَا (۵۸) (ج ۱۸)

(ترجمہ) (اے پیغمبر ان سے) کہہ دو کہ میں تم سے اس (تبلیغ) کا کوئی اجر نہیں مانگتا سوائے اس کے تم میں سے جو کوئی چاہے اپنے اللہ کا راستہ اختیار کرے (جس میں اسی کی بھلائی ہے) اور آپ اس زندہ خدا پر بھروسہ رکھیں جسے نہ کبھی موت ہے نہ زوال اور اسی کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرتے رہیں اللہ کی اطلاعات اور اس کے قوانین کی [illegible]

Marfat.com

میں سرگرم عمل رہو) اور وہ اپنے بندوں کی غلطیوں اور برائیوں سے
باخبر رہنے کو کافی ہے۔

(۱)= حضرت نوح علیہم السلام کا فرمان (پ۱۲ - ۱۱:۲۹) تبلیغ کا اجر نہیں مانگتے

(۲)= حضرت ھود 〃 〃 〃 (پ۱۲ - ۱۱:۵۱) 〃 〃 〃 〃

(۳)= حضرت صالح 〃 〃 〃 (پ۱۹ - ۲۶:۱۴۵) 〃 〃 〃 〃

(۴)= حضرت لوط 〃 〃 〃 (پ۱۹ - ۲۶:۱۶۴) 〃 〃 〃 〃

(۵)= حضرت شعیب 〃 〃 〃 (پ۱۹ - ۲۶:۱۸۰) 〃 〃 〃 〃

(۶)= حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (پ۲۳ - ۳۸:۸۶) 〃 〃 〃 〃

(۷)= اللہ تعالیٰ کا فرمان حضرت محمد صلعم کے لئے (پ۱۳ - ۱۲:۱۰۳/۱۰۴) 〃 〃 〃 〃

(۱)۔ پیغمبروں کو ایک دوسرے پر فضیلت ہے

⑦= تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِّنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ
اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ
الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ (پ۲ - ۲:۲۵۳)

(ترجمہ)= یہ پیغمبر (جو ہماری طرف سے انسانوں کی ہدایت پر مامور ہوئے) ہم نے
ان کو ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر مرتبے عطا کئے۔ ان میں کوئی ایسا
تھا جس سے اللہ خود ہم کلام ہوا کسی کو اس نے دوسری حیثیتوں سے
بلند درجے دیئے اور آخر میں عیسیٰ ابن مریم کو روشن نشانیاں عطا کیں
اور روح القدس (جبرائیل، اور انجیل) سے مدد کی۔

(ب)۔ پیغمبروں میں تفریق۔

⑧= لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ (پ۳:۳:۸۴)

Marfat.com

ہم اُن (پیغمبروں) کے درمیان کوئی تفریق نہیں کرتے اور ہم اللہ ہی کے مطیع اور فرماں بردار ہیں۔

⑨ = وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا (۱۵۲) (پ ۶ - ۴ : ۱۵۲)۔

(ترجمہ)۔ اور جو لوگ اللہ اور اس کے تمام رسولوں کو مانیں اور ان کے درمیان تفریق نہ کریں۔ اُن کو ہم ضرور اُن کے اجر عطا کریں گے اور اللہ بہت درگذر کرنے والا رحم کرنے والا ہے (۲ : ۱۳۶ - ۲ : ۲۸۵)۔

(ج) اللہ اور اللہ کے رسول غالب ہوں گے

⑩ = كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ (۲۱)

(پ ۲۸ - ۵۸ : ۲۱)۔

(ترجمہ)۔ اللہ نے لکھ دیا ہے (یعنی یہ اس کا قانون ہے) کہ میں اور میرے رسول یقیناً غالب ہوں گے۔ (حق و باطل کی کشمکش میں حق غالب آئے گا۔ اور اس کے رسول مظفر و منصور ہوں گے۔ یہ اس خدا کا فیصلہ ہے) جو ہر قسم کی قوتوں اور غلبہ کا مالک ہے۔

⑪ = ثُمَّ نُنَجِّيْ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كَذٰلِكَ ۚ حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ (۱۰۳) ع (پ ۱۱ - ۱۰ : ۱۰۳)۔

(ترجمہ)۔ پھر (جب عذاب کی گھڑی قریب آجاتی ہے تو ہمارا قانون ہے کہ) اپنے رسولوں کو اور مومنوں کو اس سے بچا لیتے ہیں۔ اسی طرح ہم نے اپنے اوپر ضروری ٹھہرا لیا ہے کہ مومنوں کو بچا لیا کریں۔

Marfat.com

(د) - ہر قوم میں رسُول بھیجے گئے ہیں۔

(۱۲) = اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۭ وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ (۲۴) (پ ۲۲ - ۳۵ : ۲۴) -

(ترجمہ) - اور بے شک ہم نے تمہیں سچائی اور حق کے ساتھ خوش خبری دینے والا اور بُرے کاموں کے نتائج سے خوف دلانے والا بنا کر بھیجا ہے - اور کوئی ایسی اُمّت نہیں جس میں ہم نے ڈرانے والا نہ بھیجا ہو۔

(۱۳) = وَلِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلٌ ۚ فَاِذَا جَاۗءَ رَسُوْلُهُمْ قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ (۴۷) (پ ۱۱ - ۱۰ : ۴۷)

(ترجمہ) = اور (یاد رکھو) ہر اُمّت کے لئے ایک رسول ہے (جو ان میں پیدا ہوتا، اور انہیں دین کی طرف بلاتا ہے) پھر جب کسی اُمّت میں اس کا رسول ظاہر ہو گیا تو (ہمارا قانون یہ ہے کہ) ان کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جاتا ہے۔ اور ایسا نہیں ہوتا کہ نا انصافی ہو (ابوالکلام آزاد)

(۱۴) = وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَى اللّٰهُ وَمِنْهُمْ مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلٰلَةُ ۭ (پ ۱۴ - ۱۶ : ۳۶) -

(ترجمہ) - اور یہ واقعہ ہے کہ ہم نے (دنیا کی) ہر اُمّت میں کوئی نہ کوئی رسول ضرور پیدا کیا - (تاکہ اس میں پیامِ حق کا اعلان کر دے) کہ اللہ کی بندگی (غلامی) اختیار کرو - اور سرکش قوتوں سے بچو - پھر ان اُمّتوں میں سے بعض ایسی تھیں جن پر اللہ نے (کامیابی کی) راہ کھول دی اور بعض ایسی تھیں جن پر گمراہی ثابت ہو گئی۔

Marfat.com

(ھ) پیغمبروں کو اُن کی قومی زبان میں اللہ کی طرف سے پیغام مِلا کرتا تھا

(۱۵) = وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ط

(۱۴ : ۴ - ۱۳) -

(ترجمہ) = اور ہم نے کوئی پیغمبر دنیا میں نہیں بھیجا مگر اس طرح کہ اپنی قوم ہی کی زبان میں پیامِ حق پہنچانے والا تھا۔ تاکہ لوگوں پر مطلب واضح کر دے (ابوالکلام) اللہ تعالےٰ نے جو نبی جس قوم میں بھیجا اس پر اسی قوم کی زبان میں اپنا کلام نازل کیا۔ تاکہ وہ قوم اسے اچھی طرح سمجھے (اور اسے عذر کرنے کا موقع نہ مل سکے) (فٹ نوٹ تفہیم مودودی صاحب مرحوم)۔

(ز) ۔ اللہ کے قانون کے مطابق رسول کی اطاعت :

(۱۶) = وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ط (پ ۵ - ۴ : ۶۴)

(ترجمہ) = اور ہم نے جس کسی کو بھی منصبِ رسالت دے کر دنیا میں کھڑا کیا ہے تو اسی لئے کیا کہ ہمارے حکم سے یعنی اللہ کے قانون کے مطابق رسُولوں کی اطاعت کی جائے۔

(ح) ۔ قتلِ انبیاء علیہم السّلام :

(۱۷) = اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ حَقٍّ لا وَّيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ لا فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ (۲۰) اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ز وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ (پ ۳ - ۳ : ۲۱ - ۲۲)

(ترجمہ) = بے شک جو لوگ اس ضابطۂ حیات کے منکر ہیں اور ناحق و ناروا انبیاء (علیہم السلام) کی مخالفت کرتے، بلکہ ان کو قتل کرتے ہیں اور [illegible]

Marfat.com

کو بھی قتل کرتے ہیں جو عدل و انصاف کا حکم دیتے ہیں، تو ان لوگوں کو سخت تباہی کی خبر دے دو۔ ان کے اعمال دنیا اور آخرت دونوں میں برباد ہو جائیں گے اور کہیں بھی نہ تو ان کی اعانت ہو گی اور نہ ہی کوئی مددگار ہو گا۔

قتل کا مفہوم:

قتل کے معنی: کسی کو (جان سے) مار ڈالنا۔ جان نکال دینا۔ ذلیل کرنا۔ تحقیر و تذلیل کرنا۔ تباہی و بربادی کرنا۔ اثر و رسوخ کو مٹا دینا۔ مخالفت کرنا۔

رسُول: رسُول کی جمع رُسُل آتی ہے۔ رسول اُس شخص کو کہتے ہیں: جسے پیغام دے کر بھیجا گیا ہو۔ بہتر پیغمبر تو وہی ہوتا ہے جو خبر یا پیغام کو اچھی طرح جانتا بھی ہو۔ (پ ۶ - ۴۸:۶) وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اس آیت مجیدہ میں ملائکہ اور انسان دونوں مراد ہیں۔

⑱ يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ۭ اِنِّىْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ (۵۱) (پ ۱۸ - ۲۳:۵۱)۔

(ترجمہ) = اے رسولو! پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو۔ جو کچھ عمل کرتے ہو، اُنہیں (میں) خوب جانتا ہوں۔ اس میں آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) اور آپؐ کے تمام برگزیدہ اصحابؓ مراد ہیں جو دین کی تبلیغ کرتے تھے۔ کبھی رسول کا لفظ صرف پیغام پر بولا جاتا ہے (مفردات امام راغبؒ)

Marfat.com

② = خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات اور ان کے فرائض

① = یٰسٓ (۱) وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ (۲) اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ (۳) عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (۴) تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ (۵) لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ○ (پ ۲۲ - ۳۶ : ۱ تا ۶)

(ترجمہ) = قرآن حکیم اس بات پر شاہد ہے کہ تم خدا کے رسولوں میں سے ہو۔ سیدھے راستے پر ہو۔ (اور یہ قرآنِ حکیم) اس خدا کا نازل کردہ ہے جو بڑی قوتوں کا مالک ہے (اور) نہایت رحم کرنے والا ہے۔ یہ اس لئے نازل کیا گیا ہے تاکہ تم ایسی قوم کو خبردار کردو جس کے باپ دادا (غلط روش کے نتائج سے) خبردار نہ کئے گئے تھے۔ (اور) وہ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔

② = وَاَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ط وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا (۷۹)

(پ ۵ - ۴ : ۷۹)۔

(ترجمہ) = اور ہم نے (اے نبی) آپ کو تمام نوع انسانی کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے۔ اس حقیقت پر اللہ خود شاہد ہے۔

③ = فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ج وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ص فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ج فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ○ (پ ۴ - ۳ : ۱۵۹)۔

(ترجمہ) = یہ اللہ کی بڑی رحمت ہے کہ تم (سخت مزاج اور سنگدل نہیں) بلکہ اپنے اندر نرمی اور ملائمت رکھتے ہو اور اگر تند خو و سخت مزاج ہوتے تو

Marfat.com

تمہاری جماعت کے افراد تم سے الگ ہو کر منتشر ہو جاتے۔ اس لئے تم ان کی کوتاہیوں اور غلطیوں سے درگذر کرو اور اُن کے لئے مغفرت چاہو اور اُنہیں معاف کر دو اور انہیں شریکِ مشورہ بھی کرو۔ جب رائے قائم کرو تو تمہارا عزم پختہ ہونا چاہیئے۔ پھر اللہ پر بھروسہ رکھو اور کر گزرو۔ اللہ کو وہ لوگ پسند ہیں۔ جو اس پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

(۴) = وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ (۳) وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ (۴)

(ترجمہ) = اور بے شک تیری سعی و کاوش کا صلہ ایسا ملے گا جو کبھی ختم نہیں ہوگا۔ تمہارا خلق عظیم الشان ہے اور تم حسن اخلاق کا بلند ترین نمونہ ہو۔ (پ ۲۹ - ۶۸/۳-۴)

(۵) = خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ (۱۹۹)

(ترجمہ) = نرمی اور درگزر سے کام لو۔ نیکی اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے اعراض کرو۔ (پ ۹ - ۷ : ۱۹۹)۔

(۶) = لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ (پ ۱۱/۹/۱۲۸)

(ترجمہ) = یقیناً تمہارے پاس تم ہی میں سے ایک رسول آگیا ہے۔ تمہارا رنج و کلفت میں پڑنا اس پر شاق گذرتا ہے۔ وہ تمہاری بھلائی کا بڑا ہی خواہش مند ہے وہ مؤمنین کے لئے شفیق۔ مہربان اور رحم کرنیوالا ہے

(۷) = سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى (۶) (پ ۳۰ - ۸۷ : ۶)۔

(ترجمہ) = (اے رسول) ہم تم کو پڑھائیں گے۔ تم بھولو گے نہیں۔

(۸) = لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ (۱۶) اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ (۱۷) فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ (۱۸) ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ (۱۹) (پ ۲۹ - ۷۵ : ۱۶ تا ۱۹)۔

Marfat.com

(ترجمہ)۔ (اے نبی) اس وحی کو جلدی جلدی یاد کرنے کے لئے اپنی زبان کو حرکت نہ دو اسے جمع کر دینا اور پڑھا دینا ہمارے ذمّہ ہے۔ پھر جب ہم اسے پڑھ رہے ہوں اس وقت اس وحی کے پڑھنے کا اتباع کرو۔ اس کو واضح کر کے بتانا ہمارے ذمّہ ہے۔

(۱)۔ اپنی زبان کو جلدی حرکت نہ دو۔

(۲)۔ جمع کرنا اور پڑھانا ہمارے ذمّہ میں ہے۔

(۳)۔ آیات کی وضاحت کر دینا بھی ہماری ذمّہ داری ہے۔

(۹) = اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝ (پ ۱۴ - ۱۵: ۹)

(ترجمہ)۔ بلاشبہ ہم نے ہی ذکر (قرآن) اُتارا ہے۔ اور بے شک ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔

(۱۰) = وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ۝ (پ ۲۷ - ۵۲: ۴۸)۔

(ترجمہ)۔ اپنے رب کے حکم کا انتظار کریئے اور تم ہماری آنکھوں کے سامنے ہو اور جب اٹھو تو اپنے رب کی تسبیح اور حمد میں سرگرم عمل ہو جاؤ۔

(۱۱) = يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ (پ ۱۰ - ۸: ۶۴)۔

(ترجمہ)۔ اے نبی اللہ کافی ہے آپ کے لئے اور ان مؤمنین کے لئے جو آپ کی اتباع کرتے ہیں۔

(۱۲) = يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۭ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ۭ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ۭ (پ ۶ - ۵: ۶۷)

(ترجمہ)۔ اے رسول تمہارے رب کی طرف سے جو احکام دیئے گئے ہیں (آپ

Marfat.com

اُن کو) لوگوں تک پہنچا دیجئے۔ اور اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو آپ نے اللہ کا پیغام پہنچایا ہی نہیں (یعنی رسالت کا فریضہ ادا نہیں کیا۔ اور لوگوں کے شر سے اللہ تمہاری حفاظت فرمائے گا۔

(۱۳) = وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ (۴۸) بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ؕ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ (۴۹)

(پ ۲۱ - ۲۹ : ۴۹)۔

(ترجمہ)۔ اے نبی تم اس سے پہلے نہ کوئی کتاب پڑھ سکتے تھے اور نہ اسے اپنے دائیں ہاتھ سے لکھ سکتے تھے (اگر ایسا ہوتا تو) اس وقت جھوٹ گھڑنے والے لوگ شک میں پڑ سکتے تھے۔ دراصل وہ (قرآنِ عظیم کی) واضح آیات ہیں جو ایسے لوگوں کے سینوں میں ہیں جنہیں علم و بصیرت عطا کیا گیا ہے۔ اور ظالموں کے سوا ہماری آیات کا کوئی انکار نہیں کر سکتا۔

(۱۴) = وَمَا كُنْتَ تَرْجُوْٓا اَنْ يُّلْقٰٓى اِلَيْكَ الْكِتٰبُ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ ظَهِيْرًا لِّلْكٰفِرِيْنَ (۸۶) وَلَا يَصُدُّنَّكَ عَنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَيْكَ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ (۸۷) (پ ۲۰ - ۲۸ : ۸۶/۸۷)۔

(ترجمہ) = اور تمہیں تو اُمید ہی نہیں تھی کہ تم پر کتاب نازل کی جائے گی۔ یہ تو صرف تمہارے رب کی رحمت اور مہربانی ہے۔ (لہٰذا اس کی تبلیغ میں کوتاہی کر کے) کافروں کے مددگار نہ بننا۔ اور کہیں (کفّار) تمہیں اللہ کی آیات سے جب (وہ) تم پر نازل ہوں روک نہ دیں۔ اور تم اپنے رب کی طرف سے لوگوں کو بُلاتے رہو اور ہرگز اس بات سے

Marfat.com

جس سے مشرکین کو تقویت پہنچے، احتراز کرو۔ تاکہ (تم) مشرکین میں شامل نہ ہو جاؤ۔

(۱۵) = هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَكِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۗ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۙ وَّاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ ؕ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ (پ ۲۸ - ۶۲ : ۲/۳)۔

(ترجمہ)۔ وہی ہے جس نے اُمّیوں (جنہیں اس سے پہلے آسمانی کتاب نہیں ملی تھی) کے اندر ایک رسُول خود اُنہیں میں سے بھیجا جو انہیں قوانینِ خداوندی پیش کرتا ہے۔ تاکہ ان کی زندگی سنور جائے اور ان کو کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔ حالانکہ اس سے پہلے (وہ لوگ) کھلی ہوئی گمراہی میں پڑے ہوئے تھے (اس رسُول کی رسالت) ان دوسری قوموں کے لئے بھی ہے جو ابھی ان سے نہیں ملے (اور بعد میں آنے والی قوموں کے لئے بھی ہے۔ وہی اللہ غالب اور حکمت والا ہے۔

(۱۶) = اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ ۡ یَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَیُحِلُّ لَهُمُ الطَّیِّبٰتِ وَیُحَرِّمُ عَلَیْهِمُ الْخَبٰٓىِٕثَ وَیَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِیْ كَانَتْ عَلَیْهِمْ ؕ فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ مَعَهٗۤ ۙ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ (پ ۹ ع ۱۵۷)

(ترجمہ) = وہ لوگ جو اس رسول کی پیروی کرتے ہیں جو نبی اُمّی ہے، جس کی علامات و نشانیاں اپنے ہاں تورات اور انجیل میں لکھے ہوئے پاتے ہیں۔ وہ اِن

Marfat.com

باتوں کا حکم دیتا ہے، جن کو وحی الٰہی صحیح تسلیم کرتی ہے۔ اور ان امور سے روکتا ہے، جو اس وحی کی رو سے ناپسندیدہ ہیں۔ اور وہ (اسی وحی کی رو سے) زندگی کی تمام پاکیزہ اور خوشگوار چیزوں کو حلال قرار دیتا ہے۔ اور خبائث یعنی ناپاک (چیزوں) کو حرام ٹھہراتا ہے۔ مذہبی پیشواؤں اور مستبد حکام کے خود ساختہ اور ظالمانہ آئین کے بوجھ اور قیود کو دُور کرتا ہے۔ تقلید اور اَوہام کی زنجیروں کو توڑتا ہے۔ لہٰذا جو لوگ اس کی نبوت پر ایمان لے آئیں اور اس کے پیغام اور اس کی ذات کی حفاظت کریں اور ان کی مدد کریں توقیر کے ساتھ اور اس کے ساتھ جو نور نازل کیا گیا۔ اس روشنی کو اپنے لئے چراغ راہ بنائیں یعنی اس کا اتباع کریں، یہی لوگ ہیں جو کامیاب و کامران ہیں۔

(۱۷) = قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝ (پ ۹ - ۷ : ۱۵۸)

(ترجمہ) = اے رسول تم تمام نوعِ انسانی سے پکار کر کہہ دو کہ میں پوری کی پوری انسانیت کی طرف خدا کا پیغمبر بن کر آیا ہوں۔ جس کی حکومت تمام کائنات پر ہے اور ہر جگہ اسی کا قانون کارفرما ہے۔ اس کے سوا کائنات میں کوئی صاحبِ اقتدار و اختیار نہیں۔ وہی اپنے قانون کے مطابق زندگی بخشتا ہے۔ وہی موت بھی دیتا ہے۔ لہٰذا تم اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے بھیجے ہوئے نبیٔ اُمّی پر ایمان لاؤ۔ وہ خود

Marfat.com

بھی اللہ پر سب سے پہلے ایمان لایا۔ اور اس کے نازل کردہ قوانین پر ایمان لایا (تم ان قوانین کو عملی شکل دینے کے لئے) اس کے پیچھے چلو تاکہ تم بھی کامیابی کا راستہ پاکر منزل تک پہنچ سکو۔

(۱۸) = لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ (پ ۱۱ - ۹ : ۱۲۸)

(ترجمہ)۔ یقیناً تمہارے پاس تم ہی میں سے ایک رسول آگیا ہے۔ تمہارا رنج وکلفت میں پڑنا اس پر شاق گذرتا ہے۔ وہ تمہاری بھلائی کا بڑا ہی خواہشمند ہے۔ وہ مومنین کے لئے شفیق، مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔

(۱۹) = وَلَئِنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ بِهٖ عَلَيْنَا وَكِيْلًا (۸۶) اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۭ اِنَّ فَضْلَهٗ كَانَ عَلَيْكَ كَبِيْرًا (۸۷) (پ ۱۵ - ۱۷ : ۸۶/۸۷)۔

(ترجمہ)۔ اور اگر ہم چاہتے تو اس وحی کو لے جاتے۔ جس کو ہم نے تمہاری طرف نازل فرمایا ہے۔ پھر تم اپنے واسطے اس کو لانے کے لئے ہمارے مقابل کوئی ذمہ دار حمایتی نہ پاتے۔ یعنی (اگر) ہم چاہتے تو قرآن کو نہ اتارتے پھر کوئی دوسرا اس کو لا ہی نہیں سکتا تھا۔ مگر یہ تمہارے رب کی طرف سے رحمت ہے۔ بے شک اللہ کا فضل تم پر بہت ہے۔

(۲۰) = فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ۭ (پ ۲۶ - ۴۶ : ۳۵)۔

(ترجمہ)۔ اے رسول اپنی قوم کی بے رخی اور مخالفت، مزاحمت اور ایذا رسانیوں کا مقابلہ) صبر اور انتھک جدوجہد کے ساتھ کرو۔ اسی طرح، جس طرح ہمارے دوسرے رسول جو بڑی ہمت اور عزیمت کے مالک تھے اور (تم) اُن

Marfat.com

مخالفین کے انجام کے متعلق جلدی مت کرو۔

(۲۱) = تَنْزِيلَ الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ ۝ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّا أُنْذِرَ آبَاؤُهُمْ فَهُمْ غَافِلُونَ ۝ (پ ۲۲ - ۳۶ : ۶/۵)۔

(ترجمہ)۔ یہ قرآن خدائے غالب و مہربان کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔ تاکہ اس قوم کو ڈرا (غلط کاموں کے نتائج سے) جن کے باپ دادا کو ابھی تک متنبہ نہیں کیا گیا۔ کیونکہ وہ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔

(۲۲) = وَأَنْذِرْ بِهِ الَّذِينَ يَخَافُونَ ... الخ (پ ۷ - ۶ : ۵۱)

(ترجمہ)۔ (اے رسول) ان لوگوں کو وحی الٰہی سنا کر انکارِ حق کے نتائج سے متنبہ کرو۔ (ترجمہ آزاد)۔

(۲۳) = هَٰذَا بَلَاغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوا بِهِ وَلِيَعْلَمُوا أَنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ وَلِيَذَّكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ ۝ (پ ۱۳ - ۱۴ : ۵۲)۔

(ترجمہ)۔ یہ ایک پیغام ہے سب انسانوں کے لئے اور یہ بھیجا گیا ہے۔ اس لئے کہ ان کو اس کے ذریعہ سے خبردار کر دیا جائے اور وہ جان لیں کہ اللہ ایک ہی ہے (اس کا کوئی شریک نہیں) اور جو عقلمند ہیں وہ ہوش میں آجائیں اور نصیحت قبول کر لیں۔

(۲۴) = وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ (۲۱۴) وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ (۲۱۵) فَإِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ إِنِّي بَرِيءٌ مِّمَّا تَعْمَلُونَ (۲۱۶) وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ (۲۱۷)

(پ ۱۹ - ۲۶ : ۲۱۴ تا ۲۱۷)۔

(ترجمہ) = (۱) اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرایئے۔

(۲) اور اپنے بازو اُن کے لئے جھکا دیں جو مومنین میں سے آپ کی پیروی

Marfat.com

کرتا ہے۔

(۴)۔ سو اگر وہ تیری نافرمانی کریں تو پھر ان سے کہدو کہ میں تمہارے اعمال سے بری اور بے زار ہوں۔

(۴)۔ اور اللہ عزیز و رحیم پر پورا پورا بھروسہ رکھو۔

(۲۵) = فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا (۲۴ ج)

(پ ۲۹ - ۷۶ : ۲۴)۔

(ترجمہ) = تم اپنے رب کے حکم کا صبر کے ساتھ انتظار کرو اور ان میں سے کسی گنہگار یا ناشکرے کی اطاعت نہ کرو۔

(۲۶) = وَاتَّبِعْ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ وَاصْبِرْ حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ (۱۰۹ ع)۔ (پ ۱۱ - ۱۰ : ۱۰۹)۔

(ترجمہ) = اور اس کی پیروی کر جو تیری طرف وحی کی جاتی ہے۔ اور صبر کر یہاں تک کہ اللہ فیصلہ کرے۔ اور وہی بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

(۲۷) = قُلْ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَآ اُشْرِكَ بِهٖ ۭ اِلَيْهِ اَدْعُوْا وَاِلَيْهِ مَاٰبِ (۳۶) وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا ۭ وَلَىِٕنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَاۗءَهُمْ بَعْدَ مَا جَاۗءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا وَاقٍ (۳۷ ع)۔ (پ ۱۳ - ۱۳ : ۳۷ / ۳۶)۔

(ترجمہ) = ان سے کہدو کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں صرف اللہ کی عبدیت (یعنی اطاعت اور محکومیت) اختیار کروں۔ اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کروں۔ لہٰذا میں اسی کی طرف دعوت دیتا ہوں (کہ اللہ کے احکام کی پابندی اختیار کرو) اور مجھے اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ اور (اے مخاطب) اسی لئے ہم نے اس ضابطۂ قوانین کو نہایت واضح طور

Marfat.com

پر نازل کیا ہے۔ اگر تو اس علم و حقیقت کے پا لینے کے بعد اِن (گم کردہ راہ) لوگوں کی خواہشات کا اتباع کرے گا تو پھر سمجھ لے کہ اللہ کی گرفت سے بچانے والا نہ تیرا کوئی دوست ہوگا نہ کوئی کارساز ہوگا۔

(۲۸) = فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِيْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ ۚ اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۚ وَسَوْفَ تُسْئَلُوْنَ ۝ (پ ۲۵۔ ع ۳ / ۴۳)

(ترجمہ) = اور جو وحی تم پر اتاری گئی ہے لہٰذا اسے مضبوطی سے تھامو۔ یقیناً تم ہی راہ راست پر ہو۔ اور بے شک یہ تمہارے اور تمہاری قوم کے لئے یاد دہانی اور نصیحت ہے اور تم سے اس کے متعلق باز پرس ہوگی۔

(۲۹) = اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ (۲۵) (پ ۱۴ - ۱۶ : ۱۲۵)۔

(ترجمہ) = (اے نبی) اپنے رب کے راستہ کی طرف حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ لوگوں کو دعوت دو۔ اگر ان سے کسی بات پر بحث ہو جائے تو نہایت حسین انداز (اور شیریں کلام سے دلائل) کے ساتھ سمجھا دو۔ تیرا رب ہی بہتر جانتا ہے کہ کون اُس کی راہ سے بھٹکا ہوا ہے۔ اور کون صراطِ مستقیم پر ہے۔

(۳۰) = اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ ۭ (پ ۷ - ۸۹:۶)

(ترجمہ) = یہ انبیاءؑ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت دی۔ سو تو اُن کی ہدایت کی پیروی کر۔

(۳۱) = اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ (۴۰) وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ۭ قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ (۴۱) وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۭ (پ ۲۹ / ۶۹ ع ۲)

Marfat.com

(ترجمہ)= بے شک یہ کلام اللہ ایک بزرگ اور شریف فرستادہ کے ذریعہ بھیجا گیا ہے (ان باتوں کو کہنے والا ہمارا معزز پیغمبر ہے۔ جس کی زبان سے یہ پیغام تم تک پہنچ رہا ہے)۔ یہ کسی شاعر کے تخیلات نہیں اور نہ کسی کاہن کے قیاسات ہیں۔ (یہ اللہ کا کلام ہے) لیکن بہت تھوڑے لوگ حقیقت پسند اور عقلی بصیرت سے کام لینے والے ہوتے ہیں۔

(۳۲) = وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ (۶۹) لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝

(پ ۲۳ - ۳۶ : ۶۹/۷۰)۔

(ترجمہ)= ہم نے اس نبی کو شعر نہیں سکھایا اور نہ شاعری اس کو زیب دیتی ہے۔ یہ تو ایک نصیحت ہے۔ اور واضح کتاب تاکہ وہ ہر اس شخص کو خبردار کردے جو زندہ (سوچنے و سمجھنے والا) ہے۔ اور انکار کرنے والوں پر حجت قائم ہو جائے۔

(۳۳) = وَيَقُوْلُوْنَ اَئِنَّا لَتَارِكُوْٓا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ (۳۶) ؕ بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ (پ ۲۳ - ۳۷ : ۳۶/۳۷)۔

(ترجمہ)= یہ لوگ کہتے ہیں کیا ہم اپنے معبودوں کو ایک شاعر کے کہنے پر چھوڑ دیں؟ حالانکہ ہمارا رسول نہ شاعر ہے نہ دیوانہ۔ وہ (تو) خدا کی طرف سے ایک محکم ضابطہ حیات لے کر آیا ہے۔ جو سراسر حق و صداقت پر مبنی ہے۔ اور اس نے سابقہ رسولوں کی تعلیم کی بھی تصدیق کی ہے۔

(۳۴) = هَلْ اُنَبِّئُكُمْ عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ (۲۲۱) ؕ تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ (۲۲۲) يُّلْقُوْنَ السَّمْعَ وَاَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَ (۲۲۳) ؕ اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِيْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ (۲۲۵) وَاَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ (۲۲۶) (پ ۱۹ - ۲۶ : ۲۲۱ تا ۲۲۶)۔

Marfat.com

(ترجمہ)= لوگو! کیا میں تمہیں بتاؤں کہ شیاطین کن لوگوں پر اُترا کرتے ہیں:۔

(۱)۔ ہر جھوٹے جعل ساز بدکار پر اُترا کرتے ہیں۔

(۲)۔ وہ اِدھر اُدھر کان لگائے رہتے ہیں۔ کچھ قیاس اور کچھ فریب سے کام لیتے ہیں۔ اور اکثر جھوٹ بولتے رہتے ہیں۔

(۳)۔ شاعروں کے پیچھے چلنے والے فریب خوردہ لوگ ہوتے ہیں:۔ کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ وہ (پیاسے اونٹ کی طرح) ہر وادی میں بھٹکتے اور مارے مارے پھرتے ہیں (بناوٹی اور جھوٹے جذبات کے پرستار)۔

(۴)۔ اور یہ کہ جو وہ کہتے ہیں ان کی زندگی اس کے مطابق نہیں ہوتی یعنی قول و عمل میں تضاد ہوتا ہے۔

اُمِّیّ ۱ مکہ کا رہنے والا۔ مکی۔ ۲ اُمّت کا آدمی۔ قوم کا آدمی۔ عرب۔ (۷:۱۵۷)

۳ وہ لوگ جو اہلِ کتاب نہیں۔ غیر اہلِ کتاب (بیضاوی)۔

(۳:۱۹) (۳:۱۷۵) لُغات القرآن المعروف غریب القرآن لغات الفرقان مؤلفہ مرزا ابوالفضل شیرازی۔

اُمّی کا لفظ اس قوم کی طرف منسوب ہے جو لکھنا پڑھنا نہ جانتی ہو۔ اُمِّیّون سے مراد جو اہلِ کتاب نہ تھے۔ (مفردات القرآن۔ راغب)

اُمِّی۔ اُمّی سے مراد عامی ہے جسے کوئی تمیز نہ ہو۔ اُمّی وہ لوگ ہیں جن کے پاس خدا کی طرف سے نازل شدہ کتاب کوئی نہ ہو۔ جسے وہ پڑھیں یا لکھیں خواہ غیر منزل کتابیں کیوں نہ لکھتے پڑھتے ہوں۔ اس معنی میں سارے عرب اُمّی تھے۔ کیونکہ ان کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی نازل شدہ کتاب نہ تھی۔

(تفسیر سورہ اخلاص امام ابن تیمیہ۔ (ترجمہ اردو صفحہ ۲۶۵)۔

Marfat.com

(۹)

③ بشریت انبیاء علیہم السلام

① = مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَ
النُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا
كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ (۷۹) وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ
وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ع

(پ ۳ - ۳ : ۷۹/۸۰) -

(ترجمہ) = کسی بشر کے لئے یہ مناسب نہیں کہ اللہ تو اسے کتاب حکم اور نبوت سے سرفراز فرمائے اور وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ کی بجائے تم میرے غلام بن جاؤ - وہ تو یہی کہے گا کہ تم سچے ربّانی بن جاؤ جیسے کہ اس کتاب کی تعلیم کا تقاضہ ہے - جس کو تم پڑھتے اور پڑھاتے ہو - وہ تم سے ہرگز یہ نہ کہے گا کہ تم فرشتوں کو یا نبیوں کو اپنا رب بنا لو - کیا یہ ممکن ہے کہ کوئی نبی تمہیں کفر کا حکم دے گا جب کہ تم مسلم ہو چکے ہو ؟

② = قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ
وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ ط وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ ۙ

(پ ۲۴ - ۴۱ : ۶) -

(ترجمہ) = ان سے کہدو کہ میں تمہارے ہی جیسا (طبعی لحاظ سے ایک انسان ہوں (طبعی تقاضے میرے اور تمہارے مشترک ہیں) تم میں اور مجھ میں فرق یہ ہے کہ مجھ پر اللہ کی طرف سے وحی آتی ہے - کہ تمہارا حاکم اور مالک

Marfat.com

وَمختار صرف خدائے واحد ہے۔ اس کے سوا کوئی ہستی نہیں جس کی عبدیت یا محکومیت اختیار کی جائے۔ تم تمام راستوں کو چھوڑ کر صرف خدا کی طرف لے جانے والی راہ اختیار کرو۔ وہی راہ سیدھی اور متوازن ہے جو لوگ خدائی اختیار و اقتدار میں دوسروں کو شریک سمجھتے ہیں۔ تو وہ تباہ و برباد ہو جاتے ہیں۔

③ = قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ۝ (پ ۱۶ - ۱۸ : ۱۱۰)

(ترجمہ) = ان سے بیان کر دو کہ میں تو (طبعی طور پر) تمہارے ہی جیسا ایک انسان ہوں (فرق صرف اتنا ہے کہ) میری طرف یہ وحی ہوتی ہے کہ تم پر حاکم و مختار صرف اللہ کی ذات ہے۔ اس کے سوا اور کوئی نہیں۔ سو جو کوئی اپنے رب سے ملنے کی امید رکھتا ہے، تو اسے چاہیئے کہ وہ نظامِ عالم کو سنوارے اور صلاحیت بخش عمل کرے۔ اطاعت اور محکومیت صرف اپنے نشو و نما دینے والے (رب) کے قوانین کی اختیار کرے اور اس میں کسی اور (غیر اللہ) کو شریک نہ کرے۔

④ = وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ (پ ۱۷ : ۲۱ : ۷) -

(ترجمہ) = (اے رسول ان سے کہدو کہ) ہم نے اس سے پہلے بھی جو پیغمبر بھیجے تھے وہ آدمی ہی تھے۔ اگر تمہیں اس کا علم نہ ہو تو ان لوگوں سے دریافت کر لو جنہیں اس سے پہلے کتاب دی گئی تھی۔

⑤ = وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى ۝ (پ ۱۳ : ۱۲/۱۰۹)

Marfat.com

(ترجمہ) = اے پیغمبر تجھ سے پہلے ہم نے بستیوں کے رہنے والے انسانوں کو ہی جن پر ہم وحی کرتے تھے، رسُول بنا کر بھیجا تھا۔

(۴) = بشریت

(۶) = وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (۴۳) بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۝ (پ ۱۴ - ۱۶ : ۴۳/۴۴)۔

(ترجمہ) = تجھ سے پہلے جتنے رسول ہم نے بھیجے وہ سب کے سب آدمی تھے ان پر ہم اپنی وحی بھیجتے تھے۔ لہٰذا خود تمہیں معلوم نہیں تو اہل ذکر سے دریافت کر لو۔ سابقہ رسولوں کو روشن دلیلوں اور کتابوں کے ساتھ بھیجا تھا اور اسی طرح تجھ پر "الذکر" یعنی قرآن نازل کیا تاکہ جو تعلیم لوگوں کی طرف بھیجی گئی ہے، وہ ان پر واضح کر دے۔ نیز اس لئے کہ وہ غور فکر کریں اور ہدایت پالیں۔ (ابو الکلام)۔

(۷) = وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ (پ ۱۷ - ۲۱ : ۷)۔

(ترجمہ) = (اے رسول ان سے کہدو کہ) ہم نے اس سے پہلے بھی جو پیغمبر بھیجے تھے وہ سب آدمی ہی تھے۔ اگر تمہیں اس کا علم نہ ہو تو ان لوگوں سے (یہ بات) دریافت کر لو، جنہیں اس سے پہلے کتاب دی گئی تھی۔ (یعنی اللہ تعالیٰ نے جتنے بھی نبی بھیجے وہ سب کے سب نوعِ انسانی سے تھے)۔

Marfat.com

⑧ = وَمَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا يَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوْا خٰلِدِيْنَ ۝ (پ ۱۷ - ۲۱ : ۸)۔

(ترجمہ) = اور نہ تو ان رسولوں کے جسم ایسے بنائے گئے تھے کہ انہیں کھانے پینے کی ضرورت نہ ہو اور نہ ہی وہ ہمیشہ زندہ رہنے والے تھے (وہ عام انسانوں کی طرح کھاتے پیتے اور پھر اپنے وقت پر وفات پا جاتے تھے۔ لہٰذا یہ تصور ہی باطل ہے کہ رسولوں کو عام انسانوں سے الگ کوئی "مَا فَوْقُ الْفِطْرَتْ" ہستی ہونا چاہیئے)۔

⑨ = وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً ط (پ ۱۳ - ۱۳ : ۳۸)۔

(ترجمہ) = اور درحقیقت ہم نے تم سے پہلے بھی بہت سے رسول بھیجے تھے (وہ بھی انسان ہی تھے) اور انہیں بیویاں اور اولاد بھی دی تھی۔

⑩ = وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّآ اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَيَمْشُوْنَ فِي الْاَسْوَاقِ ط (پ ۱۸ - ۲۵ : ۲۰)۔

(ترجمہ) = اور ہم نے تجھ سے پہلے جتنے بھی رسول بھیجے تھے وہ سب کھانا کھاتے اور بازاروں میں (سودا سلف کے لئے) چلتے پھرتے تھے۔

⑪ = وَقَالُوْا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ ط لَوْلَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُوْنَ مَعَهٗ نَذِيْرًا (۷) اَوْ يُلْقٰٓى اِلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ تَكُوْنُ لَهٗ جَنَّةٌ يَّاْكُلُ مِنْهَا ط وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا (۸) (پ ۱۸ - ۲۵ : ۷/۸)

(ترجمہ) = اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ کیسا رسول ہے جو کھاتا پیتا اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے (رسول کو تو مافوق البشر ہونا چاہیئے تھا) پھر کہتے ہیں کہ

Marfat.com

اس کے ساتھ کوئی فرشتہ نازل ہونا چاہئے تھا جو لوگوں سے کہتا کہ اگر اس کی بات نہ مانو گے تو تباہ و برباد ہو جاؤ گے اور کچھ نہیں تو اس کے لئے کوئی خزانہ اتار دیا جاتا یا اس کے پاس کوئی (وسیع و عریض) باغ ہوتا جس سے یہ (اطمینان) کی روزی حاصل کرتا۔ اور یہ ظالم (اس کہنے کو کافی نہیں سمجھتے بلکہ لوگوں کو ورغلاتے رہتے ہیں) تم ایسے شخص کے پیچھے چلتے ہو جس پر کسی نے جادو کر دیا ہے۔

(۱۲) = قَالُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَصُدُّوْنَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا فَاْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ (۱۰) قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۭ وَمَا كَانَ لَنَآ اَنْ نَّاْتِيَكُمْ بِسُلْطٰنٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ (پ ۱۳ - ۱۴: ۱۰/۱۱)۔

(ترجمہ) = کفار نے کہا تم اس کے سوا (اور) کیا ہو کہ ہماری طرح کے ہی ایک آدمی ہو۔ تم چاہتے ہو کہ جن کی اطاعت و عبودیت ہمارے اسلاف یعنی باپ دادا نے اختیار کر رکھی تھی، ان سے ہمیں روک دو۔ اچھا (اگر ایسا ہی ہے تو) کوئی واضح دلیل پیش کرو (اُن کے رسولوں نے جواب دیا) ہاں ہم اس کے سوا کچھ نہیں ہیں کہ تمہاری ہی طرح کے آدمی ہیں۔ لیکن اللہ اپنے قانونِ مشیت کے مطابق اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے۔ منتخب فرما لیتا ہے۔ اور یہ بات ہمارے اختیار میں نہیں کہ تمہیں کوئی سند لا دکھائیں۔ سند تو اللہ کے حکم سے ہی آ سکتی ہے۔ اور جو لوگ بھی قانونِ خداوندی کی صداقت پر یقین رکھتے ہیں۔ انہیں اس کی ذات پر پورا بھروسہ ہے۔

Marfat.com

(۱۳) = وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰٓى اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوْلًا (۹۴) قُلْ لَّوْ كَانَ فِى الْاَرْضِ مَلٰٓئِكَةٌ يَّمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّيْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا رَّسُوْلًا (۹۵)

(ترجمہ) = اور (حقیقت یہ ہے کہ) جب کبھی اللہ کی طرف سے ہدایت (رہنمائی) لوگوں کے پاس آئی تو اس بات نے ایمان لانے سے انہیں روکا کہ وہ کہنے لگے کہ کیا اللہ نے بشر کو پیغمبر بنا کر بھیجا۔ تو اے پیغمبرؐ ان سے کہہ دیجئے کہ اگر زمین میں انسانوں کی جگہ فرشتے آباد ہوتے اور اطمینان سے چلتے پھرتے تو ہم ضرور آسمان سے فرشتے ہی پیغمبر بنا کر بھیج دیتے (پ ۱۵ ع ۱۷/۹۲/۹۵)

(۱۴) = مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ وَاُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ ؕ كَانَا يَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ (پ ۶ ع ۵/۵)

(ترجمہ) = مسیح ابن مریم خدا کا پیغمبر تھا۔ اس سے پہلے بھی بہت سے پیغمبر گذر رہے ہیں۔ اس کی ماں ایک راست باز عورت تھی وہ دونوں (انسان تھے) اور کھانا کھایا کرتے تھے۔ (ماں سے پیدا ہونے والا بیٹا کھانے پینے میں ماں کا محتاج ہوتا ہے) دیکھو ہم ان کے لئے کس طرح بات واضح کر دیتے ہیں۔ پھر غور کرو (حوائج ضروریہ جس کے ساتھ لگی ہوں وہ خدا کیسے... ہو سکتا ہے؟) یہ کس طرح اپنے باطل اور غلط عقائد کی طرف پھیرے جا رہے ہیں۔

(۱۵) = لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ؕ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ وَمَنْ فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا ؕ وَلِلّٰهِ مُلْكُ

Marfat.com

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ط يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ط وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (۱۷) (پ ۶ - ۵ : ۱۷)-

(ترجمہ) بے شک جو لوگ یہ (عقیدہ رکھتے ہوئے) کہتے ہیں کہ اللہ خود مسیح ابن مریم ہے تو وہ کفر کرتے ہیں۔ اے رسول ان سے کہدو کہ اللہ مسیح کو اور اس کی ماں کو اور (صرف یہی ہی نہیں بلکہ) روئے زمین پر جتنے انسان بستے ہیں سب کو ہلاک کر دینا چاہے تو کون ہے جو اس کی بادشاہی میں دخل دینے کی جرأت کر سکے۔ (یاد رکھو) کائنات کی پستیوں اور بلندیوں میں جو کچھ ان کے درمیان ہے ان سب پر خدا اور صرف خدا تعالیٰ کا اقتدار و اختیار ہے۔ ہر شے کی تخلیق اسی کے قانونِ مشیت کے مطابق ہوتی ہے۔ اور ہر شے پر اسی کا کنٹرول ہے۔ (اس لئے کوئی انسان خدا نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ہی خدا انسانی پیکر اختیار کر کے دنیا میں آیا کرتا ہے۔

(۱۶) = قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ط وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ (۷۶) قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوْٓا اَهْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا كَثِيْرًا وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ع ۵ (پ ۶ - ۵ : ۷۶/۷۷)

(ترجمہ) = (اے پیغمبرؐ) ان سے کہدو کہ کیا تم اللہ کو چھوڑ کر ان کو اپنا الٰہ (یعنی صاحب اقتدار و اختیار) تسلیم کرتے ہو جنہیں نہ تمہارے نفع کا اختیار ہے اور نہ نقصان کا۔ (خواہ وہ جناب عیسیٰ ہوں یا جناب مریم یا کوئی اور انہیں تو تمہاری خبر تک نہیں) اور صرف اللہ ہی ہے جو سب کچھ جانتا ہے (اور یہ بھی کہدو کہ) اے اہل کتاب تم اپنے دین میں ناحق اور ناجائز غُلُوْا (اور زیادتی) مت کرو (اور ہر ایک کو اس کے اپنے مقام

Marfat.com

پر رکھو جو اس کا مقام ہے) اور ان لوگوں کی خواہش پر نہ چلو جو خود ہی پہلے گمراہ ہو چکے ہیں)۔ اور اپنے ساتھ اوروں کو بھی گمراہ کر چکے ہیں۔ یہ لوگ سیدھے راستے سے بھٹک گئے ہیں۔

(۱۷) = قَالَ اَلَمْ نُرَبِّكَ فِيْنَا وَلِيْدًا وَّلَبِثْتَ فِيْنَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِيْنَ (۱۸) وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِيْ فَعَلْتَ وَاَنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ (۱۹) قَالَ فَعَلْتُهَآ اِذًا وَّاَنَا مِنَ الضَّآلِّيْنَ (۲۰) فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ .... الخ (پ ۱۹ - ۲۶ : ۱۸ تا ۲۱) -

(ترجمہ) = (فرعون نے حضرت موسیٰؑ سے کہا) کیا ہم نے بچپن میں تمہاری پرورش اپنے ہاں نہیں کی اور تم نے اپنی عمر کے کئی سال ہم میں بسر نہیں کیے۔ لیکن تم نے جو کچھ کیا سو کیا۔ (یعنی ہماری قوم کے ایک آدمی کو قتل کر ڈالا)۔ تم کیسے ناشکر گذار ہو۔ (جناب) موسیٰؑ نے جواب دیا کہ ایسی حرکت مجھ سے نادانستہ طور پر ہو گئی تھی۔ پھر میں تمہاری ناانصافی کے خوف سے بھاگ گیا تھا۔

(۱۸) = فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى فَقَضٰى عَلَيْهِ قَالَ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِيْنٌ (۱۵) قَالَ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَغَفَرَ لَهٗ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ (۱۶)

(پ ۲۰ - ۲۸ : ۱۵/۱۶) -

(ترجمہ) = پھر (حضرت) موسیٰؑ نے اس (قبطی دشمن کو ایک گھونسا مارا تو اس کا کام تمام کر دیا۔ پھر کہا کہ یہ شیطان کا کام ہے) (یعنی غصہ سے مغلوب ہو کر ایسا کام ہو گیا) یقیناً شیطان کھلا ہوا گمراہ کرنے والا دشمن ہے۔ اس پر نادم ہو کر کہنے لگے خدایا مجھ سے بڑا قصور ہو گیا۔ میں نے اپنے

Marfat.com

آپ پر زیادتی کی مجھے معاف فرما۔ پھر اللہ نے انہیں معاف کر دیا۔ بے شک وہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(۱۹) = خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ (۱۹۹) وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ (۲۰۰) (پ ۹ - ۷ : ۲۰۰)۔

(ترجمہ) = تم ان سے درگذر کرو اور اللہ کے احکام دیتے جاؤ اور جہلاء سے کنارہ کش رہو اور اگر ایسا ہو کہ شیطان کی طرف سے وسوسہ کی کوئی خلش محسوس ہو تو اللہ کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔ یاد رکھو۔ اللہ سب کچھ سنتا اور سب کچھ جانتا ہے۔

(نوٹ) النَّزْغُ کے معنی کسی کام کو لگاڑنے کے لئے اس میں دخل انداز ہونے کے ہیں۔ (راغب)۔

(۲۰) = وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ (۶۸) (پ ۷ - ۶ : ۶۸)

(ترجمہ) = اور جب تم لوگوں کو دیکھو کہ وہ ہماری آیات کے خلاف بے ہودہ باتیں کرتے ہیں۔ تو آپ ان سے کنارہ کش ہو جائیں جب تک کہ وہ اپنی ہرزہ سرائی کو چھوڑ کر دوسری بات میں نہ لگ جائیں۔ اور اگر شیطان آپکو بھلا دے تو یاد آنے کے بعد ایسے ظالم اور زیادتی کرنے والوں کے ساتھ مت بیٹھو۔

(۲۱) = اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى (۶) وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى (۷) وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى (۸) (پ ۳۰ - ۹۳ : ۶ تا ۸)۔

Marfat.com

(ترجمہ)= کیا اس (اللہ) نے تمہیں (بے یار و مددگار) نہیں پایا؟ اور پھر آپ کے لئے حفاظت اور پناہ کا سامان فراہم کر دیا اور تمہیں سیدھی راہ سے ناواقف پایا تو پھر ہدایت بخشی (صحیح راستہ کی طرف آپ کی رہنمائی، بذریعہ وحی) اور خدا نے تمہیں ضرورت مند اور نادار پایا تو اتنا کچھ دے دیا جس سے آپ کسی کی مدد کے محتاج نہ رہے۔

(۲۲) = نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ ۚ وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغَافِلِيْنَ (۳)۔

(پ ۱۲ - ۱۲ : ۳)۔

(ترجمہ)= (اے رسول) ہم اس قرآن کو تم پر وحی کے ذریعہ نازل کر کے تم سے انبیائے سابقہ اور اقوامِ گذشتہ کے واقعات بہترین طریق پر بیان کرتے ہیں۔ وہ ایسے واقعات ہیں جن سے تم نزولِ قرآن سے پہلے بے خبر تھے (انہی میں جناب یوسفؑ کی سرگذشت ہے) غافل کے معنی بے خبر (۲۸ : ۱۵)۔

(۲۳) = وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ (۴) وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ (۵) (پ ۲۹ - ۷۴ : ۴/۵)

(ترجمہ) = اور تم اپنے کپڑے صاف رکھو اور ہر قسم کی ناپاکی (میل کچیل) سے دور رہو۔

(۲۴) = قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ

(پ ۲۸ - ۵۸ : ۱)۔

(ترجمہ) = بے شک اللہ نے اس عورت کی فریاد سُن لی ہے جو تجھ سے (اے رسول) اپنے خاوند کے متعلق جھگڑ رہی تھی اور اپنی فریاد اللہ سے کر رہی تھی۔

Marfat.com

اور اللہ تم دونوں کے سوال وجواب سُن رہا تھا۔ وہی سب کچھ سُننے اور نگاہ رکھنے والا ہے۔

(۲۵) = يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (۱) (پ ۲۸ - ۶۶ : ۱)۔

(ترجمہ) = اے نبی! جس چیز کو اللہ نے تیرے لئے حلال قرار دیا ہے۔ تم اسے محض اپنی بیویوں کی رضامندی کے لئے اپنے اوپر کیوں حرام قرار دیتے ہو۔ (بخشش طلب کرو) اللہ بخشش کرنے والا مہربان ہے۔

(۲۶) = وَاِنْ كَادُوْا لَيَفْتِنُوْنَكَ عَنِ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا غَيْرَهٗ ڰ وَاِذًا لَّاتَّخَذُوْكَ خَلِيْلًا (۷۳) وَلَوْلَآ اَنْ ... ثَبَّتْنٰكَ لَقَدْ كِدْتَّ تَرْكَنُ اِلَيْهِمْ شَيْـــًٔا قَلِيْلًا (۷۴) اِذًا لَّاَذَقْنٰكَ ضِعْفَ الْحَيٰوةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيْرًا (۷۵) (پ ۱۵ - ۱۷ : ۷۳ تا ۷۵)۔

(ترجمہ) = اور (جن کو خدائے واحد کی اطاعت سخت ناگوار گذرتی ہے) انہوں نے اس بات کا تہیہ کر لیا تھا کہ کسی نہ کسی طرح تمہیں وحی کے راستہ سے ہٹا کر فتنے میں ڈالدیں۔ تاکہ تم ہمارے نام پر اپنی طرف سے کوئی بات گھڑ لو (تاکہ مفاہمت ہو جائے)۔ اگر تم ایسا کرتے تو وہ اپنا دوست بنا لیتے اور اگر ہم نے تمہیں ثابت قدم نہ رکھا ہوتا تو تم تھوڑا سا ضرور ان کی طرف جھک جاتے۔ تب البتہ ہم تمہیں دُگنا عذاب زندگی میں اور دُگنا مرنے پر چکھاتے۔ پھر تم ہمارے خلاف کوئی یار و مددگار نہ پاتے۔

(۲۷) = وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ (۴۴) لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ (۴۵)

Marfat.com

ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ (۴۶) فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِيْنَ (۴۷) وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ (۴۸) (پ ۲۹ - ۶۹/۴۴/۴۸)

(ترجمہ) = اور اگر وہ ہم پر بعض باتیں افتراء کر کے ہماری طرف منسوب کر لیتا تو ہم اسے دائیں ہاتھ (یعنی محکم گرفت سے) پکڑ لیتے) اور اس کی رگ گردن کاٹ ڈالتے پھر تم میں سے کوئی اس کام سے روکنے والا نہ ہوتا۔ یہ قرآن ان لوگوں کے لئے نصیحت ہے جو غلط روش کے بُرے نتائج سے بچنا چاہتے ہیں۔

(۲۸) = وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَايْءٍ اِنِّيْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا (۲۳) اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ وَقُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّهْدِيَنِ رَبِّيْ لِاَقْرَبَ مِنْ هٰذَا رَشَدًا (۲۴) (پ ۱۵ - ۱۸ : ۲۳/۲۴)

(ترجمہ) = اور کسی چیز کے متعلق (یوں) نہ کہہ کہ میں اسے کل کروں گا۔ مگر جب بھی کہو یہ کہو "انشاء اللہ" (اگر اللہ نے چاہا) تو کروں گا۔ جب تم یہ کہنا بھول جاؤ تو اپنے رب کو یاد کرو۔ اور اے رسول! تم ان سے کہدو کہ مجھے اپنے رب سے اُمید ہے کہ وہ مجھے اس سے قلیل تر مدت میں کامیابی کی راہ دکھائے گا۔

(نوٹ) یہ تنبیہ اس لئے کی گئی ہے کہ تمہیں کیا خبر کہ تم وہ کام کر سکو گے یا نہیں علمِ غیب تو تمہیں ہے نہیں اس لئے دعویٰ کرنا کہ کل فلاں کام ضرور کر دوں گا۔ غلط ہے)

(۲۹) = وَمَا جَعَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۚ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ (۱۰۷) (پ ۷ - ۶ : ۱۰۷)۔

(ترجمہ) = اے پیغمبر! ہم نے تجھے ان پر نہ حوالدار مقرر کیا نہ پاسبان اور نہ تم

Marfat.com

اُن کے داروغہ ہو (اس لئے کہ انسان کو اختیار و ارادہ دیا گیا ہے کہ وہ جو راستہ چاہے اختیار کرے) اور یہ مشرک جن کو خدا کے سوا پکارتے ہیں اور جن کو اپنا معبود بنا رکھا ہے، انہیں بُرا بھلا نہ کہنا ورنہ یہ لوگ بھی بے سمجھی اور نادانی (حماقت) سے اللہ کو بُرا کہنے لگیں گے۔

(۳۰) = اِنَّكَ لَا تَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِیْنَ (۵۶) (پ ۲۰ - ۲۸ : ۵۶)۔

(ترجمہ) = (اے محمدؐ) جسے تم دوست رکھتے ہو اور چاہتے ہو کہ وہ ایمان قبول کرلے تو یہ تمہارے بس کی بات نہیں۔ اللہ کی طرف سے ہدایت اسے ملتی ہے جو ہدایت کا متلاشی ہو اور عقل و فکر سے کام لیتا ہو اور اللہ ان لوگوں کو خوب جانتا ہے جو ہدایت قبول کرنے کی تمنا رکھتے ہیں۔

(۳۱) = اِنَّ عَلَیْنَا لَلْهُدٰی (۱۲) (پ ۳۰ - ۹۲ : ۱۲) زصلے

(ترجمہ) = یقیناً ہدایت دینا ہماری ذمہ داری ہے۔ (یعنی صحیح رہنمائی وحی کے ذریعہ ہی مل سکتی ہے)

(۳۲) = وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ اَفَاۡئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰۤی اَعْقَابِكُمْ ؕ وَمَنْ یَّنْقَلِبْ عَلٰی عَقِبَیْهِ فَلَنْ یَّضُرَّ اللّٰهَ شَیْـًٔا ؕ وَسَیَجْزِی اللّٰهُ الشّٰكِرِیْنَ ۝ (پ ۴ - ۳ : ۱۴۴)

(ترجمہ) = اور محمدؐ صرف خدا کا پیغام پہنچانے والے ہیں۔ اس سے پیشتر (بہت سے پیغمبر آئے اور اپنا فریضہ ادا کر کے) انتقال کر گئے۔ پھر اگر یہ (محمدؐ) بھی مر جائیں یا قتل کر دیئے جائیں تو کیا تم الٹے پاؤں (یعنی قدیم روش

Marfat.com

کی طرف) پلٹ جاؤ گے۔ (یاد رکھو) جو کوئی اُلٹے پاؤں پھر جائے گا۔ وہ اللہ کا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔ (خود اپنا ہی نقصان کرے گا) اور (جو اپنے ایمان پر قائم رہے گا اور اس کی شکر گزاری کرے گا) تو ایسے شکر گزاروں کو پورا پورا بدلہ ملے گا۔

(۳۳) = اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ (۳۰) (پ ۲۳ - ۳۹ : ۳۰)۔

(ترجمہ) = بلاشبہ تجھے بھی مرنا ہے اور ان کو بھی مرنا ہے (پھر ظہور نتائج کے وقت (قیامت کے دن) تمام معاملات سامنے آجائیں گے۔ اور تمام جھگڑوں کا فیصلہ ہو جائے گا۔ ۳۹ : ۳۱)۔

(۳۴) = كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ (ج صلے (۲۶) وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ (۲۷) (ج) (پ ۲۷ - ۵۵ : ۲۶/۲۷)۔

(ترجمہ) = جو کچھ بھی زمین پر ہے، فنا ہو جانے والا ہے۔ اور صرف باقی رہنے والی تیرے پروردگار کی ذات ہے جو نہایت بزرگی اور عظمت والا ہے۔

(۳۵) = كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ؕ (پ ۲۰ - ۲۸ : ۸۸)۔

(ترجمہ) = اس کی ذات پاک کے سوا ہر چیز فنا ہونے والی ہے۔

(۳۶) = كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ؕ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ (۱۸۵)

(پ ۴ - ۳ : ۱۸۵)۔

(ترجمہ) = ہر متنفس کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے اور جب تم موت کا مزہ چکھ چکو گے تو قیامت کے دن اپنے اعمال کا پورا پورا بدلہ پاؤ گے۔ پھر جو آگ سے بچا لیا گیا اور جنت میں داخل کیا گیا۔ (وہ) اپنے مقصد کو پا گیا۔

Marfat.com

ورنہ یہ "پہلی" زندگی تو محض دھوکہ کا سامان ہے۔

(۳۷) = لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِينَ (پ ۱۴ / ۱۵ / ۸۸)

(ترجمہ) = تم اس زندگی کے اس ساز و سامان کی طرف نگاہ اٹھا کر بھی نہ دیکھو جو ان میں سے مختلف طبقات کے لوگوں کو دے رکھا ہے۔ اور نہ ان کی حالت پر غم کھاؤ۔ تم (انہیں چھوڑ کر) ایمان لانے والوں کو اپنے بازوؤں میں سمیٹ لو۔ نرمی اختیار کرو۔

(۳۸) = وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيهِ ۚ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ (۱۳۱) وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ۖ (پ ۱۶ / ۲۰ / ۱۳۱) لَا نَسْأَلُكَ رِزْقًا ۖ نَّحْنُ نَرْزُقُكَ ۗ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوَىٰ (۱۳۲)

(پ ۱۶ - ۲۰ : ۱۳۲/۱۳۱)۔

(ترجمہ) = اور یہ جو ہم نے مختلف قسم کے لوگوں کو دنیوی زندگی کی (اپنے قانون کے مطابق آسائشیں دے رکھی ہیں اور ان سے وہ فائدہ اٹھا رہے ہیں تو تم اس طرف نگاہ اُٹھا کر بھی نہ دیکھو۔ وہ تو ہم نے انہیں آزمائش میں ڈالنے کے لئے دی ہے۔ اور تیرے رب کا دیا ہوا یہ رزق بدرجہ بہتر اور باقی رہنے والا ہے۔ اپنے اہل و عیال کو (اور متعلقین) کو صلوٰۃ کا حکم دو اور تم خود بھی اس پر قائم رہو۔ ہم تم سے رزق طلب نہیں کرتے بلکہ ہم تو تم کو رزق دیتے ہیں۔ (یاد رکھو) تقویٰ اور پرہیزگاری کا انجام ہمیشہ خوش گوار ہوتا ہے۔

(۳۹) = وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُم بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ

Marfat.com

يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ؕ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ (۵۲) (پ ۷ - ۶ : ۵۲/۵۱)۔

(ترجمہ) = (اے پیغمبرؐ) جو اپنے رب کو صبح و شام پکارتے ہیں اور اس کی رضا کے طالب رہتے ہیں، ان کو اپنے پاس سے مت نکالو نہ تم کو اُن کی جوابدہی کرنی پڑے گی نہ اُن کو تمہاری جوابدہی کرنی ہوگی۔ اگر (تم) ان کو نکال دو گے تو تم ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔

(۴۰) = قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ؕ قُلْ اِنِّيْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ (۱۴) قُلْ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ (۱۵) (پ ۷ - ۶ : ۱۴/۱۵)۔

(ترجمہ) = ان سے کہدو! کیا میں ایسے خدا کو چھوڑ کر کوئی اور رفیق و کارساز تلاش کروں جس نے عظیم سلسلۂ کائنات کی تخلیق کی۔ وہ اللہ ہی تو ہے، جو سب کو سامانِ زیست عطا فرماتا ہے۔ لیکن خود خورد و نوش کا محتاج نہیں (وہ کسی کی محنت سے خود کچھ نہیں لینا چاہتا) میں کہتا ہوں کہ مجھے حکم ہوا ہے کہ سب سے پہلے اس کے احکام کے سامنے سرِ تسلیم خم کردوں اور اس کی حاکمیت میں کسی کو شریک نہ کروں۔ ان سے یہ بھی کہو (کہ میں کس طرح سرکشی اختیار کر سکتا ہوں) جبکہ مجھے ظہورِ نتائج کے دن کے عذاب کا خوف ہے۔

= اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ

Marfat.com

وَاللّٰہُ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ (۸۰) (پ۱۰ - ۹: ۸۰)-

(ترجمہ)= اے نبی (ص) تم خواہ ایسے لوگوں کے لئے معافی کی درخواست کرو یا نہ کرو۔ اگر تم ستّر (۷۰) مرتبہ بھی اُنہیں معاف کر دینے کی درخواست کرو گے تو اللہ انہیں ہرگز معاف نہ کرے گا۔ اس لئے کہ اُنہوں نے اللہ اور اس کے رسُول کے ساتھ کفر کیا ہے اور اللہ فاسق لوگوں کو (اُن کے فسق کی وجہ سے) ہدایت نہیں دیتا۔

(۴۲) = فَاعْلَمْ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوٰىكُمْ (پ۲۶ - ۴۷/۱۹)-

(ترجمہ)= تم اس حقیقت پر یقین رکھو کہ کائنات میں خدا کے سوا کسی کا غلبہ و اقتدار نہیں اور معافی چاہو (استغفار کرو) اپنی غلطیوں و کوتاہیوں کے لئے اور مومن مَردوں اور مومن عورتوں کے لئے بھی۔ اللہ تمہاری نقل و حرکت اور سرگرمیوں کو (خوب) جانتا ہے۔ اور تمہارے ٹھکانوں سے بھی واقف ہے۔

Marfat.com

بشر:-

بشر سے مراد: انسان کی طبعی ساخت اور جسمانی بناوٹ کے ہیں۔
بَشَرَۃٌ = کے معنی انسان کی جلد کے ہیں۔ کیونکہ انسان کی جلد پر (ہر جگہ) بال نہیں ہوتے۔ اس طرح اس کے معنی خود انسان کے ہو گئے۔
آدمۃ کے معنی انسان کی جلد کی باطنی سطح (راغب)

مولوی محمد علی صاحب رسُول نگری لفظ بشر کی لغوی تحقیق کے ضمن میں لکھتے ہیں کہ بشر مادہ ب۔ ش۔ ر سے ہے۔ اس مادہ کے بنیادی معنی ہیں: "جِلد" جلد ہی کا ایک حصّہ ہے: "چہرہ"۔ چنانچہ چہرے اور جلیے کو "بشرٰی" کہا جاتا ہے۔ نیز اس مادہ کا مصدری معنی ہے: جِلد سے جلد کا ملنا۔ چنانچہ میاں بیوی کی مقاربت، جس میں دونوں کی جلدیں ایک دوسرے سے مَس کرتی اور ملتی ہیں اسے "مُباشرت" کہا جاتا ہے۔ لفظ "بشارت" بھی اسی مادہ سے مشتق ہے۔ بشارت اس اچھی یا بُری خبر کو کہتے ہیں جس کے سُنتے ہی بُشرے یعنی چہرے پر معًا اچھے یا بُرے آثار نمایاں ہو جائیں۔ آپ دیکھتے ہیں کہ خوشخبری سے فورًا چہرہ چمک اُٹھتا ہے۔ اور بُری خبر سُننے سے چہرہ کا رنگ فق ہو جاتا ہے (اڑ جاتا ہے)۔ المختصر حضرتِ انسان جب اپنی ابتدائی خلقت کے بعد موجودہ خوبصورت جلیے کی منزل میں پہنچ کر جسمانی لحاظ سے مکمل ہو گیا۔ تو اس وقت یہ صرف بشر تھا۔ نہ یہ ابھی انسان تھا نہ یہ آدم۔ لفظ انسان اُنس سے ہے۔ جب باہمی اُنس پیدا ہوا تو یہ انسان بنا۔ اور جب مل جُل کر رہنا شروع کیا تو آدم کہلایا۔ کیونکہ لفظ آدم جس کا مادہ ا۔ د۔ م سے ہے، جس کے بنیادی معنی ہیں: "مل جُل کر رہنا"۔ حضرت انسان اس لحاظ سے کہ وہ بھوک پیاس و بول و براز اور لباس و مکان اور علاج وغیرہ کا محتاج ہے۔ اس لئے ان ضروریات

Marfat.com

زندگی کی احتیاج کے لحاظ سے محض بشر ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں مذکور ہے کہ انبیاء علیہم السلام کو لوگ کہا کرتے تھے کہ یہ ہمارے جیسے بشر ہیں۔ ہماری طرح کھاتے پیتے ہیں۔ قومِ نوح نے آپ کے متعلق کہا:۔

مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ يَاْكُلُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ (۳۳) (پ ۱۸ - ۲۳ : ۳۳)۔

(ترجمہ) = (قوم نوح کے سرداروں نے کہا کہ لوگو!) یہ نوح صرف تمہارے جیسا بشر ہے وہی کچھ کھاتا ہے جو تم کھاتے ہو اور وہی کچھ پیتا ہے جو تم پیتے ہو۔

دیکھا آپ نے اس آیتِ مجیدہ میں کس طرح انسان کی بشری حدود کی وضاحت کر دی گئی ہے۔ کھانا پینا اور بول و براز اور دوسری تمام جسمانی ضروریات لباس مکان اور علاج وغیرہ سب حضرت انسان کے بشری تقاضے ہیں اور ان تقاضوں میں انبیاءؑ اور عوام بالکل برابر کے شریک ہیں۔ یعنی کوئی نبی بھی ان بشری تقاضوں اور ضرورتوں سے بری نہیں تھا۔ (بلاغ القرآن لاہور نومبر دسمبر ۱۹۷۸ء)

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى (۴) (پ ۲۷ - ۵۳ : ۳)

وسخن نمی گوید از خواہشِ نفس نیست قرآن مگر وحی بسوئے او فرستادہ

(ترجمہ حضرت امام شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ - تاج کمپنی لمیٹڈ)

یعنی نبی اپنے اعمال و افعال کے لحاظ سے صاحبِ اختیار ہوتا ہے۔ دوسرے عام انسانوں کی طرح اسے قانونِ فطرت کے مطابق جس طرح کے وہ عمل کرنا چاہے عمل کرنے پر پوری پوری قدرت رکھتا ہے۔ پیغمبر کو دیکھنے یا سُننے کے بعد اپنی مرضی سے بولنے کا پُورا پُورا اختیار حاصل تھا۔ البتہ جب اللہ کی طرف سے وحی ہو رہی ہوتی تھی تو اس وقت ان کی سمع، بصر اور فواد پر پہرے بٹھا دیئے جاتے تھے۔ صرف اور صرف پیغمبر اس وقت صاحب اختیار نہیں ہوتے تھے

Marfat.com

تاکہ پیغمبرؐ کے جذبات کا دخل نہ ہو سکے۔ جب وحی تمام ہو جاتی تو پھر وہ بھی اُٹھا لئے جاتے۔

جو لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم جو کلمات بھی منہ سے نکالتے تھے تو وہ وحی الٰہی ہوا کرتے تھے۔

دراصل اس قسم کے لوگ باطن میں اس بات پر عقیدہ رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم میں حلول کر گیا تھا۔

یہ عقیدہ اسلام کے منافی ہے۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لئے نمونۂ عمل اس وقت قرار دیئے جا سکتے ہیں، جب آپؐ انا بشر مثلکم کی خصوصیات کے حامل ہوں۔ ورنہ ہم اُن کے اسوۂ حسنہ کی پیروی کے اہل نہیں بن سکتے۔

Marfat.com

⑤ غیب کا علم

(۱) = اِنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰہُ بَصِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ (۱۸ ع) (پ ۲۶ - ۴۹ : ۱۸)۔

(ترجمہ) = بے شک آسمانوں اور زمین (بلندیوں اور پستیوں) کے غیب کو اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو وہ دیکھ رہا ہے۔

(۲) = وَلِلّٰہِ غَیْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَیْہِ یُرْجَعُ الْاَمْرُ کُلُّہٗ فَاعْبُدْہُ وَتَوَکَّلْ عَلَیْہِ ؕ وَمَا رَبُّکَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ (۱۲۳ ع) (پ ۱۲ - ۱۱ : ۱۲۳)۔

(ترجمہ) = اور آسمانوں اور زمین کی غیب کی باتیں (صرف) اللہ ہی کو معلوم ہیں۔ تمام کاموں کا مرجع صرف اللہ ہی ہے۔ اسی کی عبادت یعنی غلامی اختیار کرو اور اسی پر توکل اور بھروسہ کرو۔ جو کچھ تم کرتے ہو اس سے تمہارا رب بے خبر نہیں۔

(۳) = وَلِلّٰہِ غَیْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَآ اَمْرُ السَّاعَۃِ اِلَّا کَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ ھُوَ اَقْرَبُ ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝

(پ ۱۴ - ۱۶ : ۷۷)۔

(ترجمہ) = اور اللہ ہی کو ہے آسمانوں اور زمین کا علم غیب اور قیامت کا معاملہ آنکھ کے جھپکنے کی طرح ہے بلکہ اس سے بھی قریب تر ہے۔ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(۴) = لَہٗ غَیْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَبْصِرْ بِہٖ وَاَسْمِعْ (پ ۱۵ - ۱۸ : ۲۶)

(ترجمہ) = آسمانوں کا اور زمین کا علم (یعنی پوشیدہ احوال) اسی کو معلوم ہیں۔ کیا

Marfat.com

خوب ہے صاحبِ بصیرت اور کیا ہی خوب سُننے والا ہے۔

⑤ = قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۭ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ (٦٥) (پ ۲۰ - ۲۷ : ۶۵)۔

(ترجمہ) = کہدو (اے محمدؐ) کہ جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہیں، اللہ کے سوا غیب دان نہیں ہیں۔ اور وہ نہیں جانتے کہ کب اٹھائے جائیں گے۔

⑥ = اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۚ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ ۭ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ۭ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌۢ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝

(پ ۲۱ - ۳۱ : ۳۴)۔

(ترجمہ) = قیامت یعنی ظہور نتائج کا وقت آنے کا علم اللہ ہی کو ہے۔ اور وہی مینہ برساتا ہے اور وہی جانتا ہے کہ عورت کے پیٹ میں کیا کیا تبدیلیاں ہو رہی ہوتی ہیں۔ اور کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ کل کیا کرے گا۔ اور نہ ہی یہ بتا سکتا ہے کہ اس کی موت کس جگہ واقع ہوگی؛ خدا سب کچھ کا علم رکھتا ہے اور ہر بات سے باخبر ہے۔

⑦ = يَسْـَٔـلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ۭ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ ۚ لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَآ اِلَّا هُوَ ۭ ثَقُلَتْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ لَا تَاْتِيْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً ۭ يَسْـَٔـلُوْنَكَ كَاَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا ۭ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ (۱۸۷) (پ ۹ - ۷ : ۱۸۷)۔

(ترجمہ) = یہ لوگ تم سے قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہ قیامت کب واقع ہوگی۔ ان کو جواب دو کہ اس کا علم میرے رب کو ہی ہے۔

Marfat.com

وہی اپنے وقت پر ظاہر کرے گا۔ وہ زمین و آسمان کے نظام میں مستور ہے۔ جب آئے گی تو تم پر اچانک آجائے گی۔ یہ تم سے اس طرح دریافت کرتے ہیں کہ گویا تم اس سے بخوبی واقف ہو تو ان سے کہدو! کہ اس کا علم صرف اللہ ہی کو ہے۔ لیکن اکثر لوگ اس حقیقت کو نہیں جانتے۔

⑧ = اِنَّ اللّٰہَ عٰلِمُ غَیۡبِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ اِنَّہٗ عَلِیۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ (۳۸) (پ ۲۲ - ۳۵ : ۳۸)۔

(ترجمہ) = اللہ آسمانوں اور زمین کے غیب جاننے والا ہے۔ وہ تو سینوں کی باتوں کو بھی جاننے والا ہے۔

⑨ = فَقُلۡ اِنَّمَا الۡغَیۡبُ لِلّٰہِ فَانۡتَظِرُوۡۤا اِنِّیۡ مَعَکُمۡ مِّنَ الۡمُنۡتَظِرِیۡنَ (۲۰) ع (پ ۱۱ - ۱۰ : ۲۰)۔

(ترجمہ) = اے پیغمبر! انہیں کہدو کہ غیب کی باتیں صرف اللہ کو معلوم ہیں۔ (کل کیا ہوگا اللہ ہی کو علم ہے) لہٰذا تم بھی انتظار کرو اور میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔

⑩ = وَعِنۡدَہٗ مَفَاتِحُ الۡغَیۡبِ لَا یَعۡلَمُہَاۤ اِلَّا ہُوَ ؕ وَیَعۡلَمُ مَا فِی الۡبَرِّ وَالۡبَحۡرِ ؕ وَمَا تَسۡقُطُ مِنۡ وَّرَقَۃٍ اِلَّا یَعۡلَمُہَا وَلَا حَبَّۃٍ فِیۡ ظُلُمٰتِ الۡاَرۡضِ وَلَا رَطۡبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیۡ کِتٰبٍ مُّبِیۡنٍ (۵۹) (پ ۷ - ۶ : ۵۹)۔

(ترجمہ) = اور اسی (اللہ) کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں۔ جن کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ خشکی اور تری میں جو کچھ ہے اس کو بھی جانتا ہے اور کوئی پتہ نہیں جھڑتا جس کا اسے علم نہ ہو۔ اور زمین کی تاریکیوں میں کوئی دانہ پوشیدہ ہی کیوں نہ ہو اسے بھی جانتا ہے (ہر ہر ذرہ پر اس کی نگاہ ہے)

Marfat.com

(۱۱) = قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَیْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَیْرِ ۚۖ وَمَا مَسَّنِیَ السُّوْٓءُ ؕ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ وَّبَشِیْرٌ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ۝

(پ ۹ - ۷ : ۱۸۸) -

(ترجمہ) = (اے محمدؐ) ان سے کہدو کہ میں اپنی ذات کے لئے بھی کسی نفع یا نقصان کی قدرت نہیں رکھتا۔ مگر صرف اللہ کے منشاء (قانون) کے مطابق ہوگا۔ اور اگر میں غیب جانتا ہوتا تو اپنے لئے نفع بخش چیزیں جمع کر لیتا اور مجھے کوئی تکلیف چھو تک نہ سکتی۔ (میری حیثیت تو صرف یہ ہے کہ) میں اس قوم کو جو اللہ کے قوانین پر یقین رکھتی ہے، صحیح روش کے خوش گوار نتائج اور غلط روش کے تباہ کن عواقب سے آگاہ کروں۔

(۱۲) = قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِیْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَیْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّیْ مَلَكٌ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰٓی اِلَیَّ ؕ قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الْاَعْمٰی وَالْبَصِیْرُ ؕ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ۝ (پ ۷ - ۶ : ۵۰) -

(ترجمہ) = اے رسول! تم کہدو! کہ میں تمہیں یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں۔ اور نہ میں غیب جانتا ہوں اور نہ میں یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔ میں کسی چیز کی پیروی نہیں کرتا سوائے اس کے جو میری طرف وحی کی جاتی ہے (اسی اللہ کے حکم پر چلتا ہوں)۔ اُنہیں کہدو! ذرا سوچو تو سہی کیا اندھا اور دیکھنے والا برابر ہو سکتے ہیں؟ تم غور کیوں نہیں کرتے؟

(۱۳) = وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِیْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَیْبَ

Marfat.com

وَلَآ اَقُوْلُ اِنِّیْ مَلَكٌ وَّلَآ اَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ تَزْدَرِیْٓ اَعْیُنُكُمْ لَنْ یُّؤْتِیَهُمُ اللّٰهُ خَیْرًا ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِیْٓ اَنْفُسِهِمْ ۖ اِنِّیْٓ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِیْنَ (۳۱) (پ ۱۲ - ۱۱ : ۳۱)-

(ترجمہ) = میں تمہیں یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں۔ اور نہ میں غیب جانتا ہوں اور نہ میں یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں اور نہ میں کہتا ہوں کہ جنہیں تمہاری نظریں حقیر دیکھتی ہیں، اللہ انہیں بھلائی نہیں دے گا۔ اللہ جانتا ہے جو اُن کے دلوں میں ہے (اگر ایسا کروں) تو بے شک میں ظالموں میں سے ہوں گا۔

(۱۴) = وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَیْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ یَجْتَبِیْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ یَّشَآءُ ۖ (پ ۴ - ۳ : ۱۷۹)-

(ترجمہ) = اور اللہ ایسا نہیں کرتا کہ کسی کو غیب پر مطلع کردے۔ لیکن اللہ اپنے رسولوں میں سے چن لیتا ہے جسے پسند فرماتا ہے۔

(۱۵) = قُلْ اِنْ اَدْرِیْٓ اَقَرِیْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ یَجْعَلُ لَهٗ رَبِّیْٓ اَمَدًا (۲۵) عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰى غَیْبِهٖٓ اَحَدًا (۲۶) اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ یَسْلُكُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا (۲۷) لِّیَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ وَاَحَاطَ بِمَا لَدَیْهِمْ وَاَحْصٰى كُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا (۲۸) ع

(پ ۲۹ - ۷۲ : ۲۵ تا ۲۸)-

(ترجمہ) = (اے پیغمبرؐ ان سے) کہدو! کہ میں نہیں جانتا جس (عذاب) کا وعدہ تم سے کیا جارہا ہے، وہ جلد آنے والا ہے۔ یا اس کے لئے طویل مدت مقرر ہے۔ وہ (تو اللہ) ہی عالم الغیب ہے۔ اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا۔

Marfat.com

سوائے اس رسول کے جسے اس نے (غیب کا علم دینے کے لئے)، چُن لیا ہو۔ پھر اس کے آگے اور پیچھے دو محافظ لگا دیتا ہے۔ تاکہ وہ جان لے کہ انہوں نے اپنے رب کے پیغامات پہنچا دیئے۔ اور وہ ان کے پورے ماحول کا احاطہ کئے ہوئے اور ایک ایک چیز کو اس نے گن رکھا ہے۔ (کسی کا کوئی عمل اس کے قانون مکافات کے دائرے سے باہر نہیں رہ سکتا)۔

(۱۶) = ذٰلِكَ مِنْ اَنْبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ۚ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوْٓا اَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُوْنَ ۝ (پ۱۳-۱۲: ۱۰۲)

(ترجمہ) = یہ ہیں غیب کی خبریں جن کی وحی ہم آپ کی طرف کر رہے ہیں۔ تم ان کے پاس جب کہ وہ (برادرانِ یوسف) اپنے کام پر متحد ہو رہے تھے۔ اور مکّاری و سازش میں لگے ہوئے تھے۔

(۱۷) = تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهَآ اِلَيْكَ ۚ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَآ اَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هٰذَا ۛ (پ۱۲-۱۱: ۴۹)

(ترجمہ) = (اے محمدؐ!) یہ غیب کی خبروں میں سے ہیں جو ہم تمہاری طرف وحی کر رہے ہیں۔ اس سے پہلے نہ تم اُن کو جانتے تھے اور نہ تمہاری قوم جانتی تھی۔

(۱۸) = قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ۭ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ۭ (پ۱۱-۱۰: ۴۹)۔

(ترجمہ) = (اے محمدؐ) ان سے کہدو! کہ میں خود اپنی ذات کے لئے بھی کسی نفع یا نقصان کی قدرت نہیں رکھتا۔ جو کچھ بھی ہوتا ہے (وہ) قانونِ مشیّت کے مطابق ہوتا ہے۔ ہر قوم کا ایک وقتِ اجل مقرر ہے۔

Marfat.com

(۱۹) = وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِنَ الْاَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ ط وَمِنْ
اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ق مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ ق لَا تَعْلَمُهُمْ ط
نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ... الخ (پ ۱۱ - ۹ : ۱۰۱)

(ترجمہ) = تمہارے گرد و پیش جو دیہاتی عرب رہتے ہیں۔ اُن میں بعض منافق بھی ہیں۔ اور اسی طرح خود مدینہ کے باشندوں میں بھی ہیں جو نفاق میں مشتاق ہو گئے ہیں۔ (اے پیغمبرؐ تم اُنہیں نہیں جانتے۔ لیکن ہم اُنہیں جانتے ہیں۔

(۲۰) = مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِيْ بِهٖٓ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ
وَرَبَّكُمْ ج وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ ج
فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ ط وَاَنْتَ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ (۱۱۷) (پ ۷ - ۵ : ۱۱۷)۔

(ترجمہ) = میں نے ان سے کچھ نہیں کہا مگر وہی جس کا آپ نے مجھے حکم دیا تھا۔ یہ کہ تم صرف اللہ کی غلامی اختیار کرو جو تمہارا بھی رب ہے اور میرا بھی رب ہے (اور پھر) جب تک میں ان میں رہا ان پر نگراں رہا اور جب تو نے مجھے وفات دے دی (تو میری نگرانی ختم ہو گئی) اس کے بعد تو ہی اُن کا نگہبان تھا اور تو ہی کائنات کی ہر شے کا نگران و نگہبان ہے۔

غیب

کے معنی۔ عدم موجودگی۔ نگاہوں سے اوجھل ہونا۔ ہر وہ چیز جو انسان کے علم اور حواس سے پوشیدہ ہو۔ شہادہ کی ضِد ہے۔ غیب کے لئے ضروری ہے کہ وہ کہیں نہ کہیں موجود ہو۔ کسی چیز کو غائب یا غیب لوگوں کے لحاظ سے

Marfat.com

کہا جاتا ہے۔ باری تعالیٰ سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔(۳ : ۳۴)

بِالْغَیْبِ : پیٹھ پیچھے۔ آنکھوں سے اوجھل۔

مختصرات غیب :

۱۔ میں یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے خرچ کرنے کی اپیل کیا کرتے تھے۔ خواہ جنگ کی حالت ہو یا ملکی انتظام ہو۔
(فرمایا) وَمَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ... الخ (پ۲۷۔ ۱۰:۵۷)

۲۔ میں غیب نہیں جانتا۔ اللہ تعالےٰ اپنی وحی کے ذریعہ (مجھے) کسی بات کی خبر دے دیتا ہے۔ (البتہ) وہ غیب ہے۔ مگر میری اپنی غیب دانی نہیں ہے

۳۔ میں یہ نہیں کہتا کہ میں فرشتہ ہوں یا میں نیکی اور بدی پر اختیار رکھتا ہوں۔
(فرمایا)۔ مَآ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ وَمَآ اَصَابَكَ مِنْ سَیِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ط... الخ (پ۵۔ ۴: ۷۹)۔

۴۔ میں بھی دوسرے لوگوں کی طرح اپنی وسعت کے مطابق قرآن پاک کا پیروکار ہوں۔ اور اجتہاد و شوریٰ سے بھی کام لیتا ہوں۔

۵۔ غور و فکر سے ہی ضروریات سے مدد ملتی ہے۔

۶۔ کوئی شخص اپنی ذات میں غیب دان نہیں ہو سکتا۔

۷۔ میں تو اپنے نفع و نقصان کا بھی مالک نہیں ہوں۔

۸۔ غیب دانی پر قدرت رکھنے اور کسی غیب پر مطلع ہو جانے میں بڑا فرق ہے۔ کسی بات کی اطلاع اللہ کسی وقت بھی جسے چاہتا ہے دے دیتا ہے۔

Marfat.com

۹۔ اللہ تعالےٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب فرمایا:۔
وَعَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ (پ۔ ۴: ۱۱۳) اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھایا جو آپ نہیں جانتے تھے۔ بالکل اسی طرح دوسرے لوگوں کے لئے ارشاد ہے کہ اللہ تعالےٰ نے انسان کو وہ کچھ سکھلایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔ (۹۶: ۵)

۱۰۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو علم کے حصول کو بڑھانے کی دعا کرنے کا حکم دیا۔ اگر آپؐ غیب داں ہوتے تو غیب دان کو تو پہلے سب کچھ معلوم ہونا چاہیئے۔ اس میں علم کے اضافہ کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

۱۱۔ پیغمبر غیب داں ہوتے تو حضرت ابراہیمؑ مہمانوں سے ان کی فہم کے متعلق کیوں پوچھتے؟ ماخطبکم ایھا المرسلون۔

۱۲۔ حضرت یعقوبؑ اپنے بیٹے جناب یوسفؑ کو اُن کے بھائیوں کے ساتھ کیوں بھیجتے۔؟

۱۳۔ حضرت موسیٰؑ کو معلوم نہ تھا کہ مُکّہ مارنے سے قبطی مرجائے گا۔

المختصر

پیغمبروں کو جو علم غیب عطا کیا جاتا ہے وہ فریضہ رسالت کی انجام دہی کے لئے ہوتا ہے!

Marfat.com

⑥ = معجزات

① = وَقَالُوْا لَوْلَا يَاْتِيْنَا بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ اَوَلَمْ تَاْتِهِمْ بَيِّنَةُ مَا فِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى (۱۳۳) وَلَوْ اَنَّآ اَهْلَكْنٰهُمْ بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِهٖ لَقَالُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ وَنَخْزٰى (۱۳۴)

(پ ۱۶ - ۲۰ : ۱۳۴)

(ترجمہ) = اور لوگ کہتے ہیں کہ خدا کے پاس سے اپنے نبی ہونے کی نشانی (معجزہ) کیوں نہیں لے آتے ؟ کیا ان کے پاس دلیل (یعنی قرآن مجید) جس کا ذکر پہلی کتابوں میں ہے نہیں پہنچا ! اگر ہم انہیں (اس قرآن کے نازل کرنے سے) پہلے ہلاک کر دیتے تو یہ لوگ کہتے کہ اے ہمارے نشو ونما دینے والے تو نے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہ بھیجا تاکہ ہم تیری آیات یعنی احکام کا اتباع کرتے۔ اگر ہم ایسا نہ کرتے یعنی تیرے احکام پر عمل نہ کرتے تو پھر ہمیں بے شک ذلیل وخوار کر دیا جاتا۔

② = فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ بَعْضَ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ وَضَآئِقٌۢ بِهٖ صَدْرُكَ اَنْ يَّقُوْلُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ جَآءَ مَعَهٗ مَلَكٌ ؕ اِنَّمَآ اَنْتَ نَذِيْرٌ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ (۱۲)

(پ ۱۱ - ۱۱ : ۱۲) -

(ترجمہ) = کیا ان کی دلجوئی کے لئے وحی (کے ان مقامات) کو چھوڑ دو گے ؟ (جن میں اس قسم کی تنذیرات آتی ہیں) ان کی باتوں سے دل تنگ نہ ہو۔ جب یہ کہتے ہیں کہ اگر یہ خدا کا رسول ہے تو اس پر خزانے کیوں نہیں اتارے جاتے یا اس کے ساتھ فرشتہ کیوں نہیں آیا (اے رسول یہ سب کچھ برداشت کرنا ہوگا)

Marfat.com

تم صرف اُن کو خبردار کرنے والے ہو۔ اور اللہ ہر شے پر نگران ہے۔

اور وہی کارساز ہے اور صرف اسی پر بھروسہ کیا جا سکتا ہے۔

(۳) = وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا ط قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ وَمَا يُشْعِرُكُمْ لا اَنَّهَآ اِذَا جَآءَتْ لَا يُؤْمِنُوْنَ (۱۰۹) (پ ۷ - ۶ : ۱۰۹)۔

(ترجمہ)= اور وہ بڑے زور کی قسمیں کھاتے ہوئے کہتے ہیں کہ اگر اُن کے پاس نشان آئے تو ضرور اس پر ایمان لے آئیں گے۔ انہیں کہدو کہ نشان (معجزے) تو اللہ کے پاس ہیں۔ اور تمہیں کیا خبر ہے جب وہ (نشان) آئے گا تب بھی وہ ایمان نہیں لائیں گے۔

(۴) = وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ط قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ ط وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ (۵۰) اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ اَنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ ط اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّذِكْرٰى لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ع (پ ۲۱ - ۲۹/۵۱/۵۰)

(ترجمہ)= یہ لوگ مطالبہ کرتے ہیں کہ اگر یہ خدا کا رسول ہے تو اسے آیات (معجزے) کیوں نہیں دیئے گئے۔ ان سے کہدو کہ اللہ کے یہاں معجزوں کی کمی نہیں۔ مگر میں تو واضح طور پر خبردار کرنے والا ہوں۔ ان سے کہدو! کیا ان کے لئے یہ کافی نہیں کہ ہم نے تم پر کتاب نازل کی جو انہیں پڑھ کر سنائی جاتی ہے۔ جو لوگ اس کی صداقتوں پر ایمان لائیں گے اُن کے لئے اس میں سامان رحمت ہے۔ اور نصیحت ہے کہ زندگی کی شاہراہ پر کس طرح چلا جائے۔

Marfat.com

⑤ = وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ ۝ (پ۸ - ۶:۱۱۱)

(ترجمہ) = اور اگر ہم ان پر فرشتے اتار دیتے اور (قبروں سے) مردے (اُٹھ کر) ان سے باتیں کرنے لگتے اور جتنی چیزیں بھی (دنیا میں) ہیں، سب ان کے سامنے لاکھڑی کرتے جب بھی یہ (ایمان لانے والے نہیں۔ اِلّا یہ کہ اللہ ہی کی مشیت ہو۔ لیکن ان میں اکثر ایسے ہیں جو (یہ حقیقت) نہیں جانتے (کہ ایمان لانا ان کے لئے کیوں ضروری ہے؟)۔

⑥ = وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ ۚ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَىِٕنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ۭ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىِٕنُّ الْقُلُوْبُ ۝ (پ۱۳ - ۱۳: ۲۷ - ۲۸)۔

(ترجمہ) = اور یہ لوگ جو ضابطۂ خداوندی پر ایمان نہیں رکھتے، کہتے ہیں اس پر اس کے رب کی طرف سے کوئی اعجازی آیت یا نشانی کیوں نہیں اترتی۔ اِن سے کہدو! کہ غلط اور صحیح راستے پر چلنا انسان کے اختیار اور اِرادہ پر منحصر ہے۔ جو گمراہی چاہتا ہے، تو وہ گمراہ ہوتا ہے اور جو اس کی طرف رجُوع کرتا ہے۔ تو اسے صحیح راستہ دکھایا جاتا ہے۔ یہ اس لئے تاکہ ہر شخص علیٰ وجہ البصیرت پورے اطمینان سے تسلیم کرے۔ جو لوگ ایمان لائے ان کے دل اللہ کے ذکر سے ہی اطمینان حاصل کرتے ہیں۔ اور سُن رکھو اللہ کے ذکر سے ہی دلوں کو (پورا) اطمینان (سکونِ قلب) ملتا ہے۔

Marfat.com

⑦ = وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ط اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ع (پ ۱۳ - ۱۳: ۷)

(ترجمہ) = اور منکرین کہتے ہیں کہ اس (رسول) پر اس کے رب کی طرف سے کوئی نشان کیوں نہیں اتارا جاتا - (اے رسول) تم صرف اُنہیں غلط روش سے ڈرانے والے ہو اور ہر قوم کے لئے رہنما ہو -

⑧ = وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتٰبًا فِيْ قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوْهُ بِاَيْدِيْهِمْ لَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ ط وَلَوْ اَنْزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِيَ الْاَمْرُ ثُمَّ لَا يُنْظَرُوْنَ ۝ وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَّلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّا يَلْبِسُوْنَ ۝ (پ ۷ - ۶: ۷ تا ۹) -

(ترجمہ) = (اے پیغمبرؐ) اگر ہم تم پر ایک کتاب کاغذ پر لکھی لکھائی اُتار دیتے اور یہ لوگ اسے ہاتھوں سے چھو کر بھی دیکھ لیتے (کہ سچ مچ کی کتاب ہے) پھر بھی جن لوگوں نے انکار کی راہ اختیار کی ہے وہ یہی کہتے کہ یہ تو کھلا جادو ہے - اور انھوں نے یہ بھی کہا (کہ اگر یہ شخص اپنے دعوٰی میں سچا ہے تو) کیوں اس پر فرشتہ نہیں اترتا (تاکہ ہم اپنے آنکھوں سے دیکھ لیں) - اگر ہم فرشتہ نازل کرتے تو ساری باتوں کا فیصلہ ہی ہو جاتا - پھر ان کے لئے مہلت ہی کب رہتی (کہ مانیں یا نہ مانیں) اور اگر ہم کسی فرشتے کو پیغمبر بنا کر بھیجتے تو اسے بھی انسان ہی کی شکل دیتے - جیسے کچھ شبہات یہ اب ظاہر کر رہے ہیں - اس صورت میں بھی پھر اُنہیں شبہات میں مبتلا رہتے - (یعنی یہ کہتے کہ یہ تو دیکھنے میں ہماری طرح کا آدمی ہے - (ترجمہ آزاد) -

Marfat.com

⑨= وَقَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْ نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ ۝ لَوْ مَا تَاْتِيْنَا بِالْمَلٰٓئِكَةِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ اِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوْٓا اِذًا مُّنْظَرِيْنَ ۝ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝ (پ ۱۴ - ۶:۱۵ تا ۹)۔

(ترجمہ) = یہ لوگ کہتے ہیں کہ "اے وہ شخص جس پر قرآن نازل ہو رہا ہے، تو یقیناً دیوانہ ہے۔ اگر تو سچا ہے تو تو ہمارے سامنے فرشتوں کو کیوں نہیں لے آتا"۔ ہم فرشتوں کو یوں نہیں اتارا کرتے۔ وہ تو جب اُترتے ہیں تو حق کے ساتھ اترتے ہیں۔ پھر لوگوں کو مہلت نہیں دی جاتی۔ اس قرآن کو ہم نے نازل کیا ہے۔ اس لئے (کہ یہ تمام نوع انسانی کے لئے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ضابطہ ہدایت ہے اور یہ مکمل کر دیا گیا ہے۔ اس میں (کوئی) ردّ و بدل بھی کوئی نہیں کر سکے گا۔ کیونکہ) ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔

⑩= وَقَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ يَنْۢبُوْعًا ۝ اَوْ تَكُوْنَ لَكَ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ خِلٰلَهَا تَفْجِيْرًا ۝ اَوْ تُسْقِطَ السَّمَآءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا اَوْ تَاْتِيَ بِاللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ قَبِيْلًا ۝ اَوْ يَكُوْنَ لَكَ بَيْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ اَوْ تَرْقٰى فِي السَّمَآءِ ۭ وَلَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ ۭ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا ۝ (پ ۱۵ - ۹۰:۱۷ تا ۹۳)

(ترجمہ) = اور انہوں نے کہا ہم تیری بات نہیں مانیں گے جب تک کہ تو ہمارے لئے زمین کو پھاڑ کر ایک چشمہ جاری نہ کر دے یا تیرے لئے

Marfat.com

کھجوروں اور انگوروں کا ایک باغ پیدا ہو۔ اور اس میں نہریں رواں کردے۔ یا تو آسمان کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے ہمارے اوپر گرادے۔ جیسا کہ تیرا دعوٰی ہے یا پھر خدا اور فرشتوں کو رَو در رَو ہمارے سامنے لے آ۔ یا تیرے لئے سونے کا ایک گھر بن جائے۔ یا تو آسمان پر چڑھ جائے۔ اور تیرے تیرے چڑھنے کا بھی ہم یقین نہیں کریں گے۔ جب تک کہ تو ہمارے اوپر ایک ایسی لکھی لکھائی کتاب ہم پر نہ اتار لائے جسے ہم پڑھ کر دیکھ لیں (کہ واقعی اسے خدا نے لکھا ہے)۔ اے پیغمبر ان سے کہدو کہ میرا رب اس سے بہت بلند (پاک) ہے (کہ وہ تمہارے ایمان لانے کے لئے اس قسم کی باتیں کر دکھائے) میں تو تمہارے جیسا ایک انسان ہوں اور خدا کا رسول ہوں۔

(۱۱) = هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ رَبُّكَ اَوْ يَاْتِيَ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ ؕ يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا ؕ قُلِ انْتَظِرُوْٓا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ۝ (پ۸-۶:۱۵۹)

(ترجمہ) = کیا وہ اس انتظار میں ہیں کہ اُن پر فرشتے نازل ہوں یا خود خدا ان کے پاس چل کر آئے یا اس کی طرف سے کچھ نشانات (یعنی معجزے) آئیں۔ (جن کو آنکھوں سے دیکھیں) (ان سے کہدو کہ) جس دن تمہارے رب کے نشانات (معجزے) ظاہر ہوں گے اس دن ایمان لانا کسی ایسے شخص کو فائدہ نہیں دے گا جو پہلے ایمان نہیں لایا ہوگا۔ یا جس نے اپنے ایمان کے ساتھ عمل خیر نہیں کیا تھا۔ تم بھی انتظار کرو نتائج کا میں بھی انتظار کروں گا۔

Marfat.com

(۱۲) = وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِيْنَآ اٰيَةٌ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ؕ تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ قَدْ بَيَّنَّا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝۱۱۸ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۙ وَّلَا تُسْـَٔلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ ۝۱۱۹ (پ ۱ - ۲ : ۱۱۸/۱۱۹) -

(ترجمہ) = اور جو لوگ (مقدس نوشتوں کا) علم نہیں رکھتے (یعنی مشرکین عرب) وہ کہتے ہیں (اگر یہ تعلیم خدا کی طرف سے ہے تو) کیوں ایسا نہیں ہوتا کہ خدا ہم سے براہ راست بات کرے یا اپنی کوئی (عجیب و غریب) نشانی ہی بھیج دے۔ دیکھو تو (گمراہی کی) جیسی بات یہ کہہ رہے ہیں۔ ٹھیک ٹھیک ایسی ہی بات ان لوگوں نے بھی کہی تھی، جو ان سے پہلے گذر چکے ہیں۔ اس بارے میں اگلوں اور پچھلوں میں کوئی فرق نہیں۔ اُن کے دل آپس میں ملتے جلتے ہیں۔ ہماری کتنی ہی نشانیاں اُن کے سامنے نمایاں طور پر موجود ہیں۔ لیکن یہ معجزے ان کو نظر آسکتے ہیں جو علم اور بصیرت سے کام لے کر اعترافِ حقیقت کے لئے آمادہ ہوں۔

(۱۳) = وَكَاَيِّنْ مِّنْ اٰيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَمُرُّوْنَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ (۱۰۵) وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ۝۱۰۶ (۱۳ - ۱۲ : ۱۰۵/۱۰۶) -

(ترجمہ) = زمین اور آسمانوں میں کتنے ہی معجزات (اور آثار) ہیں جن پر سے یہ لوگ گذرتے رہتے ہیں۔ مگر کچھ حاصل نہیں کرتے (اس لئے کہ وہ) غور و فکر نہیں کرتے۔ اُن میں سے اکثر اللہ کو مانتے ہیں۔ مگر اس طرح کہ اس کے ساتھ (اس کی صفات اختیارات و اقتدار میں) دوسروں کو شریک ٹھیراتے ہیں۔

Marfat.com

(۱۴)= قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ الَّذِیْ يَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ
وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ۳۳ وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ
مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا كُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا حَتّٰٓى اَتٰىهُمْ نَصْرُنَا ۚ
وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ وَلَقَدْ جَآءَكَ مِنْ نَّبَاِیٔ الْمُرْسَلِيْنَ ۳۴
وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِیَ
نَفَقًا فِی الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِی السَّمَآءِ فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ ۭ وَلَوْ
شَآءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰى فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۳۵

(پ۔ ۶: ۳۳ تا ۳۵)

(ترجمہ)= ہم خوب جانتے ہیں کہ ان باتوں سے تم کو رنج پہنچتا ہے۔ سو یہ لوگ صرف تم ہی کو نہیں جھٹلاتے بلکہ یہ ظالم تو اللہ کی آیات کا (بھی) انکار کرتے ہیں۔ تم سے پہلے بہت سے پیغمبروں کی بھی تکذیب کی جا چکی ہے۔ تو انھوں نے منکرین کے جھٹلانے اور ایذا دہی کو برداشت کیا۔ یہاں تک کہ ہمارے پاس سے ان (پیغمبروں) کو فتح و نصرت آپہنچی۔ کیونکہ اللہ کی باتوں کو بدلنے والا کوئی (شخص) نہیں۔ پیغمبروں کے اس قسم کے حالات تمہیں معلوم ہو چکے ہیں۔ پھر بھی تم پر ان کا اعراض و روگردانی شاق گذرتی ہے۔ تو پھر اگر تم سے ہو سکے تو زمین میں ایک سرنگ ڈھونڈ نکالو۔ یا آسمان تک کوئی سیڑھی تلاش کر لو۔ اس طرح انھیں کوئی بڑا معجزہ لا دکھاؤ۔ اگر خدا چاہتا تو ان سب کو دینِ حق پر جمع کر دیتا۔ (اور سب ایک ہی راہ پر ہو جاتے۔ مگر اس کی یہ مشیت نہیں کہ لوگوں کو زبردستی ہدایت پر لایا جائے۔ لہٰذا تم ان میں سے نہ ہو جاؤ جو حقیقت کا علم نہیں رکھتے۔

Marfat.com

(۱۵) = وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ يُّنَزِّلَ اٰيَةً وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

(پ ۷ - ۶ : ۳۷)۔

(ترجمہ) = اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ (اگر یہ سچا ہے تو) اس پر اس کے پروردگار کی طرف سے کوئی معجزہ کیوں نازل نہیں کیا گیا۔ تم انہیں کہدو! کہ بیشک اللہ کو پوری قدرت ہے کہ وہ کوئی معجزہ نازل کرے۔ لیکن ان میں اکثر اس بات کا علم نہیں رکھتے کہ کائنات کا ذرہ ذرہ معجزہ ہی ہے)۔

(۱۶) = اِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ اَنْ يُّنَزِّلَ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ ؕ قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (۱۱۲) قَالُوْا نُرِيْدُ اَنْ نَّاْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُنَا وَنَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا وَنَكُوْنَ عَلَيْهَا مِنَ الشّٰهِدِيْنَ (۱۱۳) قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ ۚ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ (۱۱۴) قَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّيْٓ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّآ اُعَذِّبُهٗٓ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ (۱۱۵) ع (پ ۷ - ۵ : ۱۱۲/۱۱۵)۔

(ترجمہ) = اور جب حواریوں نے کہا۔ اے عیسٰی ابن مریم کیا تمہارا پروردگار یہ کر سکتا ہے کہ وہ ہم پر آسمان سے ایک بھرا ہوا "خوانِ نعمت" نازل کرے؟ (حضرت عیسٰیؑ) نے جواب دیا کہ اللہ سے ڈرو۔ اگر تم ایمان رکھتے ہو۔ وہ کہنے لگے۔ ہماری تو یہ خواہش ہے کہ ہم اس (خوانِ نعمت) میں سے کھائیں اور ہمارے دل مطمئن ہو جائیں اور ہم جان لیں کہ آپ نے ہم سے

Marfat.com

سچ کہا ہے - اور ہم اس (خوانِ نعمت کے اُترنے) پر گواہ رہیں
(حواریوں کی اس درخواست پر حضرت) عیسٰیؑ ابن مریم نے دُعا
کی: "اے اللہ ہماری نشوونما کرنے والے ہم پر آسمان سے خوانِ
نعمت نازل فرما کہ ہمارے اگلوں اور پچھلوں کے لئے وہ عید
(کا دن) ہو اور (یہ خوان) تیری طرف سے (تیری قدرتِ کاملہ
کی) نشانی (معجزہ) ہو اور تو ہمیں روزی عطا فرما - اور تو ہی سب
سے بہتر روزی عطا فرمانے والا ہے -

اللہ نے فرمایا کہ میں بے شک تم پر وہ خوان اتاروں گا (لیکن
اُنہیں متنبہ کر دو کہ) پھر جو کوئی تم میں سے اس کے بعد ناشکری
کرے گا تو میں اس کو ایسا عذاب دوں گا جو دنیا میں کسی اور کو
نہ دیا ہوگا -

(۱۷) = وَقَالُوْا مَا هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا
يُهْلِكُنَآ اِلَّا الدَّهْرُ ج وَمَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ج اِنْ
هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ (۲۴) وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ
مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوا ائْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِيْنَ (۲۵) قُلِ اللّٰهُ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ
يَجْمَعُكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ
النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ (۲۶) ع (پ ۲۵ - ۴۵ : ۲۴ تا ۲۶) -

(ترجمہ) = اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ زندگی صرف اسی دنیا تک کی زندگی ہے
اسی دنیا میں مرنے والے مرجاتے ہیں اور نئے لوگ نئی زندگی لے
کر پیدا ہو جاتے ہیں - یہ صرف زمانہ کا چکر ہے (اس طبعی زندگی

Marfat.com

کے علاوہ انسان کی اور کوئی زندگی نہیں) ان لوگوں کو اصل حقیقت کا کچھ بھی علم نہیں۔ یہ لوگ صرف ظنی اور قیاسی باتیں کرتے ہیں (انسانی جسم کی موت کے ساتھ انسان فنا نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کی ذات باقی رہتی ہے)۔ ان لوگوں کے سامنے ہماری واضح اور کھلی آیات پڑھی جاتی ہیں۔ تو ان کے پاس مخالفت کے لئے کوئی معقول دلیل نہیں ہوتی۔ سوائے اس کے کہ وہ کہتے ہیں۔ ہمارے باپ دادا کو جو مر چکے ہیں، زندہ کر لاؤ اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو۔

ان سے کہدو! کہ اللہ ہی زندگی بخشتا ہے اور وہی تمہیں مارتا ہے (اور یہ زندگی اور موت قانونِ خداوندی کے مطابق ملتی ہے۔ اسی قانون کے مطابق مرنے کے بعد انسان اس دنیا میں واپس نہیں آسکتا) پھر وہ قیامت کے روز سب کو جمع کرے گا۔ یہ ایک حقیقت ہے جس میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں۔ مگر اکثر لوگ اس حقیقت کو نہیں جانتے۔

(۱۸) = قُلِ انْظُرُوْا مَاذَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَمَا تُغْنِي الْاٰيٰتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ (۱۰۱) (پ ۱۱ - ۱۰ : ۱۰۱)۔

(ترجمہ) = (اے پیغمبرؐ) تم ان لوگوں سے کہدو! کہ جو کچھ آسمان میں (تمہارے اوپر) ہے اور جو کچھ زمین میں (تمہارے چاروں طرف) ہے اس سب پر نظر ڈالو (اور دیکھو وہ زبانِ حال سے کس حقیقت کی شہادت دے رہے ہیں؟) لیکن لوگ یقین نہیں رکھتے۔ ان کے لئے نہ تو (قدرت کی) نشانیاں ہی کچھ سود مند ہیں۔ نہ ہوشیار کرنے والوں کی تنبیہیں (ابوالکلام آزاد مرحوم)۔

Marfat.com

(۱۹)= وَإِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ أَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ (۳۲) وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ ۳۳ (پ ۹ - ۸ : ۳۳)-

(ترجمہ)= اور جب انہوں نے کہا کہ اے اللہ اگر یہ (قرآن) حق ہے اور تیری ہی طرف سے ہے تو تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا دے یا کوئی اور عذاب ہم پر بھیج جو تکلیف دہ ہو۔ لیکن اللہ ایسا نہیں کہ ان پر تباہی بھیجے جبکہ تم اُن میں (تبلیغ کے لئے) موجود ہو۔ اور نہ اللہ کا یہ قاعدہ ہے کہ لوگ استغفار (بخشش کے لئے دعا) کر رہے ہوں اور وہ اللہ اُن کو عذاب میں مبتلا کر دے۔

معجزات کے بارے میں مولانا ابوالکلام آزاد (مرحوم) کا بیان ہے کہ :-

سچائی کی پہچان رکھنے والوں کے لئے سب سے بڑی نشانی یا معجزہ پیغمبرؑ کی تعلیم اور اس کی زندگی ہے۔ اور یہ بات سُنّتِ الٰہی کے خلاف ہے کہ لوگوں کے جاہلانہ خیال کے مطابق فرمائشی معجزے دِکھلائے جائیں ترجمان القرآن صفحہ ۲۵۱ (۲ : ۱۱۸) کے ضمن میں جو لوگ نشانیاں مانگتے ہیں ان کے جواب میں فرمایا کہ خدا یقیناً نشانیاں دکھانے کی قدرت رکھتا ہے۔ اور اس کی کتنی نشانیاں بکھری پڑی ہیں۔ لیکن بہت کم لوگ ہیں جو انہیں سمجھتے ہیں۔ اگر تم نشانیاں یعنی معجزے ڈھونڈنا چاہتے ہو تو بتاؤ تمام کائنات کی خِلقت میں جو کچھ موجود ہے وہ کیا ہے؟

تمام فضا، جن حیرت انگیز اور انوکھے واقعات سے بھری پڑی ہے۔ اُن کے لئے تمہاری بولی میں کونسا نام ہے۔ یہ سب کچھ اس کی ہستی اور صفات کی نشانیاں نہیں ہیں تو اور کیا ہیں؟ زمین کے تمام جانوروں کو دیکھو جو تمہارے

Marfat.com

قدموں میں ہیں۔ پرندوں کی طرف دیکھو جو تمہارے چاروں طرف اڑ رہے ہیں۔ کس طرح ہم نے تمہاری طرح اُن کی بھی اُمتیں بنادی ہیں۔ ہر اُمت اپنی پیدائش، اپنی معیشت اور اپنی ضروریاتِ زندگی کے لئے ایک قانونِ حیات رکھتی ہے۔ پس جو لوگ علم و بصیرت رکھنے والے ہیں، اُنہیں صحیفۂ فطرت کی نشانیوں کے بعد اور کسی نشانی کی احتیاج نہیں ہوسکتی۔ لیکن جن لوگوں نے خدا کی دی ہوئی عقل و بصیرت کو تاراج کردیا اور گونگے و بہرے ہوکر (گمراہی کی) تاریکیوں میں گم ہوگئے تو اُن کے لئے کوئی نشانی بھی سودمند نہیں۔ کیوں کہ جو آدمی گونگا اور بہرا ہو اور تاریکیوں میں کھویا گیا ہو، اُسے کیونکر راہ مل سکتی ہے۔ تم اسے راہ دکھانے کے لئے پکارو تو وہ سُنے گا نہیں، اس وجہ سے کہ وہ بہرا (بنا ہوا) ہے۔ خود پکار نہیں سکتا کیونکہ وہ گونگا (بنا ہوا) ہے۔ البتہ یہ ہوسکتا ہے کہ کوئی جبراً اٹھا کر اسے روشنی میں لے آئے۔ لیکن ہدایت ایسی چیز نہیں جو جبراً کسی کے "حلق" میں ٹھونس دی جائے۔ ترجمان القرآن ص ۴۴۶ بحوالہ ۶: ۳۷-۳۸

۵ برگِ درختانِ سبز در نظرِ ہوشیار
ہر ورقے دفتریست معرفتِ کردگار

ہرے بھرے درختوں کے پتے ہوش مند آدمی کی نظروں میں خدائے تعالےٰ کی معرفت و پہچان کا دفتر ہے

Marfat.com

⑦ = شفاعت (سفارش)

① = وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِيْمًا ج (پ۵ - ۴ : ۱۰۷) -

(ترجمہ) = اور جو لوگ اپنے نفس سے خیانت کرتے ہیں تم اُن کی طرف سے مت جھگڑو - اللہ کو ایسا شخص پسند نہیں جو خیانت کار اور دغاباز ہو -

② = لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ ج يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ج يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ط وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ (پ۲۸ - ۶۰ : ۳)

(ترجمہ) = تمہارے رشتہ دار اور تمہاری اولاد تمہارے لئے ہرگز کوئی نفع بخش کام نہ آسکے گی - اور نہ کسی قسم کا فائدہ پہنچا سکے گی، جو قیامت کے دن تمہارے کام آسکے - اور اسی ظہور نتائج کے دن تم میں اور ان میں نمایاں بُعد ہوگا - تمہارے کام صرف تمہارے اعمال آئیں گے - جن کو اللہ اچھی طرح دیکھ رہا ہے -

③ = لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ ج وَاِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا ط اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا ج لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ۝ ع (پ۷ - ۶ : ۷۰) -

(ترجمہ) = اللہ کے سوا ان کا کوئی یار و مددگار نہ ہوگا - اور نہ سفارشی - اگر کوئی کسی قسم کا بدلہ دینا چاہے گا (تاوان یا رشوت) تو ہرگز قبول نہ ہوگا - یہ تو وہ لوگ ہیں جو اپنی بدکاریوں کی وجہ سے جو انہوں نے کمائیں عذاب

Marfat.com

میں مبتلا ہوگئیں۔ اُن کے پینے کو کھولتا ہوا پانی اور تکلیف دہ عذاب ہوگا۔ اس لئے کہ وہ کفر کرتے تھے۔

④ = وَاَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝ (پ ۷ : ۵۱)

(ترجمہ) = اور (اے رسُول) تم ان لوگوں کو اس (قرآن) کے ذریعہ خبردار کردو جن کو اس بات کا خوف ہے کہ وہ اللہ کے سامنے جمع کئے جائیں گے اور اللہ کے سوا نہ تو ان کا کوئی حمایتی ہوگا اور نہ شفارش کرنے والا۔ (یہ اس لئے کہا جارہا ہے) تاکہ وہ تقویٰ اختیار کریں (اور غلط کاموں سے رُک جائیں۔

⑤ = قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ ۝ وپ ۱۳ - ۱۴ : (۳۱) -

(ترجمہ) = میرے ان بندوں سے جو میرے قوانین کی صداقت پر ایمان رکھتے ہیں، کہدو کہ وہ صلوٰۃ (نماز) کو قائم رکھیں اور ہم نے انہیں جو کچھ دے رکھا ہے اسے علانیہ یا پوشیدہ خرچ کرتے رہیں۔ قبل اس کے وہ دن آئے جس میں نہ دوستی کام آئے گی اور نہ کچھ دے دِلا کر نجات خریدی جاسکے گی۔

⑥ = وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝

(پ ۱ - ۲ : ۴۸) -

(ترجمہ) = اس دن جو مصیبت پیش آئے گی اس سے) بچنے کا سامان کرو (یاد رکھو) اس دن کوئی شخص کسی کے کچھ بھی کام نہ آسکے گا۔ نہ کسی کی شفارش قبول ہوگی

Marfat.com

اور نہ کسی سے اس کے جرم کا معاوضہ قبول کیا جائے گا۔ اور نہ کوئی کسی مجرم کی کسی قسم کی مدد کر سکے گا۔

⑦ = وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ (۲۳) (پ ۱ - ۲ : ۱۲۳)۔

(ترجمہ) = اور ڈرو اس دن سے جب کوئی شخص کسی دوسرے شخص کی مدد نہ کر سکے گا۔ نہ کسی اور طرح (کسی کے) کام آ سکے گا (یا اپنے بزرگوں اور پیشواؤں کا نام لے کر اپنے آپ کو بخشوا لے) نہ کسی طرح کا بدلہ قبول کیا جائے گا۔ (کہ اپنی بداعمالیوں کا فدیہ دے کر جان چھڑا لے) نہ کسی کی سعی و سفارش چل سکے گی (کہ ان کا وسیلہ پکڑ کے کام نکال سکے) اور نہ کوئی کسی مجرم کی مدد کو پہنچ سکے گا۔

⑧ = يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ (۲۵۴) (پ ۱ - ۲ : ۲۵۴)۔

(ترجمہ) = اے جماعتِ مؤمنین ہم نے جو کچھ بھی مال و متاع تمہیں دنیا میں دے رکھا ہے اسے (راہ حق) میں خرچ کرنے کے لئے کھلا رکھو قبل اس کے کہ (زندگی کی عارضی مہلت ختم ہو جائے اور روز جزا سامنے آ جائے۔ اس دن نہ تو خرید و فروخت ہو سکے گی اور نہ کسی کی دوستی کام آئے گی (کہ کسی کے سہارے جرم بخشوا لو، نہ کسی کی سعی و سفارش سے کام لیا جا سکے گا (اس روز صرف بہتر عمل ہی نجات دلا سکیں گے۔ جو لوگ اس حقیقت کے منکر ہیں وہ خود اپنا ہی نقصان کرنے والے ہیں۔

Marfat.com

⑨ = اَفَحَسِبَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَنْ یَّتَّخِذُوْا عِبَادِیْ مِنْ دُوْنِیْٓ اَوْلِیَآءَ ط اِنَّآ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْکٰفِرِیْنَ نُزُلًا (۱۰۲)

(پ ۱۶ - ۱۸ : ۱۰۲)۔

(ترجمہ) = جن لوگوں نے انکار کی راہ اختیار کر رکھی ہے۔ کیا اُنہیں یہ گمان ہے کہ وہ میرے بندوں کو میرے سوا اپنا کارساز بنالیں گے؟ (اُنہیں معلوم ہونا چاہئے) ہم نے ان منکرین کی مہمانی کے لئے دوزخ تیار کر رکھی ہے۔

⑩ = مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ط یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ج (پ ۳ - ۲ : ۲۵۵)۔

(ترجمہ) = کون ہے جو اللہ کی اجازت کے بغیر اس کے حضور کسی کا ساتھ دے سکے یا معاون بن سکے۔ جو کچھ بندوں کے سامنے ہے اللہ اُسے بھی جانتا ہے اور جو اوجھل ہے، اسے بھی جانتا ہے۔

⑪ = مَا مِنْ شَفِیْعٍ اِلَّا مِنْ م بَعْدِ اِذْنِهٖ ط (پ ۱۱ - ۱۰ : ۳)۔

(ترجمہ) = کوئی ساتھ کھڑا ہونے والا نہیں اس (اللہ) کے اذن (مشیت) کے بغیر۔

⑫ = رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا یَمْلِکُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا (۳۷) ج یَوْمَ یَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِکَةُ صَفًّا ط لَّا یَتَکَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا (پ ۳۰ - ۷۸ : ۳۷ تا ۳۸)

(ترجمہ) = اس مہربان اللہ کی طرف سے جو آسمانوں اور زمین کا اور اُن کے درمیان ہر چیز کا مالک ہے۔ جس کے سامنے کسی کو بولنے کا یارا نہیں (کسی کی بھی مجال نہیں کہ از خود اللہ تعالےٰ کے حضور زبان کھول سکے یا عدالت کے کام میں مداخلت کر سکے)۔ جس روز رُوح اور ملائیکہ صف بستہ کھڑے

Marfat.com

کھڑے ہوں گے اور کوئی نہیں بول سکے گا۔ سوائے اس کے جسے خدائے رحمٰن اجازت دے اور جو قاعدے کے مطابق بات ٹھیک بھی کہے۔

(۱۳) = وَلَا يَمْلِكُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ (۸۶) (پ ۲۵ - ۴۳ : ۸۶)۔

(ترجمہ) = یہ لوگ خدا کے سوا جن ہستیوں کو پکارتے ہیں۔ (یعنی صاحبِ اقتدار مانتے ہوئے اپنی مدد کے طلبگار رہتے ہیں) وہ کسی کی شفاعت کا اختیار نہیں رکھتے (اور نہ کسی کی مدد کے لئے ساتھ کھڑے ہو سکتے ہیں) بجز اس کے کہ علم کی بنا پر حق کی شہادت دیں۔ مگر اس وقت جبکہ اسے اجازت دی جائے۔

(۱۴) = لَا يَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا (۸۷) (پ ۱۶ - ۱۹ : ۸۷)۔

(ترجمہ) = اس وقت لوگ نہ سفارش لانے اور نہ سفارش کرنے کا اختیار رکھتے ہوں گے۔ البتہ جس نے اللہ کے ساتھ عہد باندھ رکھا ہو (وہ ساتھ کھڑا ہو سکتا ہے)۔

(۱۵) = يَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِيَ لَهٗ قَوْلًا (۱۰۹) يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِهٖ عِلْمًا (۱۱۰) (پ ۱۶ - ۲۰ : ۱۰۹/۱۱۰)۔

(ترجمہ) = اس روز (کسی کی) شفاعت کچھ کام نہ آئے گی سوائے اس کے جس کو رحمٰن اجازت دے اور اس کی بات اللہ کے نزدیک قابل قبول ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ لوگوں کے اگلے پچھلے سب حال جانتا ہے۔ اور دوسروں کو اس کا علم نہیں ہوتا۔

Marfat.com

(۱۶) = اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَآءَ ط قُلْ اَوَلَوْ كَانُوْا لَا يَمْلِكُوْنَ شَيْئًا وَّلَا يَعْقِلُوْنَ (۴۳) قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا ط (پ ۲۴ - ۳۹ : ۴۳-۴۴)۔

(ترجمہ)= کیا اللہ کو چھوڑ کر ان لوگوں نے دوسروں کو شفیع بنا رکھا ہے؛ ان سے کہدو! کیا اس صورت میں بھی سفارش کریں گے کہ وہ کسی چیز کے بھی مالک نہیں! نہ ان میں عقل ہے، نہ سمجھ۔ انہیں مطلع کردو کہ شفاعت ساری کی ساری اللہ کے اختیار میں ہے۔

(۱۷)= وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ ط قُلْ اَتُنَبِّئُوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ ط سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ (۱۸) (پ ۱۱ - ۱۰ : ۱۸)۔

(ترجمہ)= یہ لوگ اللہ کے سوا ان کو اپنا معبود بناتے ہیں جو نہ انہیں نفع پہنچا سکتے ہیں نہ نقصان اور ان کا کہنا ہے کہ یہ اللہ کے یہاں ہمارے سفارشی ہیں۔ ان سے کہدو! کہ کیا تم اللہ کو وہ باتیں بتلاتے ہو جن کا وجود نہ تو آسمانوں میں ہے، نہ زمین میں (اللہ کے ہاں ان باتوں کی کوئی حقیقت نہیں۔ اس لئے سفارش کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا) ایسے شرک سے اللہ پاک اور بہت بلند و برتر ہے۔

(۱۸) = يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ (۸) وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ (۹) وَلَا يَسْئَلُ حَمِيْمٌ حَمِيْمًا (۱۰) يُّبَصَّرُوْنَهُمْ ط يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِيْ مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍ بِبَنِيْهِ (۱۱) وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِيْهِ (۱۲) وَفَصِيْلَتِهِ الَّتِيْ تُئْوِيْهِ (۱۳) وَمَنْ فِي الْاَرْضِ

Marfat.com

جَمِيْعًا ۙ ثُمَّ يُنْجِيْهِ (۱۴) كَلَّا ۭ اِنَّهَا لَظٰى (۱۵) نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى (۱۶) تَدْعُوْا مَنْ
اَدْبَرَ وَتَوَلّٰى (۱۷) وَجَمَعَ فَاَوْعٰى (۱۸) (پ ۲۹ - ۷۰ : ۸ تا ۱۸)۔

(ترجمہ) = جس دن آسمان پگھلے ہوئے تانبے کی طرح ہو جائے گا۔ اور پہاڑ دھنکی ہوئی رنگ برنگی اُون کی طرح ہو جائیں گے۔ اور کوئی عزیز ترین دوست ایک دوسرے کو نہیں پوچھے گا۔ حالانکہ وہ ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہوں گے (کہ وہ کس مصیبت میں مبتلا ہیں) مجرم چاہے گا کہ اس دن کے عذاب سے بچنے کے لئے (بدلے میں) اپنی اولاد دیدے اور اپنی بیوی اور اپنے بھائی کو بھی (بلکہ) اپنے کل خاندان کو جن کے درمیان وہ رہتا تھا۔ اور روئے زمین کے سب لوگ فِدیہ میں دیدے (تاکہ کسی طرح) اپنے آپ کو (اس عذابِ الٰہی سے) بچا لے۔ (لیکن ایسا) ہرگز نہیں ہوگا۔ اس کے بھڑکتے ہوئے شعلوں سے بچ نہیں سکے گا۔ جو گوشت پوست کو چاٹ جائے گی (یعنی عضو معطل بنا کر رکھدے گی)۔ وہ پکار پکار کر اپنی طرف بلائے گی ہر اس شخص کو جس نے (دنیا میں) حق سے مُنہ موڑا اور پیٹھ پھیری اور مال جمع کیا اور بند رکھا۔

(۱۹) = وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيْتًا ۝
(پ ۵ - ۴ : ۸۵)

(ترجمہ) = جو شخص نیک بات کی سفارش کرے تو اس کو اس میں سے حصہ ملے گا اور جو بُری بات کی سفارش کرے گا۔ اس کو اس (کے عذاب) میں سے حصہ ملے گا (جو انسان اچھے یا برے کام میں کسی کی مدد کرے گا۔ تو وہ بھی اس فعل کے نفع یا نقصان میں اس کا شریک ہوگا)۔

(مفردات القرآن - امام راغبؒ)

Marfat.com

(۲۰) = يَتَسَآءَلُوْنَ (۴۰) عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ (۴۱) مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ (۴۲) قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ (۴۳) وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ (۴۴) وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ (۴۵) وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ (۴۶) حَتّٰى اَتٰنَا الْيَقِيْنُ (۴۷) فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِيْنَ (۴۸) فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِيْنَ (۴۹) كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ (۵۰) فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ (۵۱) بَلْ يُرِيْدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّؤْتٰى صُحُفًا مُّنَشَّرَةً (۵۲) كَلَّا بَلْ لَّا يَخَافُوْنَ الْاٰخِرَةَ (۵۳)

(پ ۲۹ - ۷۴ : ۴۰ تا ۵۳)

(ترجمہ) = وہ (مؤمن) سوال کریں گے مجرموں سے کہ "تم کس وجہ سے جہنم میں پڑے ہو"؟ (وہ مجرمین) جواب دیں گے کہ :-

(۱)- ہم صلوٰۃ قائم نہیں کرتے تھے۔

(۲)- ہم مسکینوں کو کھانا نہیں کھلاتے تھے۔

(۳)- اور ہم بے ہودہ باتیں کرنے والوں کے ساتھ بے ہودہ گوئی کرتے رہتے تھے

(۴)- اور ہم روزِ جزا کو جھٹلاتے تھے۔

(۵)- یہاں تک کہ ہمارے پاس وقتِ یقین (موت کا وقت) آگیا۔

(۶)- اس سفارش کرنے والوں کی (جن کو وہ سفارشی سمجھتے تھے) کوئی سفارش اُن کے کام نہ آئے گی۔

(۷)- انھیں کیا ہوگیا ہے کہ نصیحت (قرآن) سے مُنہ موڑتے ہیں۔ گویا کہ

(۸)- یہ جنگلی گدھے ہیں جو شیر سے ڈر کر بھاگتے ہیں۔

(۹)- ان میں سے ہر ایک چاہتا ہے کہ اُسے کھُلی ہوئی آسمانی کتابیں دی جائیں۔

Marfat.com

(۱۰)۔ ہرگز نہیں (دراصل) ان لوگوں کو آخرت کا کچھ ڈر نہیں۔

(۲۱) = وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّ
تَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ ۚ وَمَا نَرٰى مَعَكُمْ
شُفَعَآءَكُمُ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِيْكُمْ شُرَكٰٓؤُا ؕ
لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ (۹۴) ع

(پ ۷ - ۶ : ۹۴)۔

(ترجمہ) = اور اب تم ہمارے پاس اکیلے آئے ہو (تن تنہا بغیر کسی ساتھی کے)۔ جس طرح ہم نے تم کو پہلی مرتبہ اکیلا پیدا کیا تھا۔ اور ہم نے تم کو جو کچھ دیا تھا (بال بچے، مال و دولت، دوست آشنا، نوکر چاکر) وہ سب کچھ تمہارے پسِ پشت رہ گیا۔ اور ہم تمہارے ساتھ سفارشی نہیں دیکھتے (کہاں گئے وہ لوگ جن کو تم اپنا سفارشی سمجھتے تھے) اور تم یہ بھی سمجھتے تھے کہ وہ تمہارے معاملات میں پوری پوری قدرت رکھتے تھے اور ہمارے شریک تھے۔ اُن پر تمہیں بڑا زعم تھا۔ اب تمہارا اُن سے تعلق منقطع ہو گیا۔ جو کچھ تم گمان کرتے تھے وہ سب جھوٹ اور غلط ثابت ہوا۔

(۲۲) = وَجَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّشَهِيْدٌ (۲۱) لَقَدْ
كُنْتَ فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ
الْيَوْمَ حَدِيْدٌ (۲۲) وَقَالَ قَرِيْنُهٗ هٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيْدٌ (۲۳)
اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ (۲۴) مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ
مُّرِيْبِ نِ (۲۵) الَّذِيْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَاَلْقِيٰهُ فِي
الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ (۲۶) قَالَ قَرِيْنُهٗ رَبَّنَا مَآ اَطْغَيْتُهٗ وَلٰكِنْ

Marfat.com

كَانَ فِيْ ضَلٰلٍ بَعِيْدٍ (۲۷) قَالَ لَا تَخْتَصِمُوْا لَدَيَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ
اِلَيْكُمْ بِالْوَعِيْدِ (۲۸)۔ (پ ۲۶۔ ۵۰: ۲۱ تا ۲۸)۔

(ترجمہ)= اس وقت ہر شخص (اپنے اعمال کا نتیجہ سُننے اور دیکھنے کے لئے اس طرح) حاضر عدالت ہوگا (کہ اس کے اعمال کے محافظ اس کے ساتھ ہوں گے) ایک اسے پیچھے سے ہانکنے والا ہوگا اور ایک شہادت دینے والا گواہ ہوگا (اس سے کہا جائے گا کہ) تو اس زندگی کے متعلق غفلت میں پڑا رہا۔ سو آج ہم نے تیری آنکھوں پر پڑے ہوئے پردے اُٹھا دیئے ہیں۔ اور تیری نگاہ خوب تیز ہے۔ اب تو اپنے غیر محسوس اعمال بھی دیکھ رہا ہے۔ کوئی عمل چھوٹا یا بڑا پوشیدہ نہیں) جو اس کے ساتھ آرہا تھا وہ عرض کرے گا۔ یہ جو میری سپردگی میں تھا (یہ شخص اور اس کا اعمال نامہ) حاضر ہے (حکم دیا جائے گا۔ اس منکر ناشکرے ضدی، عناد رکھنے والے سرکش کو جہنم میں ڈال دو کہ یہ بھلائی اور خیر کے کاموں سے رُوکنے والا۔ اور حد سے تجاوز کرنے والا اور شک وشبہ میں پڑا ہوا تھا) کہے گا۔ اے ہمارے رب میں نے اسے سرکش ونافرمان نہیں بنایا تھا۔ بلکہ یہ خود ہی غلط راستے پر چل رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا۔ اس جھگڑے سے کچھ حاصل نہیں جب تمہیں واضح ہدایت دی گئی تھی اور اس پر عمل نہ کرنے کے نتائج سے خبردار بھی کر دیا تھا (پھر جھگڑا کیسا) (۴۳: ۲۶ تا ۳۸) آیات پر نظر ڈالئے۔

(۴۳) = يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِيْ
وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ ز وَلَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَيْئًا ط (پ ۲۱)

(۳۱: ۳۳)

Marfat.com

(ترجمہ) = اے نوع انسانی تم اپنے رب کے احکام کی خلاف ورزی سے بچو۔
اور اس دن سے ڈرو جب اعمال کے نتائج ظاہر ہوں گے۔ اور اس
دن نہ تو باپ بیٹے کے کام آسکے گا اور نہ بیٹا باپ کی (کچھ) مدد کر سکے گا

(۲۴) = اَلْيَوْمَ تُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ ؕ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
سَرِيْعُ الْحِسَابِ (۱۷) وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ
لَدَى الْحَنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ ؕ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ
يُّطَاعُ (۱۸) يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ (۱۹)
وَاللّٰهُ يَقْضِيْ بِالْحَقِّ ؕ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا
يَقْضُوْنَ بِشَيْءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ (۲۰) ع (پ ۲۴ ۴۰/۲۰/۱۷)

(ترجمہ) = آج ہر شخص کو اس کے عمل کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔ اور کسی پر کسی قسم
کی زیادتی نہ ہوگی۔ اور اللہ جلدی حساب لینے والا ہے۔ اے رسول
ظہور نتائج کے دن کی آمد سے ان لوگوں کو خبردار کر دو کہ وہ دِن قریب
ہے جب کلیجے مُنہ کو آرہے ہوں گے اور لوگ چُپ چاپ غم کے مارے
مصیبت میں مبتلا ہوں گے۔ اس وقت ان ظالموں کا نہ کوئی مشفق (یار)
دوست ہوگا اور نہ کوئی شفیع جس کی بات مانی جائے۔ اللہ نگاہوں
کی چوری تک کو جانتا ہے اور وہ راز بھی جانتا ہے جو سینوں میں اپنے اندر
چھپا رکھے ہیں۔ اور اللہ حق کے ساتھ فیصلہ کرے گا۔ اور یہ لوگ اللہ کو چھوڑ
کر جن کو پکارتے اور صاحبِ اختیار سمجھتے ہیں وہ کسی چیز یا معاملے کا
فیصلہ کرنے کی قوت نہیں رکھتے بلاشُبہ اللہ تعالےٰ ہی سب کچھ سُننے
والا اور دیکھنے والا ہے (جو لوگ پیروں اور مزاروں کو غوث و دستگیر اور
مشکل کُشا سمجھتے ہیں وہ ذرا غور کریں کہ اس شرک کے بدلے وہ کس قدر نافرمانِ قرآن ہیں)

Marfat.com

(۲۵) = يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ ۚ فَمَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَاُولٰٓئِكَ يَقْرَءُوْنَ كِتٰبَهُمْ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ۝

(پ۱۵ - ۱۷ : ۷۱)۔

(ترجمہ) = اور جس دن ہم ہر گروہ کو اس کے پیشوا کے ساتھ بلائیں گے۔ اس دن جس کو اُس کا اعمال نامہ اس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا۔ تو وہ لوگ اسے خوشی خوشی پڑھیں گے اور انہیں پُورا پُورا بدلہ ملے گا اور اُن پر ذرا بھی ظلم نہ ہوگا۔ اتنا بھی نہیں جتنا کھجور کی گٹھلی کے درمیان ایک باریک سا دھاگا ہوتا ہے۔

(۲۶) = وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرٰى وَصَرَّفْنَا الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ (۲۷) فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا اٰلِهَةً ۭ بَلْ ضَلُّوْا عَنْهُمْ ۚ وَذٰلِكَ اِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ (۲۸) (پ۲۶ - ۴۶ : ۲۷/۲۸)۔

(ترجمہ) = تمہارے گرد و نواح کی بہت سی بستیوں کو تباہ و برباد کر دیا۔ ہم نے اپنی آیات کو بار بار بھیج کر طرح طرح سے سمجھایا، تاکہ یہ لوگ صحیح راستے کی طرف رجوع کریں (اُن سے پوچھو) کہ اُن کے معبودوں نے اُن کی مدد کیوں نہ کی، جنہیں اللہ کو چھوڑ کر انہوں نے تقرب اِلی اللہ کا ذریعہ سمجھتے ہوئے معبود بنا لیا تھا۔ بلکہ وہ تو ان سے کھوئے گئے اور یہ تھا اُن کے جھوٹ اور بناوٹی عقیدوں کا انجام جو انھوں نے گھڑ رکھے تھے۔ ایمان کا زبانی دعویٰ کام نہیں آتا۔

(۲۷) = اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ۭ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَاۗءُ وَالضَّرَّاۗءُ

Marfat.com

وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ (۲۱۴) (پ ۲ - ۲ : ۲۱۴)

(ترجمہ) = کیا تم نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ (محض ایمان کا زبانی دعویٰ کر کے) تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ حالانکہ ابھی تو تمہیں وہ آزمائش پیش بھی نہیں آئی جو تم سے پہلے لوگوں کو پیش آچکی ہیں۔ ہر طرح کی سختیاں اور مصیبتیں آئیں اور ان کی شدتوں اور ہولناکیوں سے اُن کے دل دہل گئے۔ یہاں تک کہ اللہ کا رسول اور جو لوگ ایمان لائے تھے پکار اُٹھے "اے نصرتِ الٰہی تیرا وقت کب آئے گا" "ہاں گھبراؤ نہیں خدا کی نصرت تم سے دُور نہیں ہے"۔

(۲۸) = اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ (۲) وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ (پ ۲۰ - ۲۹ : ۲/۳)

(ترجمہ) = کیا ان لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے: صرف اتنا کہہ دینے سے کہ "ہم اللہ پر ایمان لے آئے ہیں"۔ چھوڑ دیئے جائیں گے (اب جو چاہیں کرتے پھریں) ان کی آزمائش نہیں ہوگی؟ اور جو لوگ اُن سے پہلے تھے (جنہوں نے ہمارے قانون کی صداقت کا اقرار کیا تھا، وہ محض زبانی اقرار سے چھوٹ نہیں گئے تھے)، ہم نے ان کو بھی آزمایا تھا۔ سو اللہ ضرور ظاہر کرے گا کہ کون اپنے دعویٰ ایمان میں سچا ہے۔ اور کون یونہی زبانی دعویٰ کرتا ہے۔ اور عمل میں پورا نہیں اترتا۔ کیا وہ لوگ جو ناپسندیدہ کام کرتے ہیں یہ سمجھتے ہیں کہ وہ ہماری گرفت سے نکل جائیں گے؟ اُن کا یہ فیصلہ (اُن کی اپنی) خود فریبی پر مبنی ہے۔

Marfat.com

صالح اور غیر صالح برابر نہیں ہوتے

(۲۹) = اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ (۳۵) مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ (۳۶) اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِيْهِ تَدْرُسُوْنَ (۳۷) اِنَّ لَكُمْ فِيْهِ لَمَا تَخَيَّرُوْنَ (۳۸) (پ ۲۹ - ۶۸ : ۳۵ تا ۳۸) -

(ترجمہ) = کیا ہم فرمانبرداروں کو مجرموں کی طرح کر دیں گے ؟ (قرآن پر چلنے والے اور نہ چلنے والے برابر نہیں ہو سکتے) تمہیں کیا ہوا تم کیسا فیصلہ کرتے ہو۔ کیا تمہارے پاس کوئی ایسا نوشتہ ہے، جس میں تم نے پڑھا ہو اور تمہارے خیال کی اس میں تائید ہو۔

(۳۰) = اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَآجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَجَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ (۱۹)

(پ ۱۰ - ۹ : ۱۹) -

(ترجمہ) = کیا تم لوگوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ حاجیوں کے لئے پانی کا انتظام کرنا، اور مسجد حرام کو آباد رکھنا اس شخص کے کام کے برابر ہے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لایا اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا۔ اللہ کے نزدیک یہ دونوں برابر نہیں۔ اللہ ظلم کرنے والوں پر کامیابی کی راہیں نہیں کھولتا۔

(۳۱) = اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ ؕ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ (۲۱) ع وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ ۢ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ (۲۲) (پ ۲۵ - ۴۵ : ۲۱-۲۲) -

Marfat.com

(ترجمہ)= کیا جن لوگوں نے ناپسندیدہ افعال کو اپنایا ہے اور برے کام کرتے رہے ہیں۔ کیا وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم اس قسم کے لوگوں کو ان لوگوں کے برابر کر دیں گے جو ہماری کتاب کی صداقت پر ایمان رکھتے ہوئے اس کے مطابق صلاحیت بخش کام کرتے ہیں۔ اور کیا ان کا جینا اور مرنا یکساں ہوگا۔ یہ لوگ کتنا غلط فیصلہ کرتے ہیں (جبکہ) اللہ نے زمین و آسمان کو حکمت اور حق پر تخلیق کیا، تاکہ ہر شخص اپنے اعمال کا بدلہ پائے اور ان پر ذرہ بھر ظلم نہ ہو۔

(۳۲)= يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝ (پ ۲۶ - ۴۹ : ۱۳) -

(ترجمہ)= اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور پھر تمہارے خاندان اور قبیلے بنا دیئے تاکہ تمہیں ایک دوسرے کو پہچاننے میں آسانی ہو (ورنہ کوئی قبیلہ دوسرے قبیلہ سے افضل نہیں) درحقیقت اللہ کے نزدیک عزت و تکریم کا معیار پرہیزگاری (قوانینِ خداوندی کی اطاعت ذاتی جوہر۔ سیرت و کردار کی بلندی) ہے۔ یقیناً اللہ سب کچھ جاننے والا اور باخبر ہے۔

اذن، اذن کے معنی ارادہ۔ حکم۔ (۴ : ۶۴)۔ علم۔ مشیت۔ قانون ※ (۳ : ۱۶۶)۔

اَلْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖ (۷ : ۵۸) اچھی زمین سے اس کی پیداوار خدا کے اذن (قانون) کے مطابق نکلتی ہے (۲۲ : ۶۵ بھی دیکھیں)

Marfat.com

الشَّفْعُ کے معنی کسی چیز کو اس جیسی دوسری چیز کے ساتھ ملانے کے ہیں۔

الشفع والوتر (۸۹ : ۳) وہ ستارے جو مل کر رہتے یا چلتے ہیں۔ اور وہ جو الگ رہتے یا چلتے ہیں۔

شفعٌ کے معنی ہیں زوج (جفت ہونا۔

وُتر کے معنی ہیں اکیلا (طاق) ہونا۔

شفاعۃ کے معنی دوسرے کے ساتھ اس کی مدد کرتے ہوئے مل جانا۔ اور پیغمبر یا نیک لوگ قیامت کے دن بدکرداروں کی سفارش کریں گے۔ اس کی سند قرآن مجید میں نہیں ملتی۔

قرین۔ ساتھی۔ ہم نشین۔ رفیق۔ القرینہ۔ بیوی۔ (۳۷ : ۵۱) (۵۰ : ۲۳) (۵۰ : ۲۷) (۴۳ : ۳۶)۔

Marfat.com

⑧ اعمال اور اُن کے نتائج

گندم از گندم بروید، جو ز جو
از مکافاتِ عمل، غافل مشو!

(۱) = قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ج فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ج وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ج وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ۝ (پ ۱۱ - ۱۰ : ۱۰۸)۔

(ترجمہ) = (اے پیغمبرؐ ان سے) کہدو! اے لوگو! تمہاری پرورش اور نشو ونما کرنے والے کی طرف سے وہ ضابطۂ زندگی آگیا ہے جو سراسر حق ہے۔ اگر تم اس کی رہنمائی میں سفرِ زندگی اختیار کروگے تو اس سے تمہاری ہی ذات کو فائدہ پہنچے گا۔ اور اگر تم اسے چھوڑ کر اور راہیں اختیار کروگے تو اس کا نقصان بھی تمہیں ہی ہوگا۔ (اب فیصلہ تمہارے اپنے ہاتھ میں ہے) میں تم پر داروغہ بنا کر نہیں بھیجا گیا ہوں کہ تمہیں زبردستی سیدھی راہ پر چلاؤں

(۲) = اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ ق وَاِنْ اَسَاْتُمْ فَلَهَا ط (پ ۱۵ - ۱۷ : ۷)۔

(ترجمہ) = اگر تم قوانینِ خداوندی کے مطابق زندگی بسر کروگے تو تمہاری حالت خوشگوار ہوگی اور اگر خلاف ورزی کروگے تو اس کا وبال بھی تم پر ہی ہوگا

(۳) = وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۙ۝ وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ج وَمَنْ ضَلَّ فَقُلْ اِنَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ۝ (پ ۲۰ - ۲۷ : ۹۱-۹۲)۔

Marfat.com

(ترجمہ) = مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں مسلم (فرمانبردار) بن کر رہوں اور یہ قرآن پڑھ پڑھ کر سناؤں (اور اس کی پیروی کروں) سو جو کوئی ہدایت اختیار کرتا ہے۔ تو اپنے ہی فائدے کے لئے اور جو کوئی گمراہی اختیار کرتا ہے تو اس کا نقصان بھی (وہ خود ہی) اٹھائے گا۔ میں تو (تمہیں، تمہارے) اعمال کے نتائج سے خبردار کرنے والا ہوں۔

④ = وَمَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّيْ غَنِيٌّ كَرِيْمٌ ۝ (پ ۱۹ - ۲۷ : ۴۰)۔

(ترجمہ) = اور جس نے بھی شکر کیا تو وہ محض اپنی ذات کے فائدے کے لئے شکر کرتا ہے اور جس نے ناشکری کی (اس نے اپنا ہی نقصان کیا) میرا رب بے نیاز ہے اور کریم ہے۔

⑤ = وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ (پ ۲۴ - ۴۰ : ۴۰)۔

(ترجمہ) = جو شخص بُرے کام کرتا ہے اسے اس بُرے کام کے مطابق بدلہ ملتا ہے۔ اس کے برعکس جو شخص اس (اللہ) کے ضابطۂ قوانین کی صداقت پر یقین رکھ کر اس کے مطابق صلاحیت بخش کام کرے گا خواہ وہ مرد ہو یا عورت، اس کا مقام جنت ہوگا۔ اور اسے بے حد و حساب نعمتیں میسر ہوں گی۔

⑥ = اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ ۖ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ (پ ۲۴ - ۴۱ : ۴۰)

(ترجمہ) = تم جس طرح کے عمل کرنا چاہو کرو (مگر خیال رہے کہ) بلاشبہ جو کچھ بھی تم کرتے ہو ہم (اللہ) سب کچھ دیکھ رہے ہوتے ہیں۔

Marfat.com

⑦ = اِنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ۝ (پ ۲۴ - ۳۹ : ۴۱)-

(ترجمہ) = ہم نے تمہاری طرف ضابطۂ حیات نازل کیا ہے۔ اس کا دعوٰی حق پر مبنی ہے۔ مقصد اس کا نوع انسانی کی بھلائی ہے۔ جو شخص اس کے مطابق زندگی بسر کرے گا۔ اس کا فائدہ خود اسی کو ہوگا۔ جو غلط راستہ اختیار کرے گا، اس کا نقصان بھی اسی کو ہوگا۔ تم اُن پر داروغہ نہیں لگے ہو۔

⑧ = كُلُّ نَفْسٍ ۢ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ ۝ (پ ۲۹ - ۷۴ : ۳۸)-

(ترجمہ) = ہر شخص اپنی کمائی یعنی اعمال جو اس نے کئے، بندھا ہوا ہے۔

⑨ = كُلُّ امْرِئٍ ۢ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ ۝ (پ ۲۷ - ۵۲ : ۲۱)

(ترجمہ) = ہر شخص کے اعمال کا نتیجہ اس کی ذات پر مرتب ہوگا۔

⑩ = وَمَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ (پ ۵ - ۴ : ۱۱۱)-

(ترجمہ) = جو شخص جرم یا گناہ کرتا ہے تو اس گناہ کا اثر اس کی ذات پر ہی مرتب ہوتا ہے (دراصل وہ اپنے ہی حق میں بُرا کرتا ہے) اور اللہ ہی سب کچھ جاننے والا ہے جس کا ہر کام حکمت پر مبنی ہوتا ہے۔

⑪ = قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا ۭ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ۝ (پ ۷ - ۶ : ۱۰۴)

(ترجمہ) = بے شک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے بصیرت افروز دلائل پہنچ چکے۔ لہٰذا جو کوئی بھی آنکھیں کھول کر دیکھے (اور سمجھے) گا اس کا فائدہ اسی کی ذات کو ہوگا اور جو اندھا بنا رہے گا، اس کا نقصان بھی اسی کو ہوگا۔

Marfat.com

میں تم پر نگہبان مقرر نہیں کیا گیا ہوں۔ کہ تمہیں مجبور کروں۔

(۱۲) = وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی ط وَاِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ اِلٰی حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَیْءٌ وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰی ط اِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ط وَمَنْ تَزَكّٰی فَاِنَّمَا يَتَزَكّٰی لِنَفْسِهٖ وَاِلَی اللّٰهِ الْمَصِيْرُ (۱۸) وَمَا يَسْتَوِی الْاَعْمٰی وَالْبَصِيْرُ ۙ وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوْرُ ۙ وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ ۚ وَمَا يَسْتَوِی الْاَحْيَآءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ ط اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ يَّشَآءُ وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِی الْقُبُوْرِ ۲۲ اِنْ اَنْتَ اِلَّا نَذِيْرٌ ۲۳ (پ ۲۲ : ۳۵ : ۱۷ تا ۲۳)۔

(ترجمہ) = (اس قانونِ مکافات کے مطابق) کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا۔ اگر کوئی شخص اپنے اعمال کے بوجھ کے نیچے بری طرح دب رہا ہو اور کسی دوسرے کو بلائے کہ وہ اس کا کچھ بوجھ ہلکا کر دے تو کوئی شخص ایسا نہیں کر سکے گا۔ خواہ وہ اس کا کتنا ہی قریبی کیوں نہ ہو۔ تم صرف انہی لوگوں کو متنبہ کر سکتے ہو جو بے دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور صلوٰۃ قائم کرتے ہیں۔ (یعنی اللہ کی کتاب کے پیچھے چلنے کا نظام قائم کرتے ہیں) جو شخص بھی پاکیزگی (تقویٰ) اختیار کرتا ہے اپنی ہی بھلائی کے لئے کرتا ہے۔ اور سب کا مرجع اللہ ہی ہے۔ اور اسی کے دربار میں سب کو حاضر ہونا ہے۔

کیا اندھا اور آنکھوں والا دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ کیا تاریکی اور روشنی ایک جیسی ہوتی ہے؟ کیا دھوپ اور سایہ یکساں ہو سکتے ہیں؟ کیا مردہ اور زندہ برابر ہوتے ہیں؟ (اگر یہ برابر نہیں ہوتے، تو وہ شخص جو اللہ کے

Marfat.com

بتلائے ہوئے راستے پر چلتا ہے اور دوسرا وہ جو غلط روش اختیار کرتا ہے۔ دونوں کیسے برابر ہو سکتے ہیں) اللہ کا قانون یا مشیت یہ ہے کہ بات اسے سُنائی دیتی ہے جو اسے سُننا چاہے۔ قبروں کے مُردوں کو کسی طرح بھی نہیں سُنا سکتے۔ تم صرف غلط روش کے تباہ کُن نتائج سے آگاہ کرنے والے ہو۔

(۱۳) = اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ ۚ وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۚ وَاِنْ تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ ۗ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۗ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۗ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ (پ ۲۳ - ۳۹ : ۷)۔

(ترجمہ) = اگر تم انکار کی راہ اختیار کرو گے تو (اس میں تمہارا ہی نقصان ہوگا) وہ تمہاری اطاعتوں سے مستغنی ہے۔ لیکن وہ اپنے بندوں کے لئے کفر کو پسند نہیں فرماتا۔ اور اگر تم (اس کے) شکر گذار بندے بن جاؤ۔ تو یہ بات تمہارے لئے اللہ کو پسند ہے۔ کوئی کسی دوسرے کا بوجھ اٹھانے والا نہیں۔ تم اس کے دائرہ اختیار سے باہر کہیں نہیں جا سکتے۔ تمہارے ہر عمل کا نتیجہ تمہارے سامنے آکر رہے گا۔ بلکہ تمہارے خیالات اور ارادے تک جو تمہارے دل میں گزرتے ہیں۔ ان سب کا اللہ کو علم ہے۔

(۱۴) = اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ۝ يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ ۝ فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ ۝ (پ ۳۰ - ۸۶ : ۸/۱۰)

(ترجمہ) = بلاشک و شبہ (اللہ خالق کائنات جس طرح انسان کو وجود میں لاتا ہے)

Marfat.com

اسے دوبارہ پیدا کرنے پر بھی پوری قدرت رکھتا ہے اور اس روز تمام راز اُبھر کر سامنے آجائیں گے۔ اس وقت کوئی قوّت ایسی نہیں ہوگی جو اس کی مدد کر سکے۔ تاکہ ان نتائج کی تباہیوں سے بچ جائے

(۱۵) = وَيَقُولُونَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰىهَا ۚ وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ۭ (پ ۱۵ - ۱۸ : ۴۹) -

(ترجمہ) = اور نافرمانی کرنے والے کہیں گے کہ "ہائے ہماری کمبختی یہ اعمال نامہ کیسا ہے کہ ہماری چھوٹی بڑی حرکت سب کی سب اس میں درج ہیں"۔ کیوں کہ انھوں نے جو کچھ بھی عمل کیا تھا سب کا سب اس روز اپنے سامنے پائیں گے۔

(۱۶) = وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا وَلَدَيْنَا كِتٰبٌ يَّنْطِقُ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝۶۲ (پ ۱۸ - ۲۳ : ۶۲) -

(ترجمہ) = اور ہم جو پابندیاں عائد کرتے ہیں۔ وہ صرف اس قدر ہوتی ہیں کہ انسانی ذات میں وسعت اور کشادگی پیدا ہو۔ اور وہ پابندی اور قوّتِ برداشت کے مطابق ہوتی ہے۔ اور ہمارے پاس اس کے تمام اعمال کا بولتا ہوا صحیح ریکارڈ موجود ہے۔ اور ان کے ساتھ کسی قسم کا ظلم اور زیادتی نہیں ہوگی۔

(۱۷) = لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۭ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ۝ (پ ۳ - ۲ : ۲۸۶) -

(ترجمہ) = اللہ کسی کو اس کی قوّتِ برداشت سے زیادہ تکلیف میں نہیں ڈالتا (بلکہ چاہتا ہے کہ انسانی ذات میں قوّت اور وسعت پیدا ہو) (جو نیکی کسی شخص

Marfat.com

نے کمائی اس کا پھل اسی کو ملے گا اور جو بدی اس نے کمائی اس کا وبال اُسی کی گردن پر ہوگا)

(۱۸) = اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ؕ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا ۝ ۱۴
مَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا
يَضِلُّ عَلَيْهَا ؕ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ وَمَا كُنَّا
مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ۝ ۱۵ (پ ۱۵ - ۱۷ : ۱۴/۱۵)

(ترجمہ) = اب تم اپنے اعمال نامہ کو پڑھو۔ تمہارا نفس آج کے دن خود تمہارا محاسبہ کرنے کے لئے کافی ہے (نفس کی حالت سب کچھ ظاہر کردے گی) جو شخص سیدھی راہ اختیار کرتا ہے تو اس کا فائدہ اُسی کو پہنچتا ہے۔ اور جو غلط راہ اختیار کرتا ہے تو اس کا نقصان بھی اسی کی ذات کو پہنچے گا۔ کوئی بوجھ اٹھانے والا (یعنی ذمہ داریاں اٹھانے والا) کسی دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا اور ہم عذاب نہیں دیتے جبتک کہ (لوگوں کو حق و باطل کا فرق سمجھانے کیلئے) پیغمبر نہ بھیج دیں۔

(۱۹) = وَمَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ
الْعٰلَمِيْنَ ۝ ۶ (پ ۲۰ - ۲۹ : ۶)۔

(ترجمہ) = اور جو بھی جد و جہد کرے گا، اس کا فائدہ تو اُسی کی ذات کے لئے ہے (اس سے اللہ کو کچھ فائدہ نہیں) وہ ساری کائنات سے مستغنی ہے۔

(۲۰) = وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ
لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ ۶۹ (پ ۲۱ - ۲۹ : ۶۹)۔

(ترجمہ) = جو لوگ ہمارے لئے جد و جہد کرتے ہیں (انہیں ان کے حال پر نہیں چھوڑ دیا جاتا) بلکہ ہم ان کے سامنے زندگی کی راہیں کشادہ کرتے جاتے ہیں۔ اللہ پسندیدہ کام کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

(۲۱) = مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَسَاءَ فَعَلَيْهَا ۗ وَمَا رَبُّكَ

Marfat.com

لِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝ (پ ۲۴ - ۴۱ : ۴۶)

(ترجمہ) = جو بھی صلاحیت بخش کام کرے گا۔ تو اپنی ہی ذات کے لئے کرے گا۔ اور جو بُرے اور خراب کام کرے گا تو ان کا ضرر بھی اسی کو پہنچے گا۔ اور تمہارا رب اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔

(۲۲) = مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ۝ (پ ۲۵ - ۱۵ : ۴۵)۔

(ترجمہ) = جس نے پسندیدہ اور صلاحیت بخش کام (عمل) کئے تو (اس نے) اپنی ہی ذات کے لئے کئے اور جس نے ناپسندیدہ اور بُرے عمل کئے، ان کا وبال بھی اسی پر ہوگا۔ پھر تم اپنے رب کی طرف لوٹائے جاؤ گے (اچھے اور بُرے عمل کا نتیجہ انسان کی اپنی ہی ذات پر مرتب ہوگا)

(۲۳) = وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً ۚ كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰٓى اِلٰى كِتٰبِهَا ۭ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ۭ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ (۲۹) فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ۝ (پ ۲۵ ع ۵ / ۲۹/۲۸ / ۳۰)

(ترجمہ) = اس وقت تم ہر گروہ کو گھٹنوں کے بل گرا دیکھو گے۔ ہر گروہ کو پکارا جائے گا کہ آئے اور اپنا نامۂ اعمال دیکھے۔ ان سے کہا جائے گا "آج تم لوگوں کو ان اعمال کا بدلہ دیا جائے گا جو تم کرتے رہے تھے۔ یہ ہمارا تیار کرایا ہوا نامۂ اعمال ہے۔ جو تم پر صحیح صحیح شہادت دے رہا ہے۔ جو کچھ بھی تم کرتے تھے اسے ہم لکھواتے جا رہے تھے" پھر جو لوگ ایمان لائے تھے اور نیک عمل کرتے رہے تھے اُنہیں ان کا رب اپنی رحمت میں داخل

Marfat.com

کرے گا۔ اور یہی اصل کامیابی ہے۔

(۲۴) = مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ (پ ۱۴ - ۱۶ : ۹۷)

(ترجمہ) = جو بھی اچھے عمل کرے گا، خواہ وہ مرد ہو یا عورت اور وہ مومن بھی ہو تو ہم یقیناً اس کو دنیا میں پاکیزہ زندگی سے بہرہ مند کریں گے اور پھر آخرت میں ہم اُنہیں اُن کے بہترین اعمال کا اجر دیں گے۔

(۲۵) = بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓـَٔتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ (پ ۱ - ۲ : ۸۱/۸۲)

(ترجمہ) = (اللہ کا قانون یہ ہے کہ کوئی شخص کسی گروہ کا کیوں نہ ہو) جس نے بھی اپنے کاموں سے برائی کمائی اور اس کے جرموں نے اسے گھیرے میں لے لیا تو وہ دوزخی گروہ میں سے ہے۔ اور ہمیشہ دوزخ میں رہنے والا ہے اور جو کوئی بھی ایمان لایا اور اس کے کام بھی پسندیدہ ہوئے تو وہ جنتی گروہ میں سے ہے۔ اور وہ پھر ہمیشہ جنت میں رہنے والا ہے۔

(۲۶) = تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ (پ ۱ - ۲ : ۱۳۴)۔

(ترجمہ) = وہ ایک جماعت تھی (صالح اور نیک لوگوں کی) جو گزر چکی اُن کے لئے ہے جو انہوں نے کمایا۔ اور جو تم نے کمایا (اور کماؤ گے) (وہ تمہارے لئے ہے)۔ اُن کے اعمال کی تم سے پرسش نہ ہوگی (کہ ان کے اعمال کیسے تھے)۔

Marfat.com

(۲۷) = قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِی اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ج وَلَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ج وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ۝ (پ ۱ - ۲ : ۱۳۹)۔

(ترجمہ) = کیا تم اللہ کے متعلق جھگڑا کرتے ہو؟ حالانکہ وہی ہمارا پروردگار ہے۔ اور وہی تمہارا پروردگار ہے۔ اور ہمارے لئے وہی کچھ ہے جو ہم نے عمل کیا ہے۔ اور تمہیں تمہارے اعمال کا بدلہ ملے گا۔ اور ہم تو خالص اسی کے، ہو رہے ہیں۔

(۲۸) = وَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ لِّیْ عَمَلِیْ وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ ج اَنْتُمْ بَرِیْٓـُٔوْنَ مِمَّآ اَعْمَلُ وَاَنَا بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ (پ ۱۱ - ۱۰ : ۴۱)

(ترجمہ) = اور اگر یہ (لوگ) آپ کو جھٹلاتے ہیں تو آپ انھیں کہدیں کہ میرا عمل میرے لئے ہے اور تمہارا عمل تمہارے لئے ہے۔ جو کچھ میں کرتا ہوں اس کی ذمہ واری سے تم بری ہو۔ اور جو کچھ تم کر رہے ہو اس کی ذمہ واری سے میں بری ہوں۔

(۲۹) = اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ط لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ط لَا حُجَّةَ بَیْنَنَا وَبَیْنَكُمْ ط اَللّٰهُ یَجْمَعُ بَیْنَنَا ج وَاِلَیْهِ الْمَصِیْرُ (۱۵) (پ ۲۵ - ۴۲ : ۱۵)۔

(ترجمہ) = اللہ ہی ہے جو ہماری نشوونما کرتا ہے اور تمہاری بھی وہی نشوونما کرتا ہے۔ ہمارے اعمال کا نتیجہ ہم پر مرتب ہوگا اور تم اپنے اعمال کا بدلہ پاؤ گے۔ لہٰذا تمہارے اور ہمارے درمیان کوئی جھگڑا نہیں۔ اللہ ایک دن ہم سب کو جمع کرے گا۔ اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے (اور اس روز سب فیصلہ ہو جائے گا)۔

(۳۰) = قُلْ لَّا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّآ اَجْرَمْنَا وَلَا نُسْـَٔلُ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ (پ ۲۲ - ۳۴ : ۲۶)

Marfat.com

(ترجمہ) = ان سے کہدو کہ جو قصور ہم نے کیا تم سے اس کی باز پرس نہ ہوگی۔
اور جو کچھ تم کرو گے اس کی جوابدہی ہم سے نہ ہوگی۔

(۳۱) = اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی (۳۸) وَاَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی (۳۹) وَاَنَّ سَعْیَهٗ سَوْفَ یُرٰی (۴۰) ثُمَّ یُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰی (۴۱) وَاَنَّ اِلٰی رَبِّكَ الْمُنْتَهٰی (۴۲) (پ ۲۷ - ۵۳: ۳۸/۴۲)

(ترجمہ) = کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ کیونکہ انسانی ذات کی نشوونما اس کے اپنے صحیح اعمال ہی سے ہوسکتی ہے اور اسے وہی نتائج ملیں گے جن کے لئے اس نے محنت کی۔ اپنی کوشش (عمل) کو وہ خود دیکھے گا۔ پھر اسے پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔ اور سب کو اپنے رب کی طرف لوٹنا ہوگا۔

(۳۲) = وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَیْنَا بِهَا ؕ وَكَفٰی بِنَا حٰسِبِیْنَ (۴۷) (پ ۱۷ - ۲۱: ۴۷)۔

(ترجمہ) = اور جس کا رائی کے دانے کے برابر بھی عمل ہوگا وہ ہم (اس کے) سامنے لے آئیں گے اور ہم حساب لینے کے لئے کافی ہیں۔

(۳۳) = یَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَیْرٍ مُّحْضَرًا ۚ وَمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ ۚ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَیْنَهَا وَبَیْنَهٗۤ اَمَدًا بَعِیْدًا ؕ (پ ۳ - ۳: ۲۸)۔

(ترجمہ) = (اور اس آنے والے دن کو نہ بھولو) جس دن ہر انسان دیکھے گا کہ جو کچھ اس نے (دنیا میں) پسندیدہ عمل کئے تھے، اس کے سامنے موجود ہیں۔ اور جو کچھ برائی کی تھی وہ بھی اس کے سامنے موجود ہوگی۔ اس دن وہ آرزو کرے گا کہ اے کاش اس کے اور اس (برائی) کے درمیان دور و دراز کا فاصلہ ہوجاتا۔

Marfat.com

(۳۴) = فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝ (پ ۳۰ - ۹۹:۸/۹)

(ترجمہ) = جس نے ذرّہ بھر نیک عمل کیا ہوگا تو وہ اسے (اپنے) سامنے دیکھ لے گا۔ اور جس نے ذرّہ بھر بھی برائی کی ہوگی تو وہ دیکھ لے گا۔

(۳۵) = اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِيْبًا ۚ يَّوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا (۴۰) (پ ۳۰: ۷۸:۴۰)

(ترجمہ) = ہم نے لوگوں کو متنبہ کر دیا ہے۔ کہ تمہاری تباہی و بربادی کا وہ دن قریب آپہنچا ہے۔ جس دن انسان وہ سب کچھ دیکھ لے گا۔ جو اس کے ہاتھوں نے آگے بھیجا ہے اور اس وقت انکار کرنے والا (بے اختیار) پکار اُٹھے گا کہ اے کاش میں پیدا نہ ہوتا اور مٹی ہی میں رہتا۔

(۳۶) = وَمَآ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ وَمَآ اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ط (پ ۵ - ۴:۷۹)۔

(ترجمہ) = تم کو جو بھلائی پہنچتی ہے۔ وہ اللہ کی طرف سے ہے۔ اور جو برائی یا تکلیف پہنچتی ہے تو وہ تمہارے نفس کے کرتوتوں کی وجہ سے یعنی جو عمل قوانین خداوندی کے مطابق ہوگا اس کا نتیجہ خوشگوار ہوگا۔ اور جو کام قوانینِ الٰہیہ کے خلاف اپنی نفسانی خواہشات پر ہوں گے تو ان کا نتیجہ ہمیشہ خراب ہی نکلے گا۔

(۳۷) = وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ (۳۰) ط (پ ۲۵ - ۴۲:۳۰)۔

(ترجمہ) = تم پر جو مصیبت بھی آتی ہے وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کی کمائی سے آتی ہے۔ (اگر غلطی یا خرابی کی اصلاح کر لی جائے تو) بہت سی خرابیوں کی اصلاح ہو جاتی ہے)

Marfat.com

نجات کا انحصار کسی کی آرزوؤں پر نہیں۔

(۳۸) = لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ ؕ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ ۙ وَلَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا (۱۲۳) (پ ۵ - ۴ : ۱۲۳) -

(ترجمہ) = (مسلمانو! نجات وسعادت) نہ تو تمہاری آرزوؤں پر (موقوف) ہے۔ نہ اہلِ کتاب کی آرزوؤں پر (وہ تو ایمان وعمل پر منحصر ہے) جو کوئی برائی کرے گا (خواہ کسی کی بھی اولاد کیوں نہ ہو) ضروری ہے کہ اس کا بدلہ پائے۔ اللہ کے سوا نہ تو کوئی اس کا دوست ہو سکتا ہے اور نہ کوئی مددگار اسے مل سکتا ہے۔

(۳۹) = وَمِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ اِلَّآ اَمَانِيَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ (۷۸) (پ ۱ - ۲ : ۷۸) -

(ترجمہ) = اور ان میں بعض لوگ ایسے ہیں جو پڑھے لکھے نہیں اور جہاں تک کتابِ الٰہی کا تعلق ہے (خوش اعتقادی کی) آرزوؤں اور ولولوں کے سوا کچھ نہیں جانتے) اور توہم پرستیوں اور گمانوں میں بدمست رہتے ہیں

(۴۰) = وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ؕ تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ ۱۱۱ بَلٰى ۚ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۪ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ ۱۱۲ (پ ۱ - ۲ : ۱۱۱/۱۱۲)

(ترجمہ) = یہود کہتے ہیں کہ جنت میں کوئی آدمی داخل نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ یہودی نہ ہو جائے۔ اسی طرح عیسائی کہتے ہیں کہ جنت میں کوئی داخل نہیں ہو سکتا جب تک وہ عیسائی نہ بن جائے (یعنی ہر گروہ سمجھتا ہے کہ آخرت

Marfat.com

کی نجات صرف اسی فرقے کے حصّے میں آئی ہے۔ جب تک ایک انسان اس کی مذہبی گروہ بندی میں داخل نہ ہو نجات نہیں پا سکتا۔ اے پیغمبر) یہ لوگوں کی (جاہلانہ) اُمنگیں اور آرزوئیں ہیں نہ کہ حقیقتِ حال۔ تم ان سے کہو اگر تم اپنے زعم میں سچّے ہو تو تمہارے پاس اس دعوٰی کی دلیل کیا ہے؟ (ہاں بلاشبہ نجات کی راہ کھلی ہوئی ہے۔ مگر وہ کسی خاص گروہ بندی کی راہ نہیں ہو سکتی وہ تو ایمان و عمل کی راہ ہے) جس کسی نے بھی اللہ کے آگے سر جُھکا دیا اور وہ پسندیدہ عمل بھی کرتا رہا تو وہ اپنے پروردگار سے اپنا اجر ضرور پائے گا۔ نہ تو اس کے لئے کوئی کھٹکا ہے۔ نہ کسی طرح کا غم۔

(۴۱) = فَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ ج وَاِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ ۝ (پ ۱۷ - ۲۱ : ۹۴)۔

(ترجمہ) = جو کوئی بھی صالح عمل کرے گا بشرطیکہ وہ مومن ہو تو اس کے کاموں کی ناقدری نہ ہوگی اور اس کی سعی و عمل کو لکھ لیتے ہیں یعنی محفوظ کر لیتے ہیں۔

(۴۲) = فَاَمَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَعَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مِنَ الْمُفْلِحِيْنَ ۝ (پ ۲۰ - ۲۸ : ۶۷)

(ترجمہ) = لہٰذا جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور پسندیدہ عمل کئے وہ فلاح پانے والوں میں سے ہوگا۔

(۴۳) = ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ عَمِلُوا السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْٓا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ (پ ۱۴ - ۱۶ : ۱۱۹)۔

(ترجمہ) = البتہ جن لوگوں نے جہالت کی بنا پر بُرا عمل کیا۔ پھر توبہ کر کے اپنے عمل کی اصلاح

Marfat.com

کرلی تو یقیناً توبہ اور اصلاح کے بعد تیرا رب اُن کے لئے بخشش کرنے والا رحیم ہے۔

(۴۴) = اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ۚ حَتّٰٓى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّيْ تُبْتُ الْـٰٔنَ وَلَا الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ ۭ اُولٰٓئِكَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ (پ ۴ - ۴: ۱۷/۱۸)

(ترجمہ) = اللہ اُن لوگوں کی توبہ قبول کرتا ہے جو نادانی یا بھول سے بُری حرکت کر بیٹھتے ہیں۔ پھر جلدی توبہ (بھی) کر لیتے ہیں (اور ان کا ضمیر اپنے کئے پر پشیمانی محسوس کرتا ہے) بلاشبہ ایسے ہی لوگ ہیں جن پر اللہ (اپنی رحمت سے) توجہ فرماتا ہے (یعنی معاف فرماتا ہے وہ یقیناً سب کچھ جاننے والا (اور اپنے تمام احکام میں) حکمت رکھنے والا ہے لیکن ان لوگوں کی توبہ، توبہ نہیں جو برابر بُرے کام کئے جاتے ہیں (اور باز نہیں آتے) یہاں تک کہ جب اُن میں سے کسی کے سامنے موت آکھڑی ہوتی ہے تو کہنے لگتا ہے: "اب میں توبہ کرتا ہوں" اور نہ ایسے لوگوں کی (توبہ قبول ہوتی ہے) جو حالتِ کفر میں مرجاتے ہیں۔ ان تمام لوگوں کے لئے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

(۴۵) = وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۭ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ۝۱۳۲ (پ ۸ - ۶: ۱۳۳)

(ترجمہ) = (قانون الٰہی کی رو سے) سب کے (الگ الگ) درجے ہیں۔ ان کے اعمال کے مطابق (اور انہی درجوں کے مطابق انہیں نتائج پیش آتے ہیں اور تیرا رب لوگوں کے اعمال سے بے خبر نہیں ہے)

Marfat.com

(۴۶) = وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ج وَلِيُوَفِّيَهُمْ اَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۱۹ ۝ (پ ۲۶ - ۴۶ : ۱۹)

(ترجمہ) = اور لوگوں کے اپنے اعمال کے مطابق الگ الگ درجے ہیں (اور یہ اس لئے) کہ (اللہ ان کو) ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دے۔ اور ان پر قطعاً ظلم نہ ہونے پائے (یعنی جزا یا سزا اعمال کے مطابق ہو)

(۴۷) = وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ط وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ

(پ ۲۸ - ۵۸ : ۱۱) -

(ترجمہ) = اور جن (لوگوں) کو علم عطا کیا گیا ہے۔ اُن کے درجات بلند کرے گا اور تمہارے اعمال سے بھی اللہ پوری طرح باخبر ہے۔

(۴۸) = قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ ج فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۱۰۰ (پ ۷ - ۵ - ۱۰۰)

(ترجمہ) = (ان لوگوں کو) بتلا دو کہ ناپاک اور پاک یکساں نہیں ہوا کرتے۔ اگرچہ تمہیں ناپاک کی کثرت بھلی کیوں نہ معلوم ہو۔ لہٰذا اے عقلمندو! اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم فلاح پا جاؤ۔

(۴۹) = وَمَآ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِيْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰٓى اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ز فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَهُمْ فِي الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ ۝ (پ ۲۲ - ۳۴ : ۳۹)

(ترجمہ) = تمہارے مال اور اولاد (کی کثرت) ایسی چیز نہیں، جس سے تم ہمارا تقرب اور بلند مراتب حاصل کر سکو البتہ جو ہمارے قوانین کی صداقت پر یقین رکھے اور صالح عمل (یعنی زندگی کو سنوارنے والے عمل) کرے، ان کاموں کا انہیں دُہرا اجر ملے گا۔ اور وہ بلند

Marfat.com

و بالا عمارتوں میں اطمینان سے رہیں گے۔

(۵۰) = مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ ۝۸۹ (پ ۲۰ - ۲۷ : ۸۹)۔

(ترجمہ) = جو کوئی نیکی لے کر حاضر ہوگا اس کے لئے اس کے کام سے بہتر اجر ہوگا۔ اور ان کو اس دن گھبراہٹ سے امن ہوگا۔ اور جو کوئی برائی لے کر آئے گا تو وہ آگ میں اوندھے منہ ڈالا جائے گا۔ یہ تم کو ان اعمال کا بدلہ ملا ہے جو تم کرتے رہتے تھے)۔

Marfat.com

⑨ خیر خواہ، ولی، اور نفع نقصان کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ اسی سے مدد طلب کرنی چاہیئے اور اسی کے قوانین کی پابندی لازم ہے!

① = مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا يُشْرِكُ فِيْ حُكْمِهٖٓ اَحَدًا ۝۲۶

(پ۱۵۔ ۱۸: ۲۶)۔

(ترجمہ) = زمین و آسمانوں کی تمام مخلوق کا کوئی نگران اور خیر خواہ اللہ کے سوا نہیں ہے۔ اور وہ اپنے احکام میں اور حکومت میں کسی کو شریک نہیں کرتا۔

② = وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝۳۱

(پ۲۵۔ ۴۲: ۳۱)۔

(ترجمہ) = اور اللہ کے سوا تمہارا نہ کوئی ولی ہے نہ کوئی مددگار ہے۔

③ = اِنَّ وَلِيِّيَ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ ۖ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ۝۱۹۶ (پ۹۔ ۷: ۱۹۶)۔

(ترجمہ) = بے شک میرا سرپرست تو اللہ ہی ہے جس نے یہ کتاب (قرآن مجید) نازل فرمایا اور وہی صالحین کی سرپرستی اور مدد فرماتا ہے۔

④ = مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۚ وَمَا يُمْسِكْ ۙ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۭ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝ (پ۲۲۔ ۳۵: ۲/۳)

Marfat.com

(ترجمہ) = اللہ اپنی رحمت سے نوعِ انسانی کے لئے جس چیز کا دروازہ کھول دے تو کوئی طاقت ایسی نہیں جو اُسے بند کر سکے اور جس چیز کا دروازہ بند کر دے تو کوئی ایسا نہیں جو اس کے بعد انسانوں تک کچھ پہنچا سکے وہ بڑی قوّت اور غلبہ کا مالک ہے۔ اور اس کی ہر تدبیر حکمت پر مبنی ہے۔ لوگو! تم اللہ کے احسانات اور اس کی عطا کردہ نعمتوں کو یاد رکھو (اور سوچو) کہ کیا اللہ کے سوا کوئی اور خالق بھی ہے جو تمہیں زمین و آسمان سے سامانِ رزق عطا فرماتا ہو (حقیقت یہ ہے کہ) اس اللہ کے علاوہ کائنات میں کوئی ایسی ہستی نہیں جس کی عبدیت یعنی غلامی اختیار کی جائے اور نہ کوئی ایسا صاحب اقتدار و اختیار ہے۔ جس کے قانون کی پابندی کی جائے۔ ایسی واضح حقیقت جان لینے کے بعد تم اس رحمٰن و رحیم کے دروازہ کو چھوڑ کر کہاں بھٹکے جا رہے ہو

(۵) = وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ وَمَا نُنَزِّلُهٗٓ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ۝۲۱ (پ ۱۴ - ۱۵ : ۲۱)۔

(ترجمہ) = کوئی چیز ایسی نہیں جس کے ہمارے پاس لاتعداد خزانے نہ ہوں۔ لیکن ہم ہر ایک چیز ایک اندازہ کے مطابق عطا کرتے ہیں۔ "امام راغبؒ نے "نازل" کے معنی وقوع یا عطا کرنا بھی" بیان کئے ہیں۔

(۶) = وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا یُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ وَلَوْ یَرَى الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اِذْ یَرَوْنَ الْعَذَابَ ۙ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِیْعًا ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعَذَابِ ۝ (پ ۲ - ۲ : ۱۶۵) -

(ترجمہ) = اور لوگوں میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو اللہ کے سوا غیر خدا لوں اللہ کے ہمسر بنا لیتے ہیں۔ اُن سے اللہ جیسی محبت کرتے ہیں۔ مگر ایمان والے لوگ سب سے

Marfat.com

زیادہ محبت صرف اللہ پاک سے کرتے ہیں کاش ان ظالموں کو معلوم ہو جاتا کہ جب وہ عذابِ الٰہی کو دیکھیں گے تو ان کو اس بات کا علم ہو جائے گا کہ ساری قوّت اللہ ہی کی ہے اور اللہ پاک کی پکڑ اور اس کا عذاب سخت تر ہے۔

⑦ = اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَ يَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝۶۲ اَمَّنْ يَّهْدِيْكُمْ فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ يُّرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًۢا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝۶۳ اَمَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَمَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝۶۴ (پ ۲۰ - ۲۷ : ۶۲/۶۴)

(ترجمہ) = بھلا کون ہے جو بے قرار کی فریاد کو پہنچتا ہے۔ جب وہ بے قرار اسے پکارتا ہے۔ اور پھر کون اس کی مصیبت کو دُور کر دیتا ہے۔ اور (کون ہے جو) تمہیں زمین میں خلیفہ یعنی فرمانروائی کے اختیارات عطا کرتا ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور اِلٰہ بھی (یہ کام کرنے والا) ہے۔ تم لوگ بہت کم غور و فکر کرتے ہو۔

وہ کون ہے جو بحر و بر کی تاریکیوں میں راستہ دکھاتا ہے؟ اور کون۔ اپنی رحمت (بارش) سے قبل ہواؤں کو خوشخبری دے کر بھیجتا ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور اِلٰہ (صاحب اقتدار و صاحب غلبہ) بھی ہے جو یہ یہ کام کر سکے؟ (جن کو یہ لوگ شریک بنائے ہوئے ہیں) اللہ اُن کے شرک سے بہت بلند ہے۔ بھلا وہ کون ہے جو ہر شے کی تخلیق کی ابتدا

Marfat.com

کرتا ہے۔ اور پھر اس کا اعادہ کرتا ہے۔ اور کون تم کو آسمان اور زمین سے رزق بہم پہنچاتا ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور الٰہ بھی ہے (جو ان کاموں میں حصہ دار ہو۔ اور اگر اس سیدھی اور سچی دلیل کو نہیں مانتے تو پھر) اگر تم سچے ہو تو اس پر کوئی دلیل پیش کرو۔

(۸) = یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ یَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ ؕ وَاِنْ یَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَیْـًٔا لَّا یَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ؕ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ ۝ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِیٌّ عَزِیْزٌ ۝ (پ ۱۷ - ۲۲ : ۷۳/۷۴) -

(ترجمہ) = اے لوگو! تمہیں ایک مثال کے ذریعہ بات سمجھائی جاتی ہے اسے نہایت غور سے سنو! جن کو تم خدا کے سوا (صاحبِ کمالات، اور صاحب اقتدار سمجھ کر) پکارتے ہو (ان کی بے بسی کا تو یہ عالم ہے کہ) وہ ایک مکھی جیسی حقیر شے بھی تو پیدا نہیں کر سکتے۔ خواہ اس کے لئے سب کے سب کیوں نہ جمع ہو کر کوشش کر لیں (اتنا ہی نہیں) اگر کوئی مکھی ان سے کچھ چھین کر لے جائے (تو ان میں اتنی بھی قدرت نہیں کہ) اس سے اس چیز کو چھڑا سکیں۔ جس طرح طالب ضعیف اور بودے ہیں اسی طرح مطلوب بھی (ضعیف اور) بودے ہیں۔ (یعنی پیر و مرید سب بودے ہیں) حقیقت یہ ہے کہ ان لوگوں نے اللہ کی قدرت و عظمت کا صحیح اندازہ ہی نہیں لگایا۔ جیسا کہ اندازہ لگانے کا حق تھا۔ وہ تو بڑی قوتوں کا مالک ہے اور ہر شے پر غالب ہے۔

Marfat.com

⑨ = وَاِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِي الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ اِلَّآ اِيَّاهُ ۚ
فَلَمَّا نَجّٰىكُمْ اِلَى الْبَرِّ اَعْرَضْتُمْ ۭ وَكَانَ الْاِنْسَانُ كَفُوْرًا ۝
اَفَاَمِنْتُمْ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمْ جَانِبَ الْبَرِّ اَوْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ
حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ وَكِيْلًا ۝ اَمْ اَمِنْتُمْ اَنْ يُّعِيْدَ
كُمْ فِيْهِ تَارَةً اُخْرٰى فَيُرْسِلَ عَلَيْكُمْ قَاصِفًا مِّنَ الرِّيْحِ
فَيُغْرِقَكُمْ بِمَا كَفَرْتُمْ ۙ ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ عَلَيْنَا بِهٖ
تَبِيْعًا ۝ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ
وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰي كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا
تَفْضِيْلًا ۝ ع (پ ۱۵ - ۱۷: ۶۷ تا ۷۰)

(ترجمہ) = اور جب تم لوگوں پر سمندر یا دریا میں کوئی مصیبت یا آفت آتی ہے تو جن قوتوں سے (تم) مدد طلب کرتے رہتے ہو اپنے اللہ (مالک حقیقی) کو چھوڑ کر، مگر (اس مصیبت کے وقت) اُن سب کو بھول جاتے ہو۔ پھر جونہی وہ اللہ تم کو (اس مصیبت سے نکال کر خشکی پر لے آتا ہے۔ تو پھر تم اللہ سے مُنہ موڑ لیتے ہو۔ انسان بڑا ہی ناشکر گذار ہے۔ (کیا آفت صرف سمندر میں ہی آسکتی ہے؟ خشکی میں نہیں آسکتی؟) کیا اس بات سے تم بے خوف ہو گئے ہو کہ اللہ خشکی کی طرف لاکر (زمین میں) دھنسا دے یا تم پر پتھر برسانے والی سخت آندھی بھیج کر تمہاری بربادی کا کا سامان پیدا کر دے۔ پھر تم بے یار و مددگار رہ جاؤ۔ یا تم یہ سمجھتے ہو کہ اب کوئی اندیشہ نہیں۔ اگر وہ تم کو پھر سمندر میں لے جائے اور ہوا کا سخت طوفان بھیجدے اور تمہاری ناشکری کے باعث تم کو غرق کر دے۔ پھر تم کو اس بات پر یعنی سزا دینے پر تمہاری طرف سے باز پرس

Marfat.com

کرنے والا کوئی نہیں ملے گا۔ یہ تو ہماری عنایت اور مہربانی ہے کہ ہم نے بنی آدم کو واجب التکریم بنایا اور انہیں خشکی و تری میں سواریاں عطا کیں اور خوشگوار سامانِ زیست دیا اور اپنی بہت سی مخلوق پر فضیلت اور برتری بخشی ہے۔

(۱۰) = قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيكُمْ مِّنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ۝

(پ ۷ - ۶ : ۶۴)۔

(ترجمہ) = اُن سے کہدو کہ تمام تر مصیبتوں (اور کل ارضی و سماوی آفات) سے صرف اللہ ہی نجات دیتا اور بچاتا ہے۔ مگر پھر بھی تم شرک ہی کرتے رہتے ہو۔

(۱۱) = قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيْلًا ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ ۭ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا (۵۷)

(پ ۱۵ - ۱۷ : ۵۶/۵۷)۔

(ترجمہ) = اے رسولؐ انہیں سمجھاؤ! کہ جن لوگوں کو خدا کے سوا مختلف قوتوں کا مالک سمجھتے ہوئے پکارتے ہو وہ تم کو تم سے کسی مصیبت کو دُور نہیں کر سکتے نہ ٹال سکتے ہیں نہ بدل سکتے ہیں۔ جن لوگوں کو یہ لوگ پکارتے ہیں اور مدد حاصل کرنے کی سعی کرتے ہیں وہ خود اپنے رب کے حضور زیادہ سے زیادہ تقرب حاصل کرنے کے وسائل ڈھونڈتے ہیں کہ کسی طرح اس کے قریب تر ہو جائیں اور وہ اس کی رحمت کے اُمیدوار اور اس کے عذاب سے خائف ہیں حقیقت یہ ہے کہ اس کے احکام کی خلاف ورزی کے نتائج کی سزا بہت ہی تباہ کن ہے۔

Marfat.com

(۱۲) = وَاسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ۝۳۲ (پ۵ - ۴ : ۳۲) -

(ترجمہ) = اللہ ہی سے اس کے فضل کی دعا مانگتے رہو (کیونکہ یہ بات یقینی ہے کہ اللہ ہی ہر بات اور ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔

(۱۳) = قُلْ مَنْۢ بِیَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ وَّهُوَ یُجِیْرُ وَلَا یُجَارُ عَلَیْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝۸۸ (پ۱۸ - ۲۳ : ۸۸)

(ترجمہ) = ان سے پوچھو! وہ کون ہے جس کے ہاتھ میں ہر شے کی حکومت ہے؟ جو اس کی پناہ میں آجائے اسے کوئی گزند نہیں پہنچا سکتا اور جو اس کے قوانین سے سرکشی اختیار کرے اسے کائنات میں کوئی پناہ نہیں دے سکتا اگر تم کچھ بھی ہوش گوش سے کام لو تو حقیقت واضح ہو جائے گی۔

(۱۴) = وَاَنَّ مَا یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِیُّ الْكَبِیْرُ ۝ (پ - ۲۲ : ۶۲) -

(ترجمہ) = اور یہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر جس کسی کو بھی (اپنی مدد یا سفارش کے لئے) بلاتے ہیں (اور پکار پکار کر فریادیں کرتے ہیں) وہ سب باطل اور سراسر لغو ہے۔ بلاشبہ (ساری طاقت و قوت اسی کے ہاتھ میں ہے۔ بڑی شان والا اور برتر وہی ہے۔

(۱۵) = وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَشْكُرُوْنَ ۝۷۳ (پ۲۰ - ۲۷ : ۷۳) -

(ترجمہ) = بلاشک و شبہ تمہارا رب ہی ہے جو لوگوں پر صاحب فضل ہے۔ مگر ان میں سے اکثر شکر گذار نہیں۔

Marfat.com

(۱۶) = اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ ط (پ ۲۴ - ۳۹ : ۳۶)۔

(ترجمہ) = کیا اللہ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں؟ (کہ یہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر محتاجوں کی طرف دوڑتے ہیں)۔

(۱۷) = لَہٗ دَعْوَۃُ الْحَقِّ ط وَالَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖ لَا یَسْتَجِیْبُوْنَ لَھُمْ بِشَیْءٍ اِلَّا کَبَاسِطِ کَفَّیْہِ اِلَی الْمَآءِ لِیَبْلُغَ فَاہُ وَمَا ھُوَ بِبَالِغِہٖ ط وَمَا دُعَآءُ الْکٰفِرِیْنَ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ ۝ (پ ۱۳ - ۱۳ : ۱۴)۔

(ترجمہ) = یہ صرف اللہ ہی کا حق ہے کہ اسے ہی (ہر حالت میں) پکارا جائے (اور) سے ہی مدد مانگی جائے) جو خدا کو چھوڑ کر دوسروں کو پکارتے ہیں۔ وہ (غیر اللہ) انہیں کچھ جواب نہیں دے سکتے۔ یہ لوگ تو اس شخص کی طرح ہیں جو پانی کی طرف اپنے دونوں ہاتھ پھیلاتا ہے کہ پانی اس کے منہ تک پہنچ جائے۔ حالانکہ وہ پانی اس کے مُنہ تک پہنچنے والا نہیں (خدا کو چھوڑ کر جو شخص دوسروں سے مانگے گا اسے بھلا کیا ملے گا) اس طرح منکروں کی پکار گمراہی کے سوا کچھ نہیں۔

(۱۸) = اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ عِبَادٌ اَمْثَالُکُمْ فَادْعُوْھُمْ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لَکُمْ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝ ۱۹۴ ۔

(پ ۹ - ۷ : ۱۹۴)۔

(ترجمہ) = جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو اور مدد طلب کرتے ہو، بلاشبہ وہ تو خود تمہاری ہی طرح (اللہ کے) بندے ہیں (ان میں کوئی خدائی قوّت کا مالک نہیں۔ اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو تم اُنہیں پکارو۔ اور وہ تمہیں جواب دیں مگر ایسا نہیں ہو سکتا)

Marfat.com

⑲ = يَسْئَلُهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ (۲۹) (پ ۲۷ - ۵۵ : ۲۹)۔

(ترجمہ) = جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اسی کے آگے دستِ سوال دراز کئے ہوئے ہیں۔ (سب اسی در کے سوالی ہیں) وہ ایک نئی شان سے جلوہ گر ہو رہا ہے (یعنی اس کا تخلیقی عمل اور تعمیر نئے انداز سے ہر وقت جاری و ساری ہے۔

⑳ = وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ (۲۰) اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ ۚ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۙ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ (۲۱) (پ ۱۴ - ۱۶ : ۲۰/۲۱)۔

(ترجمہ) = اور جو (لوگ) اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کو پکارتے ہیں اور فریاد رس سمجھتے ہیں، وہ تو کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے۔ بلکہ وہ خود پیدا کئے گئے ہیں۔ وہ تو مردے ہیں (یہ ان مُردوں سے مُرادیں مانگتے ہیں) جنہیں یہ بھی معلوم نہیں کہ وہ کب اُٹھائے جائیں گے۔

㉑ = اَفَمَنْ يَّخْلُقُ كَمَنْ لَّا يَخْلُقُ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ (۱۷) وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (۱۸) وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ (۱۹)۔

(پ ۱۴ - ۱۶ : ۱۷ تا ۱۹) - (نوٹ) (تسلسل آیات ۲۰ نمبر پر ملاحظہ کیجئے)

(ترجمہ) = کیا وہ خدا جو سب کا خالق ہے ان کی طرح ہے جو کچھ (بھی) پیدا نہیں کر سکتے؟ کیا اتنی سی بات بھی تمہاری سمجھ میں نہیں آتی کہ اگر تم اللہ کی نعمتوں کا شمار کرنا چاہو تو شمار نہ کر سکو گے (اللہ ایسا مہربان ہے جو تمہاری کوتاہیوں سے درگزر کرتا رہتا ہے۔ بلاشبہ اللہ بڑا ہی بخشش کرنے والا مہربان ہے۔

Marfat.com

اور اللہ جانتا ہے جو کچھ بھی تم چھپاتے ہو اور ظاہر کرتے ہو۔

(۲۲) = يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ۙ الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ۙ فِيْٓ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ؕ كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ ۙ وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ۙ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ۙ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝ (پ ۳۰ - ۸۲ : ۱۲/۶)۔

(ترجمہ) = اے انسان! تجھ کو کس چیز نے اپنے ربِّ کریم کے بارے میں دھوکے میں ڈال رکھا ہے؟ اور تجھے اس کے احکام کی خلاف ورزی کی جرأت دلائی ہے۔ اور وہ (خدا) جس نے تجھے تخلیق کیا۔ پھر مختلف مراحل سے گذارا اور اعضا میں عمدہ توازن اور تناسب رکھا۔ پھر اپنے منشار (قانونِ مشیت) کے مطابق تجھے مناسب پیکر عطا کیا۔ ہرگز نہیں (یعنی دھوکے میں پڑنے کی کوئی معقول وجہ نہیں۔ تیرا وجود شاہد ہے کہ تو خود نہیں بن گیا۔ (بلکہ اصل بات یہ ہے کہ) تم لوگ قانونِ مکافات کو جھٹلاتے ہو۔ حالانکہ تم پر دو محافظ اور نگران مقرر ہیں۔ نہایت معزز اور امین ہیں جو بھی تم کرتے ہو انہیں سب کا علم ہوتا ہے۔

(۲۳) = قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ۚ ائْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ۝ (پ ۲۶ - ۴۶ : ۵/۴)۔

(ترجمہ) = انہیں کہدو! لوگو! کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ کے سوا جن کو تم...

Marfat.com

پکارتے ہو۔ ذرا یہ تو دکھاؤ کہ اُنھوں نے زمین یا زمین کی چیزوں میں سے کونسی چیز پیدا کی ہے۔ یا آسمانوں کے پیدا کرنے میں ان کی کچھ بھی شرکت ہے۔ میرے پاس کوئی کتاب لاؤ یا اس قسم کا کوئی مضمون جس میں درج ہو کہ زمین اور آسمان کو پیدا کرنے میں اللہ کے سوا کسی کی شراکت یا کسی قسم کا تعلق ہے۔ بھلا اس شخص سے زیادہ گمراہ کون ہوگا جو اللہ کو چھوڑ کر اسے (غیر اللہ) کو پکارے۔ جسے اگر قیامت تک بھی پکاروگے تو وہ (تمہاری) پکار کا جواب نہ دے گا۔ وہ (غیر اللہ تو ان کی پکار سے بے خبر ہیں۔

(۲۴) = مَآ اَشْهَدْتُّهُمْ خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَا خَلْقَ اَنْفُسِهِمْ ص وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّيْنَ عَضُدًا ۵۱ (پ۱۵- ۱۸:۵۱)-

(ترجمہ) = (خدا کا ہمسر قرار دینے والوں کے عقیدہ کے باطل ہونے کی دلیل یہ ہے کہ) آسمانوں اور زمین کو پیدا کرتے وقت (ان مشرکوں کو) نہ گواہ بنایا تھا اور نہ خود اُن کی پیدائش کے وقت (اُن سے مشورہ لیا گیا تھا) اور میں ایسا نہ تھا کہ گمراہ کرنے والوں کو اپنا دست و بازو بنا لیتا۔

(۲۵) = اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ط هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَيْءٍ ط سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ (۴۰) ع (پ۲۱- ۳۰:۴۰)

(ترجمہ) = اللہ ہی تو ہے جس نے تمہیں پیدا کیا۔ پھر تمہیں رزق دیا پھر تمہیں موت دیتا ہے۔ پھر وہ تمہیں زندہ کرے گا۔ کیا جن کو تم نے اللہ کا شریک بنا رکھا ہے۔ ان میں کوئی ایسا ہے جو اس طرح کے کام کرنے کی قدرت رکھتا ہو؟ وہ پاک ہے اور بہت ہی بلند و برتر ہے۔ اس قسم کے خیالی شرک

Marfat.com

سے جو یہ لوگ سمجھتے اور عمل کرتے ہیں

(۲۶) = قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ ۚ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ (۳۱) فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ ۚ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ ۚۖ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ (۳۲) (پ ۱۱ - ۱۰: ۳۱ / ۳۲)

(ترجمہ) = ان سے پوچھو! تمہیں آسمان و زمین سے رزق کون دیتا ہے (اور اس سامانِ زیست کے علاوہ ذرائع علم و بصیرت) سننے اور دیکھنے کی قوت کس نے بخشی ہے؟ وہ کون ہے جو غیر ذی حیات اشیاء سے زندگی کی نمود کرتا ہے اور بے جان کو جاندار سے نکالتا ہے۔ اور پھر امورِ کائنات کی تدبیر کون کرتا ہے۔ اس طرح وہ بول اٹھیں گے وہ تو اللہ ہی ہے۔ تو پھر اُن سے کہو کہ تم تقویٰ اختیار کیوں نہیں کرتے۔ یہ ہے تمہارا حقیقی رب۔ پھر حق کے (انکار کے) بعد گمراہی کے سوا اور کیا رہ گیا؟ اللہ کو چھوڑ کر اپنا رُخ کس طرف پھیرے جا رہے ہو؟

(۲۷) = وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ۫ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ (۲۲) (پ ۲۰ - ۲۹: ۲۲)

(ترجمہ) = تم نہ زمین میں عاجز کرنے والے ہو نہ آسمان میں (اللہ کی گرفت سے بچ کر کہیں نہیں جا سکتے۔ اور اللہ کے علاوہ تمہارا نہ کوئی چارہ ساز ہے۔ نہ حامی نہ مددگار ہے۔

-:شبہ:-

Marfat.com

(۲۸) = وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ج
فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ (۱۰۶) وَاِنْ يَّمْسَسْكَ
اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ج وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ
فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ط يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ط
وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ (۱۰۷) (پ ۱۱ - ۱۰ : ۱۰۶/۱۰۷) -

(ترجمہ) = اللہ کو چھوڑ کر ان کو نہ پکارو جو تجھ کو نہ نفع دے سکتے ہیں، اور نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ پھر اگر تو نے ایسا کیا تو تو ظالموں میں سے ہو جائے گا۔ اور اگر اللہ تجھکو کسی قسم کا ضرر یا نقصان پہنچانا چاہے تو اس تکلیف کو سوائے اللہ کے کون دور کر سکتا ہے۔ اور اگر وہ تجھ سے کوئی بھلائی کرنا چاہے تو اس کے فضل کو کون روک سکتا ہے (جبکہ سب کچھ اسی کے ہاتھ میں ہے)

(۲۹) = قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط قُلِ اللّٰهُ ط قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ
مِّنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا ط قُلْ
هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ اَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ
وَالنُّوْرُ ج اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ
عَلَيْهِمْ ط قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ (۱۶)
(پ ۱۳ - ۱۳ : ۱۶) -

(ترجمہ) = اگر تم ان سے پوچھو کہ اس کائنات (یعنی زمین و آسمان میں کس کا قانون کارفرما ہے تو یہ لوگ کہہ دیں گے کہ اللہ ہی ہے۔ جس کا قانون جاری ہے۔ تو پھر اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کو (اپنا) ولی اور کارساز کیوں بناتے ہو۔ جو بے بس ہیں اور اپنی ذات کے لئے بھی نفع یا نقصان کی قدرت

Marfat.com

نہیں رکھتے۔ ان سے پوچھیں! کیا اندھا اور دیکھنے والا دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ یا روشنی اور تاریکی برابر ہو سکتے ہیں یا پھر کیا یہ بات ہے کہ اُن کے ٹھہرائے ہوئے شریکوں نے بھی اسی طرح مخلوقات پیدا کی ہے؟ جس طرح اللہ نے پیدا کی ہے؟ اور اُن دونوں کی مخلوق ایک دوسرے سے ملتی جلتی ہے۔ جس سے کہ یہ لوگ اس نتیجہ پر پہنچ گئے ہیں کہ خدا یگانہ نہیں اور اس جیسے اور بھی ہیں۔ اُن سے کہو کہ اُن کا یہ خیال بالکل باطل ہے۔ ہر شے کا خالق صرف خدا (ہی) ہے۔ وہ بے مثل اور یگانہ ہے۔ اور تمام قوتوں کا واحد مالک اور سب پر غالب ہے۔

(۳۰) = اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۚ فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِ الْمَوْتٰى ۡ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (۹) وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّيْ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۭ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ (۱۰) (پ ۲۵ - ۴۲: ۹/۱۰)۔

(ترجمہ) = (کیسے لوگ ہیں یہ کہ) انھوں نے اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کو ولی بنا رکھا ہے۔ ولی تو اللہ ہی ہے۔ وہی مُردوں کو زندگی دیتا ہے۔ اور وہی ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے۔ تمہارے درمیان جس معاملہ میں بھی اختلاف ہو اس کا فیصلہ اللہ کے حکم کے مطابق ہونا چاہیئے۔ وہی اللہ میرا رب ہے۔ اسی پر میں نے بھروسہ کیا اور اسی کی طرف میں رجوع کرتا ہوں۔

(۳۱) = وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۘ اللّٰهُ حَفِيْظٌ عَلَيْهِمْ ۡ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ (۶) (پ ۲۵ - ۴۲: ۶)

(ترجمہ) = جن لوگوں نے اللہ کے سوا اپنے اولیا (کارساز) بنا رکھے ہیں۔ اللہ

Marfat.com

انہیں دیکھ رہا ہے۔ اور ان کے اعمال پر نظر رکھے ہوئے ہے (اُن کا محاسبہ و مواخذہ کرنا اسی کا کام ہے) ان پر تم دار وغہ نہیں ہو۔

(۳۲) = وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ ۚ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝ (پ ۷ - ۶ : ۱۷/ ۱۸) -

(ترجمہ) = اگر اللہ تجھے ضرر پہنچائے تو کون دُور کر سکتا ہے اُس کو سوائے اس (اللہ) کے اور اگر اللہ تجھے خیر اور بھلائی پہنچائے تو کون روک سکتا ہے۔ اور تمام اندازے اسی کے مقرّر کردہ ہیں۔ اور ان پر پورا پورا کنٹرول اسی کا ہے۔

(۳۳) = مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ۝ (پ ۱۵ - ۱۸ : ۱۷) -

(ترجمہ) = (حقیقت یہ ہے کہ) منزلِ مقصود تک وہی پہنچ سکتا ہے، جسے اللہ کی رہنمائی حاصل ہو جائے۔ اور جسے یہ رہنمائی حاصل یا نصیب نہ ہو تو اس کا نہ کوئی رفیق ہو سکتا ہے اور نہ مرشد (یعنی راستہ بتانے والا)

(۳۴) = قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلٰٓى اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ (پ ۷ - ۶ : ۷۱) -

(ترجمہ) = ان سے کہدو! کیا ہم اللہ کو چھوڑ کر ان کو پکاریں جو نہ ہمیں نفع دے سکتے ہیں نہ نقصان اور جبکہ اللہ ہمیں سیدھا راستہ دکھا چکا ہے تو کیا اب ہم اُلٹے پاؤں پھر جائیں؟

(۳۵) = قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ۭ وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ (پ ۷ - ۶ : ۷۱) -

Marfat.com

کہدو! حقیقت میں صحیح رہنمائی تو صرف اللہ ہی کی رہنمائی ہے۔ اور اس کی طرف سے ہمیں یہ حکم ملا ہے کہ مالکِ کائنات کے آگے سرِ اطاعت خم کردو۔

(۳۶) = وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ (۱۹۶) وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَكُمْ وَلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ (۱۹۷)

(پ ۹ - ۷ : ۱۹۶/۱۹۷)۔

(ترجمہ) = اور وہی (اللہ ہی تو) ہے۔ جو صالحین اور نیک کرداروں کی مدد فرماتا ہے (اور ان کے بگڑے کام سنوارتا ہے)۔ اس کے برعکس جن معبودوں کو تم خدا کو چھوڑ کر پکارتے ہو وہ نہ تو تمہاری کچھ مدد کر سکتے ہیں اور نہ خود اپنی۔

(۳۷) = قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا هُوَ مَوْلٰىنَا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ (۵۱) (پ ۱۰ - ۹ : ۵۱)۔

(ترجمہ) = کہدو! کہ ہمیں جو بھی تکلیف اور مصیبت پہنچے گی وہ قانونِ خداوندی کے مطابق پیش آئے گی۔ (اس لئے) ہمارا بھروسہ اسی کی ذات پر ہے۔ وہی ہمارا کارساز و مددگار ہے۔ اور مؤمنین تو اسی کی ذات پر بھروسہ کرتے ہیں۔

(۳۸) = اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ (۱۱۶) (پ ۱۱ - ۹ : ۱۱۶)

(ترجمہ) = بے شک آسمانوں اور زمین میں اللہ ہی کی حکومت ہے۔ وہی جلاتا اور مارتا ہے۔ اور اللہ کے سوا نہ تو کوئی حمایتی ہے اور نہ مددگار۔

(۳۹) = وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا (۴۵) (پ ۵ - ۴ : ۴۵)۔

Marfat.com

(ترجمہ) = اور اللہ کافی ہے مدد اور حمایت کے لئے مدد و نصرت عطا کرنے والا بھی صرف اللہ ہی ہے۔

(۴۰) = لَيْسَ لَهُمْ مِنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ (پ ۷ - ۶ : ۵۱) -

(ترجمہ) = اللہ کے سوا نہ تو کوئی ولی ہے۔ اِن لوگوں کا اور نہ شفاعت کرنے والا (یہ اس لئے کہا جا رہا ہے) کہ وہ برائیوں سے بچ جائیں۔

(۴۱) = فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ (۱۲۹) (پ ۱۱ - ۱۰ : ۱۲۹) -

(ترجمہ) = پس آپ کہہ دیجئے! کہ اللہ میرے لئے کافی ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں (یعنی صاحبِ اختیار و اقتدار نہیں)۔ اسی پر میں نے بھروسہ کیا اور وہی عرشِ عظیم کا رب ہے۔

(۴۲) = وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ۚ وَاِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ - (پ ۲۴ - ۳۹ : ۴۵)

(ترجمہ) = جب اکیلے اللہ کا ذکر ان کے سامنے ہوتا ہے (یہ کہ تمام اقتدار و اختیار صرف اللہ کو حاصل ہیں۔ اور اس میں اس کا کوئی شریک و سہیم نہیں) تو ان کے دل نفرت سے بھر جاتے ہیں (اور یہ بات انہیں سخت ناگوار گزرتی ہے) دراصل یہ لوگ حیاتِ اُخروی پر یقین نہیں رکھتے۔ اور جب ان کے سامنے اُن کا ذکر کیا جاتا ہے۔ جنہیں وہ خدا کے سوا اپنا کارساز سمجھتے ہیں۔ تو خوشی سے ان کی باچھیں کِھل جاتی ہیں۔

Marfat.com

(۴۳) = ذٰلِكُمْ بِاَنَّهٗٓ اِذَا دُعِیَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ كَفَرْتُمْ ۚ وَاِنْ یُّشْرَكْ بِهٖ تُؤْمِنُوْا ؕ فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِیِّ الْكَبِیْرِ (۱۲) (پ ۲۴ : ۴۰ : ۱۲)

(ترجمہ) = (تمہاری بربادی و تباہی) اس لئے ہے۔ جب اکیلے اللہ کو پکارا جاتا تھا اور صرف اُسی کی طرف دعوت دی جاتی تھی تو تم ماننے سے انکار کر دیتے تھے۔ اور جب اس کے ساتھ اوروں کو شریک کیا جاتا تھا تو تم (ایسے لوگوں کی بات) مان لیتے تھے (اپنے پیروں فقیروں کو خدائی اختیارات میں حصّہ دار سمجھتے تھے) حالانکہ حکم اور (فیصلہ) اللہ ہی کا ہے۔ جو سب کا مالک اعلیٰ و ارفع ہے۔

(۴۴) = وَاِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِی الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰٓی اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا (۴۶)۔

(پ ۱۵ ۔ ۱۷ : ۴۵-۴۶)۔

(ترجمہ) = اور جب تو قرآن میں صرف خدائے واحد کا ذکر کرتا ہے (اور ان کے پیروں فقیروں کو اس (خدا) کے ساتھ نہیں ملاتا) تو یہ لوگ نفرت سے منہ پھیر کر چل دیتے ہیں۔

(۴۵) = قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّیْ وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖٓ اَحَدًا (۲۰) قُلْ اِنِّیْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا (۲۱) قُلْ اِنِّیْ لَنْ یُّجِیْرَنِیْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا (۲۲)

(پ ۲۹ ۔ ۷۲ : ۲۰ تا ۲۲)۔

(ترجمہ) = ان سے کہدو! کہ میں تو صرف اپنے رب کو ہی (مشکلات میں) پکارتا ہوں

Marfat.com

(اور اسی کا ہی اطاعت گذار ہوں) اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بناتا اور کہتا ہوں کہ میں تم لوگوں کے لئے نہ کسی نقصان کا اختیار رکھتا ہوں، نہ کسی بھلائی کا (اور یہ کہ) مجھے اللہ کی گرفت سے کوئی نہیں بچا سکتا اور نہ میں اس کے سوا کوئی جائے پناہ پا سکتا ہوں۔

(۴۶) = وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا ۭ وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ (۴۰) (پ ۱۷ - ۲۲ : ۴۰)۔

(ترجمہ) = اگر اللہ ایک گروہ کی روک تھام دوسرے گروہ کے ذریعہ نہ فرماتا رہتا (اور ظالم و سرکش لوگوں کو بے لگام چھوڑ دیتا) تو کسی قوم کی عبادت گاہ زمین پر محفوظ نہ رہتی خانقاہیں۔ گرجے۔ یہودیوں کے معبد مساجد جن میں خدا کا نام کثرت سے لیا جاتا ہے۔ سب کبھی کے ڈھائے جا چکے ہوتے۔ لہٰذا جو جماعت بھی حق و انصاف اور اللہ کے قوانین اور مظلوموں کی حمایت میں اٹھے گی اللہ اس کی ضرور مدد فرمائے گا اس میں کچھ شک نہیں کہ اللہ ہی قوت والا اور سب پر غالب ہے۔

(۴۷) = وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ۭ لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ (پ ۲۰ - ۲۸/۸۸)

(ترجمہ) = اور اللہ کے ساتھ کسی کو نہ پکارو۔ کارساز اور صاحب اقتدار و اختیار صرف اللہ ہے۔ اللہ کی ذات کے سوا ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے۔ فرماں روائی بھی اسی کی ہے۔ اور اسی کی طرف (بہر حال ایک دن) لوٹ کر جانا ہے۔

Marfat.com

(۴۸) = فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَوَقٰنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ (۲۷)
اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْهُ ط اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ ع (۲۸)

(پ ۲۷ - ۵۲ : ۲۷/۲۸)-

(ترجمہ) = پس اللہ نے ہم پر بڑا فضل فرمایا - اور ہمیں جہنم کی مصیبت سے بچایا - بے شک ہم اس سے قبل (دنیا میں) اسی (اللہ) سے مانگتے تھے، اسی کو پکارتے تھے (اسی کے قانون پر عمل پیرا تھے)- بے شک وہی بڑا احسان کرنے والا اور نہایت ہی رحیم ہے -

(۴۹) = اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ (۱۰۷) (پ ۱ - ۲ : ۱۰۷)-

(ترجمہ) = کیا تم نہیں جانتے ؟ کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہت خدا ہی کی ہے اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی ولی (دوست) یا ہمدرد اور مددگار نہیں ہے -

(۵۰) = وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَّا يَتَّقُوْنَ ط اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ (۱۱۵) اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ط وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّ لَا نَصِيْرٍ (۱۱۶)-

(پ ۱۱ - ۹ : ۱۱۵-۱۱۶)-

(ترجمہ) = یہ بات اللہ کی شان کے خلاف ہے کہ وہ کسی قوم کو صحیح راستہ دکھا کر پھر یونہی اس پر کامیابی کی راہ بند کر دے - وہ پہلے اس امر کی وضاحت کر دیتا ہے کہ انہیں کن باتوں کی پابندی کرنی ہے -

Marfat.com

اور کن امور سے اجتناب کرنا ہے۔ اس کے بعد جو لوگ اللہ کے قوانین کی خلاف ورزی کریں گے اُن پر کامیابی کی راہ بند ہو جاتی ہے۔ آسمانوں اور زمین کی بادشاہت) اللہ ہی کی ہے۔ وہی زندہ رکھتا ہے اور وہی اپنے قانون کے مطابق موت دیتا ہے۔ اللہ کے سوا تمہارا نہ کوئی ہمایتی ہے اور نہ کوئی مددگار ہے۔

(۵۱) = وَاِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُّنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَآ اَذَاقَهُمْ مِّنْهُ رَحْمَةً اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ (۳۳) لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ فَتَمَتَّعُوْا فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ (۳۴) (پ ۲۱ - ۳۰ : ۳۴)۔

(ترجمہ) = (لوگوں کا حال یہ ہے کہ) جب انہیں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اپنے رب کی طرف رجوع کرتے ہوئے صرف اسی کو پکارتے ہیں۔ پھر جب اس (اللہ) کی طرف سے لُطف و کرم کا اظہار ہوتا ہے تو ان میں سے ایک گروہ اپنے رب کے اقتدار و اختیار میں دوسروں کو شریک کرنے لگ جاتا ہے۔ اس طرح ہم نے اُنھیں جو دے رکھا ہے اسے اپنے لئے مختص کر کے) ناشکری کریں۔ سو ایسے لوگوں کو مطلع کر دو کہ تم اس سامانِ زندگی سے کچھ وقت کے لئے فائدہ اٹھا لو۔ اس کے بعد تمہیں خود معلوم ہو جائے گا (کہ تمہاری اس غلط کاری کا نتیجہ اور انجام کیا ہوتا ہے)

(۵۲) = وَقَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْٓا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ ۚ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ (۵۱) وَلَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَهُ الدِّيْنُ وَاصِبًا ۭ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَتَّقُوْنَ (۵۲) وَمَا

Marfat.com

بَلْهُ مِنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ
فَاِلَيْهِ تَجْـَٔرُوْنَ (۵۳) ثُمَّ اِذَا كَشَفَ الضُّرَّ عَنْكُمْ
اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْكُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ (۵۴) لِيَكْفُرُوْا
بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ط فَتَمَتَّعُوْا ق فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ (۵۵)۔
وَيَجْعَلُوْنَ لِمَا لَا يَعْلَمُوْنَ نَصِيْبًا مِّمَّا رَزَقْنٰهُمْ ط
تَاللّٰهِ لَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُوْنَ (۵۶) (پ ۱۴ - ۱۶ : ۵۱/۵۶

(ترجمہ) = اور اللہ نے فرمایا ہے کہ انہیں کہدو کہ لوگو! دو الٰہ مت بناؤ (یعنی خارجی کائنات میں تو اللہ کے قوانین اور اس کی حاکمیت تسلیم کی جائے اور اپنی زندگی گذارنے کے طور طریقے اور قوانین کسی دوسری ہستی کے اختیار کر لئے جائیں۔ یاد رکھو کہ) معبودِ حقیقی صرف خدائے واحد ہے۔ اور تمام اختیار و اقتدار صرف ایک خدا کا ہے۔ کسی اور کا نہیں۔ لہٰذا اسی کے قوانین کا اتباع کرو اور ان کی خلاف ورزی کے بُرے نتائج سے ڈرو۔ کائنات کی پستیوں اور بلندیوں میں جو کچھ بھی ہے سب اس کے مقرر کردہ قوانین کے مطابق سرگرم عمل ہے۔ اسی پر سب کا قیام ہے۔ اس لئے اس کی فرمانبرداری و اطاعت ہمیشہ ہمیش لازم ہے۔ کیا اللہ کے سوا کسی اور کا خوف دامنگیر ہے؟ تمہارے پاس زندگی کی جس قدر سہولتیں اور آسانیاں موجود ہیں اور کام کرنے کی جس قدر صلاحیتیں تمہیں نصیب ہیں۔ یہ تمام نعمتیں اللہ کی عطا کردہ ہیں۔ پھر جب تم پر کوئی سخت وقت آتا ہے تو تم اسی سے گڑگڑا کر دعاؤں کے طالب ہوتے ہو۔ اور فریادیں کرتے ہو۔ پھر جب اللہ اس مصیبت کو دور کر دیتا ہے تو تم میں سے ایک فریق اپنے

Marfat.com

کے ساتھ شرک کرنے لگ جاتا ہے۔ یعنی لوگ اس مصیبت کے دور ہو جانے میں دوسرے خداؤں (یعنی پیروں فقیروں کو بھی شامل کر لیتے ہیں) اس طرح یہ اللہ کے احسان کی ناشکری و ناقدری کرتے ہیں۔ جو کچھ ہم نے انھیں دیا ہے، چند روز اس سے فائدہ اٹھا لو۔ عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا۔ (اور یہ کہ) جو کچھ ہم نے انھیں دیا ہے، اس میں سے ایک حصّہ ان ہستیوں کے لئے الگ کر لیتے ہیں جنہیں حقیقت کا کچھ علم نہیں (یعنی بطور نذر و نیاز دیتے ہیں یا چڑھاوے چڑھاتے ہیں) یہ سب ان کے خود ساختہ اعتقادات ہیں۔ جن کی بابت اُن سے ضرور باز پرس ہوگی کہ تمہارے پاس کیا سند تھی اِن حرکات کی؟

(۵۳) = مَالَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ هُوَ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيْهَا فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ؕ اِنَّ رَبِّيْ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ (۶۱) (پ ۱۲ - ۱۱ : ۶۱)۔

(ترجمہ) = اس اللہ کے سوا تمہارا اِلٰہ (یعنی مالکِ حقیقی صاحبِ اقتدار کون ہو سکتا ہے۔ (کیونکہ) اس نے تم کو زمین سے پیدا کیا اور اس میں تم کو بسایا۔ لہٰذا اسی سے اپنے گناہ اور غلطیوں کی معافی چاہا کرو۔ ہر حالت میں اسی کی طرف متوجہ ہو جایا کرو۔ بے شک میرا رب (سب کے) قریب ہے۔ (اور سب کی دعاؤں اور التجاؤں کو) سُننے والا اور شرفِ قبولیت بخشنے والا ہے۔

(۵۴) = اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ (۱۳) (پ ۲۸ - ۶۴ : ۱۳)۔

Marfat.com

(ترجمہ)= (لوگو!) اللہ ہی مالک حقیقی ہے اور معبود برحق ہے۔ جس کے سوا کوئی (بھی صاحبِ اقتدار و اختیار نہیں) جس کی عبدیت یا غلامی اختیار کی جائے نہیں ہے۔ مؤمنین کے لئے ضروری ہے کہ وہ اللہ پر مکمل بھروسہ کریں۔

(۵۵)= وَهُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَیَعْفُوْا عَنِ السَّیِّاٰتِ وَیَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ (۲۵) وَیَسْتَجِیْبُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَیَزِیْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ (۲۶) وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِی الْاَرْضِ وَلٰكِنْ یُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا یَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِیْرٌۢ بَصِیْرٌ (۲۷)
(پ ۲۵ - ۴۲: ۲۵/۲۷)

(ترجمہ)= وہ اللہ ہی تو ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے۔ اور بہت سی غلط کاریوں پر پردہ ڈالتا ہے اور درگذر فرماتا ہے۔ حالانکہ جو کچھ بھی افعال تم سے سرزد ہوتے ہیں، اسے (ان) سب کا علم ہوتا ہے۔ وہ ایمان لانے والوں اور صلاحیت بخش عمل کرنے والوں کی دعا قبول فرماتا ہے۔ اور اپنے فضل سے اُن کو اور زیادہ دیتا ہے۔ اور منکرین کے تکلیف دہ مصائب ہوں گے۔ اگر اللہ اپنے بندوں کو کھلا رزق دے دیتا تو وہ زمین میں سرکشی اختیار کر لیتے۔ مگر وہ اپنے اندازوں اور پیمانوں کے حساب سے اپنی مشیت کے مطابق عنایت فرماتا رہتا ہے۔ یقیناً وہ اپنے بندوں سے خبردار ہے اور اُن پر پوری پوری نگاہ رکھتا ہے۔

(۵۶)= وَلَوْ یُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَّا تَرَكَ عَلَیْهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ یُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ (۶۱) وَیَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ مَا یَكْرَهُوْنَ وَتَصِفُ اَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ اَنَّ لَهُمُ

Marfat.com

الْحُسْنٰى ط لَاجَرَمَ اَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَاَنَّهُمْ مُّفْرَطُوْنَ (۶۲)

(پ ۱۴ - ۱۶ : ۶۱/۶۲)۔

(ترجمہ)= اور اگر (قانون مکافات) ایسا ہوتا کہ اللہ لوگوں کو ان کے ظلم پر (فوراً) گرفت کرتا تو ممکن نہ تھا کہ سطح زمین پر ایک حرکت کرنے والی ہستی بھی باقی رہتی۔ لیکن وہ انہیں ایک خاص ٹھہرائے ہوئے معین وقت تک (ہدایت قبول کرنے کی) مہلت دیتا ہے۔ پھر جب ان کی سزا کا وقت آجاتا ہے، تو وہ نہ تو ایک گھڑی پیچھے رہ (کر بچ) سکتے ہیں اور نہ اس سے آگے نکل (کر بچ) سکتے ہیں۔ اور وہ اللہ کے لئے ایسی چیزیں تجویز کرتے ہیں جن کو خود وہ اپنے لئے ناپسند کرتے ہیں۔ اور ان کی زبانیں بڑی جرأت سے جھوٹ بولتی ہیں اور یہ لوگ۔ کہتے یہ ہیں کہ انہیں قیامت کے دن بھلائی (نجات) مل کر رہے گی۔ حالانکہ بے شک و شبہ ان کے لئے ان گندے خیالات و اعمال کی وجہ سے جہنم کی آگ تیار ہے۔ اور اس میں سب سے آگے دھکیلے جائیں گے۔

(۸) وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ (۸) ثَانِيَ عِطْفِهٖ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ط لَهٗ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّنُذِيْقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَذَابَ الْحَرِيْقِ (۹) ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ يَدٰكَ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ (۱۰) ع۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ ج فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ ِ اطْمَاَنَّ بِهٖ ج وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ ِ انْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ قف خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ط ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ (۱۱) يَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهٗ وَمَا لَا يَنْفَعُهٗ ط ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ (۱۲) يَدْعُوْا لَمَنْ ضَرُّهٗٓ اَقْرَبُ مِنْ نَّفْعِهٖ

Marfat.com

لَبِئْسَ الْمَوْلٰی وَلَبِئْسَ الْعَشِیْرُ (۱۳) (پ۱۷۔ ۲۲: ۸ تا ۱۳)۔

(ترجمہ) = بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ کی ذات وصفات کے متعلق اور قوانین خداوندی کے بارے میں بحثیں کرتے اور جھگڑتے نکالتے رہتے ہیں۔ ان کی حالت تو یہ ہے کہ نہ اُن کے پاس علم و بصیرت کی روشنی ہوتی ہے اور نہ کسی طرح کی صحیح رہنمائی اور نہ کوئی ضابطۂ حیات جو انہیں تاریکیوں سے نکال کر روشنی میں لے آئے (اور معقولیت سے جواب دینے کی بجائے) نخوت اور متکبرانہ انداز سے مُنہ موڑ کر چل دیتے ہیں۔ (اور پھر) لوگوں کو اللہ کے راستے سے بھٹکاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے دنیا میں ذِلّت و رسوائی ہے۔ اور قیامت کے دن جُھلسا دینے والا عذاب (اس سے کہا جائے گا کہ) یہ سب تیرے اعمال کا نتیجہ ہے کیونکہ خدا اپنے بندوں پر کبھی ظلم نہیں کرتا۔ اور نہ ہی کبھی زیادتی کرتا ہے۔ اور بعض لوگ ایسے ہیں جو قانونِ خداوندی کی اطاعت کرتے ہیں، لیکن اس طرح کہ گویا وہ کنارے پر کھڑے ہیں۔ اگر اللہ کی عبدیت میں بظاہر فائدہ دیکھتے ہیں تو اس پر مطمئن ہو جاتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی سختی یا آزمائش (کی گھڑی) آگئی تو وہ بلا تامل مُنہ پھیر لیتے ہیں۔ (اس روِش کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ) دنیا میں بھی نامراد اور آخرت میں بھی تباہ و برباد۔ دونوں جہاں میں خسارہ (یہ اس لئے کہ اپنی حاجت روائی کے لئے) اللہ کو چھوڑ کر (اپنے خیال میں ان قوتوں) سے مدد کی طلب رکھتے ہیں۔ جو نہ تو انہیں کوئی نقصان پہنچا سکتے ہیں اور نہ فائدہ۔ یہ سب انتہا درجہ کی گمراہی ہے۔ یہ لوگ اس کو پکارتے ہیں جس کا نقصان نفع سے کہیں زیادہ قریب ہے۔ جس نے بھی اس کو اس غلط راستہ پر ڈالا خواہ وہ کوئی انسان ہو یا کوئی

Marfat.com

شیطان اور وہ بدترین کارساز و سرپرست و بدترین دوست و ساتھی ہے

(۵۸) = اَنَّ اللّٰہَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ (۲۹) ذٰلِکَ بِاَنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِہِ الْبَاطِلُ ۙ وَاَنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْعَلِیُّ الْکَبِیْرُ (۳۰) (پ ۲۱ - ۳۱ : ۲۹/۳۰)

(ترجمہ) = جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔ یہ اس لئے کہ اللہ ہی حق ہے۔ اور اسے چھوڑ کر جن کو تم پکارتے ہو وہ سب باطل ہیں۔ اور بلاشبہ اللہ ہی ایسی بلند و بالا تر ذات ہے کہ کوئی شخص اس کا وصف بیان کر سکے یعنی (کہ کسی کا علم اس ذات کا احاطہ نہیں کر سکتا)۔

(۵۹) = مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِیْبَۃٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰہِ ؕ وَمَنْ یُّؤْمِنْ بِاللّٰہِ یَھْدِ قَلْبَہٗ ؕ (پ ۲۸ - ۶۴ : ۱۱)۔

(ترجمہ) = کوئی مصیبت اللہ کے اِذن (اس کی مشیت یا اس کے قانون) کے بغیر نہیں آتی (اللہ کے ہاں کوئی کام یا بات اَلَل ٹپ نہیں ہوتی۔ اس لئے کہ اللہ کو ہر شے کا علم ہے۔ اور اس کا ہر کام حکمت پر مبنی ہوتا ہے) جو شخص اللہ اور اس کے قوانین کی صداقت پر یقین رکھتا ہے۔ تو اس کے اِدراک کو روشنی مل جاتی ہے۔

(۶۰) = اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَھُمْ وَرُھْبَانَھُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ وَالْمَسِیْحَ ابْنَ مَرْیَمَ ۚ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِیَعْبُدُوْٓا اِلٰھًا وَّاحِدًا ۚ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ؕ سُبْحٰنَہٗ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ (۳۱) یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاھِھِمْ وَیَاْبَی اللّٰہُ اِلَّآ اَنْ یُّتِمَّ نُوْرَہٗ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ (۳۲) ھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ (۳۳)

Marfat.com

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْأَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَأْكُلُونَ
أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ ۗ وَالَّذِينَ
يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ
فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ (۳۴) (پ ۱۰ - ۹: ۳۱ تا ۳۴)۔

(ترجمہ) = ان لوگوں نے اپنے علماء اور مشائخ کو اللہ کے سوا اپنا رب بنا لیا ہے۔ (ان کی خود ساختہ شریعت کو دینِ خداوندی سمجھ لیا ہے) اور مسیح ابنِ مریم کو بھی خدا بنا لیا۔ حالانکہ انہیں حکم دیا گیا تھا کہ صرف خدائے واحد کی عبادت یعنی اسی کی غلامی اختیار کریں۔ اور اس کے سوا کسی اور کا اقتدار تسلیم کرنے کا حکم نہیں دیا گیا تھا۔

اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود ہونیکا مستحق نہیں۔ وہ اس سے بہت بلند ہے کہ اس کے ساتھ دوسروں (یعنی غیر اللہ) کو بھی اس کا شریک بنا لیا جائے۔ یہ لوگ (در اصل) چاہتے یہ ہیں کہ خدا کے اس نور (قران) کو جو انہیں تاریکیوں سے نکالنے کے لئے آیا ہے، پھونکوں سے بجھا دیں، (اس پروپیگنڈے اور بکواس سے کیا ہوتا ہے) اللہ اپنے نور کو مکمل کر کے رہیگا۔ خواہ ان مخالفین پر یہ کتنا ہی گراں کیوں نہ گذرے۔ اللہ ہی نے اپنے رسولؐ کو ضابطہ حیات یعنی دین حق دے کر بھیجا ہے۔ تاکہ اس نظام حیات کو تمام نظامہائے عالم پر غالب کر دے۔ خواہ مشرکوں کو (یہ بات) کتنی ہی ناگوار کیوں نہ گذرے۔

اے ایمان والو! ان علماء اور مشائخ میں ایک بڑی تعداد ایسے لوگوں کی ہے، جو جھوٹ اور فریب سے لوگوں کا مال کھا جاتے ہیں (اور یہ کوشش ہوتی ہے کہ خدا کے راستے یعنی قرآن کی تعلیم کی طرف نہ آنے پائیں)

Marfat.com

یعنی اللہ کی راہ سے روکتے ہیں (کیونکہ اس سے ان کی پیشوائیت، اور اقتدار ختم ہو جاتا ہے۔ جو لوگ ان علماء اور مشائخ کی خود ساختہ شریعت کے مطابق) سونا، چاندی (اور دولت کے ڈھیر جمع کرتے ہیں، انہیں الم انگیز عذاب کی خبر سنا دو (کیونکہ نوعِ انسانی کی بہبود کے لئے خرچ نہیں کرتے)۔

(۶۱) = اَتُجَادِلُوْنَنِیْ فِیْٓ اَسْمَآءٍ سَمَّیْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّیْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِیْنَ (۷۱) (پ ۸ - ۷ : ۷۱)۔

(ترجمہ) = کیا تم مجھ سے ان ناموں پر جھگڑتے ہو جو تمہارے باپ دادا نے رکھ لئے ہیں (مثلاً دست گیر، غوث، قطب، ابدال، مشکل کشا، گنج بخش و داتا وغیرہ) جن کی سند اللہ نے نازل نہیں فرمائی۔ لہٰذا تم بھی انتظار کرو اور میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں (بہت جلد تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ حق پر کون ہے۔

(۶۲) = اِنَّمَا وَلِیُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ (۵۵) وَمَنْ یَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ (۵۶) ع (پ ۶ - ۵ : ۵۵/۵۶)۔

(ترجمہ) = تمہارے ولی (دوست ہمدرد و مددگار) حقیقت میں صرف اللہ، اللہ کا رسول اور وہ اہل ایمان ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں۔ اور اللہ کے حضور جھکنے (یعنی اس کے احکام کی پابندی کرنے والے ہیں۔ اور جو اللہ اور اس کے رسول اور اہلِ ایمان کو رفیق بنائے گا تو (وہ خدا کی جماعت سے ہے) اور اللہ کی جماعت ہی کامیاب رہے گی۔

Marfat.com

(۶۳) = يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ (۱۸) وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰىهُمْ اَنْفُسَهُمْ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ (۱۹) لَا يَسْتَوِيْٓ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۭ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَاۗىِٕزُوْنَ (۲۰) (پ۲۸-۵۹: ۱۸/۲۰)

(ترجمہ) = اے جماعت مؤمنین اللہ سے ڈرو (اور اُس کے احکام کی پابندی کرو) ہر شخص کو یہ دیکھنا چاہیئے کہ اس نے کل کے لئے کیا سامان تیار کیا ہے۔ اللہ سے ڈرتے رہو (اور اُس کے قوانین پر عمل کرتے جاؤ) اور یقیناً جو کچھ بھی تم کرتے ہو، اللہ اس سے خبردار ہے۔ ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو اللہ (اور اس کے احکام) کو بھول گئے اور پس پُشت ڈال دیا اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ قانونِ خداوندی کے مطابق ان کی اپنی ذات ہی ان کی نگاہوں سے اوجھل ہو گئی۔ خدا فراموشی کا نتیجہ خود فراموشی ہوا کرتی ہے۔ یہی لوگ فاسق ہیں۔ جنتی اور جہنمی کبھی یکساں نہیں ہو سکتے۔ جنت میں جانے والے ہی اصل میں کامیاب ہیں۔

(۶۴) = اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِيْبًا ۚ يَّوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا ۧ (۴۰) (پ۳۰-۷۸: ۴۰)

(ترجمہ) = ہم نے تم لوگوں کو اس عذاب سے ڈرایا ہے جو قریب آلگا ہے۔ جب انسان اپنی آنکھوں سے دیکھ لے گا کہ اس نے خود اپنے ہاتھوں پہلے سے کیا کچھ بھیجا ہے۔ اور منکر پکار اٹھے گا کہ کاش میں (دنیا میں) ذی ہوش ہونے کی بجائے مٹی کا تودہ ہوتا (مٹی کا تودہ ہوتا کا مطلب ہے کہ میں پیدا ہی نہ ہوتا)۔

Marfat.com

(۶۵) = مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ اِلَّآ اَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ۭ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ۭ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ ۭ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ (۴۰) (پ ۱۲ - ۱۲ : ۴۰)

(ترجمہ) = تم اللہ کو چھوڑ کر جن خداؤں کے آگے جھکتے ہو، وہ درحقیقت کچھ بھی نہیں۔ وہ چند نام ہیں جو تم نے اور تمہارے آباواجداد نے رکھ چھوڑے ہیں (جیسے غوث، قطب وابدال وغیرہ) اللہ نے ان کے لئے کوئی سند نہیں بھیجی (اور نہ انہیں کسی قسم کے اپنے اختیارات دے رکھے ہیں) یاد رکھو اقتدار واختیارات کا مالک (صرف) خدائے واحد ہے۔ اس کے سوا حکومت کا حق کسی کو حاصل نہیں۔ اس کا فرمان یہ ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبدیت وحکومیت اختیار نہ کی جائے۔ یہ ہے زندگی کا محکم واستوار طریقہ لیکن اکثر لوگ اس حقیقت کو نہیں جانتے۔

(۶۶) = اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ (پ ۸ - ۷ : ۵۵)۔

(ترجمہ) = اپنے رب کو گڑگڑا کر اور چپکے چپکے پکارو (یاد رکھو) وہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔ اور ملک میں اصلاح کے بعد فساد برپا نہ کرو اور اللہ کو اس طرح پکارو کہ تمہیں اس کا خوف بھی ہو اور اس سے اُمید بھی۔ بلاشبہ اللہ کی رحمت احسان کرنے والوں کے قریب ہے۔ (پ ۸ - ۷ : ۵۶)

الوسیلہ

(۶۷) = يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ (پ ۶ - ۵ : ۳۵)

Marfat.com

(ترجمہ) = اے جماعت مؤمنین (ہر حال میں) اللہ (کی نافرمانیوں کے نتائج) سے ڈرتے رہو اور اس تک پہنچنے کا ذریعہ ڈھونڈو (یعنی) اس کی راہ میں (نظام خداوندی کے قیام کے لئے جد وجہد کرنا کہ تمہیں کامیابی و کامرانی حاصل ہو

الفاظ کی تشریح

وسیلہ کے معنی: امام راغبؒ کے نزدیک کسی چیز کی طرف رغبت کے ساتھ پہنچنا۔ وصیلہ کے معنی کسی چیز تک پہنچنا ہے۔ اور وسیلہ کے معنی رغبت کے ساتھ پہنچنا۔

(نوٹ) اگر اس کے معنیٰ ما یتوصل بہ یعنی پہنچنے کا ذریعہ بھی لئے جائیں تو بھی اس کا مطلب ہوگا ان راہوں پر چلو جن راہوں سے اللہ کا قرب حاصل ہو۔

امام راغبؒ نے وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ کے معنی یہ بھی کئے ہیں کہ:۔ "اور اس کا قرب حاصل کرنے کا ذریعہ تلاش کرو"۔ درحقیقت توسل الی اللہ علم وعبادت اور مکارمِ شریعت کی بجا آوری سے طریق الٰہی کی محافظت کرنے کا نام ہے۔

لیکن وسیلہ کا یہ معنی نکالنا کہ جو لوگ مر چکے ہیں اُن کو ذریعہ بناؤ یہ ایک بُری حرکت ہے۔ بلکہ صریح شرک ہے۔ مردہ تو مردہ ہی ہے۔ وہ تو کچھ بھی نہیں ہوتا۔ "لہٗ دعوت الحق" ۱۳: ۱۴۔ اسی کا حق ہے کہ اُسے پکارا جائے۔

دُعاء کے معنی پکارنا۔ بُلانا۔ مانگنا۔ دُعاء کرنا، مدد مانگنا۔ اللہ کے در پر دستک دینا۔

دعوٰی کے معنیٰ پکار ۔ دُعا، دعوۃ۔ التجا۔ بُلاوا۔ قانون کے مطابق انصاف چاہنا ہے۔

Marfat.com

(۶۸) = وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ وَمِنْهَا جَآئِرٌ ؕ وَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ (۹) ع (پ ۱۴ - ۱۶ : ۹) -

(ترجمہ) = اور تمہیں سیدھا راستہ بتانا اللہ ہی کے ذمہ میں ہے۔ کیونکہ بہت سی راہیں ٹیڑھی ہیں۔ اگر وہ چاہتا تو تم سب کو ہدایت دے دیتا۔

(نوٹ) - کسی کو زبردستی ہدایت پر لانا اس کی مشیت (قانون) کے خلاف ہے۔ اس کی مشیت ایک ایسی ذی اختیار مخلوق کو وجود میں لانے کی متقاضی تھی جو اپنی پسند اور اپنی مرضی سے صحیح اور غلط راستوں پر جانے کی آزادی رکھتی ہو۔ اسی آزادی کے استعمال کے لئے اس کو علم کے حصول کے ذرائع دیئے گئے۔ عقل و فکر کی صلاحیتیں دی گئیں۔ خواہش اور ارادے کی طاقتیں بخشی گئیں۔ اور بے شمار چیزوں پر تصرّف کے اختیارات عطا کئے گئے۔ یہ سب کچھ بے معنی ہو جاتا اگر وہ پیدائشی طور پر راست رو بنا دیا جاتا۔ اور ترقی کے بلند ترین مدارج تک بھی انسان کو پہنچنا ممکن نہ رہتا۔ جو صرف آزادی کے صحیح استعمال کے نتیجہ میں ہی اسے مل سکتے ہیں۔

اس لئے اللہ تعالےٰ نے انسان کی رہنمائی کے لئے جبری ہدایت کا طریقہ نہیں رکھا۔ تفہیم القرآن جلد دوم صـ۵۲۷ -

Marfat.com

⑮ = قیامِ صلوٰۃ و ادائے زکوٰۃ

① = وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْئًا وَّطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْقَآئِمِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ (۲۶) (پ۱۷ - ۲۲ : ۲۶)۔

(ترجمہ) = اور جب ہم نے ابراہیم کے لئے خانہ کعبہ کی جگہ کا تعین کر دیا۔ اور ان کے لئے سازگار بنا دیا اور حکم دیا کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا۔ (محکومیت اور اطاعت صرف اللہ کی ہونی چاہیئے) اور میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور قیام و رکوع کرنے والوں اور سجدہ کرنے والوں کے لئے پاک رکھ۔

② = يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (۷۷) (پ۱۷ - ۲۲ : ۷۷)

(ترجمہ) = اے لوگو! جو ایمان لائے ہو رکوع کرو اور سجدہ کرو اور اپنے رب کی عبدیت اختیار کرو۔ بھلائی کے کام کرو تاکہ تم فلاح پا جاؤ۔

(نوٹ) = نظام خداوندی کی اساس حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ہاتھوں عمل میں آنے کے لئے کعبہ کو مرکزی حیثیت دی گئی تھی۔ اس مرکز کو انسانوں کے خود ساختہ تصورات اور عقائد سے پاک رکھا جائے۔ نظامِ عدل قائم ہو اور قوانین خداوندی کے آگے سرِ تسلیم خم کر دیا جائے۔ اور یہ کہ تمام قوتوں کا حقیقی مالک اللہ ہی ہے۔ اس کی عبدیت اور محکومیت اختیار کی جائے۔ اس کی ہی فرمانبرداری کیجائے اور ایسے کام کئے جائیں جن سے انسانیت

Marfat.com

کی فلاح ہو۔ اسی سے سب کامیابی و کامرانی حاصل ہوگی۔

(۳) = رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ۝
(پ ۱۳ - ۱۴ : ۴۰)۔

(ترجمہ) = اے میری نشوونما کرنے والے (رب) مجھے اور میری اولاد کو اس قابل بنادے کہ ہمارے ہاتھوں صلوٰۃ (نماز) کا نظام قائم ہوجائے۔ اے ہمارے رب تو میری آرزو کو شرفِ قبولیت بخش اور اسے پورا فرما۔

(۴) = وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَآءً وَّتَصْدِيَةً ۭ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ (۳۵) (پ ۹ - ۸ : ۳۵)

(ترجمہ) = اور بیت اللہ کے پاس ان لوگوں کی صلات کچھ نہ تھی سوائے اس کے کہ تالیاں پیٹتے اور سیٹیاں بجاتے (یعنی چند بے معنی اور بے مقصد حرکتیں کرتے) بس اب تم ان حرکات کا نتیجہ بھگتو اور تباہی و بربادی کا مزہ چکھو، انکارِ حق کی پاداش میں جو تم کیا کرتے تھے۔

(۵) = وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۭ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَي الْخٰشِعِيْنَ (۴۵) الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ (۴۶) (پ ۱ - ۲ : ۴۵-۴۶)

(ترجمہ) = مشکلات کے حل کے لیے ارادے کی مضبوطی، عزم کی پختگی اور نظامِ صلوٰۃ پر قائم ہوجانے کی ضرورت ہے۔ مگر ایسا کرنا بہت گراں ہے، سوائے اطاعت گذار بندوں کے کچھ مشکل نہیں۔ یہ لوگ سمجھتے ہیں آخرکار انہیں اپنے رب سے ملنا اور اسی کی طرف پلٹ کر جانا ہے۔

(۶) = اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ۭ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ۔ (پ ۱۷ - ۲۲ : ۴۱)

Marfat.com

- (ترجمہ)= اہل ایمان وہ لوگ ہیں جنہیں اگر ہم زمین میں تمکنت (اختیار و اقتدار) بخشیں تو وہ صلوٰہ کے قیام کا اور زکوٰۃ کی ادائیگی کا انتظام کریں گے - معروف احکام (جنہیں قرآن صحیح تسلیم کرتا ہے)- اُن کو نافذ کریں گے اور تمام ایسے کاموں سے روکیں گے جنہیں وہ جائز قرار نہیں دیتا- تمام کاموں کے نتائج اللہ کے اختیار میں ہیں (جس کا قانونِ کائنات جاری و ساری ہے)

⑦ = اَلَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ (۳)

(پ ۹ - ۸ : ۳)-

(ترجمہ)= جو لوگ صلوٰۃ قائم کرتے ہیں اور اس رزق کو جو ہم نے انہیں دے رکھا ہے (ہماری راہ میں) کھلا رکھتے ہیں، یہی سچے مومن ہیں- اُن کے لئے ان کے رب کے پاس اعلیٰ درجات اور مغفرت اور نہایت عمدہ رزق ہے -

⑧ = اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا (۱۹) اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا (۲۰) وَاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا (۲۱) اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ (۲۲) الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ (۲۳) وَالَّذِيْنَ فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ (۲۴) لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ (۲۵) وَالَّذِيْنَ يُصَدِّقُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ (۲۶) وَالَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ (۲۷) اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَاْمُوْنٍ (۲۸) وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ (۲۹) اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ (۳۰) فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ (۳۱) وَالَّذِيْنَ

Marfat.com

هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ (۳۲) وَالَّذِيْنَ هُمْ
بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ (۳۳) وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ
يُحَافِظُوْنَ (۳۴) اُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ (۳۵) (پ ۲۹ -
سورۃ المعارج ۷۰ - ۱۹ تا ۳۵) -

(ترجمہ) = انسان کی خلقت میں تنگدلی ہے، مصیبت کے وقت گھبرا جاتا ہے۔ اور خوشحالی کے وقت بخل کرتا ہے۔ مگر جو لوگ صلوٰۃ (کے نظام کو) قائم کرتے (یعنی کتاب اللہ پر عمل پیرا ہو جاتے) ہیں وہ لوگ ایسے نہیں ہوتے، یہ لوگ (استقلال کے ساتھ) اپنی صلوٰۃ کو ہمیشہ قائم رکھتے ہیں اور ان کے مالوں میں سائل اور محروم (حاجتمند شخص اور بے روزگار یا جو روزی کمانے کے قابل نہ ہو) کا مقرر حق ہے۔ جس کا سب کو علم ہے۔ اور جو روزِ جزا پر محکم یقین رکھتے ہیں (اور اپنے عمل سے اس کو ثابت کر دیتے ہیں) اور جو لوگ اس کی خلاف ورزی کے تباہ کن نتائج سے ہمیشہ خائف رہتے ہیں۔ کیونکہ یہ نتائج فی الواقع ایسے ہوتے ہیں جن سے کسی انسان کو بے خوف نہیں ہونا چاہئے۔ اور جو اپنی عصمت کی حفاظت کرتے ہیں (مرد - عورت دونوں یکساں طور پر) یعنی جنسی تعلقات کو اللہ کی مقرر کردہ حدود کے اندر رکھتے ہیں۔ سوائے اپنی بیویوں یا اپنی مملوکہ عورتوں کے، ان پر کوئی ملامت نہیں۔ البتہ جو اس کے علاوہ جنسی تعلق کی کوئی اور صورت تلاش کرے تو وہ حدود شکنی کا مرتکب ہوگا (اسے اس جرم کی سزا ملے گی) اور جو لوگ اپنی امانتوں کی حفاظت اور اپنے وعدوں کا پاس رکھتے ہیں (خواہ انفرادی ہوں یا بین الاقوامی) جب کسی معاملہ میں شہادت دیتے ہیں تو ہمیشہ

Marfat.com

حق اور انصاف پر قائم رہتے ہیں (یہ لوگ ہیں) جو اپنی صلوٰۃ کا مقصد سمجھتے ہیں اور اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ یہی لوگ عزّت کے ساتھ جنّت میں رہیں گے۔

(۹) = اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ (۴۵) (پ ۲۱ - ۲۹ : ۴۵)۔

(ترجمہ) = تم پر جس کتاب کی وحی کی گئی ہے، اس کا اتباع کرو (نظامِ صلوٰۃ قائم کرو۔ بے شک صلوٰۃ کا قیام بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں سے باز رکھے گا اور اقتدارِ اعلیٰ اللہ کے قانون کو حاصل ہے (جس قسم کی) تم مصنوعی صلوٰۃ ادا کرتے ہو اور اللہ کا ذکر کرتے ہو، اس سے ہم (اللہ) خوب واقف ہیں۔

(۱۰) = وَالَّذِیْنَ یُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّا لَا نُضِیْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِیْنَ (۱۷۰) (پ ۹ - ۷ : ۱۷۰)۔

(ترجمہ) = جو لوگ کتاب یعنی اللہ کے ضابطۂ قوانین کو مضبوطی سے تھامے رہیں گے اور نظام صلوٰۃ کو قائم کریں گے تو ہم ان لوگوں کے اعمال کا اجر ضائع نہیں کریں گے۔ کیونکہ وہ اپنی زندگی اور معاشرے کو سنوارنے والے ہوں گے

(۱۱) = اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ یَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ ۖ فَعَسٰۤى اُولٰٓئِكَ اَنْ یَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِیْنَ (۱۸) (پ ۱۰ - ۹ : ۱۸)۔

(ترجمہ) = اللہ کی مسجدیں (یعنی نظامِ خداوندی کے مراکز) وہی لوگ آباد کرتے ہیں جو لوگ اللہ اور اس کے قانونِ مکافات اور حیاتِ اُخروی پر یقین رکھتے ہیں صلوٰۃ کا نظام قائم رکھتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں۔ اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے

Marfat.com

جو لوگ ایسے ہیں، انہی سے توقع کی جا سکتی ہے کہ وہ سعادت کی راہ پانے والے ہوں گے۔

(۱۲) = قَالُوْا يٰشُعَيْبُ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَآ اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِيْٓ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا ۭ اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِيْمُ الرَّشِيْدُ (۸۷) (پ ۱۲ - ۱۱ : ۸۷)۔

(ترجمہ) = اُنہوں نے کہا کہ اے شعیب کیا تیری صلوٰۃ (کا نظام) یہ حکم تجھے دیتا ہے کہ ہم ان معبُودوں کو چھوڑ دیں جن کی عبادت ہمارے اسلاف کرتے چلے آئے ہیں۔ یا یہ کہ ہم کو اپنے مال میں اپنے منشا کے مطابق تصرّف کرنے کا اختیار نہ ہو، بس تو ہی ہمدرد اور غمخوار اور راستباز آدمی رہ گیا ہے۔ (اور باقی سب ظالم اور جاہل ہیں)۔

(۱۳) = اِنَّنِيْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِيْ ۙ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ (۱۴) (پ ۱۶ - ۲۰ : ۱۴)۔

(ترجمہ) = (اے موسیٰ) بے شک وشبہ میں تیرا اللہ ہوں۔ میرے سوا کائنات میں کسی کا اقتدار و اختیار نہیں۔ اس لئے تو میری محکومیت اختیار کر اور میرے قانون اور نظام کو غالب کرنے کے لئے (نظام) صلوٰۃ قائم کر۔

(۱۴) = وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ۝ اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۭ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَي الْخٰشِعِيْنَ ۝ (پ ۱ - ۲ : ۴۲ تا ۴۵)

(ترجمہ) = حق پر باطل کا رنگ چڑھا کر حق کو مشتبہ نہ بناؤ (حق پر باطل کے پردے

Marfat.com

ڈال کر دنیا کو دھوکا نہ دو) اور اپنے مفاد کی خاطر دیدہ دانستہ حق کو چھپانے کی کوشش مت کرو (نظام) صلوٰۃ قائم کرو اور زکوٰۃ دو (تاکہ تم کو نظام کے قائم کرنے میں مدد ملے) اور اطاعت گذار لوگوں کے ساتھ تم بھی شامل ہو جاؤ۔ تم دوسروں کو تو بھلائی اور نیکی کی راہ اختیار کرنے کو کہتے ہو لیکن اپنے لئے یہ وعظ و نصیحت بھول جاتے ہو حالانکہ تم کتاب کی تلاوت کرتے ہو (یعنی تمہیں قوانین الٰہی کا علم ہے) پھر تم عقل و فکر سے کام کیوں نہیں لیتے۔ تم استقامت کے ساتھ نظامِ صلوٰۃ پر قائم ہو جاؤ تو تمہاری تمام مشکلات حل ہو جائیں گی۔ اگرچہ یہ کام سخت مشکل ہے۔ مگر اطاعت گذار بندوں کے لئے کچھ مشکل نہیں ہے۔

(۱۵) = فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ (۴) الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ (۵) الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ (۶) وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ (۷) (پ۳۰۔ ۱۰۷/۴)

(ترجمہ) = ایسے صلوٰۃ ادا کرنے والوں کی تباہی و بربادی ہے، جنہیں صلوٰۃ (نماز) کے مقصد کا علم نہیں۔ یہ صرف اُن کا دکھاوا ہے۔ (انہیں چاہیئے تھا کہ وہ ضروریاتِ زندگی کی اشیاء کو کھلا رکھتے) مگر انہوں نے ضرورت مندوں کو سامانِ زیست سے محروم کر رکھا ہے۔

(۱۶) = وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيفَةً وَّدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغَافِلِينَ (۲۰۵) إِنَّ الَّذِينَ عِندَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِهِ وَيُسَبِّحُونَهُ وَلَهُ يَسْجُدُونَ (۲۰۶) (پ۹ ۔ ۲۰۵ : ۲۰۶)

(ترجمہ) = اور اپنے رب کو صبح و شام اپنے دل میں یاد کرتا رہ۔ عاجزی سے اور ڈرتے ہوئے۔ اور ایسی آواز میں جو بلند نہ ہو۔ اور غفلت کرنے والوں

Marfat.com

مت ہونا۔ جو تیرے رب کے پاس ہیں۔ اس کی عبادت سے تکبر نہیں کرتے اور اس کی تسبیح کرتے ہیں۔ اور اسے سجدہ کرتے ہیں۔ یعنی صبح و شام اللہ کے قوانین کے پابند رہو دل کی گہرائیوں کے ساتھ کسی حالت میں بھی غافل نہ ہو جاؤ۔ اللہ کے مقربین کی حالت یہ ہوتی ہے کہ وہ اس کی اطاعت سے کبھی سرتابی نہیں کرتے۔ اور اس کے احکام کی تکمیل میں انتہائی جد و جہد کرتے ہیں اور صرف اسی کے قوانین کے سامنے جھکتے ہیں۔

(۱۷) = وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۙ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ۝ (پ ۳۰ - ۹۸ : ۵)۔

(ترجمہ) = اور ان کو اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا تھا کہ اللہ کی عبدیت، اور غلامی اختیار کریں۔ اطاعت اور محکومیت صرف قوانین خداوندی کی ہو۔ اس کے لئے اپنے دین کو خالص کریں (اصل حاکم اللہ ہے۔ حکم صرف اسی کا ہوگا) ہر طرف سے کٹ کر اور یکسو ہو کر نظام صلوٰۃ قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں (نوع انسانی کی نشوونما کا سامان بہم پہنچائیں۔ بس یہی دین محکم و نظام زندگی ہے جو انسانیت کے قیام کا ضامن ہو سکتا ہے۔

(۱۸) = اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ۝ فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ۝ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝ (پ ۳۰ - ۱۰۷ : ۱ تا ۳)

(ترجمہ) = کیا تو نے اس شخص کی حالت پر غور کیا (جو زبان سے تو اسلام کا اقرار کرتا ہے۔ لیکن عملاً) دین کی تکذیب کرتا ہے۔ جو کہ یتیم کو دھکے دیتا ہے اور محتاجوں کی نہ تو خود مدد کرتا ہے۔ نہ دوسروں کو ان کی معاشی

Marfat.com

حالت درست کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔

تشریح الفاظ: دین کے معنی قانون کی فرمانبرداری اور اطاعت۔ قانون۔ شریعت۔

یتیم = جو کوئی بے یار و مددگار رہ جائے۔ تنہا۔ اکیلا۔

مسکین = کمزور محتاج۔ جو دوسروں کی مدد کے بغیر کچھ نہ کر سکے۔

(۱۹) = رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللَّهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ ۙ يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ ۝ (پ ۱۸ - ۲۴ : ۳۷)۔

(ترجمہ) = ایسے لوگ جن کو تجارت اور خرید و فروخت اللہ کی یاد (اور قرآن مجید کے مطالعہ) سے اور صلوٰۃ کے قائم کرنے اور زکوٰۃ کی ادائیگی سے غافل نہیں کر دیتی۔ تو وہ ایسے دن سے لرزتے رہتے ہیں۔ جس میں بہت سے دل اور بہت سی آنکھیں الٹ جائیں گی۔

(۲۰) = يَتَسَاءَلُونَ (۴۰) عَنِ الْمُجْرِمِينَ (۴۱) مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ (۴۲) قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ (۴۳) وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ (۴۴) وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ (۴۵) وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّينِ (۴۶) (پ ۲۹ - ۷۴ : ۴۰/۴۵)

(ترجمہ) = مجرموں سے سوال کریں گے کہ تمہیں کیا چیز دوزخ میں لے گئی۔ مجرمین جواب دیں گے کہ ہم مصلّین میں سے نہ تھے (یعنی ہم انبیاء کرام کی پیروی نہیں کرتے تھے) اور ہم اُن لوگوں کے رزق کا سامان نہیں کرتے تھے جو کمائی کرنے کے قابل نہیں تھے (اس کے برعکس) ہم ان لوگوں میں شامل تھے جو باتیں بڑی بڑی بناتے تھے لیکن عملاً کچھ نہیں کرتے تھے اور روزِ جزا

Marfat.com

کو جھٹلاتے تھے۔

(۲۱) = فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰی ۝ وَلٰکِنْ کَذَّبَ وَتَوَلّٰی ۝ (پ ۲۹ - ۷۵/۳۲/۳۱)

(ترجمہ) = نہ تو (دینِ حق کی تصدیق کی اور نہ اطاعت کی، بلکہ اس کی تکذیب کرتا ہے۔ اور (خدا کے قوانین کی پابندی کی بجائے) گریز کی راہ اختیار کی۔

(۲۲) = فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا ۝ (پ ۱۶ - ۱۹: ۵۹)۔

(ترجمہ) = ان کے بعد ایسے ناخلف ان کے جانشین ہوئے جنہوں نے صلوٰۃ کو ضائع کر دیا (یعنی قوانین خداوندی کے اتباع کی بجائے) اپنے مفاد اور خواہشات کے پیچھے لگ گئے عنقریب بے راہ روی کی سزا پائیں گے

(۲۳) = اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ یُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّیْرُ صٰٓفّٰتٍ ؕ کُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِیْحَهٗ ؕ (پ ۱۸ - ۲۴: ۴۱)۔

(ترجمہ) = کیا تم نے غور نہیں کیا کہ اللہ (وہ ہے) کہ کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں جو کچھ بھی ہے سب کے سب اس کی تسبیح یعنی فرائض کی انجام دہی میں سرگرمِ عمل ہیں اور پر پھیلائے ہوئے پرند بھی ہر ایک اپنی صلاحیت (یعنی فریضۂ زندگی اور اپنی تسبیح (سعی و عمل کے دائرے) کو بھی جانتا پہچانتا ہے کہ اس کا فریضۂ حیات کیا ہے؟

(۲۴) = وَاِذَا قُرِئَ عَلَیْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا یَسْجُدُوْنَ (۲۱) السجدہ بَلِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا یُکَذِّبُوْنَ (۲۲) وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا یُوْعُوْنَ (۲۳) فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ (۲۴) اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ (۲۵) (پ ۲۴: ۸۴/۲۱/۲۵)

(ترجمہ) = اور جب اُن پر قرآن پڑھا جاتا ہے تو وہ اس کے سامنے سجدہ نہیں کرتے (یعنی اس کی تعلیم کے آگے سرِ تسلیم خم نہیں کرتے) بلکہ اس کی

Marfat.com

صداقتوں سے انکار کرتے اور اس کے قوانین کو جھٹلاتے ہیں۔ یہ بات اللہ پر خوب روشن ہے کہ یہ لوگ کیا کچھ جمع کر رہے ہیں (اے رسول) انہیں متنبہ کر دو کہ اس اندازِ زندگی کا نتیجہ بہت ہی الم انگیز ہوتا ہے۔ لیکن جو لوگ قوانینِ خداوندی پر یقین رکھ کر صلاحیت والے عمل کریں گے اُن کے لئے کبھی ختم نہ ہونے والا اجر ہے۔

(۲۵) = وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ (۱۵) السجدة (پ ۱۳ - ۱۳: ۱۵)

(ترجمہ) = اور اللہ ہی تو ہے جس کے آگے زمین و آسمان کی ہر چیز طوعًا و کرہًا سجدہ ریز ہے (پھر دیکھو) سب چیزوں کے سائے صبح (سے دوپہر تک ایک سمت اور دوپہر سے) شام (تک دوسری سمت میں رہتے ہیں۔ کیا کوئی اُن کی پابندی کو بدل سکتا ہے) یہ سب اسی اللہ کے قانون کے آگے سرِ تسلیم خم کئے ہوئے ہیں۔ طوعًا کے معنی ہیں کسی کام کو بطیب خاطر دل کی کشاد اور پسندیدگی سے کرنا۔ اور کرھًا کے معنیٰ ہیں کسی کام کو ناگوار اور دل کے جبر سے کرنا۔

(۲۶) = وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ وَّالْمَلٰٓئِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ (۴۹) يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ (۵۰) ع (۱۶: ۵۱)

(ترجمہ) = کائنات کی پستیوں اور بلندیوں میں جو بھی کچھ ہے سب اس اللہ کے حضور سجدہ ریز ہیں۔ آسمانوں اور زمین میں رہنے والی جاندار مخلوق ہو یا ملائکہ (کائناتی قوتیں) ان میں سے کسی کو بھی سرتابی کی مجال نہیں۔ وہ قوانینِ خداوندی کی محکمیت، جو ان پر محیط ہے، اس کی خلاف ورزی

Marfat.com

کے نتائج سے خائف رہتی ہیں۔ اس لئے جس راستہ پر انہیں لگایا گیا ہے وہ بے چون و چرا سر جھکائے اس پر چلتی رہتی ہیں۔ وہ اللہ کے حکم سے سرتابی نہیں کرتیں۔

(۲۷) = اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ ط (پ ۱۷ - ۲۲ : ۱۸)۔

(ترجمہ) = کیا تم دیکھتے نہیں کہ اللہ کے حضور سر بسجود ہیں وہ سب جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں۔ سورج اور چاند اور تارے اور پہاڑ اور درخت اور جانور اور بہت سے انسان (ترجمہ تفہیم القرآن)

سجدے سے مراد اطاعت میں جھکنا۔ حکم بجا لانا۔ سرِ تسلیم خم کر دینا۔ زمین و آسمان کی ہر مخلوق اس معنی میں اللہ کو سجدہ کر رہی ہے کہ وہ اس کے قانون کی مطیع ہے۔ اور اس کی مشیت سے بال برابر بھی سرتابی نہیں کر سکتی۔ (تفہیم القرآن۔ ج دوم ص ۱۵۱)

جو کہ آسمانوں میں اور زمین میں ہیں اور سورج چاند ستارے اور پہاڑ درخت، چوپائے اور تمام مخلوقات کے مطیع و فرمانبردار ہونے کے باوجود انسان جو خاص عقل بھی رکھتے ہیں وہ سب کے سب مطیع و فرمانبردار نہیں) اس میں سجدۂ فرمانبرداری سے مراد صرف تکوینی و تقدیری اطاعت نہیں بلکہ اختیاری اور ارادی اطاعت بھی ہے۔ (مفتی محمد شفیع رح۔ معارف القرآن۔ ج ۶ ص ۲۳۴)۔

(۲۸) = كَلَّا لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۩ (پ ۳۰ - ۹۶ : ۱۹)۔

(ترجمہ) = ہرگز ہرگز اس کی اطاعت (فرمانبرداری) نہ کرنا (بلکہ اللہ کے آگے)

Marfat.com

سجدہ ریز (یعنی اطاعت گذار و فرمانبردار ہو جا) اور یوں اللہ کا تقرب حاصل کر۔

(۲۹) = وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ (۴۷) وَإِذَا قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا يَرْكَعُوْنَ (۴۸) (پ ۲۹ - ۷۷ : ۴۷/۴۸) -

(ترجمہ) = تباہی ہے۔ اس روز جھٹلانے والوں کے لئے جب ان سے کہا جاتا ہے (کہ اللہ کے آگے) جھکو تو نہیں جھکتے۔ اللہ کے آگے جھکنے سے مراد صرف اس کی عبادت کرنا ہی نہیں ہے۔ بلکہ اس کے بھیجے ہوئے رسول اور اس کی نازل کردہ کتاب کو ماننا اور اس کے احکام کی اطاعت کرنا بھی اس میں شامل ہے۔ (تفہیم القرآن ۶/۲۱۷)۔

(۳۰) = فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ۙ (پ ۱۴ - ۱۵ : ۳۰)۔

(ترجمہ) = پھر فرشتوں نے سب کے سب مل کر سجدہ کیا (فرمانبرداری اختیار کی (تفسیر صدیقی بحر العلوم محمد عبد القدیر صاحب صدیقی)

صلوٰۃ کے معنی دین کے بھی ہیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

(پ ۱۲ - ۱۱ : ۸۷) کیا تیری صلوٰۃ تجھے یہ حکم دیتی ہے کہ ہم اسے چھوڑ دیں جس کی عبادت ہمارے باپ دادا کرتے چلے آرہے ہیں۔ یا ہم اپنے مال و دولت کو اپنی مرضی کے مطابق خرچ نہ کریں۔

(نزھتہ الاعین النواظر - لغات القرطین جلد اوّل ص ۱۳)

یہ معنی محیط اور اقرب الموارد نے بھی کئے ہیں۔ ابن قتیبہ کے نزدیک الصلوٰۃ کے معنی دین کے ہیں۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ سے ظاہر ہے:

(پ ۱۶ - ۱۹ : ۵۹) یعنی انبیاء کرامؑ کے بعد ایسے ناخلف پیدا ہوئے کہ انہوں نے صلوٰۃ کو ضائع کر دیا اور اپنے جذبات و خیالات (یعنی

Marfat.com

اپنی خواہشات کے پیچھے پیچھے چلنے لگ گئے)۔ گویا ان کا اپنی خواہشات کے پیچھے چلنا صلوٰۃ کو ضائع کر دینا ہے۔ اور قوانین خداوندی کے پیچھے چلنا صلوٰۃ کو قائم رکھنا ہے۔

(۱)۔ تفسیر قرطبی میں صلوٰۃ کے معنی احکام الٰہی سے وابستگی۔

(۲)۔ مفردات قرآن میں حضرت امام راغب کے نزدیک الصلوٰۃ کے معنی دُعا دینے، تحسین و تبریک اور تعظیم کرنے کے بھی ہیں۔ چنانچہ محاورہ ہے "صلیت علیہ" میں نے اسے دعا دی" بڑھایا اور نشوونما دی۔

(۳)۔ انبیاء کرام علیہم السلام کی پیروی اور اقتدار کے معنی بھی ہیں۔

(۴)۔ تفہیم القرآن میں جناب مودودی صاحبؒ نے لکھا ہے: کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے صلوٰۃ کا مقصد یہ ہے کہ وہ آپؐ پر بے حد مہربان ہے۔ آپؐ کی تعریف فرماتا ہے اور کام میں برکت دیتا اور نام کو بلند کرتا ہے۔ جب صلوٰۃ کا لفظ علیٰ کے ساتھ ہو تو کسی کی طرف محبت کے ساتھ متوجہ ہونا۔ تعریف کرنا۔ دل و جان سے ساتھ دینا۔ اور

(۵)۔ سلموا تسلیما کہنے کا مطلب یہ ہے کہ تم پوری طرح دل و جان سے ان کا ساتھ دو، اُن کی مخالفت سے پرہیز کرو اور ان کے سچے فرمانبردار بن کر رہو۔

(۶)۔ سجدہ کے معنی جھک جانا۔ فرمانبردار ہونا (پ ۱۴ - ۱۵: ۳۰)۔ کسی کے حکم پر سر تسلیم خم کر دینا۔ اطاعت قبول کرنا۔ (پ ۱۷ - ۲۲: ۱۸) تابع ہونا (اختیاری طور پر یا تسخیری طور پر) (پ ۔ ۶: ۵۵)۔

غریب القرآن لغات القرآن، مؤلفہ مرزا ابوالفضل بن فیاض علی شیرازی

Marfat.com

وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا ج (پ ۱۳ - ۱۲ : ۱۰۰) اس کے سامنے سجدہ ریز ہوگئے میں اظہار عاجزی مراد ہے اور بعض نے کہا ہے ۔ مراد سجدہ خدمت ہے ۔ (مفردات القرآن ۔ امام راغبؒ)

(۳۱) = اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (۵۶) (پ ۲۲ - ۳۳ : ۵۶)

(ترجمہ) = بے شک اللہ اور اس کے فرشتوں کی تائید و نصرت رسول کے شاملِ حال ہے ۔ اے جماعت مؤمنین تم بھی اپنے عمل پیہم سے اس کو تقویت پہنچاؤ اور اس کے دست و بازو بن جاؤ اور اس طرح اطاعت کرو جو اطاعت کرنے حق ہے ۔

(۳۲) = هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ط وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا (پ ۲۲ - ۳۳ : ۴۳)

(ترجمہ) = اللہ اور اس کے فرشتے تمہاری نصرت میں تمہارے ساتھ ہیں ۔ اور تمہیں مُبارکباد کہتے ہیں ۔ جس کا عملی نتیجہ یہ ہے کہ تمہیں تاریکیوں سے نکال کر نور (یعنی روشنی) میں لے آتے ہیں ۔ اللہ مؤمنین پر بہت ہی مہربان ہے ۔

(۳۳) = اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ق وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ (۱۵۷) (پ ۲ - ۲ : ۱۵۷) ۔

(ترجمہ) = یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے نشوونما دینے والے کے یہاں مستحقِ مُبارکباد ہیں ۔ اُنہیں اپنے رب کی تائید حاصل ہے ۔ اُنہیں کے لئے نشوونما کی فراوانیاں ہیں اور ان کا منزلِ مقصود پر پہنچ جانا یقینی ہے ۔

(۳۴) = وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ ط اَلَآ اِنَّهَا

Marfat.com

قُرْبَةٌ لَّهُمْ ط سَيُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ط اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (۹۹) ع (پ ۱۱ - ۹ : ۹۹)۔

(ترجمہ) = ان صحرا نشینوں میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو سچے دل سے اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور جو کچھ خرچ کرتے ہیں اسے تقرب یعنی بلند درجات کا ذریعہ سمجھتے ہیں اور رسولؐ صلعم کی طرف سے تحسین و آفرین کے خواہش مند ہیں۔ (یہ لوگ یقین رکھیں کہ) ان کو اللہ کے یہاں بلند مدارج حاصل ہوں گے اور اللہ ضرور ان کو اپنی رحمت میں داخل کرے گا۔ یقیناً اللہ درگذر کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

(۳۵) = خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ط اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ط وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ (۱۰۳) (پ ۱۱ - ۹ : ۱۰۳)۔

(ترجمہ) = اے نبی تم ان سے مالی امداد صدقہ وصول کرو۔ تاکہ اُن کی تطہیر و تزکیہ ہوجائے (یعنی تعلیم و تربیت سے قلب و دماغ روشن ہوجائیں۔ اور صلاحیتوں کی نشوونما کا انتظام بھی ہو) اور ان کی حوصلہ افزائی بھی کرو۔ کیونکہ یہ حوصلہ افزائی اور تحسین کے کلمات اُن کے لیے سوجب تسکین ہوں گے۔ بے شک اللہ ہر بات کا سننے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے

اب آپ غور فرمائیں کہ قرآن مجید میں صلوٰۃ کا مفہوم اور مقصد صرف اتنا ہی ہے جتنا کہ موجودہ دور کے ہم مسلمان سمجھتے ہیں یا کچھ اور بھی ہے؟

صلوٰۃ کا مطلب جہاں نماز ہے وہاں مقصد الفاظ کا صرف دہرا دینا نہیں، بلکہ ایک ایک لفظ سمجھ کر صمیم قلب کے ساتھ ادا کرنا ہے تاکہ ہمارے اندر اللہ کے سامنے جواب دہی کا یقین راسخ ہوجائے اور ہم کوئی ایسا کام

Marfat.com

نہ کر پائیں جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا سبب بن جائے۔ اور صلوٰۃ بے مقصد و بے معنی ہو جائے۔ زبان سے تو ہم کہتے یہ ہیں کہ جن پر تو نے انعام کیا ان کے راستے پر چلا۔ مگر چلتے گمراہ اور مغضوب لوگوں کے راستے پر ہیں یعنی ہم صرف نقالی کرتے ہیں۔ اتباع رسول سے بہت دور ہیں۔ یہ نماز اللہ کریم کی اطاعت گذاری اور فرمانبرداری کی ظاہری اور محسوس شکل ہے۔ اس اطاعت گذاری اور فرمانبرداری کا مقام مسجد ہے۔ صلوٰۃ بحالت خوف وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ ... الخ (پ۵-۴: ۱۰۱ تا ۱۰۳) حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى (۲: ۲۳۸ - ۲۳۹) وضوء اور تیمم (۵: ۶)۔

مساجد (۹: ۱۷) (۲: ۱۱۴) (۲۲: ۱۸) (۲: ۱۸۷) (۷: ۲۹ اور ۳۱) (۹: ۱۰۷) وغیرہ

مسجد کے حلقے میں رہائش پذیر لوگوں کو چاہئے کہ اپنا ایک امیر منتخب کریں اور ساتھ ہی ایک مجلسِ مشاورت بھی قائم کریں اس حلقہ کا بیت المال بھی ہونا چاہئے۔ تاکہ اس حلقے کے مسائل اللہ کے قوانین کے مطابق طے پاتے رہیں۔ پھر کچھ مسجدوں کی ایک جامع مسجد (یعنی ہیڈ کوارٹر) مقرر ہو تاکہ وسیع معاملات کا انتظام معروف طریقے سے انجام پا سکے اور یہی سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ ہے۔

اَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۪ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ ۪ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ (پ۔ ۲۵: ۳۸)۔ صلوٰۃ کو قائم کرتے ہیں اپنے معاملات آپس کے مشورے سے حل کرتے ہیں۔ جو رزق انہیں دے رکھا ہے اسمیں سے خرچ کرتے ہیں

Marfat.com

فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ (۳۰)

(پ۱۷ - ۲۲ : ۳۰) -

لہٰذا بتوں یعنی ایسے پتھر جن کو مقدس سمجھ لیا جاتا ہے) کی گندگی سے بچو اور جھوٹی باتوں سے پرہیز کرو - (ان سے بچنا انسان کے لئے ضروری ہے کیونکہ انسان کی خودداری اور شخصیت مجروح و برباد ہو جاتی ہے - کوئی عبث فعل (تم کو) نہ پیغمبر بنا سکتا ہے نہ کوئی صحابی کہے گا -

اَلْوَثَنُ - اس کی جمع اوثان ہے اور اوثان ان پتھروں کو کہا گیا ہے جن کی دورِ جاہلیت میں پرستش کی جاتی تھی - جو حرکت نہ کرے اسے بھی وثن کہتے ہیں

(مفردات القرآن امام راغبؒ)

Marfat.com

(۱۱) = ایمان لانے والوں کے لئے ہدایات

(۱) = وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ص وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ج وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ط كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ (۱۰۳) وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ط وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (۱۰۴) وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ط وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ (۱۰۵) (۱ پ ۴ - ۳ : ۱۰۳ تا ۱۰۵)

(ترجمہ) = تم سب اس نظام خداوندی (قرآن مجید) کے ساتھ مضبوط طور پر وابستہ رہو اور اُمت میں فرقہ پرستی نہ پیدا ہونے دو - اور اللہ کے اس احسان کو یاد کرو جو اس نے تم پر کیا - تم (ٹکڑوں میں بٹ جانے کی وجہ سے) ایک دوسرے کے دشمن تھے - اُس نے تمہارے دل جوڑ دیئے - اور اس کی مہربانی اور فضل کی وجہ سے تم آپس میں بھائی بھائی بن گئے - اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے کھڑے تھے - اللہ نے تم کو (قرآن مجید کی نعمت عطا فرما کر) اس گروہ کی آگ سے بچا لیا - اس طرح اللہ اپنے قوانین و ضوابط اور ان کے نتائج و ثمرات واضح طور پر بیان فرماتا ہے - تاکہ زندگی گذارنے کا صحیح راستہ تمہارے سامنے رہے - تم میں ایک ایسی جماعت ہونی چاہئے جو

Marfat.com

(قرآن) کی طرف دعوت دے (عملاً نافذ کرے) اور معروف (بھلائی) کا حکم دے اور بُرے کاموں سے رُوکدے۔ ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں اور کامیاب ہیں (انہی لوگوں کی سعی وعمل پروان چڑھتی ہے) اور تم ان لوگوں کی طرح نہ ہوجانا جو واضح قوانین آجانے کے بعد بھی اختلاف میں پڑکر فرقہ بندی میں مبتلا ہوگئے۔ انہی لوگوں کے لئے تکلیف دہ عذاب ہے (اسی سے قومیں ذلیل وخوار ہوکر تباہ وبرباد ہوجاتی ہیں)

(۲) = وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ۚ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعًا ۙ (۱۴۰)

(پ۵ - ۴ : ۱۴۰)۔

(ترجمہ) = اور اللہ نے تم پر اپنی کتاب میں (یہ حکم) نازل فرمایا ہے کہ "جب تم کہیں دیکھو یا سنو کہ آیاتِ خداوندی کا انکار کیا جارہا ہے اور ان کی ہنسی اڑائی جارہی ہے تو تم ایسی مجلس میں مت بیٹھو۔ جب تک کہ وہ اس کی باتیں چھوڑ کر دوسری باتوں میں نہ لگ جائیں۔ ورنہ تم بھی انہی جیسے ہوجاؤ گے۔ بلاشبہ اللہ منافقوں اور کافروں سب کو جہنم میں اکٹھا کرنے والا ہے۔

(۳) = مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ۭ وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ۭ (پ۶ - ۵ : ۳۲)

(ترجمہ) = جس کسی نے ناحق کسی انسان کو قتل کردیا" بجز قصاص کے یا زمین میں فساد روکنے کے" تو یوں سمجھئے کہ گویا اس نے پوری نوعِ انسانی کو ہلاک

Marfat.com

کر دیا - اور جس نے کسی ایک کی جان کو ہلاکت سے بچا لیا تو گویا اس نے تمام نوع انسانی کو زندگی عطا کر دی -

④ = یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ كَآفَّةً ۪ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ (۲۰۸)

(پ۲ - ۲ : ۲۰۸) -

(ترجمہ) = اے ایمان والو! تم پورے کے پورے یعنی مکمل طور پر اسلام میں داخل ہو جاؤ اور شیطان کے راستہ پر نہ چلو - بے شک وہ تمہاری ذات کا کھلا دشمن ہے -

(بلا ضرورت سوالات)

⑤ = اَمْ تُرِیْدُوْنَ اَنْ تَسْـَٔلُوْا رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُىِٕلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ یَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِیْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ (۱۰۸) (پ۱ - ۲ : ۱۰۸) -

(ترجمہ) = (اے مسلمانو!) کیا تم بھی یہ چاہتے ہو کہ اپنے رسول سے ایسے سوالات کرو جیسے کہ اس سے قبل موسیٰ سے کئے گئے تھے (وہ بلا ضرورت باریکیاں نکالتے تھے) ایمان کی نعمت پا کر جو کوئی بھی کفر سے بدل دے گا تو یقیناً وہ سیدھے راستے سے بھٹک گیا اور فلاح و کامیابی کی منزل اس پر گم ہو گئی -

⑥ = یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْیَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ وَاِنْ تَسْـَٔلُوْا عَنْهَا حِیْنَ یُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ (۱۰۱)

Marfat.com

قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا كٰفِرِيْنَ (۱۰۲) (پ ۷ - ۵ : ۱۰۱ تا ۱۰۲)

(ترجمہ) = اے ایمان والو! تم ایسی چیزوں کے بارے میں سوال مت کیا کرو کہ اگر وہ تمہارے لئے ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں ناگوار ہوگا۔ اور اگر تم اُن کی بابت اس وقت، جبکہ قرآن نازل کیا جا رہا ہو۔ سوال کرو گے تو وہ تم پر ظاہر کر دی جائیں گی۔ ان (باتوں کے پُوچھنے سے) اب تک اللہ نے درگذر فرمایا ہے اور اللہ بڑا بخشنے والا بردبار ہے۔ البتہ تم سے پہلے ایک گروہ نے ایسی باتوں کے متعلق پوچھا تھا پھر (جب وہ ظاہر کر دی گئیں تو وہ اِن باتوں سے انکار کر گئے اور عمل نہ کر سکے)۔

⑦ = وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى (۴۰) فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ط (پ ۳۰ - ۷۹ : ۴۰/۴۱)۔

(ترجمہ) = جو شخص اس بات کا خیال کر کے ڈرا کہ مجھے ایک روز اللہ تبارک و تعالیٰ کے سامنے حساب کے لئے کھڑا ہونا ہے۔ اور اسی ڈر سے اپنے نفس کی خواہش پر نہ چلا بلکہ اسے روک کر اپنے قابو میں رکھا اور احکامِ الٰہی کا تابع بنایا تو اس کا ٹھکانا بہشت کے سوا اور کہیں نہیں۔

⑧ = يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (۲۰۰) ع (پ ۴ - ۳ : ۲۰۰)۔

(ترجمہ) = اے ایمان والو! تکالیف برداشت کرنے کی قوت پیدا کرو اور ہر حال میں ثابت قدم رہو اور باہمی ہمدردی و اخوت کے ساتھ باہمی ربط رکھو اور خشیتِ الٰہی کا دامن کبھی ہاتھ سے نہ چھوٹنے پائے۔ تاکہ تمہیں کامیابی حاصل ہو۔

Marfat.com

⑨ = وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ط وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ (۱۵۵) الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ (۱۵۶) اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ق وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ (۱۵۷) (پ ۲ - ۲ : ۱۵۵/۱۵۷)

(ترجمہ) = اور ہم تمہیں خوف، بھوک، اور مال و متاع اور جان اور پھلوں کے نقصان سے آزمائیں گے (اور پھر جو اس آزمائش میں پورا اترا تو) ان صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنا دو کہ یہ وہ لوگ ہیں جبکہ ان پر کوئی مصیبت آپڑتی ہے (تو وہ اللہ کی طرف رجوع کرتے ہوئے) کہتے ہیں کہ ہم تو اللہ ہی کے لئے ہیں اور اسی کی طرف (ہمیں) لوٹ کر جانا ہے۔ ایسے لوگوں پر الطاف و کرم و آفرین و رحمت ہے ان کے رب کی طرف سے اور خوشخبری اور کامیابی ان راستوں پر چلنے والوں کے لئے مقدر ہو چکی ہے۔

⑩ = اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ط ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ۝ (پ ۱۲ - ۱۱ : ۱۱۴)۔

(ترجمہ) = اس میں کچھ شک نہیں کہ بھلے اور نیک کام برے کاموں کا ازالہ کر دیتے ہیں یہ نصیحت ان لوگوں کے لئے ہے جو اسے قبول کرتے ہیں۔

⑪ = وَيَزِيْدُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اهْتَدَوْا هُدًى ط وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ مَّرَدًّا ۝ (پ ۱۶ - ۱۹/۷۶)

(ترجمہ) = جو لوگ صحیح راستے پر چلتے ہیں، ان کے لئے راستے اور کشادہ ہو جاتے ہیں (یعنی ان کی فلاح و سعادت بڑھتی جاتی ہے) اور تمہارے پروردگار

Marfat.com

کے حضور تو باقی رہنے والی نیکیاں اور صلاحیت بخش کام ہیں۔ ثواب کے اعتبار سے بھی اور نتیجہ کے اعتبار سے بھی بہتر ہیں۔

(۱۲) = يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ (۶) (پ ۲۶ - ۴۹: ۶)۔

(ترجمہ) = اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اگر کوئی فاسق تمہارے پاس خبر لائے تو تم تحقیق کر لیا کرو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم کسی گروہ کو نادانستہ نقصان پہنچا بیٹھو اور پھر اپنے کیے پر پشیمان ہو۔

(۱۳) = وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۖ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ (۲) (پ ۶ - ۵: ۲)۔

(ترجمہ) = اُن تمام اُمور میں جو انسانیت کی فلاح و بہبود کی راہیں ہیں نیکی اور خدا ترسی میں ایک دوسرے سے تعاون کرو۔ لیکن ان کاموں میں کبھی تعاون نہ کرو جو اللہ کی قائم کردہ حدود سے تجاوز کا باعث ہوں۔ یا انسانی فلاح و ترقی میں رکاوٹ بن جائیں۔ اللہ سے ڈرتے رہو۔ اس کی گرفت بڑی سخت ہے۔

(۱۴) = يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ (۲۶) وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا عَظِيْمًا (۲۷) يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ ۚ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا (۲۸) (پ ۵ - ۴: ۲۶ تا ۲۸)۔

Marfat.com

(ترجمہ) = اللہ چاہتا ہے کہ تم پر اپنے طریقوں کو واضح کردے اور انہی طریقوں پر تمہیں چلائے جن کی پیروی تم سے پہلے گذرے ہوئے (انبیاءؑ اور صالحین) کرتے تھے۔ وہ اپنی رحمت کے ساتھ تمہاری طرف متوجہ ہونے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اور وہ سب کچھ جاننے والا اور حکمت والا ہے اور وہ تم پر رحمت کے ساتھ توجہ کرنا چاہتا ہے مگر جو لوگ خود اپنی خواہشاتِ نفس کی پیروی کر رہے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ تم راہِ راست سے ہٹ جاؤ بلکہ اور دُور نکل جاؤ۔ اللہ تم پر سے پابندیوں کو ہلکا کرنا چاہتا ہے۔ کیونکہ انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے۔

(۱۵) = يُرِيدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ (پ۲-۱۸۵/۲)

(ترجمہ) = اللہ تمہارے ساتھ آسانی اور نرمی کا ارادہ رکھتا ہے۔ اور وہ نہیں چاہتا کہ تم (کسی سختی اور مصیبت میں پڑو۔

(۱۶) = وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهُ إِلَى اللّٰهِ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّي عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ (۱۰) (پ۲۵-۴۲ : ۱۰)-

(ترجمہ) = تمہارے درمیان جس معاملہ میں بھی اختلاف ہو تو اس کا فیصلہ کرنے والا اور حکم دینے والا اللہ ہی ہے۔ وہی میری نشوونما کرتا ہے۔ اسی پر میں نے بھروسہ کیا اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

(۱۷) = لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَىٰ وَزِيَادَةٌ ۖ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوهَهُمْ قَتَرٌ وَلَا ذِلَّةٌ ۚ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ (۲۶) (پ۱۱ - ۱۰ : ۲۶)-

(ترجمہ) = جو لوگ نیکی اور بھلائی کا کام کرتے ہیں، انہیں صرف اتنا ہی بدلہ نہیں ملتا بلکہ اس سے زیادہ ہی ملے گا اور نہ تو ان کے چہروں پر ذِلّت اور محرومی کی

Marfat.com

کوئی نشانی ہوگی اور نہ رسوائی کا کرب انگیز عذاب ہوگا۔ ایسے ہی لوگ جنت والے ہوں گے اور اس جنت میں ان پر کبھی خزاں نہیں آئے گی اور اس کے برعکس جن لوگوں نے برائیاں کمائیں تو برائی کا نتیجہ اس کی مناسبت جیسا نکلے گا۔ اور ان پر خواری چھا جائے گی۔ اللہ کے قانونِ احتساب سے اُنہیں بچانے والا کوئی نہ ہوگا۔ ان کے چہروں پر اس طرح سیاہی چھا جائے گی گویا اندھیری رات کا ایک ٹکڑا اُن کے چہروں پر مڑھ دیا گیا ہو۔ سو ایسے ہی لوگ جہنمی ہیں اور جہنم میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

(۱۸) = وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ (۳۷) وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۪ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ ۪ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ (۳۸) وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ (۳۹) وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ (۴۰)

(پ۲۵۔ ۴۲: ۳۶ تا ۴۰)۔

ترجمہ)= جو لوگ ایسے جرائم سے بچتے ہیں جو انسانی ذات یا شخصیت کو مجروح کر دیں۔ اور بے حیائی کے کاموں سے اجتناب کرتے ہیں۔ اور اگر غصہ آجائے تو درگذر اور چشم پوشی سے کام لیتے ہیں اور پھر جو اپنے رب کے قوانین کی پابندی کرتے ہیں۔ صلوٰۃ قائم کرتے ہیں۔ اپنے معاملات آپس کے مشورے سے چلاتے ہیں۔ ہم نے جو کچھ بھی انہیں رزق

Marfat.com

دے رکھا ہے اس میں سے (اللہ کے فرمان کے مطابق خرچ کرتے ہیں۔
جہاں پر زیادتی کی جاتی ہے تو اس کا مقابلہ کرتے ہیں۔ برائی کا بدلہ ویسی ہی
برائی ہے (کیونکہ جرم کی سزا اس جرم کے مطابق ہونی چاہیئے) پھر جو کوئی معاف
کردے اور اصلاح بھی ہو جائے تو اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے۔ بے شک
اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔

(۱۹) = یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا (۷۰)
یُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَ مَنْ یُّطِعِ
اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا (۷۱) (پ - ۲۲ : ۷۰)

(ترجمہ) = اے ایمان والو! اللہ کے احکام کی پابندی کرتے ہوئے بُرے کاموں
سے بچو اور جو بات کرو ٹھیک اور صاف واضح کیا کرو۔ اس طرح
اللہ تمہارے سب کام سنوار دے گا۔ اور تمہاری بھول چوک اور
لغزشوں سے درگذر فرمائے گا۔ اور ان کے مضر اثرات سے بچا دیگا۔
اور جو اللہ اور اس کے رسول (نظام خداوندی) کی اطاعت کرے گا،
اسے کامرانی و شادمانی نصیب ہوگی

(۲۰) = یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَا تَوَلَّوْا
عَنْهُ وَ اَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ (۲۰) (پ - ۹ : ۲۰)

(ترجمہ) = اے جماعت مؤمنین اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ اور
اس کے احکام جبکہ تم سُن رہے ہو، گریز کی راہیں نہ نکالو۔

(۲۱) = اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْكُمْ ج
وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (۱۰) یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ وَ لَا

Marfat.com

نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ج وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا
بِالْاَلْقَابِ ط بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ج وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ
هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝۱۱ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ز اِنَّ بَعْضَ
الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ط اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ
يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ط وَاتَّقُوا اللّٰهَ ط اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ۝۱۲

(پ ۲۶ - ۴۹ : ۱۱/۱۲)۔

(ترجمہ) = مومن ایک دوسرے کے بھائی بھائی ہیں۔ لہٰذا اپنے بھائیوں کے درمیان صلح صفائی کرادیا کرو انصاف کے ساتھ اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ اللہ تم پر رحمت فرمائے۔ اے ایمان والو! تمہارا ایک گروہ دوسرے گروہ کا مزاق نہ اڑائے۔ نہ اسے حقیر سمجھے نہ ذلیل کرنے کی کوشش کرے ہوسکتا ہے کہ وہ لوگ تمہاری جماعت کے لوگوں سے بہتر ہوں۔ نہ تو تمہارے مرد ایسا کریں نہ تمہاری عورتیں دوسری عورتوں کا مزاق اڑائیں۔ ہوسکتا ہے کہ وہ اُن سے بہتر ہوں۔ تم ایک دوسرے کے خلاف نہ تو عیب جوئی کرو نہ طعن و تشنیع کرو اور نہ ایک دوسرے کو اُلٹے پلٹے یا بُرے ناموں سے پکارو۔ (ایمان لانے کے بعد (بلند اخلاق کا مظاہرہ کرنا چاہیئے) فسق میں نام پیدا کرنا یہ بہت ہی بُری بات ہے۔ اگر وہ اس قسم کی روش کو ترک نہیں کریں گے تو وہ مجرم و ظالم قرار دیئے جائیں گے۔ اے ایمان والو! (لوگ لگائی بجھائی کرتے رہتے ہیں، تم محتاط رہو اور ایک دوسرے کے متعلق حسنِ ظن سے کام لو اور) بدگمانی سے اجتناب کرو کہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں اور نہ ایک دوسرے کے رازوں کی ٹوہ میں لگے رہو نہ عیب تلاش کرو،

Marfat.com

اور نہ ایک دوسرے کی غیبت کرو۔ کیا تم یہ بات پسند کرو گے کہ تم اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھاؤ۔ بلاشبہ اس سے تمہیں سخت گھٹن پیدا ہوگی۔ اگر کہیں غلطی کر بیٹھے تو نادم ہو کر اپنی اصلاح کر لو۔ ڈرو اللہ سے (جو) توبہ قبول کرنے والا رحیم ہے

(۲۲) = لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ (۹۳) (پ۷- ۵:۹۳)

(ترجمہ) = ان لوگوں پر جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اس بارے میں کوئی گناہ نہیں کہ وہ کیا کھاتے پیتے رہتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ ان چیزوں سے بچیں، جن سے انہیں روک دیا گیا ہے۔ اس طرح اپنے ایمان و کردار کا عملی ثبوت دیں پھر اپنے ایمان و عمل میں آگے بڑھیں۔ جس چیز سے روکا جائے اس سے رک جائیں اور جو فرمان الٰہی ہو اس پر چلیں۔ پھر خدا ترسی کے ساتھ نیک رویہ رکھیں۔ اللہ نیک کردار لوگوں کو پسند فرماتا ہے۔

(۲۳) = اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا (پ۱۵- ۱۸:۴۶)

(ترجمہ) = مال اور اولاد تو دنیوی زندگی کی زینت ہیں اور باقی رہنے والی تو نیکیاں اور بھلائیاں ہیں جو تیرے رب کے نزدیک نتیجہ خیز ہیں (انہی اچھے اعمال سے ہی) بہتر اُمید وابستہ کی جا سکتی ہے۔

Marfat.com

⑫ = تم بہترین اُمّت ہو مگر کیسے؟

(۲۴) = وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ط (پ۲ - ۲ : ۱۴۳)

(ترجمہ) = اور اسی طرح ہم نے تمہیں اُمّتِ وسط بنایا۔ (یعنی ایک ایسی اعلیٰ اور اشرف افراط و تفریط سے محفوظ اُمّت جو عدل و انصاف کی روِش پر قائم ہو، جو دنیا کی قوموں کے درمیان سربراہ کی حیثیت رکھتی ہو۔ جس کا تعلق سب کے ساتھ انصاف پر مبنی ہو) تاکہ اقوامِ عالم کے اعمال کی محاسب و نگراں ہو۔ اور رسُول تمہارے اعمال و کردار کا نگراں ہوگا۔ وَسَط کے معنیٰ درمیان۔ سین اگر زبر کے ساتھ ہو تو اس کے معنیٰ ہوں گے اعتدال کی مناسبت سے ہر عمدہ اور بہترین چیز (راغب) اُمَّةً وَسَطًا کے معنیٰ تمام قوموں کے لئے ہدایت کا مرکز (غریب القرآن) امت وَسَط کا لفظ اس قدر وسیع معنویت اپنے اندر رکھتا ہے کہ کسی دوسرے لفظ سے اس کے ترجمہ کا حق ادا نہیں کیا جا سکتا۔ اس سے مُراد ایک ایسا اعلیٰ و اشرف گروہ ہے جو عدل و انصاف اور جو توسط کی روش پر قائم ہو جو دنیا کی قوموں کے درمیان صدر کی حیثیت رکھتا ہو۔ جس کا تعلق سب کے ساتھ یکساں حق اور راستی کا ہو۔ اور ناحق و نارواتعلق کسی سے نہ ہو۔ (تفہیم القرآن ج اوّل ص۱۱۹)۔

(۲۵) = كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ط (پ۴ - ۳ : ۱۰۹)

Marfat.com

(ترجمہ)= تم وہ بہترین اُمّت ہو جسے نوع انسانی کی فلاح اور بہبود کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر تمہارا فریضہ ہے (یعنی تم ان باتوں کا حکم دیتے ہو جنہیں قرآن مجید صحیح تسلیم کرتا ہے۔ اور ان باتوں سے روکتے ہو جو اس کے نزدیک ناپسندیدہ ہیں۔ اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو

(۲۶) = وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ (۱۸۱) ع

(پ۹ - ۷ : ۱۸۱) -

(ترجمہ)= اور ہماری مخلوق میں ایک اُمّت (گروہ) ایسا بھی ہے جو حق کے ساتھ دوسروں کی رہنمائی کرتے ہیں اور اس کے ذریعہ عدل و انصاف کے ساتھ فیصلے کرتے ہیں۔

اَلْخَيْرَ - وہ ہے جو سب کو مرغوب ہو۔ مثلاً عقل، عدل، فضل اور تمام مفید چیزیں جو ہر حال میں اور ہر ایک کے نزدیک پسندیدہ ہو۔ نعمت کثیر مال و متاع۔ راحت۔ نیکی۔ بھلائی۔ صلاحیت (راغب) قرآن مجید بھی خیر کثیر ہے

(۲۷) = ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۙ (پ۱۰ - ۸ : ۵۳)

(ترجمہ)= یہ (سلوک) اس لئے ہوا کہ اللہ جب کسی قوم کو نعمت دیتا ہے تو اس وقت تک اس نعمت کو بدبختی سے نہیں بدلتا جب تک کہ وہ خود اپنی اپنی خوش حالی کو بدحالی سے نہیں بدل دیتے۔ اللہ ہی سمیع اور علیم ہے۔

(۲۸) = اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۗ وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ (۱۱) (پ۱۳ - ۱۳ : ۱۱) -

(ترجمہ)= (یاد رکھو) اللہ اس وقت تک کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا جب تک

Marfat.com

وہ قوم اپنی حالت خود نہیں بدلتی۔ اور جب اللہ کسی قوم کو سزا دینے کا فیصلہ کرلیتا ہے۔ اس کے (کرتوتوں کی بناء پر) تو وہ سزا کسی طور پر بھی ٹالی نہیں جا سکتی۔ ایسے لوگوں کا اللہ کے سوا کوئی دوست نہیں۔

(۱۳) فرشتوں کا نزول

(۲۹) = اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ (۳۰) نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُکُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ ج (پ۲۴۔ ۴۱: ۳۱/۳۰)۔

(ترجمہ) = جن لوگوں نے کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے اور پھر وہ اس پر ثابت قدم رہے یقیناً ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ اور ان سے کہتے ہیں کہ نہ ڈرو نہ غم کھاؤ بلکہ خوش ہو جاؤ اس جنت کی بشارت سے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے ہم اس دنیا کی زندگی میں بھی تمہارے ساتھی ہیں اور آخرت میں بھی (تمہارے ساتھی ہوں گے)۔

(۳۰) = یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ارْکَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّکُمْ وَافْعَلُوا الْخَیْرَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ (۷۷) وَجَاھِدُوْا فِی اللّٰہِ حَقَّ جِھَادِہٖ ط ھُوَ اجْتَبٰکُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَیْکُمْ فِی الدِّیْنِ مِنْ حَرَجٍ ط مِلَّۃَ اَبِیْکُمْ اِبْرٰھِیْمَ ط ھُوَ سَمّٰکُمُ الْمُسْلِمِیْنَ ۙ مِنْ قَبْلُ وَفِیْ ھٰذَا لِیَکُوْنَ الرَّسُوْلُ شَھِیْدًا عَلَیْکُمْ وَتَکُوْنُوْا شُھَدَآءَ عَلَی النَّاسِ ج فَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰہِ ط ھُوَ مَوْلٰکُمْ ج فَنِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ (۷۸) (پ۱۷۔ ۲۲: ۷۸/۷۷)۔

Marfat.com

(ترجمہ)= اے ایمان والو! (تم دنیا میں ایک منتخب مقام رکھتے ہو) تم اس اللہ کی عبودیت (اور محکومیت) اختیار کرو۔ اسی کے آگے جھکو (اسی کے قوانین کی اطاعت اور فرمانبرداری کرو) اسی کی غلامی اختیار کرو۔ اور اس طرح کام کرو جس سے نوعِ انسانی کا بھلا ہو۔ فلاحی کام کرنے سے تمہاری فلاح ہوگی۔ اللہ کی راہ میں جہاد کرو جیسا کہ جہاد کرنے کا حق ہے۔ اس نے تمہیں پسند فرمایا ہے۔ اور تم پر دین کی تنگی نہیں رکھی گئی۔ یہ تمہارے باپ ابراہیمؑ کا دین ہے۔ عالمگیر وسعتوں کا مالک اسی (اللہ) نے تمہارا نام پہلے بھی مسلم رکھا اور اس "قرآن" میں بھی یہی نام تجویز فرمایا۔ (اس نظام کے قیام کا عملی پروگرام یہ ہے) کہ تمہارے اعمال کی نگرانی رسول کرے گا (اور پھر اس کا قائم مقام) اور تم تمام نوعِ انسانی کے اعمال کی نگرانی اور محاسبہ کرو گے۔ اس کے لئے تم نظام صلوٰۃ قائم کرو اور نوعِ انسانی کی نشوونما (نظامِ زکوٰۃ) کا سامان بہم پہنچاؤ اور خدا کے نازل کردہ ضابطۂ قوانین (قرآن مجید) کو تھامے رکھو اور یاد رکھو صرف اللہ ہی تمہارا کارساز و نگراں و حاکم ہے۔ وہ بہت ہی اچھا کارساز اور بہت بہتر مددگار ہے۔

Marfat.com

۱۴ = قرآنی معاشرے کا انداز

۱ = عباد الرحمٰن : (۲۵ : ۶۳) - (پ ۱۹)

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ
الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا (۶۳) وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا
وَّقِيَامًا (۶۴) وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ق
اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ق (۶۵) اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا
وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ
ذٰلِكَ قَوَامًا (۶۷) وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ
وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ج
وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا (۶۸) يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا (۶۹) اِلَّا مَنْ تَابَ وَ
اٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ
حَسَنٰتٍ ط وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا (۷۰) وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا
فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا (۷۱) وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ
الزُّوْرَ ۙ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا (۷۲) وَالَّذِيْنَ اِذَا
ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّعُمْيَانًا (۷۳)۔
وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا
قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا (۷۴) اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ
الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا (۷۵)۔

Marfat.com

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّ مُقَامًا (۷۶) قُلْ مَا
يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ ۚ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ
فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا (۷۷) ع (پ ۱۹ - ۲۵ : ۶۳ تا ۷۷) -

(ترجمہ) = (۱) - اللہ کے (مقبول و پسندیدہ) بندے وہ ہیں (جو اللہ کی محکومیت اختیار کر لینے کے بعد) زمین پر متانت و انکساری سے چلتے ہیں۔ اور جب جاہل لوگ ان کے ساتھ جہالت سے پیش آتے ہیں تو وہ ان سے امن و سلامتی و کشادہ ظرفی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

(۲) - اور یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے رب کے سامنے سجدہ اور قیام کی حالت میں راتیں بسر کرتے ہیں۔ (اللہ کی اطاعت اور نظامِ خداوندی کے قیام کے لئے راتوں کو باہم مشورے کرتے رہتے ہیں۔

(۳) - اور ان کی فریاد یہ ہوتی ہے کہ اے ہمارے پروردگار ہمیں جہنم کے عذاب سے بچالے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جہنم کا عذاب تباہ کن ہے۔ اور بُری قیامگاہ خواہ تھوڑی دیر کے لئے ہو یا مستقل ہو۔

(۴) - اور یہ لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ جب خرچ کرتے ہیں تو بے جا اسراف سے بچتے ہیں اور بخل بھی نہیں کرتے بلکہ اعتدال کی راہ اختیار کرتے ہیں۔ اور اس پر قائم رہتے ہیں۔

(۵) - اور جو اللہ کے سوا کسی اور کے آگے دستِ سوال دراز نہیں کرتے۔ (اطاعت اور محکومیت صرف اللہ کی اختیار کرتے ہیں) اور کسی انسان کی زندگی کو ختم نہیں کرتے۔ بجز اس کے کہ انہیں حق و انصاف کی خاطر ایسا کرنا پڑ جائے۔

(۶) - اور نہ ہی زنا کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اور جو ایسا کرے گا وہ خود

Marfat.com

مضمحل ہوکر تباہی و بربادی میں پڑجائے گا۔ اور یہ عذاب دہرا ہوگا (یعنی) دنیا میں بھی اور قیامت کے دن بھی اہانت کے ساتھ ہمیشہ عذاب میں رہے گا۔

(۷) - ہاں البتہ جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور صلاحیت والے عمل کرے تو اللہ اس کی برائیوں اور ناہمواریوں کو بھلائیوں اور خوش گواریوں میں بدل دے گا۔ اللہ بڑا ہی بخشش کرنے والا اور رحمت والا ہے۔

(۸) - اور جو توبہ کرے یعنی برائیوں سے رُک جائے اور صالحانہ عمل کرے (اور اللہ کے احکام پر سرگرم عمل ہوجائے) وہی شخص اللہ کی طرف صحیح رجوع کرنے والا ہے اور . . .

(۹) - جو لوگ جھوٹی و فریب کارانہ گواہی نہیں دیتے اور ایسی مجلسوں میں بھی نہیں بیٹھتے جہاں جھوٹی فریب کاری کی باتیں ہوتی ہوں اور اُنہیں ایسے مقامات سے گذرنا پڑجائے، جہاں بے ہودہ باتیں ہورہی ہوں - تو شریفانہ انداز سے چشم پوشی کرتے ہوئے گذر جاتے ہیں۔

(۱۰) = اور جب اُن کے سامنے اللہ کی آیات (قوانینِ خداوندی) بیان کی جاتی ہیں (تو عقل و بصیرت کے بغیر محض جذباتی ہوکر اندھوں بہروں اور گونگوں کی طرح ان آیات پر نہیں گرتے (بلکہ سوچ سمجھ کر ان پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔

(۱۱) = اور اللہ سے یہ آرزو کرتے ہیں کہ (الٰہی) ہم کو ہماری بیویوں کی طرف سے دل کا چین اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما

Marfat.com

اور ہم کو پرہیزگاروں کا امام بنادے۔

(۱۲)= انہی لوگوں کو جنّت میں ان کی استقامت کے بدلے میں بلندیاں اور فراوانیاں دی جائیں گی اور ہر سمت سے امن و سلامتی کی صدائیں ان کا استقبال کریں گی۔

(۱۳)= اور (مندرجہ بالا صفات کے لوگ) وہاں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے کیسی اچھی رہنے اور بسنے کی جگہ ہے وہ۔

(۱۴)= (اب ان مخالفین سے کہدو) کہ میرے رب کو کچھ پرواہ نہیں اگر اللہ کو نہیں پکارتے یا اس کے احکام کی پابندی نہیں کرتے تو نہ کرو۔ تم تکذیب کر چکے ہو، عنقریب یہ تباہی تمہارے سامنے آکر رہے گی۔

(۲)= لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ ۚ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ۗ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ۗ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ (۱۷۷) (پ ۲ - ۲:۱۷۷)۔

(ترجمہ)= نیکی محض یہ نہیں کہ تم اپنا منہ مشرق یا مغرب کی طرف کرلو۔ نیکی تو ان لوگوں کی نیکی ہے جو اللہ پر آخرت یعنی جزا و سزا کے دن پر، ملائکہ پر، آسمانی کتابوں اور اللہ کے تمام نبیوں پر ایمان لاتے ہیں اور اللہ کی محبت میں اپنا مال رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں (پر خرچ کرتے ہیں اور) ...

Marfat.com

مسافروں کے آرام و آسائش کا خیال رکھتے ہیں) اور سائلوں (کی ضرورت پوری کرتے ہیں) اور غلاموں کے آزاد کرانے کے لئے خرچ کرتے رہتے ہیں۔ صلوٰۃ قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ اور جب بھی وعدہ کریں تو اپنے وعدہ کو پورا کرتے ہیں۔ تنگی اور مصیبت کی حالت میں ہو یا خوف و ہراس کا وقت ہو، ہر حال میں مستقل مزاج اور ثابت قدم رہتے ہیں۔ بلاشبہ ایسے ہی لوگ راست باز اور تقویٰ اختیار کرنے والے ہیں۔

(۳)= قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ج وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ط نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ج وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ج وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ط ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ (۱۵۱) وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ج وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ج وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ج وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ط ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ (۱۵۲) وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ج وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ط ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ (۱۵۳)

(پ ۸ - ۶ : ۱۵۱ تا ۱۵۳)۔

(ترجمہ)= اے پیغمبر ان سے کہدو کہ آؤ میں تمہیں (کلام الٰہی میں سے) پڑھکر سناؤں جو کچھ تمہارے رب نے تم پر حرام کیا ہے۔

(۱)۔ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا۔

(۲)۔ والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا (وہ پڑھاپے کی وجہ سے بھی،

Marfat.com

تمہاری مدد اور نگرانی کے محتاج ہیں)۔

(۳)= اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرنا ہم تمہیں بھی روزی دیتے ہیں اور انہیں بھی دیں گے۔ (ہمارا قانون ایسا ہے کہ جو بھی اس کی پابندی کرے گا، اسے ہم سامانِ زیست مہیّا کریں گے)۔

(۴) = خواہشات یعنی بے حیائی کے قریب نہ بھٹکنا خواہ وہ کھلی بے حیائی ہو یا پوشیدہ۔

(۵)= کسی جان کو جسے خدا نے واجب الاحترام قرار دیا ہے ناحق قتل نہ کرنا (قتل نفس سنگین جرم ہے) سوائے اس کے کہ انصاف اور عدل کی خاطر ایسا کرنا پڑے۔

یہ ہیں وہ اہم امور جن کی اللہ نے تمہیں وصیّت فرمائی ہے۔ تاکہ تم عقل و دانش سے کام لے کر (عمل پیرا ہو جاؤ) (علاوہ ازیں اس کا فرمان یہ بھی ہے کہ) :-

(۶)= یتیموں کے (جو معاشرے میں تنہا رہ جائیں) مال کو ہاتھ نہ لگاؤ۔ مگر ایسی صورت میں کہ خود ان کے فائدے اور نگہداشت کے لئے عمدہ طریقہ سے خرچ کرنے کی ضرورت پیش آجائے۔ اور یہ ضرورت اس وقت تک جب کہ وہ جوانی کی عمر کو پہنچ جائیں۔

(۷)= ماپ تول (اور معاشی معاملات) کو حق و انصاف سے پورا کرو (یاد رکھو یہ پابندیاں خواہ مخواہ کی نہیں ہیں اس سے تمہاری شخصیت عظیم ہوگی اور کردار بلند ہوگا) ہم کسی پر اس کے مقدور سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتے۔

(۸) = اور تم جب کوئی بات کہو عدل و انصاف کو سامنے رکھو خواہ معاملہ

Marfat.com

اپنے رشتہ دار اور قریبی کا کیوں نہ ہو۔

(۹)۔اپنے عہد و پیمان کو پورا کرو۔ جو تم نے مومن ہونے کی حیثیت سے اپنے اللہ سے کر رکھا ہے۔ یہ وہ احکام ہیں، جن کا اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے۔ تاکہ انہیں ہر وقت سامنے رکھکر تمام خرابیوں سے بچ جاؤ۔ بے شک یہ ہے میری مقرر کی ہوئی (متوازن افراط و تفریط سے پاک) راہ، جو تمہیں منزلِ مقصود تک پہنچادے گی۔ سو تم اسی راہ پر چلو۔ دوسری راہوں پر مت چلو کہ وہ اللہ کے اس راستے سے ہٹا کر تمہیں دور کر دیں گی۔ یہ ہے وہ ہدایت جس کا اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے۔ تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔

(۴) = يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ۣ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا (۲۹) وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّ ظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ يَسِيْرًا (۳۰) اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَاۗىِٕرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا (۳۱) وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰي بَعْضٍ ۭ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ۭ وَ لِلنِّسَاۗءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ۭ وَسْـَٔـلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا (۳۲) (پ۵۔ ۴: ۲۹ تا ۳۲)۔

(ترجمہ) = اے جماعت مؤمنین تم ایک دوسرے کا مال ناجائز طور پر نہ کھانا۔ آپس کی رضامندی سے لین دین ہونا چاہیئے اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو (کیونکہ دوسروں کا مال بٹور لینے سے اپنے آپ کو تباہ کر لوگے۔ نفع خوری اور

Marfat.com

چور بازاری قومی تباہی کا سبب بن جاتی ہے) یہ یقینی بات ہے کہ اللہ تم پر بہت مہربان ہے۔ جو شخص بھی ظلم و زیادتی کے ساتھ ایسا کرے گا۔ اس کو ہم ضرور آگ میں جھونک دیں گے۔ اور یہ اللہ کے لئے بہت آسان ہے۔ (ظلم و زیادتی سے معاشرہ قانون خداوندی کے مطابق تباہی اور بربادی کی آگ میں جھلس کر رہ جاتا ہے) اگر ان سنگین جرائم سے بچتے رہے جن سے تمہیں روکا جا رہا ہے۔ تو تمہاری چھوٹی چھوٹی غلطیوں کو نظر انداز کر دیا جائے گا۔ اور تم عزت کے مقام پر پہنچ جاؤ گے اور جو کچھ تم میں سے بعض کو بعض کے مقابلہ میں اللہ نے زیادہ دے رکھا ہے۔ تو تم اس کی خواہش نہ کرو۔ جو کچھ مردوں نے کمایا ہے اس کے مطابق ان کا حصہ ہے۔ اور جو کچھ عورتوں نے کمایا ہے تو وہ خود اس کی مالک ہیں۔ اللہ سے اس کے فضل کی دعا مانگتے رہو۔ یعنی معاشی اکتساب کی توفیق طلب کرتے رہو۔ یقیناً اللہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے

⑤ = اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۡ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۡ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰي مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ (پ۴: ۳: ۱۳۴/۱۳۵)

(ترجمہ) = (متقی وہ ہیں) جو تنگدستی اور آسودگی میں اپنی محنت کی کمائی کو نوع انسانی کی پرورش کے لئے کھلا رکھتے ہیں۔ اور جب غصہ آتا ہے تو مشتعل نہیں ہوتے (بلکہ) لوگوں کی خطائیں معاف کر دیتے ہیں۔ اور اللہ ان احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ اگر اُن سے کبھی کوئی

Marfat.com

معیوب حرکت سرزد ہو جاتی ہے یا کوئی زیادتی کر بیٹھتے ہیں تو اس پر اصرار نہیں کرتے۔ بلکہ اللہ کے قوانین کو سامنے لا کر اپنی غلطیوں کی معافی مانگتے ہیں اور اپنی اصلاح کر لیتے ہیں۔ (حقیقت تو یہ ہے) کہ اللہ کے سوا معاف کرنے والا اور کون ہو سکتا ہے۔ اور انہوں نے اپنی غلط کاری پر اصرار نہیں کیا اور نہ ضد کی۔

⑥ = وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ اُولٰۗىِٕكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ (پ۱۰ - ۹: ۷۱)۔

(ترجمہ) = مومن مرد اور مومن عورتیں (ایک نصب العین کی بنا پر) ایک دوسرے کے دوست و رفیق ہیں (ضابطۂ خداوندی کے مطابق) بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں اور صلوٰۃ قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ (نوع انسانی کی نشوونما کا حق) ادا کرتے ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں (اسلامی نظام کے تحت زندگی گزارتے ہیں) یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ کی رحمت نازل ہو کر رہے گی۔ یقیناً اللہ سب پر غالب اور حکیم و دانا ہے۔

⑦ = يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاۗءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا ۣ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝ (پ۵ - ۴: ۱۳۵)

Marfat.com

(ترجمہ) = اے ایمان والو! تم عدل و انصاف کو قائم رکھو (اور اس کے محافظ و نگران بن جاؤ) تم شہادت کے لئے خدا کی طرف سے گواہ بن کر کھڑے ہو جاؤ (تاکہ مدعی اور مدعلیہ کی طرف سے) اور ہمیشہ عدل و انصاف کو مدِ نظر رکھ کر سچی شہادت دو۔ اگرچہ یہ گواہی خود تمہاری ذات کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔ یا تمہارے والدین اور قرابت داروں کے خلاف ہی کیوں نہ جائے اس معاملے میں اگر کوئی امیر ہو یا غریب اللہ تم سے زیادہ ان کا خیر خواہ ہے۔ اور خیال رکھو کہ تمہارے جذبات عدل اور انصاف کی راہ میں حائل نہ ہوں۔ نہ ہی پیچدار بات کرو نہ شہادت دینے سے پہلو تہی کرو۔ بے شک اللہ تمہارے اعمال و کردار سے باخبر ہے۔

(۸) = اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى وَ يَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝ (پ ۱۴ - ۱۶: ۹۱/۹۰)

(ترجمہ) = (اے مسلمانو) یقیناً اللہ تم کو آپس میں عدل و انصاف کا حکم دیتا ہے۔ (اور یہ کہ) تم دوسروں پر احسان کرو اور قرابت داروں کو (اپنے مال سے کچھ نہ کچھ) عطا کرتے رہو (اور اپنی عنایات جاری رکھو[1]) اور اللہ بے حیائی اور نامعقول کاموں سے (جو انسانیت کے درجہ سے گرا دیتے ہیں) اور ظلم و زیادتی سے منع فرماتا ہے۔ اور تم کو سمجھاتا ہے۔ (تاکہ تم ان نصیحت کی باتوں

---

[1] عدل و انصاف کا مطلب ہے حقوق میں توازن قائم ہو اور ہر کسی کو اس کا پورا پورا حق ملے۔

Marfat.com

پر عمل کرو) اور جب تم اللہ سے عہد کرو تو اسے پورا کرو اور اپنی قسموں کو پختہ کرنے کے بعد نہ توڑا کرو جبکہ اللہ کو تم نے اپنا شاہد بنایا ہے۔ تم جو کچھ کرتے ہو بے شک اللہ جانتا ہے۔ اس سے کچھ بھی پوشیدہ نہیں۔

(۹) = وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَۨا ۳۶ ۙ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۳۷ ۚ وَالَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَاۗءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا فَسَاۗءَ قَرِيْنًا ۳۸ (پ۵۔ : ۳۶ تا ۳۸)۔

(ترجمہ) = اور اللہ کی عبدیت یعنی غلامی اختیار کرو اور کسی کو اس کی اطاعت اور غلامی میں شریک نہ بناؤ۔ والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ اور قرابت داروں کے ساتھ بھلائی کرو اور یتیموں مسکینوں، پڑوسیوں کے ساتھ چاہے وہ رشتہ دار ہوں یا اجنبی۔ پاس بیٹھنے والے دوست، اور رفقائے کار کے ساتھ۔ راہ رو مسافر کے ساتھ اور جو تمہارے زیرِ دست یا ماتحت کام کرتے ہوں ان سب کے ساتھ حسنِ سلوک اور احسان کا معاملہ رکھو۔

سہ احسان کرو۔ فیاضانہ معاملہ۔ ہمدردانہ رویہ۔ رواداری۔ خوش خلقی درگذر ایک دوسرے کا پاس ولحاظ۔ حقدار کو اس کے حق سے زیادہ دینا سہ ایتائِ ذی القربیٰ پر عمل رشتہ داروں کے ساتھ بہترین تعلق۔ غمی خوشی میں شرکت۔ اور جائز طریقہ سے ہر طرح (تنگی و ترشی میں ان کی مدد و اعانت۔

Marfat.com

خود فریبی میں مبتلا۔ شیخی خورے اللہ کے نزدیک پسند نہیں کئے جاتے اور ایسے لوگ بھی اللہ کو پسند نہیں ہیں جو بخل اور کنجوسی کرتے یا دوسروں کو کنجوسی کی ترغیب دیتے ہیں۔ اور جو کچھ اللہ نے اپنے فضل سے اُنہیں دے رکھا ہے اُسے چھپاتے ہیں (میلے کچیلے کپڑے پہننا یا اس طرح رہنا سہنا کہ جس سے عسرت ظاہر ہو)۔ ہم نے ایسے ناشکروں کے لئے ذلیل اور رسوا کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے اور ایسے لوگ بھی اللہ کے نزدیک ناپسندیدہ ہیں۔ جو اپنے مال محض لوگوں کو دکھانے کے لئے خرچ کرتے ہیں وہ درحقیقت نہ تو اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور نہ روزِ آخرت پر (دراصل) شیطان جس کا رفیق ہو، اس سے زیادہ بُرا ساتھی اور کون ہو سکتا ہے؟

(۱۰) = وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا (۲۳) وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا (۲۴) رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ ؕ اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا ۝ (پ ۱۵ ع ۱۷ / ۲۳ تا ۲۵)

(ترجمہ) = اور ترے رب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ صرف اسی کی عبدیت اختیار کی جائے اور کسی کی نہیں (اطاعت اور محکومیت صرف قوانین الٰہی کی اختیار کی جائے) اور والدین کے ساتھ بہترین برتاؤ کرو۔ اگر تمہارے سامنے دونوں میں سے ایک یا دونوں ہی بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو انہیں اُف تک نہ کہو اور نہ انھیں حقارت آمیز بات کہو اور نہ درشتی اور سختی

Marfat.com

سے کلام کرو۔ بلکہ ان سے احترام کے ساتھ بات کرو۔ اور اُن کے حضور نرمی ورحم سے اپنے بازو جھکائے رکھو۔ اور دل کی کشادگی سے پیش آؤ۔ اور ان کے لئے دعاء کیا کرو کہ اے پروردگار ان پر رحم فرما۔ جس طرح انہوں نے رحمت و شفقت کے ساتھ مجھے بچپن میں پالا تھا۔ تمہارا رب خوب جانتا ہے کہ تمہارے دلوں میں کیا ہے۔ (ان کے بڑھاپے کی باتیں اب تمہیں گراں گذرتی ہیں۔ تمہیں چاہیئے کہ اپنی صلاحیتوں کو بیدار کرو اور اپنی اصلاح کرو) اللہ رجوع کرنے والوں کو معاف کرتا ہے (اور اپنی حفاظت میں لے لیتا ہے)

(۱۱) = وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا (۲۶) اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ۭ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا (۲۷) (پ ۱۵۔ ۱۷: ۲۶/۲۷)۔

(ترجمہ) = اور قریبی رشتہ دار مسکین و مسافر ان سب کا تم پر حق ہے (ان کے حقوق ادا کرو اور مال کو بیجا خرچ نہ کرو۔ مال کو ضائع کرنے والا شیطان کا بھائی ہے اور شیطان اللہ کی نعمتوں کا ناشکر گذار ہے۔

(۱۲) = وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَاۗءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ تَرْجُوْهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا (۲۸) وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا (۲۹) اِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا (۳۰)

(ترجمہ) = اگر ضرورت مندوں میں سے تمہارے پاس اس وقت (کوئی) آئے جب کہ تم اپنے رب کے ہاں سے سامانِ رزق کی طلب و جستجو کر رہے ہو اور اس کی رحمت کے انتظار میں ہو اور تم ان سے منہ پھیر لینے پر مجبور ہو،

Marfat.com

تو انہیں نرمی و شفقت سے بات سمجھا دو۔ تاکہ انہیں گراں نہ گذرے۔
نہ تو تم اپنے ہاتھ کو اتنا سکیڑو کہ وہ تمہاری گردن کے ساتھ بندھ جائے
اور نہ ایسا کھلا چھوڑ دے کہ درماندہ ہو کر بیٹھ جاؤ اور لوگ تمہیں
ملامت کرنے لگیں۔ تمہارا رب جس کے لیے چاہتا ہے (اپنے قانون
کے مطابق) رزق کشادہ کر دیتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگ
کر دیتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ وہ (ہر ایک کی سعی و عمل سے)
باخبر ہے اور پوری پوری نگاہ رکھتا ہے۔؟

(۱۳) = وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ
وَاِيَّاكُمْ ۭ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا (۳۱) (پ۱۵ - ۱۷: ۳۱)

(ترجمہ) = اپنی اولاد کو مفلسی اور غربت کے خوف سے قتل نہ کرو (اور نہ تعلیم و تربیت
سے محروم رکھو) تمہارے اور تمہاری اولاد کے رزق کی ذمہ داری ہم پر
ہے (اللہ کے قانون کے مطابق قائم شدہ فلاحی مملکت اس کا انتظام
کرے گی) دراصل اُن کا قتل (اور تعلیم و تربیت سے محرومی بہت
بڑی خطا ہے۔

(۱۴) = وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ۭ وَسَاۗءَ سَبِيْلًا (۳۲)
(پ۱۵ - ۱۷: ۳۲)۔

(ترجمہ) = لوگو! زنا کے قریب نہ جاؤ یہ کھلی بے حیائی کی بات ہے۔ یہ بہت
ہی بری راہ ہے۔ (اس سے چاروں طرف فحاشی اور برائی کے راستے کھل
جاتے ہیں)۔

(۱۵) = وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ۭ وَمَنْ
قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهٖ سُلْطٰنًا فَلَا يُسْرِفْ فِّي الْقَتْلِ

Marfat.com

اِنَّہٗ کَانَ مَنصُوْرًا (۳۳) (پ۱۵ - ۱۷:۳۳)۔

(ترجمہ) = جس جان کا مارنا اللہ نے حرام قرار دیا ہے اسے قتل مت کرو سوائے اس کے کہ ایسا کرنا قانونِ عدل کا تقاضہ ہو۔ اور جو شخص مظلومانہ قتل کیا گیا ہو۔ اس کے ولی کو ہم نے قصاص کے مطالبہ کا حق عطا کیا ہے۔ اور غلبہ دیا ہے لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ جرم کی سزا قانون کی حدود کے اندر رہتے ہوئے دے۔ تجاوز نہ کرے۔ حکومت اس کی مدد کرے گی (وہی تحقیقات کرنے اور فیصلہ دینے کی مجاز ہے)۔

(۱۶) = وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْیَتِیْمِ اِلَّا بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ حَتّٰی یَبْلُغَ اَشُدَّہٗ وَاَوْفُوْا بِالْعَھْدِ اِنَّ الْعَھْدَ کَانَ مَسْئُوْلًا (۳۴) (پ۱۵ - ۱۷: ۳۴)۔

(ترجمہ) = یتیم کے مال کے قریب بھی نہ جاؤ سوائے اس کے کہ اگر انتظام کے لئے ضروری ہو۔ پھر جب یتیم میں قوت اور پختگی آجائے (تو ان کی امانت ان کے حوالے کردو) اور اپنے عہد کی پابندی کرو۔ بلاشبہ عہد کے بارے میں تم سے ضرور باز پرس ہوگی۔

(۱۷) = وَاَوْفُوا الْکَیْلَ اِذَا کِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِیْمِ ذٰلِکَ خَیْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِیْلًا (۳۵) (پ۱۵ - ۱۷: ۳۵)۔

(ترجمہ) = اور جب کوئی چیز ماپ کر دو تو ماپ پورا کرو اور جب تولو تو ترازو کو ٹھیک رکھو۔ تمہارے لئے فائدہ اسی میں ہے (کہ ماپ تول ٹھیک رکھو۔ اس کا انجام اچھا ہے۔ (عدل و انصاف اور مساوات کے اصول ہمیشہ سامنے رکھو)۔

(۱۸) = وَلَا تَقْفُ مَا لَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ کُلُّ اُولٰٓئِکَ کَانَ عَنْہُ مَسْئُوْلًا (۳۶) (پ۱۵ - ۱۷: ۳۶)۔

Marfat.com

اور جس بات کا تمہیں علم نہ ہو (اور جب تک خود تحقیق نہ کر لو) اس کے پیچھے مت لگو۔ یقیناً آنکھ کان اور دل (جو ذرائع علم کے حصول کے ہم نے عطا کئے ہیں ان) کے متعلق باز پرس ہو گی۔

(۱۹) = وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ۚ إِنَّكَ لَن تَخْرِقَ الْأَرْضَ وَلَن تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُولًا (۳۷) (پ ۱۵ - ۱۷ : ۳۷) -

(ترجمہ) = اور زمین پر تم اکڑ کر نہ چلو۔ اس طرح نہ تم زمین کو پھاڑ سکتے ہو اور نہ پہاڑوں کی بلندی کو پہنچ سکتے ہو۔

(۲۰) = كُلُّ ذَٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهُ عِندَ رَبِّكَ مَكْرُوهًا (۳۸) ذَٰلِكَ مِمَّا أَوْحَىٰ إِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ ۗ وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ فَتُلْقَىٰ فِي جَهَنَّمَ مَلُومًا مَّدْحُورًا (۳۹) (پ ۱۵ - ۱۷ : ۳۸/۳۹)

(ترجمہ) = یہ تمام اخلاقی عیوب جن کا ذکر اوپر کیا گیا ہے اللہ کے نزدیک سخت ناپسندیدہ ہیں (ان کا اثر تمہاری ذات پر بہت برا پڑتا ہے) (۳۸)
یہ حکیمانہ باتیں ہیں جو تیری پرورش کرنے والے کی طرف سے وحی کی گئی ہیں۔
اور دیکھو! اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا الٰہ نہ بنا لینا۔ ورنہ جہنم میں ڈالے جاؤ گے۔
اور ملامت زدہ ہو گے۔ اور بھلائی سے بھی محروم ہو جاؤ گے۔ (۳۹)

(۲۱) = قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ وَلَا تَنقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ إِنِّي أَرَاكُم بِخَيْرٍ وَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيطٍ (۸۴) وَيَا قَوْمِ أَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ (۸۵) بَقِيَّتُ اللَّهِ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ۚ وَمَا أَنَا عَلَيْكُم بِحَفِيظٍ (۸۶) (پ ۱۲ - ۱۱ : ۸۴/۸۶) -

Marfat.com

(ترجمہ) = (حضرت شعیب نے) کہا اے میری قوم کے لوگو! تم صرف اللہ کی محکومیت اختیار کرو! اس کے سوا تمہارے لئے کوئی صاحب اقتدار و صاحب اختیار نہیں اور (دیکھو) ناپ تول میں کمی نہ کیا کرو۔ اس وقت تمہیں خوشحال دیکھ رہا ہوں مگر مجھے ڈر ہے کہ (اگر تم نے ان ناپ تول کے پیمانوں کو درست نہ رکھا اور ہر شخص کو اس کا پورا پورا حق نہ دیا) تو تم پر ایسی تباہی آجائے گی جس کا عذاب سب کو لپیٹ لے گا۔

۲۔ اے میری قوم ٹھیک اور انصاف کے ساتھ ناپو اور تولو۔ اور لوگوں کو ان کی چیز کم نہ دیا کرو (اپنے معاشی نظام کی بنیاد عدل، اور انصاف پر رکھو) اور زمین میں فساد نہ پھیلاتے پھرو۔

۳۔ قانونِ خداوندی کے مطابق جو کچھ حاصل ہو، وہی تمہارے حق میں بہتر ہے۔ اگر تم خدا کے احکام کی صداقت پر یقین رکھتے ہو! (جبراً تو منوا سکتا نہیں اس لئے کہ) میں تم پر داروغہ بنا کر نہیں بھیجا گیا۔

(۲۲) = وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ۝ وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ۝ اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ۝ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ يَّوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

(پ۳۰۔ ۸۳: ۱ تا ۶)۔

(ترجمہ) = تباہی ہے ناپ تول میں ڈنڈی مارنے والوں کے لئے جن کا حال یہ ہے کہ جب لوگوں سے (واجبات) لیتے ہیں تو پورا پورا لیتے ہیں اور جب (واجبات) اُن کو ناپ کر یا تول کر دیتے ہیں تو (اس میں) کمی کر کے دیتے ہیں (یعنی دوسروں سے تو اپنا حق پورا لیا جائے مگر ان کا حق پورا نہ دیا جائے) کیا یہ لوگ اتنا بھی

Marfat.com

نہیں جانتے کہ (اس طرح معاشرہ خراب ہوگا) پھر مرنے کے بعد ایک بڑے (محاسبے کے) دن دوبارہ زندہ ہوکر عدالتِ الٰہی میں پیش ہونا ہے۔

(۲۳) = اَفَمَنْ يَّعْلَمُ اَنَّمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ (۱۹) اَلَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ (۲۰) وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ (۲۱) ؕ وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ (۲۲) (پ۱۳- ۱۳: ۱۹/۲۲)

(ترجمہ) = ایک وہ شخص ہے جو کہ جانتا ہے کہ تیرے رب کی طرف سے جو کچھ نازل ہوا وہ بالکل حق ہے۔ اور دوسرا وہ ہے جو اس حقیقت کی طرف سے آنکھیں بند رکھتا ہے۔ (کیا یہ دونوں برابر ہو سکتے ہیں) لیکن حقیقت کا انکشاف ان لوگوں پر ہوتا ہے جو عقل و دانش سے کام لیتے ہیں اور نصیحت حاصل کرتے ہیں۔

(۱۹) جو اللہ کے ساتھ عہد کرتے ہیں اور پھر اُسے نہیں توڑتے۔

(۲۰) جو ٹوٹے ہوئے رشتوں کو جوڑتے ہیں۔ جن کے جوڑنے کا حکم اللہ نے دیا ہے۔ اور اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور (اس کا) خوف رکھتے ہیں۔ اس روز کے حساب کی سختی اور مصیبت سے۔

(۲۱) اور جو اپنے اللہ کی رضا چاہتے ہوئے ثبات و استحکام سے سرگرم عمل رہتے ہیں اور صلوٰۃ قائم کرتے ہیں۔ اور جو کچھ سامانِ نشوونما ہم نے انہیں دے رکھا ہے۔ بنی نوع انسان کی بہبود کے لئے خفیہ یا اعلانیہ خرچ کرتے ہیں اور برائی کو بھلائی سے دُور کرتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں

Marfat.com

جن کے لئے آخرت کا گھر بہترین ہے۔

(۲۴) = اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ ط یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَیَقْتُلُوْنَ وَ یُقْتَلُوْنَ قف وَعْدًا عَلَیْہِ حَقًّا فِی التَّوْرٰتِہ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْقُرْاٰنِ ط وَمَنْ اَوْفٰی بِعَھْدِہٖ مِنَ اللّٰہِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَیْعِکُمُ الَّذِیْ بَایَعْتُمْ بِہٖ ط وَذٰلِکَ ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ (۱۱۱) اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰکِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاھُوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰہِ ط وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ (۱۱۲) (پ ۱۱ - ۹ : ۱۱۱/۱۱۲)۔

(ترجمہ) = بے شک اللہ نے مؤمنین سے اُن کی جانیں اور ان کے مال خرید لئے ہیں اس کے بدلہ میں اُن کے لئے جنّت کی زندگی ہے وہ اللہ کی راہ میں جنگ کرتے ہوئے مارے جاتے ہیں اور اپنی جان دے دیتے ہیں۔ ان سے یہ (جنّت) کا وعدہ اللہ کے ذمّہ ایک پختہ وعدہ ہے (یہ وعدہ سابقہ آسمانی کتابوں) توریت و انجیل میں بھی مذکور تھا) اور اب اس کی تجدید قرآن میں بھی کی گئی ہے اور اللہ سے بڑھ کر اپنے وعدہ کو کون پورا کرنے والا ہے۔ لہٰذا اے جماعت مؤمنین! تم اس سودے پر جو تم نے اللہ سے کیا ہے، خوش ہو جاؤ۔ یہی زندگی کی سب سے بڑی کامیابی ہے۔

"مؤمنین کی صفات"

(۱)۔ توبہ کرنے والے (اللہ کی طرف بار بار پلٹنے اور رجوع کرنے والے)

(۲)۔ فرمانبرداری کرنے والے۔

(۳)۔ اس کی حمد و ستائش (قلب کی گہرائیوں سے) کرنے والے۔

Marfat.com

(۴)۔ اللہ کی راہ میں سفر کرنے والے (دعوتِ دین۔ طلب علم۔ مشاہداتِ آثارِ الٰہی۔ تلاشِ معاش۔ جہاد وغیرہ)۔

(۵)۔ اللہ کے سامنے جھکنے والے (اطاعت گذار)۔

(۶)۔ دل کے جھکاؤ سے سجدہ ریز ہونے والے۔

(۷)۔ ان کاموں پر چلانے والے جنہیں وہ پسند نہیں کرتا۔

(۸)۔ ان تمام حدود کی نگہداشت کرنے والے جو اللہ نے متعین کر دیئے ہیں

یہ ہیں وہ مؤمنین جن کے لئے دنیا اور آخرت کی زندگی کی خوشگوار بشارتیں ہیں۔

(۲۵) = اِنَّ الَّذِیْنَ هُمْ مِّنْ خَشْیَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ (۵۷) وَالَّذِیْنَ هُمْ بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ یُؤْمِنُوْنَ (۵۸) وَالَّذِیْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا یُشْرِكُوْنَ (۵۹) وَالَّذِیْنَ یُؤْتُوْنَ مَاۤ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰی رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ (۶۰) اُولٰٓئِكَ یُسٰرِعُوْنَ فِی الْخَیْرٰتِ وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ (۶۱) (پ ۱۸ - ۲۳ : ۵۷ تا ۶۱)۔

(ترجمہ) = یقیناً جو لوگ اپنے رب (کی نافرمانی کرنے سے) ڈرتے ہیں۔ اور اپنے رب کی آیات کی صداقت پر یقین محکم رکھتے ہیں اور اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے اور جتنا کچھ (صدقات وغیرہ) وہ دے سکتے ہیں دیتے چلے جاتے ہیں۔ اس کے باوجود ان کے دل لرزاں و ترساں ہیں کہ وہ اپنے رب کی طرف جانے والے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو نیکیوں اور بھلے کاموں میں جلدی کرتے ہیں اور یہی لوگ ہیں جو ان کاموں میں سبقت کرنے والے ہیں۔

(۲۶) = قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ (۱) الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ

Marfat.com

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ (۳) وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ
فٰعِلُوْنَ (۴) وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ (۵) اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ
اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ (۶) فَمَنِ ابْتَغٰى
وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ (۷) وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى
صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ (۹) اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ (۱۰) الَّذِيْنَ
يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ (۱۱) (پ۱۸-۲۳: ۱ تا ۱۱)۔

(ترجمہ) = سلسلہ نمبروار :۔

(۱) = یقیناً ایمان لانے والوں نے فلاح پائی (دنیا اور آخرت میں پائیدار خوشحالی سے ہمکنار ہو گئے۔

(۲) = اپنی صلوٰۃ (نماز) میں اظہارِ عجز و انکساری کرتے ہیں۔ اور فرائض کی بجا آوری میں منہمک رہتے ہیں۔

(۳) = اور لغو باتیں یعنی جن کاموں یا باتوں کا کوئی مفید نتیجہ برآمد نہ ہو ان سے پرہیز کرتے ہیں اور بچتے ہیں۔ اور جو....

(۴) = زکوٰۃ دیتے ہیں (یعنی نوع انسانی کی نشوونما کے پروگرام پر عمل کرتے ہیں)۔

(۵) = اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ (اپنے ستر ناجائز طور سے دوسروں پر نہیں کھولتے اور وہ اپنی عصمت و عفت کو محفوظ رکھتے ہیں۔

(۶) = اپنی بیویوں اور ان عورتوں کے جو ان کے مِلکِ یمین ہیں ان کے ساتھ تعلقات میں ملامت نہیں۔

(۷) = اس کے علاوہ جنسی تعلقات کی کوئی اور صورت اختیار کی گئی تو وہ قانون شکنی ہوگی اور حدود اللہ سے تجاوز (جرم) ہوگا۔

(۸) = اور جو اپنی امانتوں اور عہد و پیمان کا پاس رکھتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں،

Marfat.com

جو زندگی کی سعادتوں اور کامرانیوں کے) وارث ہوں گے۔ اور ٹھنڈی چھاؤں کے باغوں میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

(۲۷) = یٰبُنَیَّ اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِیْ صَخْرَةٍ اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ اَوْ فِی الْاَرْضِ یَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ (۱۶) یٰبُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰی مَآ اَصَابَكَ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ (۱۷) ج (پ ۲۱ - ۳۱ : ۱۶/۱۷) -

وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ (۱۸) ج وَاقْصِدْ فِیْ مَشْیِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ؕ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ (۱۹) ع (پ ۲۱ - ۳۱ : ۱۹)

(ترجمہ) = اے میرے فرزند صلوٰۃ (کے نظام) کو قائم رکھنا۔ جس بات کا حکم دو وہ احکامِ الٰہی کے مطابق ہو اور جس کو وحیِ الٰہی معیوب کہے اس سے لوگوں کو روکو اور (اس میں جو مشکلات بھی پیش آئیں ان میں ہمیشہ) ثابت قدم رہو۔ ان مشکلات میں ثابت قدم رہنا بڑی ہمت اور عزم کا کام ہے۔ اور لوگوں سے تکبر کی بنا پر بے رُخی مت کرو اور نہ زمین میں اکڑ کر چلو۔ اللہ کسی خود پسند اور شیخی خور کو پسند نہیں کرتا۔ اپنی رفتار و گفتار میں ہمیشہ اعتدال اور میانہ روی اختیار کرو۔ نرم اور ملائم آواز میں بات کیا کرو، کیونکہ سب آوازوں سے زیادہ بُری آواز گدھے کی آواز ہوتی ہے

(۲۸) = وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ ج حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰی وَهْنٍ وَّ فِصٰلُهٗ فِیْ عَامَیْنِ اَنِ اشْكُرْ لِیْ وَلِوَالِدَیْكَ اِلَیَّ الْمَصِیْرُ (۱۴) وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰٓی اَنْ تُشْرِكَ بِیْ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِی الدُّنْیَا مَعْرُوْفًا وَّاتَّبِعْ سَبِیْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ ج ثُمَّ اِلَیَّ مَرْجِعُكُمْ

Marfat.com

فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ (۱۵) (پ۲۱ - ۳۱ : ۱۴/۱۵)

(ترجمہ) = ہم نے انسان کو اس کے والدین کا حق پہچاننے کے لئے تاکیدی احکام دیئے ہیں (کہ ان سے حُسنِ سلوک سے پیش آؤ) کیونکہ اس کی ماں نے اسے ایسی حالت میں شکم میں رکھا کہ وہ خود کمزور سے کمزور تر ہوتی گئی۔ پھر دو سال اسے دودھ پلاتی رہی (بنابریں انسان) جہاں ہماری رحمت و مہربانیوں کا رہین منت ہے۔ وہاں اس کی نشو و نما میں اس کے والدین کا بھی کم حصہ نہیں۔ فلہٰذا اسے میرا اور اپنے ماں باپ کا شکر گذار ہونا چاہیئے (آخرکار) تم کو میری ہی طرف پلٹنا ہے۔ البتہ اگر وہ تم پر زور ڈالیں جس سے کہ تم شرک کے مرتکب ہو سکتے ہو (اور اللہ کے سوا کسی اور کو کارساز بناؤ) تو ان کی بات نہ ماننا (ان کا ایسا کہنا ناواقفیت پر مبنی ہے۔ کائنات میں کوئی ایسی ہستی نہیں جو خدا کی شریک ہو سکے) تم ان سے دستور کے مطابق معاملات رکھو۔ اور ان سے نیکی اور بھلائی سے پیش آتے رہو۔ اور اتباع ان لوگوں کے راستہ کی کرو جن کا ہر قدم میری طرف اٹھتا ہے۔ تم سب کو میری طرف لوٹ کر آنا ہے۔ اور تم اپنے ہر عمل کے لئے میرے سامنے جواب دہ ہو گا۔ میں تم پر ظاہر کر دوں گا کہ تم کس طرح کا عمل کرتے رہے۔

(۲۹) = وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسَانًا ط حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا ط وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ط حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۙ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ج اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ (۱۵) (پ۲۶ - ۴۶ : ۱۵) -

Marfat.com

(ترجمہ) = اور ہم نے انسان کو حکم دیا کہ اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرے (بالخصوص ماں باپ کی خدمت سے غافل نہ ہو) اس کی ماں نے حمل اور پھر وضع حمل کی تکلیف کو برداشت کیا۔ حمل اور دودھ چھڑانے تک کا عرصہ کم سے کم تیس ماہ میں جاکر مکمل ہوتا ہے۔ (اس تمام مدت میں ماں ہی کی محبت و شفقت اس کی پرورش کا باعث بنی) یہاں تک کہ جب انسان اپنی پوری جوانی کو پہنچتا ہے اور چالیس سال کا ہو جاتا ہے تو کہتا ہے کہ اے میرے رب تو مجھے اس بات کی توفیق عطا فرما کہ میں تیرے احسان کا شکر ادا کر سکوں (یا کرتا رہوں) جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کیا ہے۔ اور (تو مجھے توفیق عطا کر) کہ میں ایسے نیک کام کروں جن سے تو راضی ہو۔ اور (اے میرے رب) میں اپنی اور اپنی اولاد کی صحیح تربیت کر سکوں۔ جو تیرے لئے سکھ اور اطمینان کا باعث ہو (اے میرے رب) میں تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں اور میں مسلمان ہوں (تیرا نام لیوا ہوں اور تیرے ہی سامنے سر تسلیم خم کرتا ہوں۔)

(۳۰) = يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا (۷) وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا (۸) اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا (۹) اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا (۱۰) فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰىهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا (۱۱) (پ ۲۹ - ۷۶: ۱۱)

(ترجمہ) = یہ لوگ وہ ہیں کہ جو کام اللہ نے ان پر واجب نہیں کئے پھر بھی اپنے ذمہ لے کر برضا و رغبت خیر اور بھلائی کے کام سرانجام دیتے رہتے ہیں۔ اور ایسے دن کے آجانے سے ڈرتے رہتے ہیں کہ اگر ایسا نہ کیا گیا تو ۔۔۔

Marfat.com

نواس دن کی مصیبت اور فساد ہر طرف پھیل جائے گا۔ اور جو لوگ کام کاج کے قابل نہ رہیں یا یتیم یعنی جو بے یار و مددگار ہوں یا پھر کسی مصیبت میں مبتلا ہو گئے ہوں، انہیں مال کی محبت کے باوجود سامان رزق پہنچاتے ہیں (اور ساتھ ہی ان سے کہتے ہیں کہ) ہم صرف اللہ تعالےٰ کی خوشنودی کی خاطر تم کو رزق بہم پہنچا رہے ہیں کہ ہم تم سے نہ تو بدلہ کے متمنی ہیں۔ اور نہ یہ چاہتے ہیں کہ تم ہماری شکر گذاری ظاہر کرو۔ ہمیں تو اپنے رب سے اس دن کے متعلق خوف ہے جس دن زندگی کی شادابیاں جھلس کر رہ جائیں گی۔ اور چہروں پر مایوسی چھا جائے گی۔ اللہ تعالےٰ انہیں اس دن کی مصیبت سے بچالے گا۔ اور انہیں تازگی اور سرور بخشے گا۔

(۳۱) = وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ط اِدْفَعْ بِالَّتِي هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ (۳۴) وَمَا يُلَقّٰهَآ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا ج وَمَا يُلَقّٰهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ (۳۵) وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ط اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ (۳۶)

(پ ۲۴ ۔ ۴۱ : ۳۴ تا ۳۶) ۔

(ترجمہ) = اور خوبصورت اور بھلائی کے کام، اور ایسے کام جن سے برائی پھیلے یا ایسے کام جن سے انسان کی شخصیت مجروح ہو، برابر نہیں ہو سکتے۔ تم برائی کو ایسی بھلائی سے دفع کرو جو بہترین ہو (جو تم سے برا سلوک کرے، تم اسے معاف کر دو۔ اور پھر اس کے ساتھ احسان کرو۔ تم دیکھو گے کہ وہ عداوت رکھنے والا گرم جوش دوست بن جائے گا۔ (۲) لیکن یہ بڑا مشکل مرحلہ ہے۔ البتہ مستقل مزاج

Marfat.com

اور جذبات پر قابو رکھنے والا اس پر عمل کر سکتا ہے۔ اور یہ مقام بڑے نصیب والے کو حاصل ہوتا ہے۔ (۳) اگر تم شیطان یعنی (سرکش قوتوں) سے اکساہٹ محسوس کرو تو اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو۔ اللہ ہی ہر بات سننے اور جاننے والا ہے۔

(۴۲) = اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ (پ۲-۲:۲۲۲)

(ترجمہ) = بے شک اللہ توبہ کرنے اور اس کے احکام کی پابندی کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے اور پاک رہنے والوں کو بھی پسندیدگی کی نگاہوں سے دیکھتا ہے۔

(۴۳) = اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا ۙ وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًۢا بَصِيْرًا ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۝ (پ۵-۴:۵۸/۵۹)

(ترجمہ) = (مسلمانوں) اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں (یعنی عظیم ذمہ داریاں) انہی کے سپرد کرو جو اس کے اہل ہوں (یعنی نااہلوں کے سپرد نہ کرو) جب لوگوں کے معاملات میں فیصلہ کرو تو عدل کے ساتھ ہونا چاہیئے (اس کے لئے ذمہ داری کے منصب ایسے لوگوں کے سپرد کرنی چاہیئے جو نااہل کم ظرف بداخلاق۔ بدیانت اور بدکار ہرگز نہ ہوں۔ ورنہ معاشرے کی ساری مشینری تباہ و برباد ہو جائے گی۔ یہی اللہ کا قانون ہے) اللہ کی یہ عمدہ نصیحت اور اہم بات ہے جو تمہیں بتلائی جاری ہے اور اللہ سب کچھ سنتا اور دیکھتا ہے۔

Marfat.com

(۲)= اے جماعتِ مومنین اللہ کی اطاعت کرو اور رسولؐ کی اطاعت کرو۔ اور ان کی بھی جو تم میں سے صاحب امر ہوں۔ پھر اگر تمہارے درمیان کسی معاملہ میں اختلاف ہو جائے تو اسے اللہ اور رسولؐ کی طرف پھیر دو! (یعنی مرکزی حکومت کی طرف رجوع کرو) ماتحت افسران کے فیصلوں کے خلاف مرکزی اتھارٹی سے اپیل کی جائے گی۔ جو اس معاملہ میں قانونِ الٰہی کے مطابق فیصلہ دے گی" اگر تم واقعی اللہ اور آخرت کے دن پر یقین رکھتے ہو تو یہی صحیح طریق کار ہے اور نتیجہ کے اعتبار سے بھی بہت بہتر ہے۔ (۴:۵۹ دیکھیں)۔

(۳۴) = اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ (۳۸) ع (پ ۱۷ - ۲۲:۳۸)۔

(ترجمہ) = یقیناً اللہ مومنوں سے (دشمنوں کو) ہٹاتا رہتا ہے۔ اور بے شک اللہ کسی خیانت کار اور دغاباز ناشکرے کو پسند نہیں فرماتا۔

(۳۵) = اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ (۲۸) (پ ۲۴ - ۴۰:۲۸)

(ترجمہ) = بے شک اللہ سرکشی اختیار کرنے والے اور جھوٹے دعوے کرنے والے کو کامیابی کی راہ نہیں دکھاتا۔

(۳۶) = وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ع (پ ۲ - ۲:۱۸۸)۔

(ترجمہ) = تم آپس میں ایک دوسرے کا مال ناجائز طریقہ سے نہ کھاؤ اور نہ اس مال (رشوت کے ذریعہ حاکموں تک پہنچاؤ تاکہ لوگوں کے مال کا ایک حصہ ناروا طریقہ سے کھا جاؤ۔ حالانکہ اس غلط طریق کار کا تمہیں علم ہے۔

Marfat.com

(٢٣) = اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِي
الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۪ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۙ (٢٤) يَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ
وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (٢٤) يَوْمَئِذٍ
يُّوَفِّيْهِمُ اللّٰهُ دِيْنَهُمُ الْحَقَّ وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ
الْمُبِيْنُ (٢٥) اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ ۚ
وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ ۚ اُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ
مِمَّا يَقُوْلُوْنَ ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ (٢٦) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا
عَلٰٓى اَهْلِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ (٢٧) فَاِنْ لَّمْ
تَجِدُوْا فِيْهَآ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ قِيْلَ
لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
عَلِيْمٌ (٢٨) لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ
فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ (٢٩)
قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ
ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ ۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ (٣٠) وَقُلْ
لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ
وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ
عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ۖ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ
اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ
اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا
مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ

Marfat.com

الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ص
وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ط وَتُوْبُوْا
اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (۳۱) وَاَنْكِحُوا
الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ ط اِنْ
يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ط وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (۳۲)
وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ
فَضْلِهٖ ط وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ
فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا ق وَّاٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ
اللّٰهِ الَّذِيْٓ اٰتٰىكُمْ ط وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ
اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ط وَمَنْ
يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْۢ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (۳۳)
وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ وَّمَثَلًا مِّنَ الَّذِيْنَ خَلَوْا
مِنْ قَبْلِكُمْ وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ (۳۴) ع (پ ۱۸ ـ ۴ : ۲۳ تا ۳۴)

(ترجمہ) (۱) جو لوگ ایسی پاکدامن اور عفیفہ عورتوں کے خلاف جو بدکاری کے نام سے ناآشنا ہوں تہمت تراشیں اور بہتان باندھیں ان پر دنیا میں لعنت، (یعنی زندگی کی شادابیوں اور خوشگواریوں سے محروم کر دینا) اور آخرت میں سزا دنیا کی سزا کے علاوہ ہے۔

(۲)۔ وہ اس دن کو بھول نہ جائیں جب کہ ان کی اپنی زبانیں اور ان کے ہاتھ پاؤں ان کے کرتوتوں کی گواہی دیں گے۔

(۳)۔ اس دن ہر ایک کو اس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ مل جائے گا اور وہ اس اس بات کو اچھی طرح جان لیں گے کہ اللہ ہی حق ہے اور اس کا قانون

Marfat.com

مکافات ایک حقیقتِ ثابتہ ہے۔

(۴)۔ گندی باتیں گندے لوگ ہی پسند کرتے ہیں۔ ذلیل اور خبیث لوگ ہی گندگی کے شیدائی ہوتے ہیں۔ اور گندی باتوں کو شہرت دیتے ہیں۔ اچھی اور طیّب باتیں ہمیشہ شریف اور بھلے لوگوں سے ہی ظاہر ہوا کرتی ہیں۔ شریف لوگوں سے ہمیشہ شریفانہ باتیں سرزد ہوتی ہیں کیونکہ وہ پسند ہی انہیں کرتے ہیں۔ اور منافق یا مفتری جس طرح کی باتیں بناتے ہیں، یہ بھلے اور اچھے لوگ ان گندی باتوں سے پاک اور بری ہیں۔ ان کے لئے (اللہ کے یہاں) مغفرت ہے اور (دنیا میں) رزق کریم ہے۔

(۵)۔ اے جماعتِ مومنین جب تم اپنے گھر کے علاوہ کسی اور کے ہاں جاؤ تو پہلے ان سے اجازت طلب کرو۔ اور جب وہ اجازت دے دیں تو پھر تم اندر جاؤ۔ اور تمام اہلِ خانہ کو سلامتی کی دعائیں دو اور نیک آرزوئیں لے کر جاؤ۔ اِن اصولوں کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھو۔

(۶)۔ پھر تم دیکھو کہ اس گھر میں کوئی نہیں تب بھی اس گھر میں نہ جاؤ۔ کوئی صورت بھی ہو کسی کے گھر بغیر اجازت داخل نہ ہونا۔ اور اگر تم سے کہا جائے کہ آپ اس وقت واپس تشریف لے جائیں تو (دل میں گرانی لئے بغیر) واپس ہو جاؤ یہ تمہارے لئے پاکیزہ بات ہے۔ اور تم جو کچھ بھی کرتے ہو اللہ اسے خوب جانتا ہے۔

(۷)۔ البتہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں کہ ایسے گھروں میں (بلا اجازت داخل ہو سکتے ہو جو کسی کے رہنے کی جگہ نہ ہو۔ اور جن میں تمہارے فائدہ کی کوئی چیز (سامان وغیرہ) رکھا ہو۔ جو تم ظاہر کرتے ہو یا جو کچھ تم چھپاتے ہو، اللہ (اسے) خوب جانتا ہے۔

Marfat.com

(۸) - نبی مومن مردوں سے کہدو! کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں (آوارہ اور بے باک نہ ہونے دو) اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرو یہ بڑی پاکیزگی کی بات ہے۔ جس طرح کہ وہ کام کرے، اللہ ان سے باخبر ہے

(۹) - اور مومن عورتوں کو بھی مطلع کردو کہ (وہ) اپنی نظریں جھکا کر رکھیں اور اپنی عصمت وعفت کی حفاظت کریں۔ اور زینت وآرائش ظاہر نہ کریں۔ سوائے اس حصہ جسم کے جو عادتاً اور طبعاً) کھلا رہتا ہے۔ اور اپنے گریبانوں اور سینوں پر اپنی اوڑھنیوں کے آنچل ڈالے رہیں۔ اور اپنی زیب وزینت (نامحرموں) پر ظاہر نہ کریں۔ البتہ اپنے شوہر، باپ، شوہر کے والد، اپنے بیٹے، شوہر کی اولاد، بھائیوں کی اولاد، بہنوں کی اولاد۔ اپنے میل جول کی عورتیں جو جانی پہچانی ہوں۔ (وہ غلام لونڈیاں جو اسلامی معاشرتی قوانین کے مطابق پہلے سے ہیں) اور وہ زیردست مرد جو جنسی جذبات نہ رکھتے ہوں یا ایسے بچے جو عورتوں کے پردے کی باتوں سے نا آشنا ہوں۔ (یعنی جن میں ابھی صنفی احساسات بیدار نہ ہوئے ہوں۔ ان کے سامنے زینت کی چیزیں ظاہر کرنے میں خاص پابندی نہیں (علاوہ اس کے) وہ اپنے پاؤں زمین پر مارتی ہوئی نہ چلا کریں۔ اس لئے کہ اپنی جو زینت انہوں نے چھپا رکھی ہے اس کا لوگوں کو علم ہو جائے۔ اے مومنین! تم سب اللہ کی طرف لوٹ آؤ یعنی اس کے قوانین کے پابند ہو جاؤ۔ تاکہ تمہیں کامرانی و کامیابی نصیب ہو۔

(۱۰) - تم میں سے جن مردوں یا عورتوں کے نکاح نہیں ہوئے خواہ کنوارے ہوں یا بیوہ ہوں مناسب صلاحیت رکھتے ہوں ان کے نکاح کا بھی بندوبست کیا جائے اگر وہ غریب ہوں تو اللہ اپنے فضل سے ان کو غنی کردے گا (حالات تو بدلتے رہتے ہیں) اللہ بڑی وسعت والا اور ہر ایک کے حالات کا علم رکھتا ہے۔

Marfat.com

(۱۱)۔ اور جو نکاح کرنے کی وسعت نہیں رکھتے یا انہیں نکاح کے مواقع نہیں ملتے تو انہیں چاہیئے کہ پاکدامنی اختیار کریں۔ یہاں تک کہ اللہ اپنے فضل سے ان کو غنی کر دے۔ اور تمہارے مملوک جو اپنی آزادی کے لئے تم سے تحریری سند لینا چاہیں تو اُنہیں آزادی کا پروانہ دے دینا چاہیئے۔ بشرطیکہ تمہیں معلوم ہو کہ وہ اپنی بہبود کا خود خیال رکھ سکتے ہیں۔ اور انہیں بھیک نہ مانگنا پڑے۔ اس مقصد کے لئے اس مال میں سے جو اللہ نے تمہیں دے رکھا ہے۔ انہیں بھی کچھ دے دیا کرو۔ اور اپنی لونڈیوں کو اگر وہ پاکدامن رہنا چاہیں تو انہیں اپنے دنیوی مفاد کی خاطر بدکاری پر مجبور نہ کرو۔ اور جو کوئی انہیں مجبور کرے گا تو اس جبر کے بعد اللہ ان مجبوروں کے لئے مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

(۱۲)۔ ہم نے تمہاری طرف نہایت واضح احکام نازل کر دیئے ہیں۔ اور ان قوموں کی عبرت ناک مثالیں بھی (کہ احکام کی خلاف ورزی کا نتیجہ کیسا ہوتا ہے) بیان کر چکے ہیں۔ یہ وہ قومیں تھیں جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں۔ لہٰذا جو تباہی سے بچنا چاہیں ان کے لئے یہ ہدایات ہیں۔

وعظ کے معنی ہیں۔ ایسی زجر و توبیخ جس میں خوف کی آمیزش ہو۔ اور اس طرح تذکرہ کرنا جس سے دل میں رقت پیدا ہو (مفرداتِ راغب)

اَلْاَیَامٰی کے معنی ہیں جو تم میں مجرد ہوں (خواہ عورتیں ہوں یا مرد غیر شادی شدہ ہوں یا رنڈوے مرد یا بیوہ عورتیں۔ اس میں سب داخل ہیں (ابن فارس بحوالہ لغات القرآن) یہ لفظ جمع ہے۔ ایّم کی اور اَیِّمٌ ہر اس مرد کو کہتے ہیں جس کی کوئی بیوی نہ ہو اور ہر اس شوہر کو جس کا کوئی شوہر نہ ہو (تفہیم القرآن مودودی صاحب)۔

Marfat.com

(۳۸) = وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ (۱۰) هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ بِنَمِيْمٍ (۱۱) مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ (۱۲) عُتُلٍّۭ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ (۱۳) اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِيْنَ (۱۴) اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ (۱۵) (پ ۲۹ - ۶۸ : ۱۰ تا ۱۵)

(ترجمہ) = تم قسمیں کھانے والے جھوٹے پست ذہنیت کے مالک شخص کی باتوں میں نہ آجانا۔ جو لوگوں کو طعنہ دیتا اور چغلی کھاتا رہتا ہے۔ جو بھلائی کے کاموں سے لوگوں کو روکتا ہے۔ حد سے بڑھا ہوا بدکار ہے۔ جو بدزبان ہے۔ اس پر طرّہ یہ کہ (انہیں خصلتوں کے باعث بدنام ہے۔ یہ گھمنڈ اس لئے ہے کہ وہ مال اور اولاد والا ہے جب اس کو ہماری آیات پڑھکر سنائی جاتی ہیں تو کہتا ہے کہ یہ تو اگلوں کے قصّے اور کہانیاں ہیں۔

(۳۹) = لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا (۱۴۸) اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا (۱۴۹) (پ ۶ - ۴ : ۱۴۸/۱۴۹)۔

(ترجمہ) = اللہ کو یہ بات پسند نہیں کہ کسی کی برائیاں اچھالتے پھرو۔ ہاں یہ کہ کسی پر ظلم ہوا ہو۔ (ظالم کے ظلم کا اظہار کر سکتے ہو) وہ سب کچھ سنتے اور جاننے والا ہے۔ تم ظاہری طور پر بھلائی کرو یا چھپا کر کرو۔ یا پھر برائی سے درگذر کرو۔ تو تمہارے لئے نیکی و احسان کا اجر ہے اللہ ہر طرح کی قدرت رکھتا ہے۔ اور درگذر کرنے والا بھی ہے۔

(۴۰) = يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ

Marfat.com

قَوْلًا مَّعْرُوْفًا (۳۲) وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ
الْاُوْلٰى وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَ
رَسُوْلَهٗ ط اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ
الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا (۳۳) وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ
بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ ط اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا
خَبِيْرًا (۳۴) اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَ
الْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ
وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَ
الْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَ
الْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا
وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا (۳۵)
وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا
اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ط وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ
وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا (۳۶) (پ ۲۲ - ۳۳ : ۳۲ تا ۳۶)

(ترجمہ)(۱) = اے نبی کی بیویو! تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو (اس لئے کہ تمہارے طور طریقوں کا اثر معاشرے پر پڑے گا) اگر کسی غیر محرم سے بات کرنی ہو تو اپنی آواز میں نرمی اور لوچ نہ پیدا ہونے دو (کیوں کہ) دل کی بیماری میں مبتلا شخص لالچ میں پڑ جائے گا۔ اس لئے لوگوں سے صاف اور سیدھی بات کیا کرو۔

(۲) - اور اپنے گھروں میں سنجیدگی اور وقار سے رہو۔ اور سابق دورِ جاہلیت کی طرح اپنی زینت کی نمائش نہ کرتی پھرو۔ اور تم صلوٰۃ (نماز) کو قائم کرو۔

Marfat.com

اور زکوٰۃ ادا کرتی رہو۔ اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتی رہو۔ اللہ تو یہ چاہتا ہے کہ اے اہلِ بیت نبی تم سے گندگی اور برائی دُور کر کے ایسا پاکیزہ بنادے، جو پاکیزگی کا حق ہے۔

(۳) = یاد رکھو! اللہ کی آیات اور حکمت کی ان باتوں کو جو تمہارے گھروں میں تلاوت کی جاتی ہیں۔ (اُن کو عملی جامہ پہنانا اور ان کی نشر و اشاعت کا بوجھ بھی تم پر ہے۔ بلاشک و شبہ اللہ بڑا باریک بین اور ہر بات سے خبردار ہے۔

(۴)..... ۔مسلمان مرد و مسلمان عورتیں (جنہوں نے قوانینِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے۔ مومن مرد مومن عورتیں جو اس دستور العمل کی صداقتوں پر دل کی گہرائیوں سے یقین رکھتے ہیں) اور فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں اور سچ کر دکھانے والے مرد اور عورتیں۔ مشکلات و مصائب کے مقابلے میں ثابت قدم رہنے والے مرد اور عورتیں۔ جُھک جانے والے مرد اور عورتیں۔ صدقہ دینے والے یعنی اللہ کی راہ میں کھلے دل سے اپنے مال خرچ کرنے والے مرد اور عورتیں۔ صائم[1] (اپنے آپ کو غلط راستوں سے روک لینے والے) مرد و عورتیں اور اپنی عصمت و عفت کی حفاظت کرنے والے مرد اور عورتیں اور قوانینِ الٰہی کو ہر وقت سامنے رکھنے والے مرد اور عورتیں یہ ہیں وہ لوگ جن کے لئے اللہ نے حفاظت اور سعی و عمل کا اجرِ عظیم تیار کر رکھا ہے۔

[1] اَلصَّوْمُ کے اصل معنی کسی کام سے رُک جانا اور باز رہنے کے ہیں، خواہ اس کا تعلق کھانے پینے سے یا چلنے پھرنے یا گفتگو کرنے سے ہو (مفردات القرآن امام راغب)

Marfat.com

(۵) = اللہ اور اس کا رسول جب کسی معاملہ میں کوئی فیصلہ کردے تو مومن مردوں اور مومن عورتوں کو کوئی اختیار باقی نہیں رہتا۔ بلکہ بطیب خاطر انہیں اس فیصلہ کا پابند رہنا ہوگا۔ پھر جو کوئی اللہ اور اس کے رسولؐ کی نافرمانی کرے گا تو وہ غلط راستہ پر پڑ جائے گا۔ اور وہ راستہ تباہی کا ہوگا۔

(۴۱) = وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى ۚ وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (۱۸۹) وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ (۱۹۰) (پ ۲ - ۲: ۱۸۹/۱۹۰)

(ترجمہ) = یہ کوئی نیکی یا بھلائی کا کام نہیں ہے (بلکہ یہ تو ہم پرستی ہے کہ تم اپنے گھروں میں پچھواڑے کی طرف سے داخل ہوتے ہو۔ نیکی تو اصل میں یہ ہے کہ تقویٰ اختیار کیا جائے (یعنی اللہ کی نافرمانیوں سے بچا جائے۔ لہٰذا تم اپنے گھروں میں دروازوں ہی سے داخل ہوا کرو۔ اللہ کے احکام کی پابندی کرو۔ یہی فلاح و کامرانی کا ذریعہ ہے۔ اور تم اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے لڑو جو تمہارے ساتھ جنگ کرتے ہیں۔ مگر زیادتی نہ کرنا اور قانون کی حد سے آگے نہ بڑھنا۔ اللہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

(۴۲) = يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ ۚ وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ (۱۱) (پ ۲۸ - ۵۸: ۱۱) -

(ترجمہ) = اے جماعت مؤمنین! جب تم سے کہا جائے کہ مجلس میں کشادہ ہو کر بیٹھو

Marfat.com

تو ایک دوسرے سے الگ ہو کر بیٹھ جایا۔ اللہ تمہارے لئے کشادگی کی راہیں کھول دے گا۔ اور جب تمہیں کہا جائے کہ مجلس برخواست ہوتی ہے تو تم اٹھ جایا کرو۔ بظاہر یہ چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں۔ لیکن نتائج کے اعتبار سے بہت اہم ہیں۔ جو لوگ دل سے ان باتوں کو صحیح مانتے ہیں اور ان کی حکمت کا علم رکھتے ہیں اور ان پر عمل کرتے ہیں۔ اللہ ان کے درجات بلند فرمائے گا۔ اور اللہ تمہارے تمام اعمال سے باخبر ہے۔

(۴۳) = يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ (۳۱) قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ۭ قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ (۳۲) قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

(پ ۸ - ۷ : ۳۱ تا ۳۳)۔

(ترجمہ) = اے بنی آدم! اپنی عبادت کے لئے زیب و زینت سے آراستہ ہو کر آؤ (لیکن ناشائستگی کا اظہار نہ ہونا چاہیئے۔ کھاؤ پیو لیکن بے جا خرچ نہ کرو۔ بلکہ ان حدود کا خیال رکھو جو اللہ نے مقرر فرمائی ہیں۔ حد سے تجاوز یا حدود شکنی اللہ کے نزدیک ناپسند ہے۔

اے رسول ان سے کہو کہ وہ کون ہے جس نے اللہ کی دی ہوئی زیب و زینت کی چیزوں کو اور خوشگوار اشیائے خورد و نوش کو حرام ٹھہرایا ہے، جنہیں اللہ نے اپنے بندوں کے استعمال کے لئے پیدا کیا ہے۔ یہ نعمتیں اس دنیا کی زندگی

Marfat.com

ہیں مؤمنین (اور دوسروں) کے لئے یکساں طور پر کھلی ہیں (جس کا جی چاہے اپنی محنت سے حاصل کرسکتا ہے) اور قیامت کے دن تو خالصتاً انہی مؤمنین کے لئے ہوں گی۔ اس طرح ہم علم و بصیرت سے کام لینے والوں کے لئے اپنے قوانین وضاحت سے بیان کرتے ہیں۔ انھیں بتلادو کہ میرے رب نے جو کچھ حرام ٹھہرایا ہے وہ یہ ہے کہ :-

(۱)۔ بے حیائی کی باتیں جو کھلے طور پر کی جائیں اور چھپا کر کی جائیں۔
(۲)۔ گناہ کی باتیں۔ (۳) ناحق زیادتی۔ (۴) یہ کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤ، جس کی اس نے کوئی سند نہیں اتاری۔ (۵) اور یہ کہ خدا کے نام سے ایسی بات کہو جس کے لئے تمہارے پاس کوئی علم نہیں، یہ سب حرام ہیں۔ (آزاد)

(۴۵) = كُلُوا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ ۖ وَلَا تُسْرِفُوْا ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ (۱۴۱) (پ ۸ - ۶ : ۱۴۱)۔

(ترجمہ) = جب یہ درخت ثمر بار ہوں تو ان کے پھل شوق سے کھاؤ اور اس میں سے "اللہ کا حق" بھی ادا کردیا کرو۔ اور اسراف سے بچو! بے شک اللہ تعالےٰ مسرفین کو پسند نہیں کرتا۔

(۴۶) = وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِۨ (۱) الَّذِيْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ (۲)

(پ ۳۰ - ۱۰۴ : ۲)۔

(ترجمہ) = ہر اس شخص کے لئے تباہی و بربادی ہے جو دوسروں کی تحقیر و تذلیل کرتا رہتا ہے۔ اور انگلیاں اٹھانا اور آنکھ سے اشارے کرتا اور پیٹھ پیچھے برائیاں کرتا رہتا ہے۔ لگائی بجھائی اس کا کام ہے (اس لئے کہ اسے مال کا غرور ہے)۔ جس نے مال جمع کیا اور اسے گن گن کر رکھا اس

Marfat.com

کے لئے بھی تباہی و بربادی ہے۔

(۴۷) = وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ (۳۴) يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ۭ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ (۳۵) (پ ۱۰ - ۹ : ۳۴/۳۵) -

(ترجمہ) = اور جو لوگ سونا چاندی کے ذخائر جمع کرتے ہیں اور انہیں اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے تو انہیں دردناک عذاب کی بشارت دے دو۔

دردناک عذاب کا وہ دن (جبکہ ان کا جمع کیا ہوا) سونے چاندی کا ڈھیر دوزخ کی آگ میں تپایا جائے گا اور اس سے ان کے ماتھے، ان کے پہلو، ان کی پیٹھیں داغی جائیں گی اور پھر ان سے کہا جائے گا: یہ خزانے تم نے اپنی جانوں کے لئے اکٹھے کئے تھے۔ اب ذرا اکٹھا کرنے کا مزا چکھو

Marfat.com

(۱۵) = فی سبیل اللہ خرچ کرنا

(۴۸) = اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ط فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ (۶۰)

(ترجمہ) = صدقات (یعنی وہ مال جسے مملکت رفاہِ عامہ کے لئے صرف کرتی ہے۔ مندرجہ ذیل لوگوں کا حق ہے) :-

(۱) - فقراء (جو اپنی نشوونما کے لئے دوسروں کے محتاج ہوں، یعنی کسی وجہ سے خود کمانے کے قابل نہ ہوں)

(۲) - مساکین (جن کا چلتا ہوا کاروبار یا پھر نقل و حرکت رُک گئی ہو) -

(۳) - جو لوگ صدقات کی وصولی پر مامور ہوں (وصول شدہ مال کی حفاظت کرنے اور حساب کتاب رکھنے پر مقرر ہوں) ان کی تنخواہ -

(۴) - جن کی تالیف قلوب مقصود ہو (معاشی رکاوٹیں راستے میں حائل ہوں یا نئے نئے اسلام لانے والوں کے دل موہ لینے کے لئے مال خرچ کرنا ضروری ہو)

(۵) - جو لوگ محکومی اور غلامی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہوں انہیں آزادی دلانے کے لئے -

(۶) - ایسے لوگ جو دشمن کے تاوان یا قرض کے بوجھ کے نیچے دب گئے ہوں جس کا ادا کرنا ان کے بس کی بات نہ ہو۔

(۷) - راہِ خدا میں (قومی کاموں میں۔ جہاد فی سبیل اللہ۔ کفر کو مٹانے اور نظام خداوندی کو قائم کرنا) -

Marfat.com

(۸)۔ اور مسافروں کے لئے (آرام وآسائش کا انتظام یہ سب اللہ کے ٹھہرائے ہوئے ضوابط ہیں، جو کہ علم وحکمت پر مبنی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی سب کچھ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔

(۴۹) = وَاَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۛ وَاَحْسِنُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ (۱۹۵) (پ۲ - ۲ : ۱۹۵)

(ترجمہ) = اللہ کی راہ یعنی اس کے نظام کو قائم کرنے کی کوشش میں مال خرچ کرو اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو (اگر اپنے ذاتی مفاد کو عزیز رکھوگے تو برباد ہوجاؤگے) احسان کا طریقہ اختیار کرو، بیشک اللہ ایسے محسنین کو پسند فرماتا ہے۔

(۵۰) = اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا یُتْبِعُوْنَ مَاۤ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَاۤ اَذًى ۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ (۲۶۲) (پ۳ - ۲ : ۲۶۲)

(ترجمہ) = جو لوگ فی سبیل اللہ اپنے مال خرچ کرتے ہیں اور اس کے بعد نہ (وہ) احسان جتاتے ہیں نہ ایذا پہنچاتے ہیں، اللہ ہی کے پاس ان کی سخاوت کا اجر ہے۔ ان کے لئے نہ تو کسی قسم کا خوف ہوگا اور نہ حزن وملال ہوگا

(۵۱) = لِلْفُقَرَآءِ الَّذِیْنَ اُحْصِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ ضَرْبًا فِی الْاَرْضِ ۫ یَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِیَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ۚ تَعْرِفُهُمْ بِسِیْمٰهُمْ ۚ لَا یَسْـَٔلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَیْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ (۲۷۳) اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّیْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِیَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ (پ۳ - ۲ : ۲۷۳/۲۷۴)

Marfat.com

(ترجمہ)(۱) خیرات ان ضرورت مندوں کا حق ہے جو اللہ کے کام میں محصور (رُوک لئے گئے) ہیں اور اپنی کسبِ معاش کے لئے زمین میں کوئی دوڑ دھوپ نہیں کر سکتے۔ ان کی خودداری دیکھ کر ناواقف شخص، گُمان کرتا ہے کہ یہ خوشحال ہیں تم ان کے چہروں سے اُن کی اندرونی کیفیت پہچان سکتے ہو۔ مگر وہ ایسے لوگ نہیں ہیں کہ پیچھے پڑ کر (پیشہ ور گداگروں کی طرح) مانگنے لگیں۔ ان کی اِعانت اور مدد میں جو کچھ مال تم خرچ کرو گے اس کا اللہ کو پُورا پُورا علم ہے۔

جو لوگ اپنے مال شب و روز کھُلے اور چھُپے خرچ کرتے ہیں ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے۔ اور انہیں نہ (عذاب کا خوف ہوگا اور نہ (محرومی کی) غمگینی۔

(۵۲) = وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا ط اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا (۸۶) (پ ۵ - ۴ : ۸۶)۔

(ترجمہ) = اور جب تم کو کوئی زندگی کی دعا دے۔ یعنی سلامٌ علیکم کہے تو تم بھی اسے بہتر طریقے سے سلامی کی دعا دو۔ یا کم از کم انہیں الفاظ کو لوٹا دو۔ (جو تمہارے ساتھ احترام کا برتاؤ کرے تم بھی اس کے ساتھ بہتر احترام سے پیش آؤ) اللہ ہر شے کا حساب لینے والا ہے۔

(۵۳) = قَالَ سَلٰمٌ عَلَيْكَ ج سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّيْ ط اِنَّهٗ كَانَ بِيْ حَفِيًّا (۴۷)۔ (پ ۱۶ - ۱۹ : ۴۷)۔

(ترجمہ) = (حضرت ابراہیمؑ نے) فرمایا: آپ پر سلامتی ہو۔ اب میں آپ کے لئے اپنے رب سے بخشش کی دُعا کروں گا۔ بلاشبہ وہ مجھ پر بہت مہربان

Marfat.com

(۵۴) = وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ

(ترجمہ) = اور جب تمہارے پاس ایسے لوگ آئیں جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں ان سے کہا کرو سلامٌ عَلَيْكُمْ (تم پر سلامتی ہو)۔ (پ ۔ ۶ : ۵۴)

(۵۵) = يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰٓى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا ج (پ ۵ ۔ ۴ : ۹۴)۔

(ترجمہ) = اے ایمان والو! جب تم اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے نکلو تو دوست دشمن میں تمیز کرو اور جو تمہیں سلام علیکم کہے اسے یہ نہ کہو کہ تم مؤمن نہیں ہو۔

(۵۶) = وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَقَالُوْا لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ لَا نَبْتَغِي الْجٰهِلِيْنَ ۝ (پ ۲۰ ۔ ۲۸ : ۵۵)

(ترجمہ) = اور جب یہ لوگ کوئی لغو بات سنتے ہیں تو اسے ٹال جاتے ہیں اور کہتے ہیں ہم کو ہمارے اعمال اور تم کو تمہارے اعمال (جیسے کوئی کرے گا ویسے پائے گا)۔ تم سلامت رہو۔ ہم جاہلوں سے اُلجھنا نہیں چاہتے۔

(۵۷) = وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ (پ ۲۴ ۔ ۳۹ : ۷۳)

(ترجمہ) = اور اس جنّت کے متکلمین ان سے کہیں گے کہ سلام علیکم طبتم یعنی تمہارے لئے سلامتی ہے۔ خوش رہو۔ اب تم ہمیشہ کے لئے جنّت میں داخل ہو جاؤ۔ اور جنّتی کہیں گے۔ "الحمدللہ"۔

(۵۸) = وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ

Marfat.com

اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ (۱۰) (پ ۲۸ - ۵۹ : ۱۰) -

(ترجمہ) = اور وہ لوگ جو ان کے بعد آئے کہتے ہیں: اے ہمارے رب ہماری مغفرت کر اور ہمارے بھائیوں کو بھی (بخش دے) جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں۔ اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ (نفرت اور حسد) نہ پیدا ہونے دے۔ اے ہمارے رب بے شک تو بڑا ہی شفیق و مہربان ہے۔

(۵۹) = اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ (۴۵) اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ (۴۶) وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ (۴۷) (پ ۱۴ - ۱۵ : ۴۵ تا ۴۷) -

(ترجمہ) = بے شک اس دن پرہیزگار جنت کے باغوں اور چشموں میں ہوں گے۔ (اُن سے کہا جائے گا) تم ان میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ (تم پر اللہ کی رحمت و سلامتی ہے) اور ہم ان کے سینوں میں جو کدورت یا کینہ ہو گا اس کو بھی نکال دیں گے (تاکہ ان کے دل صاف ہو جائیں پھر وہ) بھائی بھائی ہو کر تختوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے

(۶۰) = يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ (۵۱)

(پ ۶ - ۵ : ۵۱) -

(ترجمہ) = اے جماعت مؤمنین یہود اور نصاریٰ کو اپنا دوست اور کارساز نہ بنانا۔ یہ تو ہو سکتا ہے کہ یہ آپس میں ایک دوسرے کے رفیق بن جائیں۔ لیکن (یہ) تمہارے دوست نہیں ہو سکتے۔ اور اگر تم میں سے کوئی انہیں اپنا رفیق اور مددگار بنائے گا تو اس کا شمار بھی انہیں میں ہو گا۔ اس لئے

Marfat.com

جو لوگ دیدہ دانستہ غلط راہ اختیار کریں گے، اللہ اپنے قانون کے مطابق ایسے ظالموں کو اپنی راہنمائی سے محروم کر دے گا۔

بَلاءٌ - ابتلاء - اس لفظ کے معنی ہیں -

(۱) - حالات کا معلوم کرنا - (۲) اصل حقیقت کا ظاہر کرنا - مُشکلات و مصائب کے وقت انسان کی حقیقی سیرت اور اچھی و بُری مختلف کیفیتوں کا ظاہر ہونا - اپنی آزمائش - اس سے یہ مقصد عیاں ہوتا ہے کہ انسان خود دیکھ لے - جان لے کہ اس کی صلاحیتیں کس حد تک نشوونما پا چکی ہیں - کیونکہ وہ مزاحمتوں کا مقابلہ اسی حد تک کر سکے گا جس حد تک اس کی مضمر قوتیں بیدار ہو چکی ہوں گی -

(۶۱) = فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى (۳۲) (پ ۲۷ - ۵۳:۳۲)

(ترجمہ) = اپنے نفس کی پاکی کے دعوے نہ کرو - وہی (اللہ) بہتر جانتا ہے کہ واقعی متقی کون ہے -

(۶۲) = اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۭ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَاۗءُ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا (۴۹) (پ ۵ - ۴:۴۹) -

(ترجمہ) = کیا تو نے ان لوگوں کے حال پر غور نہیں کیا جو اپنے آپ کو پاکیزہ ظاہر کرتے ہیں - بلکہ جسے اللہ چاہتا ہے (اپنے قانون کے مطابق) پاک کرتا ہے - (اس کے سعی و عمل کو دیکھا جائے گا) اس پر ذرّہ برابر ظلم نہ ہوگا -

Marfat.com

باب ۵

مُنکرینِ قرآن کا طرزِ عمل اور اُس کے نتائج

(۱)۔ جھوٹا پروپیگنڈہ۔

(۲)۔ قرآن مجید سے خود رُکنا اور دوسروں کو رُوکنا۔

(۳)۔ نفسانی خواہشات کو اِلٰہ بنانا۔

(۴)۔ بدقماش لوگ۔

(۵)۔ معاشی حالت۔

Marfat.com

(۱)= جھوٹا پروپیگنڈہ

(۱) = نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا یَسْتَمِعُوْنَ بِهٖٓ اِذْ یَسْتَمِعُوْنَ اِلَیْكَ وَ اِذْ هُمْ نَجْوٰٓى اِذْ یَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا (۴۷) اُنْظُرْ كَیْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ سَبِیْلًا (۴۸) (پ۱۵ - ۱۷: ۴۷/۴۸)۔

(ترجمہ)= جب یہ لوگ تمہاری طرف کان لگاتے ہیں تو جو کچھ انہیں سننا ہوتا ہے اسے ہم اچھی طرح جانتے ہیں۔ اور جب یہ ظالم باہم سرگوشیاں (اور مشورے) کرتے ہیں (اور جماعت مؤمنین) سے کہتے ہیں کہ تم ایسے شخص کا اتباع کرتے ہو۔ جس پر جادو کیا گیا ہے۔ اے پیغمبر یہ بدبخت تمہارے خلاف بہتان تراشیاں کرتے ہیں۔ یہ ایسے گمراہ ہیں کہ صحیح راستہ کی طرف آنے کی استعداد کھو بیٹھے ہیں۔

(۲) = وَیَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ ۫ فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ بَیَّتَ طَآىِٕفَةٌ مِّنْهُمْ غَیْرَ الَّذِیْ تَقُوْلُ ؕ وَاللّٰهُ یَكْتُبُ مَا یُبَیِّتُوْنَ ۚ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِیْلًا (۸۱) (پ۵ - ۴: ۸۱)۔

(ترجمہ)= (اے رسول) جب یہ تیرے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہمارا کام تو اطاعت ہے۔ لیکن جب تیرے پاس سے اٹھ کر چلے جاتے ہیں تو ان میں سے ایک گروہ جو کچھ تم نے کہا اس کے خلاف راتوں کو سازشیں کرتا اور باتیں گھڑتا ہے۔ اللہ ان کی سازشوں کو لکھتا جا رہا ہے۔ تم ان سے اعراض کرو اور اللہ پر توکل کرو۔ اللہ تمہارا کارساز ہے اور وہی کافی ہے۔

(۳) = یَسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا یَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ اِذْ یُبَیِّتُوْنَ مَا لَا یَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا یَعْمَلُوْنَ مُحِیْطًا (۱۰۸) - (پ۵ - ۴: ۱۰۸)۔

Marfat.com

(ترجمہ) = یہ لوگوں سے تو چھپا سکتے ہیں۔ مگر اللہ سے مخفی نہیں رکھ سکتے۔ وہ تو ہر حالت میں ان کے ساتھ ہے۔ جب راتوں کو باتیں گھڑتے ہیں۔ جو اللہ کو پسند نہیں اور اللہ ان کے اعمال کا احاط کئے ہوئے ہے۔

(۴) = وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ط (پ۵۔ ۴ : ۸۳)۔

(ترجمہ) = امن یا خوف کی کوئی بات انہیں مل جاتی ہے تو اسے پھیلا دیتے ہیں۔

(۵) = وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ (۲۶) (پ۲۴ - ۴۱ : ۲۶)۔

(ترجمہ) = اور کافروں نے کہا قرآن مت سنو اور چیخو چلاؤ (جب قرآن پڑھا جائے) اس میں گڑبڑ پیدا کرو۔ ممکن ہے اس طرح تم غالب آجاؤ۔

(۶) = وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ (۷) ط (پ۲۶ - ۴۶ : ۷)

(ترجمہ) = جب ہماری واضح آیات ان لوگوں کے سامنے پڑھی جاتی ہیں تو یہ سن کر منکر کہتے ہیں یہ تو صریح جادو ہے (حالانکہ) ان کو حق بات ہی بتلائی جاتی ہے۔

Marfat.com

۲= قرآن مجید سے خود رُکنا اور دوسروں کو روکنا۔

(۱) = يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ (۲۵) وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْـَٔوْنَ عَنْهُ ۚ وَاِنْ يُّهْلِكُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ (۲۶) (پ ۷ - ۶ : ۲۵/۲۶)۔

(ترجمہ) = وہ لوگ جن کے دلوں میں کفر بھرا ہے (قرآن سے انکار کرتے ہیں) اور کہتے ہیں اس میں رکھا ہی کیا ہے۔ یہ صرف پہلے لوگوں کے قصے کہانیاں ہیں۔ اور "اس طرح یہ لوگ قرآن کی رہنمائی سے بے نصیب رہتے ہیں" اور دوسروں کو بھی اس کے قریب آنے سے روکتے ہیں۔ یہ اپنے آپ کو ہلاک کر رہے ہیں مگر ان کو اس کا شعور نہیں ہے۔

(۲) = قَدْ كَانَتْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُوْنَ (۶۶) مُسْتَكْبِرِيْنَ ۖ بِهٖ سٰمِرًا تَهْجُرُوْنَ (۶۷) (پ ۱۸ - ۲۳ : ۶۶/۶۷)۔

(ترجمہ) = (جب) میری آیات تمہارے سامنے پڑھی جاتی تھیں تو تم اپنی ایڑیوں پر الٹے پاؤں بھاگ جاتے تھے۔ تکبر کرتے ہوئے انتہائی سرکشی کے ساتھ رات کو کہانیاں بناتے اور بے ہودہ بکتے تھے۔

(۳) = اَلَّذِيْنَ يَسْتَحِبُّوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ فِيْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ (۳) (پ ۱۳ - ۱۴ : ۳)۔

(ترجمہ) = جو لوگ دنیوی زندگی (مفادِ عاجلہ) کو آخرت کی زندگی پر ترجیح دیتے ہیں اور لوگوں کو راہِ خدا سے روکتے ہیں اور اس میں کجی و شبہات پیدا کرتے ہیں، یہ لوگ ختم نہ ہونے والی گمراہی میں ہیں۔

Marfat.com

(۴)۔ اِتَّخَذُوْٓا اَیْمَانَھُمْ جُنَّۃً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ط اِنَّھُمْ سَآءَ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ (۲) ذٰلِکَ بِاَنَّھُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ کَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ فَھُمْ لَا یَفْقَھُوْنَ (۳) (پ۲۸۔ ۶۳: ۳)

(ترجمہ)= اُنھوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے (جھوٹی باتیں بناتے ہیں) اس لئے یہ اللہ کے راستے کی طرف آنے سے لوگوں کو روکتے ہیں۔ جو کچھ یہ کر رہے ہیں، نامناسب اور بُرا کام ہے۔ ان کی یہ حالت اس لئے بیان کی جا رہی ہے کہ یہ لوگ ظاہرا تو اپنے آپکو مؤمن کہتے ہیں۔ پھر موقع پاتے ہی کافرانہ روش اختیار کر لیتے ہیں۔ اس کا یہ نتیجہ نکلا کہ ان کے دلوں پر مُہر لگا دی گئی۔ لہٰذا اُن کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت ختم ہو گئی۔

(۵)= اَلَّذِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَ یَبْغُوْنَھَا عِوَجًا ط وَھُمْ بِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ کٰفِرُوْنَ ۝ (پ۱۲ - ۱۱: ۱۹)۔

(ترجمہ)= جو لوگوں کو خدا کے سچے راستے کی طرف آنے سے روکتے ہیں اور اس میں پیچ و خم پیدا کرتے ہیں۔ اصل یہ ہے کہ یہ لوگ حیاتِ اخروی پر ایمان ہی نہیں رکھتے۔

(۶)= اَلَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَضَلَّ اَعْمَالَھُمْ ۝ (پ۲۶ - ۴۷: ۱)۔

(ترجمہ)= جن لوگوں نے ضابطۂ خداوندی کا انکار کیا اور اس سے لوگوں کو بھی روکا ان کے اعمال اکارت گئے۔

(۷)= اَلَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ زِدْنٰھُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا کَانُوْا یُفْسِدُوْنَ ۝ (پ۱۴ - ۱۶: ۸۸)۔

(ترجمہ)= جن لوگوں نے نظامِ الٰہی (قرآن) سے انحراف کیا اور دوسروں کو بھی اس

Marfat.com

سے روکتے رہے۔ ہم ان کے لئے عذاب پر عذاب بڑھادیں گے۔
یہ اس لئے کہ وہ اپنی مفسدانہ حرکتوں سے باز نہیں آیا کرتے تھے۔

(۸) = وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَاَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ (۸) (پ ۲۶ - ۴۷: ۸)
ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ (۴۷: ۹)

(ترجمہ) = اور جنہوں نے (اللہ کے دین کی مدد کرنے سے) انکار کیا تو ان کے لئے ہلاکت و تباہی ہے اور ان کے اعمال برباد گئے۔ یہ اس وجہ سے کہ انہوں نے ضابطۂ خداوندی (یعنی اس نظام کو جو انسانی بہبود کے لئے نازل کیا گیا تھا) ناپسند کیا۔ لہٰذا ان کے اعمال اکارت گئے (جو کام انسانی فلاح کے لئے کئے جاتے ہیں وہی بار آور ہوتے ہیں۔ (۱۳: ۱۷)

(۹) = وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا (۴۵) وَّجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا وَاِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا (پ ۱۵ ع ۷: ۴۵/۴۶)

(ترجمہ) = اور جب تم قرآن پڑھتے ہو (لوگوں کو مخاطب کر کے) تو ہم تمہارے اور آخرت پر ایمان نہ لانے والوں کے درمیان ایک (غیر مرئی) پردہ حائل کر دیتے ہیں (قرآن سے نفرت کی وجہ سے) ان کے دلوں پر ایسا غلاف چڑھ جاتا ہے کہ وہ کچھ نہیں سمجھ پاتے۔ اس طرح ان کے کانوں میں ڈاٹ لگ جاتی ہے (نفرت کے جذبات انسان کو اندھا اور بہرہ بنا دیتے ہیں۔ جب تو قرآن میں اکیلے اللہ کا ذکر کرتا ہے تو وہ نفرت سے منہ پھیر لیتے ہیں۔ اس لئے کہ تو اللہ کے ساتھ ان کے معبودوں اور پیشواؤں کو نہیں بلاتا۔

Marfat.com

(۱۰) = وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ رَبِّكُمْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝

(پ ۲۴ - ۳۹ : ۷۱)۔

(ترجمہ) = وہ لوگ جنہوں نے (اللہ کی آیات کا) انکار کیا تھا۔ جہنم کی طرف گروہ در گروہ ہانکے جائیں گے۔ یہاں تک کہ وہ وہاں پہنچ جائیں گے تو جہنم کے دروازے کھول دیئے جائیں گے۔ اور جہنم کے کارندے ان لوگوں سے پوچھیں گے۔ کیا تمہارے پاس تمہارے اپنے لوگوں میں سے ایسے رسول نہیں آئے تھے جو تم کو تمہارے رب کی آیات پڑھ پڑھ کر سناتے (اور برے کاموں کے برے نتائج سے) ڈراتے اور اس کے آنے کی خبر بھی دیتے؟ وہ جہنمی جواباً کہیں گے۔ کیوں نہیں؟ (آئے تھے اب تو) عذاب کا فیصلہ حقیقت بن کر سامنے آگیا ہے۔

(۱۱) = فَقَالَ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ ۝ (۲۴) اِنْ هٰذَآ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ؕ

(پ ۲۹ - ۷۴ : ۲۴/۲۵)۔

(ترجمہ) = لہٰذا اس نے کہا یہ کچھ نہیں ہے مگر ایک جادو ہے جو پہلے سے چلا آرہا ہے۔ یہ تو صرف قولِ بشر ہے۔

(۱۲) = وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ (پ ۲۸ - ۶۴ : ۱۰)۔

(ترجمہ) = جن لوگوں نے انکار کیا اور ہماری آیات کو جھٹلایا یعنی تکذیب کی یہی لوگ جہنم میں رہنے والے ہیں۔ ہمیشہ اس میں رہیں گے یہ کس قدر برا ٹھکانا

Marfat.com

(۱۳) = اَللّٰہُ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ وَّھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ وَّکِیْلٌ (۶۲) لَہٗ مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰہِ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ (۶۳) ع (پ ۲۴ - ۳۹ : ۶۲/۶۳)

(ترجمہ) = اللہ نے ہی ہر چیز کی تخلیق فرمائی۔ اور ہر شے اسی کے بھروسہ اور نگرانی میں ہے۔ آسمانوں اور زمین کی کنجیاں اسی کے پاس ہیں (یعنی آسمانوں اور زمین کی ہر شے اسی کے حلقۂ اختیارات میں ہے) جن لوگوں نے اللہ کی آیات کا انکار کیا (اور قانونِ خداوندی پر نہ چلے) ایسے لوگ خسارہ پانے اور نقصان اُٹھانے والے ہیں۔

Marfat.com

۳۔ نفسانی خواہشات کا اِتباع۔

(۱) = وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ ط

(پ۲۰ - ۲۸ : ۵۰)

(ترجمہ) = اس شخص سے زیادہ گمراہ کون ہو سکتا ہے جو اپنے جذبات کو (اللہ کے دیئے ہوئے) ضابطۂ حیات کے تابع نہیں رکھتا۔ بلکہ اپنی خواہشات کی پیروی کرتا ہے

(۲) = اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ط اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا (۴۳) (پ۱۹ - ۲۵ : ۴۳)

(ترجمہ) = کیا تم نے اس شخص کے حال پر غور نہیں کیا جس نے اپنی نفسانی خواہشات کو اِلٰہ بنا لیا ہے۔ کیا تم ایسے شخص کو راہ راست پر لانے کی ذمہ داری لے سکتے ہو؟

اِلٰہ جس کے احکام کی پابندی کی جائے۔ صاحب اختیار و اقتدار۔

(۳) = اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ط فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ط اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ (۲۳) (پ۲۵ - ۴۵ : ۲۳)

(ترجمہ) = کیا تو نے اس شخص کی حالت پر غور نہیں کیا جس نے اپنے جذبات ہی کو اپنا اِلٰہ بنا لیا ہے (اور وہی کچھ کرتا ہے جو اس کی خواہشات کا تقاضا ہوتا ہے) اور اللہ نے علم کے باوجود (حق تسلیم نہ کرنے کے سبب) اسے گمراہی میں ڈال دیا۔ اور اس کے دل اور کانوں پر مہر لگا دی اور اس کی آنکھوں پر پردہ پڑ گیا۔ اب اللہ کے علاوہ اسے کون ہدایت دے سکتا ہے؟

Marfat.com

کیا تم اس حقیقت پر غور نہیں کرتے ؟

(۴) = وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَذَكِّرْ بِهٖٓ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌ بِمَا كَسَبَتْ ۖ (پ۷ - ۶ : ۷۰)۔

(ترجمہ) = اور جنہوں نے اپنے دین کو کھیل اور دل لگی بنا رکھا ہے۔ ان کو چھوڑ دو۔ دنیا کی زندگی (عیش و عشرت) نے انہیں دھوکے میں ڈال رکھا ہے۔ (البتہ) ان کو قرآن سے نصیحت کرتے رہو تاکہ کوئی شخص اپنے کرتوت کے وبال میں گرفتارِ بلا نہ ہو۔ (اسی دنیا میں سنبھل جائے)۔

(۵) = وَقَدْ اٰتَيْنٰكَ مِنْ لَّدُنَّا ذِكْرًا ۝ مَّنْ اَعْرَضَ عَنْهُ فَاِنَّهٗ يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وِزْرًا (۱۰۰) (پ۱۶ - ۲۰ : ۹۹/ ۱۰۰)۔

(ترجمہ) = اور ہم نے خاص اپنے یہاں سے تم کو ایک ذکر (نصیحت کا درس) عطا کیا ہے، جو کوئی اس سے منہ موڑے گا وہ قیامت کے روز سخت بوجھ کے نیچے ہوگا۔

(۶) = اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا (پ۵ - ۴ : ۵۶)

(ترجمہ) = جن لوگوں نے ہماری آیات سے انکار کیا ان کو عنقریب ہم آگ میں داخل کریں گے۔

(۷) = فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (۳۸) وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ (پ۱ - ۲ : ۳۸/۳۹)

(ترجمہ) = پھر اگر میری طرف سے (انبیاءؑ کے ذریعہ) تمہارے پاس ہدایت (رہنمائی) آئے تو جو لوگ اس رہنمائی پر عمل کریں گے (وہ خوف و ہراس سے محفوظ رہیں گے) نہ ان کے لئے ڈر ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ اور جو ہماری آیات

Marfat.com

کا انکار کریں گے اور جھٹلائیں گے تو وہ ہمیشہ جہنم کی آگ میں جھلستے رہیں گے۔

(۸) = وَاَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ (۵۴) وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ (۵۵) اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَاِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ (۵۶) اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ (۵۷) اَوْ تَقُوْلَ حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِيْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ (۵۸) بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ اٰيٰتِيْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ (۵۹) (پ۲۴-۳۹: ۵۴/ ۵۹)

(ترجمہ) = اور اپنے پروردگار کی طرف رجوع کرو۔ اور اس کے آگے سرِ تسلیم خم کردو (اور پورے فرمانبردار بن جاؤ) اس سے پہلے کہ تم پر عذاب آجائے پھر تمہیں اس بربادی سے بچانے والا کوئی نہ ہوگا۔ (لوگو!) جو بہترین احکام (یعنی وحیٔ الٰہی) تم پر تمہارے رب کی طرف سے اتری ہے۔ اس کو مان کر اس کے پیچھے چلو قبل اس کے کہ تم پر اچانک تباہی اور عذاب آجائے اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔ بار بار اس لئے کہا جارہا ہے کہ) اس وقت کوئی یہ نہ کہے کہ :-

(۱) ہائے افسوس اس کوتاہی پر جو میں نے اللہ کے متعلق اطاعت کرنے میں کی اور مذاق اڑانے والوں میں شامل تھا۔

(۲)- یا یہ کہنا پڑے کہ کاش مجھے اللہ کی طرف سے رہنمائی مل جاتی تو میں متقین کی

Marfat.com

جماعت میں شامل ہو جاتا۔ (۳) یا عذاب دیکھکر کہے کہ اگر زندگی کا موقع ایک بار پھر مل جائے تو میں اچھے عمل کر کے نیک لوگوں میں شامل ہو جاؤں۔ اس وقت ان سے کہا جائے گا کہ ہاں میری آیات تمہارے پاس آچکی تھیں۔ لیکن تم نے اُن کو جھٹلایا اور سرکشی اختیار کی اور ماننے سے انکار کر دیا تھا۔

(۹) = وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِيْمَآ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِيْهِ وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَّاَبْصَارًا وَّاَفْـِٕدَةً ۖ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَآ اَبْصَارُهُمْ وَلَآ اَفْـِٕدَتُهُمْ مِّنْ شَيْءٍ اِذْ كَانُوْا يَجْحَدُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ (ع ۳۶) (پ ۲۶۔ ۴۶ : ۲۶)

(ترجمہ) = (وہ تو! گئی گزری قوم نہ تھی) ان کو ہم نے وہ کچھ دیا تھا (مال و دولت طاقت اقتدار) جو تم لوگوں کو نہیں دیا تھا۔ ان کو ہم نے کان، آنکھیں اور دل (علم و دانش کے تمام ذرائع) سب کچھ دے رکھا تھا۔ مگر نہ وہ کان ان کے کسی کام آئے نہ آنکھیں، نہ دل کیونکہ وہ اللہ کی آیات کا انکار کرتے تھے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ عذاب جس کی ہنسی اڑایا کرتے تھے۔ انہیں (اس عذاب نے) گھیر لیا۔

Marfat.com

۴ = بدقماش لوگ!

(۱) = وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ (۳۰) وَاِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ (۳۱) (پ ۳۰ - ۸۳ : ۳۰/۳۱)۔

(ترجمہ) = یہ لوگ جب مومنین کے پاس سے گذرتے ہیں تو ایک دوسرے کو آنکھیں مارتے (آنکھوں سے اشارہ کرتے) ہوئے نکلتے ہیں۔ اور جب یہ لوٹ کر اپنے ہم خیال لوگوں کی طرف جاتے ہیں۔ تو عجیب انداز سے اتراتے ہیں اور جماعت مومنین پر پھبتیاں کستے ہیں۔

(۲) = اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ وَتَقْطَعُوْنَ السَّبِيْلَ ۙ وَتَاْتُوْنَ فِيْ نَادِيْكُمُ الْمُنْكَرَ ۭ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوا ائْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ (۲۹) (پ ۲۰ - ۲۹/۲۹)

(ترجمہ) = (جناب لوط قوم سے خطاب کر رہے ہیں) کیا تم جنسی جذبہ کی تسکین کے لئے عورتوں کو چھوڑ کر مردوں کے پاس جاتے ہو۔ اور سلسلہ توالد کو منقطع کرتے ہو؛ اور رہزنی بھی کرتے ہو۔ اور تم اپنی مجلسوں میں نازیبا حرکتیں کرتے ہو۔ لوط کی قوم کے پاس اس کے سوا اور کوئی جواب نہ تھا۔ تو پھر کہنے لگ گئے کہ اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو ہم پر اللہ کا عذاب لاکر دکھاؤ۔

(۳) = سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ۭ فَاِنْ جَاۗءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ وَاِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْـــًٔا ۭ وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ (۴۲) (پ ۶ - ۵ : ۴۲)۔

Marfat.com

(ترجمہ) = یہ لوگ جھوٹی باتیں بنانے کے لئے جاسوسی کرنے والے اور ناجائز (حرام) مال کھانے والے ہیں۔ پس اگر یہ آپ کے پاس آئیں تو آپ ان کے درمیان فیصلہ کریں یا پھر ان سے مُنہ پھیر لیں۔ (ایسی صورت میں) وہ تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے۔ اگر ان کے درمیان فیصلہ کرنا چاہو تو پھر فیصلہ انصاف سے کریں۔ بے شک اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔

الفاظ کی تشریح :-

سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ = جھوٹی باتیں بنانے کے لئے جاسوسی کرنے والے یعنی دوسروں کے سامنے جھوٹی باتیں بنانے کے لئے تمہاری باتیں سُنتے ہیں۔

سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ (۵ : ۴۱) اور ایسے لوگوں کے لئے جاسوس بنے ہیں جو ابھی تمہارے پاس نہیں آئے (مفردات القرآن اردو۔ (امام راغب)

(۴) = هٰٓاَنْتُمْ اُولَآءِ تُحِبُّوْنَهُمْ وَلَا يُحِبُّوْنَكُمْ وَتُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ ج وَاِذَا لَقُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا ج وَاِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ ط قُلْ مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ م بِذَاتِ الصُّدُوْرِ (۱۱۹) (پ ۴ - ۳ : ۱۱۹)-

(ترجمہ) = تم ان سے محبت رکھتے ہو۔ مگر وہ تم سے محبّت نہیں رکھتے۔ حالانکہ تم تمام کتب آسمانی کو مانتے ہو۔ جب وہ تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے بھی تمہاری کتاب (قرآن مجید) کو مان لیا ہے۔ مگر جب وہ جُدا ہوتے ہیں تو تمہارے خلاف ان کے غیظ و غضب کا یہ حال ہوتا ہے کہ وہ اپنی...

Marfat.com

انگلیاں کاٹنے لگتے ہیں۔ ان سے کہو کہ اپنے غصہ میں آپ جل مرو۔ اللہ جانتا ہے کہ تمہارے سینوں میں کیا چھپا ہوا ہے۔

(۵) = اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ص وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ (۷) فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ (۸) وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ (۹) وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ (۱۰) هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ بِنَمِيْمٍ (۱۱) مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ (۱۲) عُتُلٍّۭ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ (۱۳) اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِيْنَ (۱۴) اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ (۱۵) (پ ۲۹ - ۶۸ : ۷/ ۱۵)۔

(ترجمہ) = بلاشبہ تمہارا رب ان لوگوں کو خوب جانتا ہے جو ہدایت پر ہیں۔ لہٰذا تم ان جھٹلانے والوں کے دباؤ میں ہرگز نہ آنا۔ یہ چاہتے ہیں کہ اگر تو تھوڑا سا اپنے مقام سے ہٹ جائے تو وہ بھی اپنے مقام سے ہٹ کر تجھ سے مفاہمت کرلیں۔ اور تو قسمیں کھانے والے ذلیل (آدمی) کے دباؤ میں نہ آنا۔ طعنے دیتا ہے۔ چغلیاں کھاتا پھرتا ہے۔ بھلائی سے روکتا ہے۔ ظلم و زیادتی میں حد سے گذر جانے والا ہے۔ سخت بداعمال ہے۔ تند خو مزید برآں شرارت میں مشہور (یہ اس لئے کہ) وہ مال اور اولاد والا ہے۔ جب ہماری آیات بیان کی جاتی ہیں تو کہتا ہے کہ یہ پہلے لوگوں کے قصے کہانیاں ہیں۔ ہم اس کی ناک پر داغ لگائیں گے۔ وہ (اپنے آپ کو بڑی ناک والا سمجھتا ہے۔ وہ ذلیل و خوار ہوگا۔

Marfat.com

⑤ = معاشی حالت!

① = فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَایَ فَلَا یَضِلُّ وَلَا یَشْقٰی (۱۲۳) وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِکْرِیْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِیْشَةً ضَنْکًا وَّنَحْشُرُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَعْمٰی (۱۲۴) قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِیْٓ اَعْمٰی وَقَدْ کُنْتُ بَصِیْرًا (۱۲۵) قَالَ کَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰیٰتُنَا فَنَسِیْتَهَا ج وَکَذٰلِكَ الْیَوْمَ تُنْسٰی (۱۲۶) وَکَذٰلِكَ نَجْزِیْ مَنْ اَسْرَفَ وَلَمْ یُؤْمِنْ م بِاٰیٰتِ رَبِّهٖ ط وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَاَبْقٰی (۱۲۷) (پ ۱۶ - ۲۰ : ۱۲۳/۱۲۷)۔

(ترجمہ) = سو جو کوئی بھی میری ہدایت (یعنی رہنمائی) کی پیروی کرے گا، وہ نہ تو بھٹکے گا اور نہ مصیبت میں پڑے گا۔ اس کی زندگی خوشگوار ہوگی اور جو بھی میرے ذکر (ضابطۂ حیات) سے منہ پھیرے گا اس کی معیشت (روزی) تنگ ہو جائے گی۔ اور ہم قیامت (ظہورِ نتائج) کے دن اسے اندھا (کر کے) اٹھائیں گے (یعنی زندگی کی روشن راہیں اُس کے لئے تاریک ہوں گی) وہ کہے گا کہ اے میرے پروردگار تو نے مجھے اندھا کیوں اٹھایا۔ حالانکہ میں تو اچھا خاصا دیکھنے والا تھا! اس سے کہا جائے گا کہ یہ اس لئے ہوا کہ ہمارے قوانینِ حیات تمہارے پاس پہنچتے رہے۔ لیکن تم نے اُن سے آنکھیں بند کر لیں اور پرواہ نہ کی۔ اسی طرح آج تمہیں زندگی کی روشنی سے محروم ہونا پڑا۔ اور تمہیں بھلا دیا گیا۔ اور اسی طرح ہمارے قانونِ مکافات کے مطابق نتیجہ ملتا ہے۔ اس کو جو حد سے نکل جائے اور اپنے رب کی باتوں پر ایمان نہ رکھے "یاد رکھو! آخرت کا عذاب بہت سخت اور دیرپا ہے۔

Marfat.com

(۲) = وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ (۱۱۲) وَلَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ (۱۱۳) (پ ۱۴ - ۱۶: ۱۱۲/۱۱۳) -

(ترجمہ) = اللہ ایک بستی کی مثال دیتا ہے جو کہ امن و اطمینان کی زندگی بسر کر رہی تھی اور ہر سمت سے سامان رزق کھچا چلا آرہا تھا۔ (اس کے رہنے والے بڑے خوش حال اور فارغ البال تھے) لیکن اُنہوں نے اللہ کی نعمتوں کی قدر... ناشناسی کی (اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ) اللہ نے ان پر بھوک اور خوف کا عذاب مُسلّط کر دیا۔ فارغ البالی کی جگہ اُنہیں فاقے ہونے لگے اور امن خطرات سے بدل گیا۔ (یہ تھا اللہ کے نظام زندگی کو جھٹلانے کا نتیجہ) ان کے پاس خود انہی میں سے اللہ کا ایک پیغمبر آیا (اور اس نے بتلایا کہ یہ سب کچھ تمہارے خود ساختہ نظام کا نتیجہ ہے) مگر اُنہوں نے (اس رسُول کو) جھٹلایا (اور سرکشی اختیار کی) اپنے ظلم اور سرکشی کے سبب (تباہی اور بربادی کے) عذاب میں مبتلا ہو گئے۔

(۳) = وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍۭ بَطِرَتْ مَعِيْشَتَهَا ۚ فَتِلْكَ مَسٰكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ مِّنْۢ بَعْدِهِمْ اِلَّا قَلِيْلًا ۭ وَكُنَّا نَحْنُ الْوٰرِثِيْنَ (۵۸) (پ ۲۰ - ۲۸: ۵۸) -

(ترجمہ) = اور ہم کتنی ہی ایسی بستیاں (اپنے قانون مکافات کی رو سے) تباہ کر چکے ہیں۔ جنہیں سامانِ زیست کی بڑی فراوانی تھی اور وہ اپنی خوشحالی پر اتراتے تھے۔ سو دیکھ لو وہ ان کے سکن ویران پڑے ہوئے ہیں۔ جن میں اُن کے بعد

Marfat.com

کم ہی کوئی بسا ہے۔ آخر کار ہم ہی وارث ہو کر رہے۔

(۴) = فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰٓى اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ (۴۴) فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ؕ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (۴۵) (پ ۷ - ۶: ۴۴/۴۵) -

(ترجمہ) = پھر جب وہ اس نصیحت و تعلیم کو جو انہیں (کتاب اللہ کے ذریعہ) دی گئی تھی۔ فراموش کر بیٹھے تو ہم نے ہر طرح کی خوشحالیوں اور فراوانیوں کے دروازے اُن کے لئے کھول دیئے۔ یہاں تک کہ جب تک کہ وہ ہماری عطا کردہ نعمتوں میں مگن ہو گئے تو پھر (ان کی غلط روش کے تباہ کن نتائج) اچانک سامنے آ گئے۔ اور وہ نا اُمید ہو کر رہ گئے۔ اس طرح ان لوگوں کی ان کے ظلم کی وجہ سے جڑ ہی کاٹ دی گئی اور تمام حمد و ستائش اللہ ہی کے لئے ہے جو سارے جہانوں کی نشو و نما کا ذمہ وار ہے

(۵) = وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّآ اَخَذْنَآ اَهْلَهَا بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُوْنَ (۹۴) ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتّٰى عَفَوْا وَّقَالُوْا قَدْ مَسَّ اٰبَآءَنَا الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ فَاَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ (۹۵) وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ (۹۶) (پ ۹ - ۷: ۹۵/۹۶) -

(ترجمہ) = اور ہم نے جب بھی کسی بستی کی طرف کسی نبی کو بھیجا تو وہاں کے رہنے والوں نے (خصوصاً) اربابِ دولت و ثروت نے مخالفت کی تو اُن کی غلط

Marfat.com

روش کی بنا پر مشکلیں و مصیبتیں پیش آتی رہیں۔ تاکہ غلط کاریوں کا نتیجہ دیکھ کر صحیح راہ اختیار کریں۔ پھر ہم نے ان کی بدحالی کو خوشحالی سے بدل دیا۔ یہاں تک کہ وہ خوب پھلے پھولے۔ پھر وہ کہنے لگے کہ ہمارے اسلاف پر بھی اچھے اور برے دن آتے رہے ہیں (مگر بدحالی اور خوشحالی میں اللہ کی طرف ان کی گردن نہ جھکی بلکہ دعوت حق کی مخالفت پر کمربستہ ہو گئے) پھر ہم نے اُنہیں (اس غلط روش کے نتیجہ میں) اچانک پکڑ لیا۔ یہ ان کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا۔ کہ اس انداز سے عذاب آئے گا۔ اگر یہ لوگ ایمان لے آتے اور تباہیوں سے محفوظ رہنے کی فکر کرتے تو ہم زمین و آسمان سے نعمتوں کے (دروازے) ان پر کھول دیتے۔ لیکن انہوں نے تکذیب کی (ہمارے پیغمبر اور ہماری آیات کو جھٹلایا) لہٰذا ان کے اعمال کی پاداش میں ہم نے ان کو پکڑ لیا۔[1]

(۶) = اَيَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّبَنِيْنَ (۵۵) نُسَارِعُ لَهُمْ فِي الْخَيْرٰتِ ط بَلْ لَّا يَشْعُرُوْنَ (۵۶) (پ ۱۸ - ۲۳ : ۵۵/۵۶)

(ترجمہ) = کیا یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم جو ان کو مال و اولاد دیتے چلے جا رہے ہیں (تو گویا) ہم ان کے لئے خیر کی فراہمی میں جلدی کر رہے ہیں (نہیں یہ بات نہیں بلکہ انہیں ڈھیل دی جا رہی ہے) مگر یہ لوگ اس بات کا شعور نہیں رکھتے (غفلت نے اُن کے عقل و شعور پر پردے ڈال دیئے ہیں۔

---

[1] اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا وَّلٰكِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ (۱۰ : ۴۴) - بے شک اللہ لوگوں پر ذرہ بھر ظلم نہیں کرتا۔ البتہ لوگ اپنی جانوں پر آپ ظلم کرتے ہیں۔

Marfat.com

(۷) = وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ
سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ (۶۵) وَلَوْ اَنَّهُمْ
اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ
لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ ؕ مِنْهُمْ اُمَّةٌ
مُّقْتَصِدَةٌ ؕ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ سَآءَ مَا يَعْمَلُوْنَ ۝ (پ۶- ۵: ۶۵/۶۶)

(ترجمہ)= اور اگر وہ توریت اور انجیل کو اور جو اُن کی طرف اُن کے رب کی طرف سے نازل ہوا ہے قائم رکھتے تو اپنے اوپر سے اور نیچے سے رزق کھانے کو ملتا۔ ان میں سے ایک گروہ میانہ رو ہے۔ مگر ان میں سے اکثر بُرے کام کرتے رہتے ہیں۔

Marfat.com

باب نمبر ۱

پیغمبروں کے گذر جانے کے کچھ عرصہ بعد

① = ناخلف لوگ کتاب کے وارث بن جاتے ہیں۔

② = دین فروشی۔

③ = ظن کی پیروی۔

④ = اللہ کے راستہ کو چھوڑ کر باپ دادے کا راستہ اختیار کرنا۔

⑤ = اختلاف پیدا کرنا اور فرقے فرقے ہونا۔

Marfat.com

① ناخلف لوگ قرآن کے وارث بن جاتے ہیں

① = فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَّرِثُوا الْكِتٰبَ يَاْخُذُوْنَ عَرَضَ هٰذَا الْاَدْنٰى وَيَقُوْلُوْنَ سَيُغْفَرُ لَنَا ج وَاِنْ يَّاْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهٗ يَاْخُذُوْهُ ط اَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ مِّيْثَاقُ الْكِتٰبِ اَنْ لَّا يَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ وَدَرَسُوْا مَا فِيْهِ ط وَالدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ط اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ (۱۶۹)

(پ۹-ع۷ : ۱۶۹)۔

(ترجمہ) = پھر اُن کے بعد جو نسلیں ان کی جانشین ہو کر آئیں اور ہماری کتاب کی وارث بن گئیں تو وہ دنیوی مفاد پر جھپٹ پڑتے اور کہتے کہ اس کی ہمیں معافی مل جائے گی۔ اس کے بعد جب پھر اس قسم کا مفاد سامنے آتا تو اسے بھی جھپٹ لیتے (انہیں کسی طرح کا فائدہ سامنے نظر آتا تو اصول وضابط بالائے طاق رکھ کر اس کی طرف لپک پڑتے) کیا ان سے کتاب اللہ کے مطابق یہ عہد نہیں لیا گیا تھا کہ اللہ کے متعلق حق کے سوا کچھ نہیں کہو گے اور یہ خود (بھی) پڑھ چکے ہیں جو کتاب میں لکھا ہے۔ اور آخرت کا گھر پرہیزگاروں کے لئے بہتر ہے تو کیا اتنی بات بھی نہیں سمجھ سکتے؟

② = اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ يُّؤْمِنُوْا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ (۷۵) (پ۱ - ع۲ : ۷۵)۔

(ترجمہ) = (اے مسلمانو!) کیا تم ان لوگوں سے یہ توقع رکھتے ہو کہ یہ تمہاری دعوت

Marfat.com

پر ایمان لے آئیں گے۔ حالانکہ ان میں ایک گروہ[1] کا شیوہ یہ ہے کہ اللہ کا کلام سُنا اور پھر خوب سمجھ بُوجھ کر اس میں تحریف کر دیتے ہیں۔

[1] ایک گروہ سے مراد علماء اور عالمین شریعت ہیں (تفہیم القرآن مودودی صاحب)

(۳) = وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ (۷۸) (پ ۳ - ۳ : ۷۸)

(ترجمہ) = ان میں ایک گروہ (مذہبی پیشواؤں کا) ایسا ہے جو اپنی طرف سے باتیں وضع کرتے ہیں۔ اور پھر انہیں وحیٔ خداوندی کے ساتھ اس طرح ملاتے ہیں کہ وہ دونوں مل کر ایک ہو جائیں۔ اس طرح ان لوگوں کی باتیں خدا کی شریعت بن جائیں۔ جب اُن سے پوچھو تو وہ دیدہ دلیری وجسارت سے کہہ دیتے ہیں کہ وہ باتیں بھی خدا ہی کی طرف سے ہیں۔ حالانکہ وہ خدا کی طرف سے نہیں ہوتیں۔ اس طرح یہ لوگ دیدہ دانستہ خدا کے خلاف جھوٹ بولتے ہیں۔ (مقصد اس سے یہ ہے کہ لوگوں کو اپنی باتیں منوائیں اور انہیں اپنی مرضی کے مطابق چلائیں)۔

(۴) = اَلَّذِيْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِيْنَ (۹۱) فَوَرَبِّكَ لَنَسْـَٔلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ (۹۲) (پ ۱۴ - ۱۵ : ۹۱/۹۲)

(ترجمہ) = جنہوں[1] نے قرآن کو ٹکڑے ٹکڑے کیا ہے۔ (یعنی کسی حصّہ کو ماننا اور کسی حصّہ کا انکار کرنا تاکہ قرآن قابل توجہ نہ رہے) پھر تیرے رب کی قسم ہم اُن سے ضرور باز پرس کریں گے۔

[1] مفسرین نے قرآن کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالنے کا یہ مفہوم بیان کیا ہے:۔

Marfat.com

سلہ مفسرین کرام نے قرآن کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالنے کا مفہوم یہ بیان کیا ہے کہ انہوں نے بعض باتیں مان لیں اور بعض کا انکار کر دیا (۲ : ۸۵) کی طرف بھی اشارہ ہے کہ الکتاب کے کچھ حصے کو مانتے ہیں اور کچھ کا انکار کرتے ہیں۔ مؤمنین کی صفت یہ ہے کہ تُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ (۳ : ۱۱۹) تم پوری کتاب پر ایمان رکھتے ہو (راغب) یہ نہیں کہتے کہ کچھ آیات پر عمل نہیں کرنا یا کچھ آیات قرآن کریم میں نہیں مگر عمل موجود ہے

(۵) = اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ج فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ج وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ ط وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ (۸۵) اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ز فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ (۸۶) ع (پ ۱ - ۲ : ۸۵/۸۶)-

(ترجمہ) = کیا تم کتاب کے کچھ حصہ کو مانتے ہو اور کچھ حصہ کا انکار کرتے ہو تو اس کی سزا جو تم میں سے ایسا کرتا ہے سوا اس کے اور کیا ہے کہ (تمہیں) دنیا کی زندگی میں رسوائی ہو اور قیامت کے دن سخت ترین عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے بے خبر نہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے آخرت کی بجائے دنیوی زندگی کو خرید لیا۔ ان کے عذاب میں تخفیف نہیں کی جائے گی اور نہ کسی طرح ان کی مدد کی جا سکے گی

(۶) = اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتٰبِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ (۱۵۹) (پ ۲ - ۲ : ۱۵۹)-

Marfat.com

(ترجمہ) = جو لوگ ہماری نازل کی ہوئی روشن اور واضح ہدایت کو چھپاتے ہیں (طمع یا خوف کی وجہ سے) باوجودیکہ ہم نے اُنہیں کتاب میں کھول کھول کر بیان کر دیا ہے۔ یہی لوگ ہیں جن پر اللہ لعنت کرتا ہے (یعنی اللہ کی رحمت سے محروم ہو جاتے ہیں) اور تمام لعنت کرنے والے بھی لعنت کرتے ہیں

(۷) = وَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ ۭ كُلٌّ اِلَيْنَا رٰجِعُوْنَ ۝ (پ ۱۷، ۲۱/۹۳)

(ترجمہ) = یہ سب ایک ہی جماعت تھے۔ مگر ان کے بعد جو آئے تو) تو انہوں نے اپنے امر (دین) کو اپنے درمیان ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور فرقے بن گئے[1]۔ سب کے سب ہماری طرف ہی لوٹ کر آنے والے ہیں۔

(۸) = اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۙ اُولٰۗىِٕكَ مَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۠ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ (پ ۲ - ۲: ۱۷۴)۔

(ترجمہ) = جو لوگ ان احکام کو جو اللہ نے اپنی کتاب میں نازل کئے ہیں چھپاتے ہیں۔ اور اس (کتمان حق) کے بدلے دنیا کے حقیر فائدے خریدتے ہیں۔ تو یقین کرو یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے پیٹ آگ سے بھر رہے ہیں۔ قیامت کے روز اللہ ان سے بات نہ کرے گا۔ اور نہ انہیں جرائم کی گندگی سے پاک کرے گا۔ ایسے لوگوں کے لئے الم انگیز عذاب ہے۔

---

[1] بعد میں جتنے مذاہب پیدا ہوئے، وہ اسی دین کو بگاڑ کر بنا لئے گئے اس کی کوئی چیز کسی نے لی اور کوئی دوسری چیز کسی اور نے اور پھر ہر ایک نے ایک جز اس کا لے کر بہت سی چیزیں اپنی طرف سے اس کے ساتھ ملا ڈالیں۔ اس طرح یہ بے شمار ملتیں وجود میں آئیں۔ (تفہیم القرآن جلد ۳ ص ۱۸۵)

Marfat.com

(نوٹ):۔ قرآن مجید کے ٹکڑے کرنا کا مطلب ہے۔

۱: بعض احکام کو ماننا اور بعض سے انکار کرنا۔

۲: ما انزل اللہ کو چھپانا۔ ان کے لئے جو طریقے وضع کئے گئے ہیں،

وہ یہ تھے:۔

(۱)۔ وحی خفی - (۲) شانِ نزول - (۳) ناسخ منسوخ - (۴) روایات۔

؎ یہ اُمّت روایات میں کھو گئی
حقیقت خرافات میں کھو گئی

(۸) = أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ وَأَنْتُمْ تَتْلُونَ الْكِتٰبَ ط أَفَلَا تَعْقِلُونَ (۴۴) (پ ۱ - ۲ : ۴۴)۔

(ترجمہ) = کیا تم لوگوں کو بھلائی کے کام کرنے کا حکم دیتے ہو؟ مگر اپنے آپ کو بھول جاتے ہو۔ حالانکہ تم کتاب کی تلاوت کرتے ہو (کیا یہ عقلمندی کی بات ہے) پھر تم عقل سے کام کیوں نہیں لیتے؟

(۹) = وَمَنْ يَعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ (۳۶) وَإِنَّهُمْ لَيَصُدُّونَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ مُّهْتَدُونَ (۳۷) (پ ۲۵ - ۴۳ : ۳۶/۳۷)۔

(ترجمہ) = اور جو اللہ کے ذکر (قرآن مجید) سے آنکھیں بند کرلے (تو اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے) کہ ہمارے قانون کے مطابق اس پر ایک شیطان مسلط کر دیا جاتا ہے۔ پھر وہ اس کے ساتھ لگا رہتا ہے۔ پھر بلاشبہ یہ ان لوگوں کو صراط مستقیم سے روکتے ہیں۔ مگر یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم راہِ راست پر ہیں

(۱۰) = فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖٓ أَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْٓءِ

Marfat.com

وَاَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍ م بَئِيْسٍ م بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ (۱۶۵) (پ۹ - ۷ : ۱۶۵) -

(ترجمہ) = پھر جب انہوں نے ان نصیحتوں کو بھلا دیا جو انہیں دی گئی تھیں تو ہم نے ان لوگوں کو جو بُرائی سے منع کیا کرتے تھے نجات دے دی اور ان لوگوں کو جو ظلم کرتے تھے (اور حد سے تجاوز کرتے تھے) ہم نے سخت عذاب میں مبتلا کر دیا۔ اس لئے کہ وہ فاسق (نافرمان) تھے۔

(۱۰) = اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ ۙ وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ۭ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ (۱۶) (پ۲۷ - ۵۷ : ۱۶) -

(ترجمہ) = کیا مؤمنین کے لئے (ابھی تک جن میں ایمان کی کمزوری ہے) ایمان کی پختگی کا وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کے لئے اور اس قرآن کے لئے جو اللہ نے حق کے ساتھ اُتارا ہے، گداز پیدا ہو۔ اور تم اُن لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی اور ان پر جب ایک مُدّت گذر گئی تو اُن کے دل سخت ہو گئے اور اُن میں سے بہت سے فاسق و بدکردار ہیں۔

(۱۱) = وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا (۶۷) رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا (پ۲۲ : ۳۳ : ۶۸)

(ترجمہ) = اے ہمارے رب ہمیں ان ہمارے سیدوں (سرداروں) بزرگوں اور (مذہبی رہنماؤں اور لیڈروں) نے گمراہ کیا اور صحیح راہ سے بھٹکا دیا۔ اے ہمارے پروردگار ان لوگوں کو دُگنا عذاب دے (ایک ان کو ان کی اپنی نافرمانی کا دوسرا ہمیں بھٹکانے کا) اور ان پر لعنت بھی بڑی ہو (یعنی تمام رحمتوں اور مہربانیوں سے محروم کر دے)۔

Marfat.com

② دِیْنُ فِروشی!

① = وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰیٰتِیْ ثَمَنًا قَلِیْلًا ز وَّاِیَّایَ فَاتَّقُوْنِ (۴۱)
وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَکْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (۴۲)

(پ ۱ - ۲ : ۴۱/۴۲)۔

(ترجمہ) = تھوڑی قیمت[1] (عارضی فوائد) کے حصول کے لئے میری آیات کو نہ بیچو!
(دین فروشی یا دین کو کاروبار بنانا اللہ کے غضب کو دعوت دینا ہے!
لہٰذا اس کے غضب سے ڈرو۔
باطل کا رنگ حق پر نہ چڑھاؤ اور علم رکھتے ہوئے حق کو نہ چھپاؤ۔
(حق پر باطل کے پردے نہ ڈالو۔ اور جھوٹے پروپیگنڈے[2] اور حق کو باطل
کے ساتھ خلط ملط نہ کرو اور نہ اس طرح کسی کو دھوکا دو)۔

[1] ثَمَنًا قَلِیْلًا سے مراد یہ نہیں ہے کہ دین فروشی کے عوض تھوڑے پیسے نہ لیا کرو بلکہ زیادہ پیسے لیا کرو۔ تھوڑی قیمت سے مراد وہ دنیوی فائدے ہیں جن کی خاطر لوگ اللہ کے احکام کو پسِ پشت ڈال دیتے ہیں۔ حق فروشی کا معاوضہ خواہ دنیا بھر کی دولت ہی کیوں نہ ہو! متاع قلیل ہے۔ آخرت کے اجر کے مقابلے میں۔ کیونکہ آخرت کا اجر تو نہ ختم ہونے والا اجر ہے۔

② = وَمِنْهُمْ اُمِّیُّوْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ الْکِتٰبَ اِلَّآ اَمَانِیَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا یَظُنُّوْنَ (۷۸) فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ یَکْتُبُوْنَ الْکِتٰبَ بِاَیْدِیْهِمْ ق ثُمَّ یَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِیَشْتَرُوْا بِهٖ

Marfat.com

ثَمَنًا قَلِيْلًا ط فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ (۷۹) (پ ۱ - ۲ : ۷۸/۷۹)۔

(ترجمہ) = ان میں بعض لوگ ایسے ہیں جو پڑھے لکھے نہیں ہیں اور جہاں تک کتابِ الٰہی کا تعلق ہے (خوش اعتقادی کی) آرزوؤں اور ولولوں کے سوا کچھ نہیں جانتے اور محض توہم پرستیوں اور گمانوں میں مست رہتے ہیں۔ لہٰذا افسوس ہے اُن (عُلماء و مشائخ) پر جن کا شیوہ یہ ہے کہ خود اپنے ہاتھ سے کتاب لکھتے ہیں (یعنی اپنی خواہشات کے مطابق احکام شرع کی کتابیں بناتے ہیں) پھر لوگوں سے کہتے ہیں۔ یہ اللہ کی طرف سے ہے۔ یعنی یہ احکامِ الٰہی ہیں۔ اور یہ سب کچھ اس لئے کرتے ہیں۔ تاکہ اس کے بدلے میں ایک حقیر سی قیمت دنیوی فائدے کی حاصل کرلیں۔ لہٰذا افسوس اس پر جو کچھ ان کے ہاتھ لکھتے ہیں۔ افسوس اس پر جو کچھ وہ اس ذریعہ سے کماتے ہیں۔

(۳) = اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ص وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ (۷۷) (پ ۳ - ۳ : ۷۷)۔

(ترجمہ) = جن لوگوں کا حال یہ ہے کہ (متاعِ دنیا کی) ایک حقیر قیمت کے لئے اللہ کا عہد (یعنی جن کی پابندی کی تاکید قانونِ خداوندی کرتا ہے) اور خود اپنی قسمیں جو یقین دلانے کے لئے کھاتے ہیں) فروخت کر ڈالتے ہیں اور دیانت داری اور نیک عملی کی جگہ خیانت اور بدکرداری کے مرتکب ہوتے ہیں، تو یہ وہ لوگ ہیں کہ جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہوگا۔ نہ تو قیامت کے

Marfat.com

دن اللہ ان سے بات کرے گا[1] اور نہ ان پر اس کی نظرِ التفات پڑے گی[2] اور نہ گناہوں کی آلودگی سے پاک کئے جائیں گے۔ اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔

[1] انہیں اللہ کا قرب حاصل نہیں ہوگا۔ یعنی اللہ کی رحمتوں اور مہربانیوں سے محرومی ہوگی۔

[2] اللہ کی نگاہ میں ان کی قدر و قیمت کچھ نہ ہوگی۔

(۴) = وَلَا تَشْتَرُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ اِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (۹۵) (پ ۱۴ - ۱۶ : ۹۵)۔

(ترجمہ) = اللہ کے نام پر کئے گئے وعدے (دنیا کے) بہت تھوڑے فائدے کے بدلے نہ بیچو (راست بازی کا) جو اجر اللہ کے ہاں ہے وہی تمہارے حق میں بہتر ہے (بشرطیکہ) اگر تم کو حقیقت کا علم ہے تو تمہیں معلوم ہو جائے گا۔

(۵) = اِشْتَرَوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ اِنَّهُمْ سَاۗءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (۹) لَا يَرْقُبُوْنَ فِيْ مُؤْمِنٍ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُعْتَدُوْنَ (۱۰) (پ ۱۰ - ۹ : ۹/۱۰)

(ترجمہ) = یہ لوگ ذرا سے فائدے کی خاطر آیاتِ الٰہی کو بیچ ڈالنے میں گریز نہیں کرتے۔ پھر لوگوں کو اللہ کے راستے کی طرف آنے سے روکتے ہیں۔ بیشک جو کچھ یہ کر رہے ہیں وہ برا ہی کر رہے ہیں۔ جو شخص بھی ایمان لے آتا ہے تو یہ لوگ ان سے نہ رشتہ داری کا خیال رکھتے ہیں۔ اور نہ عہد و پیمان کا یہ لوگ حد سے تجاوز کرنے والے ہیں۔

(۶) = وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ فَنَبَذُوْهُ وَرَاۗءَ ظُهُوْرِهِمْ

Marfat.com

وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ (۱۸۷)

(پ۴-۳ : ۱۸۷)-

(ترجمہ = اور جب اللہ نے ان لوگوں سے "جن کو کتاب دی گئی تھی" پختہ عہد لیا تھا کہ تم یہ کتاب لوگوں کو کھول کھول کر بیان کرو گے۔ اور اس کی تعلیم کو نہیں چھپاؤ گے۔ لیکن انھوں نے اسے پسِ پشت ڈال دیا۔ (اور اپنی خود ساختہ شریعت پر عمل کرنے لگے۔ کیونکہ) انہیں اس سے دنیاوی مفاد حاصل ہوتے تھے (اگر یہ غور کرتے تو حقیقت واضح ہو جاتی) کہ یہ سودا کس قدر خسارہ کا ہے۔

الفاظ کی تشریح!

عَذْبٌ : خوشگوار - تازہ - میٹھا۔

عذاب = سزا - بھوک - پیاس - زندگی کی راحت کو دور کر دینا تازگی اور مٹھاس کا دور ہونا - تکلیف -

تعذیب - کے معنی ہیں کسی کو بھوکا اور بیدار رہنے پر اکسانا - زندگی کی لذّت اور خوشگواریوں سے محروم کر دینا (راغب مفردات القرآن)

دنیوی زندگی میں ذِلّت و خواری بھوک اور خوف عذاب ہے

(۲۰ : ۱۳۴) (۱۶ : ۱۱۲)

برکاتِ سماوی اور ارضی کے دروازوں کا بند ہو جانا (۷ : ۹۶)

گروہ بندی اور پارٹی بازی عذاب ہے (۶ : ۶۵)

باہمی اختلاف کا پیدا ہو جانا عذاب (۳ : ۱۰۴)

اختلاف کا مٹ جانا رحمت (۱۱ : ۱۹-۱۱۸) وغیرہ

Marfat.com

③ ظن کی پیروی

(۱) = وَمَا يَتَّبِعُ أَكْثَرُهُمْ إِلَّا ظَنًّا ط إِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا ط إِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ بِمَا يَفْعَلُونَ (۳۶) (پ۱۱ - ۱۰ : ۳۶)۔

(ترجمہ) = اکثریت ان لوگوں کی ہے جو (یقینی اور حقیقی علم کی بجائے) محض ظن و قیاس پر چلتے ہیں۔ حالانکہ یہ ظاہر ہے کہ ظن و قیاس حق کے مقابلے میں کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتا نہ کام دے سکتا ہے۔ جو کچھ یہ لوگ کرتے ہیں وہ سب کچھ اللہ کے علم میں ہے۔

(۲) = وَمَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ ط إِنْ يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ ج وَإِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا (۲۸) ج (پ۲۷ - ۵۳ : ۲۸) -

(ترجمہ) = (یہ جو کچھ کہتے ہیں) انہیں تو اس کا کچھ بھی علم نہیں۔ وہ ظن کے سوا (حقیقت) کی پیروی نہیں کرتے اور ظن یقین اور حقیقت کے مقابلہ میں کچھ کام نہیں دیتا

(۳) = وَإِنْ تُطِعْ أَكْثَرَ مَنْ فِي الْأَرْضِ يُضِلُّوكَ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ ط إِنْ يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ۝ (پ۸ - ۶ : ۱۱۶)

(ترجمہ) = (کسی مسلک کے صحیح اور سچا ہونے کی یہ دلیل ہرگز نہیں کہ یہ مذہب اکثریت نے اختیار کر رکھا ہے۔ اگر تم لوگوں کی اکثریت کا اتباع کرو گے تو وہ تمہیں گمراہی کی طرف لے جائیں گے۔ (یہ اکثریت تو) محض ظن اور اٹکل پچو باتوں کے پیچھے چلتے ہیں۔ (اور یقینی علم کی بجائے) قیاس آرائیوں سے کام لیتے ہیں۔

Marfat.com

(۴) = سَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكْنَا وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ ط كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتّٰى ذَاقُوْا بَاْسَنَا ط قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا ط اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَخْرُصُوْنَ (۱۴۸) قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ج فَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ (۱۴۹) (پ ۸-۶ : ۱۴۸/۱۴۹)۔

(ترجمہ) = یہ مشرک لوگ (اپنے مسلک کے جواز میں کہیں گے کہ دنیا میں خدا کی مرضی کے بغیر کچھ نہیں ہوتا یہاں تک کہ اس کی رضا کے بغیر پتا بھی نہیں ہلتا) اگر اللہ کو منظور ہوتا تو ہم اور ہمارے آبا و اجداد کبھی شرک نہ کرتے اور نہ کسی شے کو حرام قرار دیتے (یہ بات بھی کچھ نئی نہیں) اسی طرح ان سے پہلے لوگوں نے بھی تکذیب کی تھی۔ یہاں تک کہ (اپنی غلط روش کے نتیجہ میں) ہمارے عذاب کا مزہ چکھ لیا۔ ان سے پوچھو کیا تمہارے اس دعویٰ کی کوئی دلیل ہے (کہ انسان اپنے اعمال کا ذمہ دار نہیں۔ جو کچھ ہوتا ہے، خدا کے حکم سے ہوتا ہے) تو وہ دلیل پیش کرو۔ حقیقت یہ ہے کہ تمہارے پاس نہ کوئی دلیل ہے اور نہ سند۔ تم محض ظن اور قیاس کے پیچھے چلتے ہو (تمہاری کوئی بات بھی علم و یقین پر مبنی نہیں) کہدے کہ دلیل تو اللہ کی ہے جو فیصلہ کن ہے۔ لہٰذا اگر اس کی مشیت ایسی ہوتی تو تم سب کو ہدایت پر چلاتا یعنی اگر اس کی مشیت انسانوں کو مجبور کرنا ہوتی تو وہ مجبور کرتا۔ اللہ نے انسانوں کو اختیار و ارادہ دیا ہے

(۵) = اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ ط وَمَا يَتَّبِعُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُرَكَآءَ ط اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ

Marfat.com

وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ (۶۶) (پ۱۱ - ۱۰ : ۶۶)۔

(ترجمہ)= (ذرا غور تو کرو! کہ) آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہے کس طرح اس کے قوانین کے مطابق سرگرم عمل ہے۔ یہ سب کچھ اسی کے تابع فرمان ہے۔ لیکن جو لوگ اللہ کے اقتدار میں دوسروں کو بھی شریک بنا لیتے ہیں۔ کیا وہ علم و بصیرت سے کام لیتے ہیں؟ نہیں وہ صرف ظن یعنی بے سروپا باتوں میں مبتلا ہیں اور انہیں کے پیچھے چلتے ہیں اور اٹکل پچو باتیں کرتے ہیں (ان کی بات میں نہ صداقت ہے نہ وقعت)

(۶)= اِنْ هِيَ اِلَّآ اَسْمَآءٌ سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ۭ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْاَنْفُسُ ۚ وَلَقَدْ جَاۗءَهُمْ مِّنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰى ۝ (پ۲۷-۵۳:۲۳)

(ترجمہ)= یاد رکھو! ان قبروں والوں اور بتوں کی کچھ بھی حقیقت نہیں) یہ تو صرف نام ہی نام ہیں (غوث قطب قلندر اور ابدال وغیرہ) جو تم نے اور تمہارے اسلاف نے رکھ لئے ہیں۔ اللہ نے تو ان کی کوئی سند نازل نہیں فرمائی اور نہ عقل و بصیرت سے کوئی دلیل مل سکتی ہے یہ لوگ تو محض اپنے قیاسات و خواہشِ نفس پر چل رہے ہیں حالانکہ ان کے رب کی طرف سے انہیں جو ہدایت پہنچتی ہے وہ تمام تر علم و حکمت پر مبنی ہے۔

Marfat.com

۴ اللہ کے راستے کو چھوڑ کر باپ دادا کا راستہ اختیار کرنا

(۱) = وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْئًا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ (۱۷۰) (پ ۲ - ۲: ۱۷۰)

(ترجمہ) = اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ نے جو کچھ نازل فرمایا ہے اس کا اتباع کرو تو جواباً کہتے ہیں کہ ہم ان (طور طریقوں) کی پابندی کریں گے جن پر ہم نے اپنے باپ دادا کو عمل کرتے دیکھا - خواہ ان کے اسلاف نہ عقل و بصیرت رکھتے ہوں اور نہ صحیح راستے پر چل رہے ہوں - تو کیا پھر بھی انہیں کے نقشِ قدم پر چلیں گے۔

(۲) = وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْئًا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ (پ ۷ - ۵: ۱۰۴)۔

(ترجمہ) = جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ نے جو کچھ نازل فرمایا ہے اس کی طرف آؤ اور اس کے رسولؐ کی طرف (جو اللہ کے فرمان کے مطابق ایک نظام متشکل کر رہا ہے) تو یہ لوگ کہتے ہیں کہ جو مسلک ہمارے باپ دادا سے چلا آرہا ہے، وہی ہمارے لئے کافی ہے - اگرچہ ان کے بزرگ (دین کے معاملے میں) نہ کچھ علم رکھتے ہوں - اور نہ ہدایت یافتہ - آنکھیں بند کر کے بے سوچے سمجھے اسلاف کے پیچھے چلنا احمقانہ اور غلط اندازِ فکر ہے کوران تقلید اسی کا نام ہے۔

Marfat.com

(۳) = وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا رَجُلٌ يُّرِيْدُ اَنْ يَّصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُكُمْ ۚ وَقَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّآ اِفْكٌ مُّفْتَرًى ۭ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ (پ ۲۶ - ۳۴ : ۴۳)

(ترجمہ) = اور جب ان کے سامنے ہماری واضح آیات سنائی جاتی ہیں (تو یہ لوگ عوام کو مشتعل کرتے ہیں) یہ کہتے ہوئے کہ یہ شخص صرف یہ چاہتا ہے، کہ تمہیں اس مسلک پر چلنے سے روک دے جس پر تمہارے باپ دادا چلتے آئے ہیں اور یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ سب جھوٹی باتیں ہیں، جنہیں یہ شخص اپنے جی سے گھڑ لیتا ہے اور پھر خدا کی طرف انہیں منسوب کر دیتا ہے۔ جب ان کے سامنے حق (قرآن) پیش کیا جاتا ہے۔ تو یہ کہتے ہیں کہ تو کھلا ہوا سحر (جھوٹ) ہے۔

(۴) = وَكَذٰلِكَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ ۙ اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ۲۳ قٰلَ اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَيْهِ اٰبَآءَكُمْ ۭ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝ (پ ۲۵ - ۴۳ : ۲۳ تا ۲۴)

(ترجمہ) = اور اسی طرح جب کبھی ہم نے کسی بستی میں پیغمبر بھیجا تم سے پہلے تو وہاں کے خوش حال (کھاتے پیتے) لوگوں نے یہی کہا کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک طریقے پر پایا ہے۔ ہم انہی کے نقشِ قدم پر چل رہے ہیں۔ ہر نبی نے ان سے کہا کیا تم اسی طریقے پر چلو گے جس پر تم نے اپنے اسلاف کو چلتے پایا۔ اگرچہ میں اس راستہ سے زیادہ صحیح راستہ تمہیں بتاؤں تو انہوں نے سب رسولوں کو یہی جواب دیا کہ جس دین کی طرف بلانے کے لئے تمہیں بھیجا گیا ہے۔ ہم اس سے

Marfat.com

انکار کرتے ہیں۔ اسے ہرگز نہیں مانیں گے۔

(۵) = وَاِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَآءَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ ؕ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ (۲۸) قُلْ اَمَرَ رَبِّيْ بِالْقِسْطِ ۫ وَاَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ؕ كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ (۲۹) (پ-۸: ۷: ۲۸/۲۹)۔

(ترجمہ)= یہ لوگ جب کوئی شرمناک کام کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو اسی طریقہ پر پایا ہے۔ اور اللہ ہی نے ہمیں ایسا کرنے کا حکم دیا ہے۔ ان سے کہو کہ اللہ بے حیائی اور گندے کاموں کا حکم نہیں دیا کرتا۔ کیا تم اللہ سے ایسی باتیں منسوب کرتے ہو جن کا خود تمہیں علم نہیں۔ (یہ کہدینا کہ ہمارے بزرگ ایسا کہتے تھے یعنی سلف صالحین کا یہی طریقہ ہے یہ نہ کوئی دلیل ہے اور نہ کوئی سند) ان سے کہدو کہ میرا رب عدل و انصاف کا حکم دیتا ہے۔ تم اپنی تمام تر توجہات کو قوانین خداوندی پر مرکوز رکھو اور سرِ تسلیم خم کردو (فرمانبرداری کو اسی کے لئے خالص کرتے ہوئے اسی کو پکارو) جس طرح اس نے تمہیں اب پیدا کیا ہے اسی طرح تم پھر (مرنے کے بعد دوبارہ) پیدا کئے جاؤ گے۔

مطلب یہ ہے کہ اللہ تمہاری بے ہودہ رسموں اور کاموں کو پسند نہیں فرماتا۔ بلکہ وہ حکم دیتا ہے کہ اپنی زندگی عدل و انصاف کی بنیاد پر قائم کرو۔ اللہ کے سوا کسی کی عبدیت اختیار نہ کرو۔ اطاعت، غلامی، عجز و نیاز کا رُخ صرف اسی اللہ کی طرف رہے۔ رہنمائی تائید و نصرت کے لئے صرف اُسی کے آگے جھولی پھیلاؤ اور یقین رکھو کہ تمہیں اپنے اعمال کا حساب اللہ کو قیامت کے روز دینا ہوگا۔

Marfat.com

۵ = اِختلاف پیدا کرنا اور فرقے فرقے ہوجانا!

فرقہ کے معنی گروہ - جماعت - س ۹: ۱۲۲

فرق - الگ الگ کرنا - شق یعنی پھاڑنا - جُدا جُدا کرنا -

(۵: ۲۵) (۲: ۵۰) -

الفریق - ایک جماعت جو دوسری سے الگ ہوجائے -

فانفلق فَکَانَ کُلُّ فرق کالطود العظیم - (۲۶: ۶۳) -

پس دریا پھٹ گیا - اور ایک ٹکڑا یوں ہوگیا کہ گویا بڑا پہاڑ ہے

(راغب)

شیعہ کے معنی گروہ - فرقہ - ھٰذا من شیعتہٖ وَھٰذا مِنْ عدوہٖ -

ایک تو موسیٰ کے گروہ سے تھا اور دوسرا اس کے دشمنوں میں سے تھا

واجعل اھلھا شیعًا (۲۸: ۴) وہاں کے باشندوں کو گروہ در گروہ کر رکھا تھا - (راغب)

(۱) = ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ نَزَّلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِي الْكِتٰبِ لَفِيْ شِقَاقٍۭ بَعِيْدٍ (۱۷۶) (پ ۲ - ۲: ۱۷۶)

(ترجمہ) = ان کی اس بدنصیبی کی وجہ یہ ہے کہ اللہ نے جو کتاب نازل فرمائی ہے وہ (ایک) اٹل حقیقت ہے - جس میں اختلاف کا شائبہ تک نہیں - لیکن جب لوگوں نے کتاب میں اختلافات نکالے (اور اپنی شریعتیں وضع کرنی شروع کردیں) تو وہ صحیح راستے سے بہت دُور نکل گئے -

Marfat.com

(۲) = اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ ۔ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ اِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَھُمُ الْعِلْمُ بَغْیًا بَیْنَھُمْ ط وَمَنْ یَّکْفُرْ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ فَاِنَّ اللّٰہَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ (۱۹) (پ۳ - ۳:۱۹)

(ترجمہ) = اللہ کے نزدیک وہ نظام حیات جو تمام کائنات اور نوع انسانی کے لئے تجویز ہوا ہے، وہ صرف دین اسلام ہے۔ یہ نیا دین نہیں تمام انبیاءؑ اسی دین کو لے کر آتے رہے۔ اور اسی کی تبلیغ کرتے رہے ہیں۔ لیکن ان کے بعد ان کے متبعین علم آجانے کے باوجود آپس کی (خود پسندی) خود غرضی (اور) ضد کی بنا پر اختلافات میں پڑ گئے۔ اس طرح انہوں نے اللہ کی آیات کا انکار کر دیا۔ جو شخص بھی اللہ کی آیات کا اپنے قول یا فعل سے انکار کرتا ہے اللہ اس کے نتائج مرتب کرنے میں دیر نہیں کرتا۔

(۳) = اَنْ اَقِیْمُوا الدِّیْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِیْہِ ط کَبُرَ عَلَی الْمُشْرِکِیْنَ مَا تَدْعُوْھُمْ اِلَیْہِ ط اَللّٰہُ یَجْتَبِیْٓ اِلَیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَیَھْدِیْٓ اِلَیْہِ مَنْ یُّنِیْبُ (۱۳) ط وَمَا تَفَرَّقُوْٓا اِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَھُمُ الْعِلْمُ بَغْیًا م بَیْنَھُمْ ط وَلَوْلَا کَلِمَۃٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّکَ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی لَّقُضِیَ بَیْنَھُمْ ط (پ۲۵ - ۴۲ : ۱۳/۱۴)۔

(ترجمہ) = (ہم نے وصیت کی تھی کہ) دین (یعنی نظام خداوندی) کو قائم کرو اور اس میں تفرقہ نہ ڈالو۔ اور مشرکین پر یہ بات بھاری گذرتی ہے۔ جس اتحاد کی طرف تم انہیں بلا رہے ہو۔ اور اللہ اپنے قانون کے مطابق جسے مناسب سمجھتا ہے اپنا کر لیتا ہے۔ اور جو بھی اس کی طرف رجوع کرنا چاہتا ہے اسے اپنی طرف سے ہدایت دیتا ہے۔ انہوں نے علم آجانے کے بعد (نفسانیت اور باہمی ضد اور عداوت کی وجہ سے) تفرقہ پیدا کر لیا

Marfat.com

(اور اس طرح متفرق فرقوں میں بٹ گئے) اگر اللہ کا قانون جلد از جلد فیصلہ کرنے کا ہوتا تو ان لوگوں کے اختلافات کا فیصلہ جلد ہو جایا کرتا مگر اس کے قانون کے مطابق عمل اور اس کے نتیجے میں ایک وقفہ ہوتا ہے اس لئے فیصلہ اپنے معین وقت پر ہو گا۔

④ = وَاٰتَيْنٰهُمْ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۭ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ (۱۷)۔ (پ ۲۵ - ۴۵ : ۱۷)۔

(ترجمہ) = اور جو ضابطہ ھدایت انہیں دیا گیا تھا وہ بڑا واضح تھا۔ پھر جو اختلافات ان میں رونما ہوئے وہ ناواقفیت کی بناء پر نہیں ہوئے بلکہ علم آجانے کے بعد ہوئے۔ محض باہمی ضد بڑائی ہٹ دھرمی اور نفسانیت کی وجہ سے اختلافات پیدا کر لئے۔ ان کے ان اختلافات کا فیصلہ قیامت کے روز کر دیا جائے گا۔

⑤ = اِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ (۹۲) وَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ ۭ كُلٌّ اِلَيْنَا رٰجِعُوْنَ (۹۳) (پ ۱۷ - ۲۱ : ۹۲/۹۳)۔

(ترجمہ) = یہ تمہاری اُمّت (بالخصوص تمام انبیاء کا گروہ) شروع سے آخر تک ایک جماعت تھے (تعلیم اور مقصد ایک تھا۔ وہ یہ کہ) میں ہی تمہارا پروردگار کرنے والا ہوں۔ اس لئے تم صرف میری ہی غلامی اختیار کرو۔ اس میں کسی اور کو شریک نہ کرو۔ مگر اُن انبیاء کے متبعین نے باہمی اختلاف سے اس وحدت کو پارہ پارہ کر دیا۔ آخر کار ان سب کو ہماری طرف ہی پلٹ کر آنا ہے۔

Marfat.com

(۶) = وَمَا كَانَ النَّاسُ اِلَّآ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوْا ط وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ فِيْمَا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝

(پ ۱۱ - ۱۰ : ۱۹) -

(ترجمہ) = پہلے پہل سارے انسان ایک ہی جماعت تھے۔ پھر انہوں نے آپس میں (مفاد پرستی کی وجہ سے) اختلافات پیدا کرنے شروع کر دیئے (اور ایک دوسرے کے دشمن ہو گئے) اور اگر ایک بات تیرے رب کی طرف سے پہلے نہ ہو چکی ہوتی تو اُن میں ان باتوں کا فیصلہ کر دیا جاتا۔ جن میں وہ اختلاف رکھتے ہیں۔

(۷) = مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا ط كُلُّ حِزْبٍ م بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ (۳۲) (پ ۲۱ - ۳۰ : ۳۲) -

(ترجمہ) = تم ان لوگوں میں سے نہ ہونا جنہوں نے اپنے دین کے ٹکڑے کر دیئے۔ اور وہ شیعہ (یعنی گروہ گروہ) ہو گئے اور ہر شخص اپنی شیعیت اور فرقہ واریت پر خوش ہے۔

(۸) = اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ ط اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ (۱۵۹) (پ ۸ - ۶ : ۱۵۹) -

(ترجمہ) = جن لوگوں نے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور خود شیعہ بن گئے، یقیناً ان سے تمہارا کچھ واسطہ نہیں اور نہ ان سے کچھ سروکار۔ اُن کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔ وہی انہیں بتلا دے گا کہ ان کی اس روِش کا نتیجہ کیا نکلا؟

(۹) = كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً ق فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ص وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ

Marfat.com

لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ ۚ وَمَا اخْتَلَفَ فِيهِ
إِلَّا الَّذِينَ أُوتُوهُ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَاتُ بَغْيًا
بَيْنَهُمْ ۖ فَهَدَى اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا لِمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ
مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِهِ ۗ وَاللَّهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ
مُسْتَقِيمٍ (۲۱۳) (پ۲ - ۲ : ۲۱۳)۔

(ترجمہ) = تمام انسان ایک ہی جماعت تھے۔ اللہ نے نبیوں کو بشارت دینے اور بُرے افعال کے بُرے نتائج سے) ڈرانے والے بنا کر بھیجا۔ اور ان کے ساتھ حق پر مبنی کتاب نازل فرمائی۔ تاکہ جن اُمور میں لوگوں نے اختلاف کیا کتاب ان امور کا فیصلہ کر دے۔ اس کے باوجود انہوں نے (دین حق میں) اختلاف کیا۔ یہ وہ لوگ تھے جن کو کتاب ملی تھی۔ اور ان کے پاس بیّن اور صاف صاف احکام آچکے تھے۔ یہ اختلاف آپس کی ضد اور خود غرضیوں کی وجہ سے تھے۔ پھر اللہ نے ایمان والوں کو امر حق کی ہدایت فرمائی۔ جس بارے میں وہ اختلاف کر رہے تھے۔ اور اللہ اپنی مہربانی اور فضل و کرم سے اُسے ہدایت دیتا ہے جو سیدھی راہ پر چلنا چاہتا ہو۔

(۱۰) = وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ
الْبَيِّنَةُ (۹۸) وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۙ
حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَذَٰلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ ۚ

(پ۳۰ - ۹۸ : ۵/۴)۔

(ترجمہ) = اہلِ کتاب واضح حقائق آجانے کے بعد (بھی) آپس کی تفرقہ بازی میں پڑ گئے (حالانکہ) ان کو اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا تھا کہ (تم) اللہ کی غلامی اختیار

Marfat.com

کرو (یعنی اطاعت اور محکومیت صرف قوانینِ خداوندی کی اختیار کریں) اس کے سوا کسی اور کو اپنا حاکم تسلیم نہ کریں اور (اس کے لئے) زکوٰۃ دیں بس یہی محکم دین (نظامِ زندگی) ہے۔

(۱۱) = وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى شَيْءٍ ۖ وَّقَالَتِ النَّصٰرٰى لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَيْءٍ ۙ وَّهُمْ يَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۚ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ (۱۱۳) (پ ۱ - ۲ : ۱۱۳)۔

(ترجمہ) = یہود کہتے ہیں کہ نصاریٰ کسی عقیدے پر نہیں اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ یہود کسی صحیح عقیدے یا مذہب پر نہیں۔ حالانکہ (دونوں فرقے) کتابِ الٰہی پڑھتے اور جانتے ہیں۔ اسی طرح وہ لوگ بھی جن کو (کتاب کا) کچھ علم نہیں وہ بھی انہیں کی طرح بات کہتے ہیں (یعنی اپنے سوا سب فرقوں کو گمراہ کہتے ہیں) لہٰذا قیامت کے دن ان کے اختلافی امور میں اللہ فیصلہ کردے گا۔ (اور ان کے عقائد کی حقیقت ان پر آشکار ہو جائے گی)۔

(۱۲) = يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ۭ اِنِّىْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ (۵۱) وَاِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ ۝ فَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ زُبُرًا ۭ كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ۝ (پ ۱۸ - ۲۳ : ۵۳)۔

(ترجمہ) = اے رسولو! پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ پیو اور اچھے عمل کرو اور میں تمہاری بھلائی کے کاموں پر نظر رکھے ہوئے ہوں۔ اور یقیناً یہ تمہاری جماعت اُمتِ واحدہ ہے (جس میں کوئی تفرقہ نہیں)۔ اور میں تمہارا رب ہوں۔ تم بُرے کاموں کے نتائج (سزا) سے ڈرو۔ پھر انہوں نے دینی امور میں اپنے

Marfat.com

اندر اختلاف پیدا کر کے فرقے فرقے ہو گئے۔ ہر فرقہ اس خیال میں خوش ہے کہ (بس) وہی حق پر ہے (اور باقی فرقے باطل ہیں)

(۱)= اے رسُولو! اس سے مراد آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) اور آپؐ کے تمام برگزیدہ اصحاب ہیں۔ اور بعض وقت رسول کا لفظ پیغام پر بھی بولا جاتا ہے (مفردات القرآن۔امام راغب)

رسُول: مومن کو بھی کہا جا سکتا ہے۔ کیونکہ مومن بھی نبی کے پیغام کے حامل ہوتے ہیں (وَاُوْحِیَ اِلَیَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ ط (پ۔ ۷: ۱۹)۔ سے ظاہر ہے) اس لئے ان کو بھی پیغمبروں کے زمرہ میں شامل کر لیا گیا ہے۔ صاحبِ کشاف اور بیضاوی کہتے ہیں" اَرَادَ صَالِحًا وَمَنْ مَعَهٗ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ۔

(۶)= پھوٹ کی وجہ حماقت اور بے عقلی

(۱۳)= تَحْسَبُهُمْ جَمِیْعًا وَّقُلُوْبُهُمْ شَتّٰی ط ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا یَعْقِلُوْنَ (۱۴) (پ۲۸۔ ۵۹: ۱۴)۔

(ترجمہ)= تم سمجھتے ہو کہ ان میں اتحاد اور یگانگت ہے۔ حالانکہ ان کے دل الگ الگ ہیں۔ ان کی باہمی مخالفت بڑی سخت ہے۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ وہ بے عقل و بے سمجھ ہیں۔ (دراصل حقیقی قوت کا راز اتحاد و اتفاق میں مضمر ہوتا ہے۔

(۱۴)= قَالَ یَبْنَؤُمَّ لَا تَاْخُذْ بِلِحْیَتِیْ وَلَا بِرَاْسِیْ ج اِنِّیْ خَشِیْتُ اَنْ تَقُوْلَ فَرَّقْتَ بَیْنَ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِیْ (۹۴)

(پ۱۶۔ ۲۰: ۹۴)۔

Marfat.com

(ترجمہ) = (جناب ہارونؑ نے اپنے بھائی حضرت موسیٰؑ سے) کہا: اے میری ماں جائے بھائی میری داڑھی نہ پکڑ اور نہ سر کے بالوں سے گھسیٹو یعنی مجھ پر اس طرح خفا نہ ہو اور نہ مجھے ہدفِ ملامت بنا۔ میں نے انہیں سختی سے اس لئے نہیں روکا کہ مجھے خوف ہوا کہ تو آکر یہ نہ کہے کہ تم نے بنی اسرائیل کے درمیان تفرقہ ڈال دیا۔ اور میری بات کا انتظار نہ کیا۔

(۱۵) = اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِی الْاَرْضِ وَجَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا يَّسْتَضْعِفُ طَآئِفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ وَيَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ (۴) (پ ۲۰ - ۲۸ : ۴)۔

(ترجمہ) = بے شک فرعون نے اپنی مملکت میں سرکشی اختیار کر رکھی تھی (اور اپنے اقتدار کے استحکام کے لئے) وہاں کے لوگوں کو مختلف گروہوں میں تقسیم کر رکھا تھا۔ پھر ان گروہوں میں سے ایک گروہ کو کمزور کر رکھا تھا۔ ان کے بیٹوں کو ذبح کر دیتا تھا۔ اور بیٹیوں کو زندہ رہنے دیتا تھا۔ وہ بڑا ہی مفسد تھا۔ (قوم میں ناہمواریاں پیدا کر کے ان کی قوت کو توڑتا رہتا تھا)

(۱۶) = وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا وَّتَفْرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ ؕ وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّا الْحُسْنٰى ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ (۱۰۷) (پ ۱۱ - ۹ : ۱۰۷)۔

(ترجمہ) = کچھ لوگ ہیں جنہوں نے الگ مسجد بنائی۔ اس سے ان کی غرض دعوت حق کو نقصان پہنچانا ہے۔ اور کفر کی راہ ہموار کرنے کے لئے مسلمانوں میں تفرقہ پیدا کرنا (مقصود) ہے تاکہ یہ مسجد ان لوگوں کے لئے کمین گاہ بن جائے جو اس سے پہلے خدا اور اسکے رسولؐ (یعنی نظام خداوندی) کے خلاف برسرِ پیکار ہیں۔

Marfat.com

یہ لوگ قسمیں کھا کھا کر کہیں گے کہ ہم نے تو مسجد کو بڑی نیک نیتی سے تعمیر کیا ہے لیکن اللہ اسی کی شہادت دیتا ہے کہ یہ لوگ جھوٹے ہیں۔

(۱۷) = وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا ط اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ (۴۶) (پ۱۰ - ۸ : ۴۶)

(ترجمہ) = اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی پوری پوری اطاعت کرتے ہوئے اپنی حکومت کے ساتھ جو کہ قوانینِ خداوندی کی متبع ہو۔ متحد اور متفق رہو۔ یہ نہ ہو کہ تم آپس میں جھگڑا شروع کر دو۔ اگر باہم نزاع پیدا کرو گے تو تمہارے حوصلے پست ہو جائیں گے اور ہمت ہار دو گے تو تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی۔ اس لئے ہمیشہ ثابت قدم رہو۔ یقیناً تائید و نصرت الٰہی ثابت قدم رہنے والوں کے ساتھ ہوتی ہے۔

(۱۸) = قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ ط اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ (۶۵) وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ط (پ۷ - ۶ : ۶۵/۶۶)۔

(ترجمہ) = اللہ اس پر قادر ہے کہ تم پر کوئی عذاب اوپر سے نازل فرما دے یا تمہارے قدموں کے نیچے عذاب بھیج دے یا تمہیں گروہوں میں تقسیم کر کے ایک گروہ کو دوسرے گروہ کی جنگ کا مزہ چکھا دے۔ دیکھو ہم کس طرح اپنی آیات بار بار مختلف انداز سے سامنے لاتے ہیں تاکہ لوگ اچھی طرح بات کو سمجھ سکیں۔ لیکن اے پیغمبر تمہاری قوم نے پھر بھی اس (کتاب قرآن) کی تکذیب کی۔ حالانکہ یہ (قرآن یعنی قانونِ خداوندی) حقیقت ثابتہ ہے۔

Marfat.com

سچّے مسلمان!

(۱۹)= لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ط اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ط وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ط رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ط اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ط اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (۲۲) ع

(پ ۲۸ - ۵۸: ۲۲)۔

(ترجمہ)= جو لوگ خدا پر اور روز قیامت پر ایمان رکھتے ہیں تم ان کو خدا اور اس کے رسولؐ کے دشمنوں سے دوستی کرتے ہوئے نہ دیکھو گے۔ خواہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا خاندان کے لوگ ہی (کیوں نہ) ہوں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں خدا نے ایمان ثبت کر دیا ہے۔ اور اپنی طرف سے روحؔ عطا کر کے ان کو قوت بخشی ہے۔ اور وہ بہشتوں میں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں داخل کرے گا وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ اللہ ان سے خوش اور وہ اللہ سے خوش۔ یہی گروہ اللہ کا لشکر ہے (اور سن رکھو کہ اللہ ہی کا لشکر مراد حاصل کرنے والا ہے)۔

؎ روح سے مراد قرآن مجید ہے:۔

؎ گر تو میخواہی مسلمان زیستن ؛ نیست ممکن جز بہ قرآن زیستن

Marfat.com

تین مُمتاز عُلما کی رائے

(افادیتِ قرآن کے متعلق)

(۱) = مولٰنا ابُوالکلام آزاد (مرحوم)

اگر ایک شخص مسلمانوں کی تمام موجودہ تباہ حالیوں، اور بدبختیوں کی علّتِ حقیقی دریافت کرنا چاہے اور ساتھ ہی یہ شرط بھی لگادے کہ صرف ایک ہی علّتِ اصلی ایسی بیان کی جائے جو تمام علل و اسباب پر حاوی اور جامع ہو تو اس کو بتایا جا سکتا ہے کہ علماءِ حق و مرشدینِ کاملین کا فقدان اور علماءِ سوء و مفسدین دجّالین کی کثرت رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا۠ (پ - ۲۲ : ۶۷)

اور پھر اگر وہ پوچھے کہ ایک ہی جملے میں اس کا علاج کیا ہے تو اس کو امام مالک رحمتہ اللہ علیہ کے الفاظ میں جواب ملنا چاہیئے کہ "لا یصلح اٰخر ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ اِلَّا بِمَا صَلَحَ بِہٖ اَوَّلُھَا": یعنی امت مرحومہ کے آخری عہد کی اصلاح کبھی نہ ہو سکے گی! تا وقتیکہ وہی طریقہ اختیار نہ کیا جائے جس سے اس کے ابتدائی عہد نے اصلاح پائی تھی اور وہ اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ قرآنِ حکیم کے اصلی و حقیقی معارف کی تبلیغ کرنے والے مرشدین و صادقین پیدا کئے جائیں۔

(ابوالکلام آزاد)

ماخوذ از "البلاغ" جلد اوّل شمارہ اوّل مورخہ ۱۲ر نومبر ۱۹۱۵ء

Marfat.com

② = شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ دیوبندی کا ایک سبق آموز واقعہ بروایت حضرت مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ

❖ ❖ ❖

حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ مالٹا کی قید سے واپس آنے کے بعد ایک رات بعد نماز عشاء دار العلوم میں تشریف فرما تھے۔ علماء کا بڑا مجمع سامنے تھا۔ اس وقت آپ نے فرمایا کہ "ہم نے تو مالٹا کی زندگی میں دو سبق سیکھے ہیں"۔ یہ الفاظ سُن کر سارا مجمع ہمہ تن گوش ہو گیا کہ اس استاذ العلماء درویش نے اسّی سال علماء کو درس دینے کے بعد آخر عمر میں جو سبق سیکھے ہیں وہ کیا ہیں؟

فرمایا کہ "میں نے جہاں تک جیل کی تنہائیوں میں اس پر غور کیا کہ پوری دنیا میں مسلمان دینی و دنیوی ہر حیثیت سے کیوں تباہ ہو رہے ہیں تو (مجھے) اس کے دو سبب معلوم ہوئے: "ایک اُن کا قرآن کو چھوڑ دینا۔ دوسرے اُن کے آپس کے اختلافات اور خانہ جنگی۔ اس لئے میں وہیں سے یہ عزم لے کر آیا ہوں کہ اپنی باقی (تمام) زندگی اس کام میں صرف کر دوں کہ قرآنِ کریم کو لفظاً اور معناً عام کیا جائے۔ بچوں کے لئے لفظی تعلیم کے مکاتب ہر بستی بستی میں قائم کئے جائیں اور بڑوں کو عوامی درسِ قرآن کی صورت میں اس کے معنیٰ سے روشناس کرایا جائے اور قرآنی تعلیمات پر عمل کے لئے آمادہ کیا جائے۔ اور مسلمانوں کے باہمی جنگ و جدال کو کسی قیمت پر بھی برداشت نہ کیا جائے۔ (ماخوذ از وحدت امت۔ تالیف حضرت مفتی محمد شفیع۔ شائع کردہ مکتبہ المنبر لائل پور (پاکستان)۔

Marfat.com

(از تفسیر ابنِ کثیر)

(۳) = قرآن ایک مستقل شریعت ہے۔ تاکہ ہر زمانے کے فرمانبرداروں اور نافرمانوں کا امتحان ہو جایا کرے البتہ توحید سب زمانوں میں یکساں رہی اور معنی اس جملہ کے یہ ہیں کہ اے اُمّتِ مُحمدؐ تم میں سے ہر شخص کے لئے ہم نے اس کتاب قرآن کریم کو شریعت اور طریقہ بنایا ہے۔ تم سب کو اس کی اقتداء اور تابعداری کرنی چاہیئے۔ پس بہترین مقاصد حاصل کرنے کا ذریعہ اور طریقہ صرف قرآن کریم ہی ہے۔ اور بس (پ ۶ - ۵ : ۴۸) از تفسیر ابنِ کثیر۔ (نور محمد کارخانہ تجارتِ کتب آرام باغ

:- کراچی :-

(اُردو ترجمہ)

مولوی محمّد جوناگڑھی

Marfat.com

④ ایک اہم وضاحت

ہمارے علمائے کرام کو اصرار ہے کہ قرآن مجید پورے طور پر اپنے تمام احکام اور اوامر کی وضاحت اور تشریح نہیں کرتا۔ قرآن کریم ہمیں اصول اور بنیادی احکام بتا دیتا ہے۔ ان کی تفصیلات اور جزئیات ہمیں احادیث سے معلوم ہوتی ہیں۔ مثلاً قرآن کریم نے ہمیں اقامتِ صلوٰۃ اور ایتائے زکوٰۃ کا اصولی حکم دے دیا ہے۔ لیکن یہ نہیں بتایا کہ اقامت صلوٰۃ کی عملی صورت کیا ہوگی اور ایتائے زکوٰۃ کی تفصیلی جزئیات کیا ہوں گی؟ یہ تفصیلات ہم احادیث ہی سے متعین کر سکتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ قرآن کریم صرف ایک ایسی متبرک کتاب بن گئی ہے جس کی تلاوت سے ثواب حاصل کیا جا سکتا ہے۔ لیکن عمل کے لئے ہمیں احادیث شریفہ اور مختلف ائمۂ فقہ کی کتب کی طرف دیکھنا چاہئے۔

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کے دور کی ہمارے پاس قرآن کریم کے علاوہ کوئی ایسی کتاب موجود نہیں ہے جس کے متعلق یہ دعویٰ کیا جا سکے کہ وہ کتاب شک و شبہ سے بالاتر ہے۔ انبیائے سابقین کی آسمانی کتابیں آج موجود ہیں۔ لیکن خود ان پر ایمان رکھنے والوں کے ہاتھوں اُن میں صدہا تحریفات ہو چکی ہیں۔ جس کا خود ان کتابوں پر ایمان رکھنے والوں کو اعتراف ہے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ ارشادات جو دو تین سو سال تک عموماً زبانی واسطہ در واسطہ نقل ہوتے رہے اور ضبطِ تحریر میں نہ لائے جا سکے، کس طرح شک و شبہ سے بالاتر سمجھے جا سکتے ہیں!

Marfat.com

حضرات محدثین نے انفرادی طور پر رضا کارانہ طریقہ پر احادیث اور واقعات نبوی ؐ کو جمع کیا تھا۔ نہ کسی ذمہ دار حکومت کی نگرانی میں یہ کام ہوا۔ نہ کسی خاص ادارے کی طرف سے اسے پایۂ تکمیل تک پہنچایا گیا۔ جس دور میں یہ سعی اور کوشش کی گئی اسی دور میں مختلف مذہبی اور سیاسی فرقے وجود میں آچکے تھے اور ہر فرقہ نے اپنے اپنے عقائد کی تائید میں حدیثیں گھڑنی شروع کردی تھیں۔ چنانچہ موضوع احادیث کا ایک انبار جمع ہو گیا تھا۔ حضرات محدثین کرام نے ان موضوع احادیث کو چھانٹنے کی سعی بلیغ فرمائی مگر حضرات محدثین کرام بہرحال انسان تھے۔ نہ وہ معصوم تھے نہ مامور من اللہ تھے۔ اس لئے ان کی مساعی کو بھی حرفِ آخر نہیں کہا جا سکتا!

قرآن مجید کا بعض اجمالی بیانات کی تفصیلات سے احتراز برتنا نہایت ہی مناسب اور معقول تھا کیونکہ اس کی تعلیم ہر خطۂ زمین اور ہر دور کے لئے تھی۔ زمانہ کے حالات کبھی یکساں نہیں رہتے۔ وہ ہر آن تغیر پذیر، اور تبدل آشنا رہتے ہیں۔ حق تعالیٰ کا منشا ہی یہ تھا کہ ہر دور کا اسلامی معاشرہ اپنے اپنے حالات کے مطابق قرآن کریم کے اصولی احکام کی تشریح و توضیح اس کی قائم کردہ حدود (Boundry Lines) میں وضع کر سکے اور اس طرح بنی نوع انسان نہ تو سلاسل و اغلال میں بندھ جائے (۷:۱۵۷) اور نہ ہی ایک مقام کا پابند ہو کر رہ جائے۔ اسی لئے اس نے زیادہ سوالات پوچھنے سے بھی منع فرما دیا (۵:۱۰۱، ۲:۱۰۸) تاکہ قوم کے ہر فرد میں سوچنے سمجھنے کی قوت اور صلاحیت بیدار رہے اور وہ اپنی مشکلات کا حل قرآن کی ہدایات میں خود حاصل کر سکے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جن چیزوں کو حلال کیا گیا ہے وہ بھی قرآن میں بتا دی گئی ہیں۔ اور جو حرام

Marfat.com

کی گئی ہیں ان کا ذکر بھی قرآن مجید میں موجود ہے، اور جن چیزوں کا تذکرہ نہیں کیا گیا ہے وہ جان بوجھ کر لوگوں کی سہولت کے لئے چھوڑی گئی ہیں، ورنہ اللہ تعالیٰ بھولنے والا نہیں ہے (وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ۱۹ : ۶۴) نیز اسی بات کو واضح کرنے کے لئے قرآن مجید میں قوم موسیٰ کے حوالے سے گائے کا قصّہ بیان فرمایا گیا ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے کوئی بات مجمل بتائی ہے تو وہ لوگوں کے فائدے ہی کے لئے ہے۔ مگر بنی اسرائیل نے سوال کر کر کے اور جزئیات پوچھ پوچھ کر اپنے لئے خود ہی تنگی پیدا کر لی (۲ : ۶۷ تا ۷۱)۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مختلف مسائل کے حل کے لئے سوجھ بوجھ رکھنے والے تجربہ کار صحابہ کرام رضؓ کی مجلس مشاورت قائم فرماتے (۳ : ۱۵۹، ۴۲ : ۳۸) پھر صحیح رائے پسند فرما کر اس پر عمل فرماتے تھے۔ یہ مجلسِ مشاورت کے فیصلے ہوتے تھے۔ وحی (خفی یا جلی) نہیں ہوتے تھے۔ نہ قیامت تک کے لئے مامور بہا ہوتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان آراء و افکار کا کوئی مستند مجموعہ مرتب کرا کے اُمّت کو عطا نہیں فرمایا۔

گذشتہ ادوار میں ہمارے فقہائے کرام نے جو کاوشیں فرمائی ہیں، ہمیں ان سے یقیناً استفادہ کرنا چاہیئے۔ اگر وہ ہمارے وقت کا ساتھ دے سکیں اور قرآن کریم کی تعلیم کے منافی نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ: "میرے بندوں کو خوشخبری سنا دو جو بات کو سنتے ہیں پھر اس کی اچھی بات پر چل پڑتے ہیں۔ یہ ایسے لوگ ہیں جنھیں اللہ نے ہدایت دی ہے۔ اور یہی لوگ صاحب فہم و فراست ہیں (۳۹ : ۱۸)۔

Marfat.com

ہمیں چاہیئے کہ ہم فرقہ بندی سے بلند ہوکر قرآنِ پاک کی ہدایات کو مضبوطی سے تھام لیں۔ اللہ کریم نے ہمارا نام مسلم رکھا ہے اور تمام پیغمبر (علیہم السلام) بھی مسلم تھے۔ ہم بھی شیعہ، سُنی، حنفی اور شافعی کے بجائے مسلم کہلانے پر فخر کریں اور اللہ کے اطاعت گذار بندے بن جائیں۔ وسیع القلب اور کشادہ ظرف ہوں۔ فرقہ بندی سے تعصّب پیدا ہوتا ہے اور تعصب سے انسان اندھا ہو جاتا ہے۔ دوسرے کی بات سُننے کا روادار نہیں رہتا۔ سوچنے سمجھنے کی قوت اور صلاحیت کھو بیٹھتا ہے۔

یاد رکھیئے کہ تفرقہ بازی محض قرآن مجید کو اپنانے ہی سے ختم ہو سکتی ہے۔ ورنہ مسلمان کی نجات و فلاح کی کوئی اور صورت نظر نہیں آتی۔ وما علینا الا البلاغ۔

Marfat.com

مفکرِ مشرق شاعرِ اسلام حضرت علامہ اقبال قرآن پاک کی تعریف میں فرماتے ہیں:

(۵)

تو همی دانی که آئینِ تو چیست
زیرِ گردوں سترِ تمکینِ تو چیست (۱)

آن کتابِ زنده، قرآنِ حکیم
حکمتِ او لایزال است و قدیم (۲)

نسخهٔ اسرارِ تکوینِ حیات
بے ثبات از قوتش گیرد ثبات (۳)

حرف اورا ریب نے تبدیل نے
آیه اش شرمندهٔ تاویل نے (۴)

نوعِ انسان را پیامِ آخرین!
حامل او رحمة للعالمین (۵)

ارج می گیرد ازو نا ارجمند!
بنده را از سجده سازد ارجمند! (۶)

رهزناں از حفظ او رهبر شدند
از کتابِ صاحبِ دفتر شدند (۷)

دشت پیمایاں ز تابِ یک چراغ
صد تجلی از علوم اندر دماغ (۸)

اے گرفتارِ رسوم ایمانِ تو
شیوه هائے کافری زندانِ تو (۹)

Marfat.com

ذخیرہ تعلیم محمد سوسائٹی

(۶)

گر تو می خواہی مسلمان زیستن
نیست ممکن جز بقرآن زیستن

(ترجمہ)

(۱)= تو جانتا ہے کہ تیرا آئین کیا ہے؟ اور آسمان کے نیچے تیری عزت و تمکین کا راز کیا ہے۔

(۲)= وہ کتاب زندہ قرآن حکیم ہے جس کی حکمت ہمیشہ رہنے والی اور قدیم ہے۔

(۳)= یہ اس عالم کی زندگی کے لئے نسخۂ اسرار ہے۔ یہ بے ثبات کو ثبات عطا کرتا ہے۔

(۴)= اس کا حرف حرف شک و شبہ اور تغیّر و تبدّل سے پاک ہے اور اس کی آیات شرمندہ تعویل نہیں ہیں۔

(۵)= یہ نوعِ انسانی کیلئے آخری پیغام ہے اور یہ رحمۃٌ للعالمین پر نازل ہوا ہے۔

(۶)= معمولی آدمی کو بھی اس کے ذریعہ بھاگ لگ جاتے ہیں۔ یہ بندہ کو سجدہ کے ذریعہ معزز ہونے کی تعلیم دیتا ہے۔

(۷)= اس پر عمل کر کے رہزن رہنما بن گئے اور اس کتاب سے لوگوں نے دفتر کے دفتر لکھ ڈالے۔

(۸)= عرب کے دشت پیماؤں کو جب یہ کتاب مل گئی تو انہوں نے اس چراغ کے ذریعہ سینکڑوں علوم حاصل کئے۔ آگے چل کر حضرت علامہ اقبال فرماتے ہیں:۔

(۹)= اے مسلمان! تیرا ایمان رسوم و رواج کا پابند ہو گیا اور تجھ کو شیوہ ہائے کافری مرغوب ہو گئے۔ تو رسم و رواج کا (گرویدہ) ہو گا۔

(۱۰)= (غور سے سن لے) اگر تو مسلمان کی حیثیت سے زندہ رہنا چاہتا ہے تو قرآنِ مجید کے بغیر یہ بات ممکن نہیں ہے یعنی قرآن پر عمل کر کے ہی ایک مسلمان کی طرح زندہ رہ سکتا ہے

Marfat.com